© www.manganishareef.com

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح

للشيخ الإمام ولي الدين أبي عبد الله محمد بن عبد الله الخطيب العمري التبريزي رحمه الله

جلد اول

ترجمہ وتشریح
مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

تحقیق ونظر ثانی
حافظ ناصر محمود انور
فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

مکتبہ محمدیہ

مشکوٰۃ المصابیح

قال اللہ تعالیٰ

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم کو دیں وہ قبول کیا کرو اور جس سے وہ روکیں اس سے رُک جایا کرو"

(سُوْرَةُ الْحَشْر ۷)

مشکوٰۃ المصابیح

للشیخ الامام ولی الدین ابی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری التبریزی رحمہ اللہ

جلد اوّل

ترجمہ وتشریح

مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ

(مارچ ۱۹۲۵ء ---- فروری ۲۰۰۴ء)

تحقیق ونظر ثانی

حافظ ناصر محمود انور

فاضل اسلامک یونیورسٹی المدینۃ المنورۃ

ناشر

مکتبہ محمدیہ

چک ۱۰۹/7R چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

واحد تقسیم کار

ادارۃ الترجمۃ والتالیف ضیاء السنۃ

رحمت آباد (حاجی آباد) فیصل آباد، پاکستان

محفوظة جميع الحقوق

نام کتاب ---------- مشکوۃ المصابیح
تالیف ---------- شیخ ولی الدین الخطیب التبریزی رحمہ اللہ
ترجمہ وتشریح ---------- استاذ العلماء مولانا محمد صادق خلیل رحمہ اللہ
نظر ثانی ---------- حافظ ناصر محمود انور
طابع ---------- عبدالرحمان عابد
مطبع ---------- موٹروے پرنٹرز
طبع اول ---------- جنوری 2005ء
تعداد ---------- 600
ناشر ---------- مکتبہ محمدیہ
قیمت ---------- /- روپے

اسٹاکسٹ

دار الکتب السلفیۃ ○ شیش محل روڈ ○ لاہور
Ph.: 0092-042-7237184
7230271- 7213032

مکتبہ اسلامیہ
غزنی سٹریٹ' اردو بازار' لاہور
Ph.: 0092-042-7244973

ملنے کے پتے

مکتبہ اہل حدیث بالمقابل مرکز جامع مسجد اہل حدیث امین پور بازار

اردو بازار لاہور: اسلامی اکیڈمی الفضل مارکیٹ فون نمبر: 7357587 ۞ مکتبہ قدوسیہ رحمٰن مارکیٹ۔غزنی سٹریٹ۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ فون: 7321865 ۞ محمدی پبلشنگ ہاؤس' الفضل مارکیٹ' دار الفرقان' الفضل مارکیٹ' اردو بازار' لاہور فون 042-7231602 ۞ حذیفہ اکیڈمی' الفضل مارکیٹ

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ۔ بیرون امین پور بازار بالمقابل شیل پٹرول پمپ ۞ رحمانیہ دار الکتب' امین پور بازار۔ مکتبہ دار ارقم۔ امین پور بازار فیصل آباد ۞ ملک سنز۔ کارخانہ بازار

گوجرانوالہ: والی کتاب گھر' اردو بازار 233089 ۞ مدینہ کتاب گھر' اردو بازار ۞ مکتبہ نعمانیہ' اردو بازار

ملتان: فاروقی کتب خانہ بیرون بوہر گیٹ 541809 ۞ مکتبہ دار السلام کنگھیانوالی مسجد تھانہ بوہر گیٹ 541229

اوکاڑہ: مکتبہ تفہیم السنہ شیر ربانی ٹاؤن۔ غازی روڈ 528621

چیچہ وطنی: اسلامی کتب خانہ' ڈاکخانہ بازار' نزد پانی والی ٹینکی چیچہ وطنی ضلع ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم الله الرحمن الرحيم

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْكُرَ
نِعْمَتَكَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ
وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ
صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِیْ
فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْكَ
وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ
الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ
مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ
سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ
وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ كَانُوْا
یُوْعَدُوْنَ ۝ (سورۃ الاحقاف پ۲٦)

مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ

(مارچ ۱۹۲۵ء-----فروری ۲۰۰۴ء)

۱۹۴۶ء کے موسم گرما کی یہ بات مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ ایک دن میں اپنے وطن کوٹ کپورہ کے محلّہ میتلیاں والا کی ایک گلی سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص کے ساتھ جس کا نام مجھے یاد نہیں رہا' بیس اکیس سال کے میرے ہم عمر نوجوان سے ملاقات ہوئی۔ میانہ قد' سرخی مائل گندمی رنگ' گداز جسم' بھرا ہوا چہرہ' موٹی موٹی آنکھیں' ابھری ہوئی ناک' سفید قمیص اور اس دور کے مطابق سفید تہبند باندھے ہوئے۔ ان کے ساتھی نے بتایا کہ ان کا نام محمد صادق ہے اور یہ اوڈاں والا کے رہنے والے ہیں۔

محمد صادق کا نام تو میں نے پہلی دفعہ سنا تھا لیکن اوڈاں والا اور اس کی تدریسی روایات سے تو ہر وہ شخص باخبر تھا اور باخبر ہے جو دینی اور مذہبی مدارس کی سرگرمیوں اور ان کی تاریخ سے تھوڑی بہت دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں جماعت مجاہدین کے عہد آخر کے مرد جلیل صوفی عبداللہ مرحوم و مغفور نے ۱۹۳۲ء میں دارالعلوم تعلیم الاسلام کے نام سے دینی مدرسہ جاری کیا تھا۔

محمد صادق کا مسکن یہی گاؤں تھا اور یہ کوئی بہت بڑا گاؤں نہیں ہے۔ اس کا حجم مختصر ہے' مگر صاف ستھرا گاؤں ہے۔ اس کی ظاہری صفائی کے اندر سے اس کے باطن کی صفائی صاف جھلکتی دکھائی دیتی ہے۔

محمد صادق جب کوٹ کپورے گئے تو انہوں نے فیروز پور میں حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی حاضری دی تھی جو اس سے کچھ عرصہ قبل شیخ الحدیث کی حیثیت سے اوڈاں والا میں رہ چکے تھے۔

اس واقعہ سے تقریباً تین سال بعد ۱۹۴۸ء میں مولانا محمد صادق صاحب سے اوڈاں والا میں دوسری ملاقات اس وقت ہوئی تھی جب حافظ محمد یحیٰ عزیز میر محمدی' مولوی ابوبکر صدیق' خلیل اثری اور ان سطور کا راقم جمعیت طلبائے اہل حدیث مغربی پنجاب کے قیام کے سلسلے میں مختلف مقامات کے مدارس اہل حدیث کا چکر لگاتے ہوئے اوڈاں والا پہنچے تھے۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کا تعلق دراصل ضلع جھنگ سے تھا اور یہ لوگ دریائے چناب کے قریب سے نقل مکانی کر کے ۱۹۰۱ء کے لگ بھگ اوڈاں والا میں آ بسے تھے۔ صادق صاحب کے والد مرحوم درزی تھے اور ان کا نام احمد دین تھا۔ ان کی سکونت تو اوڈاں والا میں تھی لیکن کام وہ منڈی ماموں کانجن میں کرتے تھے۔

۱۹۲۵ء کے پس وپیش صوفی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اوڈاں والا تشریف لے گئے تھے اور پھر انہوں نے وہیں ڈیرے ڈال لیے تھے۔ مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے والد مولوی احمد دین نے صوفی صاحب کے ہاتھ پر بیعت جہاد کی تھی اور وہ جماعت مجاہدین میں شامل تھے۔ بے شمار لوگ اس جماعت سے تعلق رکھتے تھے اور مسلکاً سبھی اہل حدیث تھے۔ صادق صاحب کے والد جو متقی اور پرہیز گار بزرگ تھے' صوفی صاحب کے نزدیک بے حد قابل اعتماد تھے۔ میں نے ان کو دیکھا ہے' منکسر المزاج اور نیک خصال بزرگ تھے۔ صوفی صاحب کے وہ شاگرد بھی تھے۔ انہوں نے قرآن مجید کا ترجمہ صوفی صاحب سے پڑھا تھا اور اپنے اس استاد اور مرشد کے وہ مخلص ترین خدمت گزار تھے۔

یہاں ایک حیرت انگیز بات سنتے جائیے۔ وہ یہ کہ محمد صادق چار سال شکم مادر میں رہے۔ سلسلہ ولادت کی اصطلاح میں اسے "پت لگ جانا" کہا جاتا ہے۔ صوفی صاحب کو ان کے والد نے یہ بات بتائی اور دعا کی درخواست کی تو انہوں نے بارگاہ الٰہی میں دعا کی اور بچہ پیدا ہوا جس کا نام محمد صادق رکھا گیا۔ یہ اپنے والدین کی آخری عمر کی اولاد ہیں اور ان کے اکلوتے بیٹے---
صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے والد سے کہا تھا کہ تمہارا یہ بچہ عالم فاضل ہوگا اور اسی حیثیت سے شہرت پائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

محمد صادق مارچ ۱۹۲۵ء میں پیدا ہوئے۔ ماں باپ نے ان کی اپنے طور پر بہتر طریقے سے تربیت کی۔ کچھ بڑے ہوئے تو والد مکرم نے ادعیہ ماثورہ وغیرہ زبانی یاد کرانا شروع کیں اور سرکاری سکول میں داخل کرا دیا۔ اس زمانے میں پرائمری کا لفظ چار جماعتوں پر بولا جاتا تھا۔ انہوں نے سکول میں پرائمری پاس کی۔

مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ بتایا کہ جب وہ سکول میں پڑھتے تھے تو تقریباً ہر رات یہ خواب دیکھتے تھے کہ فضا میں اڑ رہے ہیں اور اڑتے ہوئے اپنے ساتھی طالب علموں سے کہتے ہیں آؤ تم بھی میرے ساتھ اڑو۔ وہ تو ان کا ساتھ نہیں دیتے تھے لیکن یہ خود اڑتے ہوئے دور تک پہنچ جاتے' پھر نہایت آسانی سے جب جی چاہتا فضا سے زمین پر آ جاتے---اس خواب کی جو وہ مسلسل دیکھتے تھے' یہی تعبیر معلوم ہوتی ہے کہ انہوں نے طویل عرصے تک تدریسی خدمت انجام دی اور ان سے بے شمار علماء و طلبا نے تعلیم حاصل کی' جن کے ذریعے دور دراز علاقوں تک علم پہنچا۔ پھر تصنیف و تالیف اور بہت سی عربی کتابوں کے اردو ترجمے کر کے علم دین کو آگے بڑھایا اور لاتعداد لوگوں نے اس سے استفادہ کیا۔ اس طرح ان کے آثار علم مختلف علاقوں اور ملکوں میں پہنچے۔

مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ نے سرکاری سکول سے پرائمری پاس کی تو والد نے ۱۹۳۸ء میں ان کو اپنے گاؤں اوڈاں والا کے اس دینی مدرسے میں داخل کرا دیا جو صوفی صاحب نے جاری کیا تھا۔ یہ چھے سال کا نصاب تھا جو انہوں نے اسی دار العلوم کے اساتذہ سے مکمل کیا۔ ان کے ابتدائی دور کے اساتذہ تھے خود ان کے والد میاں احمد دین' صوفی عبداللہ (بانی دارالعلوم تقویۃ الاسلام اوڈاں والا' تعلیم الاسلام ماموں کانجن) اور صوفی محمد ابراہیم (اوڈاں والا) پھر متوسط اور انتہائی درجوں کی کتابیں جن اساتذہ سے پڑھیں وہ تھے حضرت حافظ محمد گوندلوی' مولانا نواب الدین' مولانا ثناء اللہ ہوشیار پوری' مولانا عبدالرحمٰن نومسلم' مولانا حافظ محمد اسحاق اور مولانا محمد داؤد انصاری بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ یہ تمام حضرات عالی قدر کسی زمانے میں اوڈاں والا میں فرائض تدریس انجام دیتے رہے تھے اور محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے انہی سے تکمیل تعلیم کی اور اس دارالعلوم سے سند فراغت حاصل کی۔ اپنی اپنی باری سے یہ بزرگان کرام سفرِ آخرت پر روانہ ہو چکے ہیں۔

اس کے علاوہ مولانا محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے میٹرک کا امتحان وہیں رہ کر دیا اور پنجاب یونیورسٹی سے فاضل عربی اور فاضل فارسی کے امتحانات بھی اسی دارالعلوم کی طرف سے دیئے اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔

دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں کئی سال یہ سلسلہ جاری رہا کہ جو طالب علم وہاں سے فارغ ہوا' وہیں استاذ کی حیثیت سے اسی کی تقرری کر دی گئی اور اسے باقاعدہ ماہانہ تنخواہ ملنے لگی۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کو بھی یہ رعایت دی گئی اور فراغت

کے بعد ۱۹۴۵ء میں بہ طور استاذ ان کی خدمات حاصل کر لی گئیں۔ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۶۰ء تک پندرہ سال وہ اوڈاں والا کی مسند تدریس پر فائز رہے۔اس اثنا میں بہت سے طلبا نے ان سے استفادہ کیا۔

۱۹۶۱ء میں مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم سے وہ اپنے گاؤں کے دارالعلوم سے نکلے اور جامعہ سلفیہ میں (فیصل آباد) چلے گئے۔ یہ پہلا موقع تھا کہ انہوں نے تدریس کے لئے اپنے آبائی مسکن سے باہر قدم رکھا۔ وہاں متعدد لائق اور منجھے ہوئے اساتذہ موجود تھے۔ مدرسین کی اس جماعت میں انہوں نے بے حد محنت کی اور نہایت جاں فشانی سے فریضہ تدریس انجام دیا۔ ہدایہ اور مسلم الثبوت وغیرہ مشکل علوم وفنون کی کتابیں طلبا کو پڑھائیں۔ وہاں تقریباً دس سال ان کا سلسلہ تدریس جاری رہا۔اس طویل مدت میں بہت سے طلبا ان سے مستفید ہوئے۔ان کے پرانے ساتھی پیر محمد یعقوب قریشی بھی اس وقت وہیں تھے جو بعد میں کئی سال جامعہ علوم اثریہ جہلم میں شیخ الحدیث کے منصب عالی پر متمکن رہے۔

اس اثناء میں اوڈاں والا سے دارالعلوم تقویۃ الاسلام کا بہت بڑا حصہ ماموں کانجن منتقل ہو چکا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ بھی جامعہ سلفیہ سے مستعفی ہو کر ماموں کانجن آ گئے تھے۔ پیر محمد یعقوب قریشی بھی ان کے ساتھ وہیں تشریف لے آئے تھے۔ چار سال مولانا محمد صادق ماموں کانجن رہے۔ پھر دارالحدیث کراچی کے ارباب انتظام کے اصرار پر کراچی کا عزم کیا۔ وہاں ان کی مدت تدریس صرف ایک سال رہی۔ پھر راولپنڈی کے مدرسہ تدریس القرآن والحدیث کی مجلس انتظامیہ کے زور دینے پر راولپنڈی کا قصد کیا۔ وہاں دس سال رہے۔اس کے بعد حافظ عبدالرحمٰن مدنی سے رابطہ ہوا تو انہوں نے ان کی خدمات اپنی جامعہ رحمانیہ کے لئے حاصل کر لیں جو ماڈل ٹاؤن (لاہور) میں قائم ہے۔ وہاں ان کا قیام تین سال رہا۔

بعد ازاں پروفیسر عبدالحکیم سیف انہیں دارالحدیث کوٹ رادھا کشن (ضلع قصور) لے آئے۔ یہ مدرسہ مولانا عبدالقدوس میواتی نے جاری فرمایا تھا۔ مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ تین سال وہاں رہے۔کسی دینی مدرسے میں ان کا یہ آخری سلسلہ تدریس تھا۔

انہوں نے مختلف اوقات میں اوڈاں والا سے لے کر کراچی تک سات مدارس دینیہ میں خدمت تدریس انجام دی جو کم وبیش چالیس برس کی طویل مدت میں پھیلی ہوئی ہے۔اس عرصے میں جن طلبا نے ان سے استفادہ کیا' نہ ان کو ان کے ناموں کا علم ہوگا اور نہ ان کی صحیح تعداد کا پتا ہوگا۔ ابتدائی' ثانوی اور انتہائی درجوں کے بے شمار شائقین علم ان کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور ان سب نے ان سے اپنی علمی تشنگی بجھانے کی کوشش کی۔اب ان میں سے بفضل الٰہی کچھ حضرات درس وتدریس میں مصروف ہوں گے' بعض نے خطابت ومواعظ کا محاذ سنبھالا ہوگا' بعض نے قلم وقرطاس سے رابطہ قائم کر رکھا ہوگا' کچھ وہ ہوں گے جنہوں نے کاروبار کو مرکز توجہ ٹھہرایا ہوگا' کچھ تعداد ان کی ہوگی جو سرکاری سکولوں اور کالجوں میں جا کر طلبا کو مستفید کر رہے ہوں گے اور کچھ اس دنیائے فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی میں چلے گئے ہوں گے۔

مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد جو خدمت خیر انجام دے رہے ہیں' اس کی حیثیت مولانا کے لئے صدقہ جاریہ کی ہے' جس کا اجر انہیں دربار الٰہی سے ہمیشہ ملتا رہے گا۔

ان کی تدریس کا سلسلہ کوٹ رادھا کشن کے بعد ختم ہوگیا۔ وہاں سے فارغ ہو کر انہوں نے حج بیت اللہ کیا۔

تقریباً ڈیڑھ سال ایک ایسے کام میں الجھے رہے جو نہ ان کے ذوق کے مطابق تھا' نہ ان کے مزاج سے لگا کھاتا تھا اور نہ ان کی ذہنی افتاد سے کوئی تعلق رکھتا تھا۔ اللہ جانے اتنے بڑے عالم دین اور منجھے ہوئے مدرس کے ذہن میں کس سیانے نے پھونک ماری اور انہوں نے وہ کاروبار شروع کر دیا جس سے انہیں کوئی علاقہ نہ تھا۔ وہ تھا ٹرانسپورٹ کا کام۔ نہ ان کو اس کا تجربہ' نہ اس سے کوئی تعلق۔ ایک سوزوکی وین خریدی اور اسے فیصل آباد کی سڑکوں پر چلانے کے لئے کسی ڈرائیور کو اس کے اسٹیرنگ پر بٹھا دیا اور اپنے ایک بیٹے کو ڈرائیور کے ساتھ نتھی کر دیا۔ سال ڈیڑھ سال یہ سلسلہ کسی نہ کسی طرح گھسٹتے رہے۔ پھر کانوں کو ہاتھ لگائے اور اسے ترک کر دیا۔ ٹرانسپوٹری کا دور عارضی تھا اور یہ نشہ بہت جلد اتر گیا تھا------

اس کے بعد انہوں نے جو کچھ کیا اس پر رشک آتا ہے۔ ''ضیاء السنہ'' کے نام سے ترجمہ و تالیف کا ادارہ قائم کیا اور اس کی طرف سے ابتدا میں جو نہایت اہم کتاب شائع کی وہ ترمذی شریف کی شرح تحفۃ الاحوذی ہے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن مبارکپوری محدث رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف جو نہایت تحقیقی مقدمے سمیت پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ ان کا عظیم کارنامہ ہے۔

قسمت نے یاوری کی کہ انہوں نے نجد و حجاز کے اہم مقامات کا دورہ کیا۔ مکہ مکرمہ' مدینہ منورہ' ریاض' جدہ' درعیہ وغیرہ متعدد شہروں میں گئے۔ دیوبند کانفرنس میں شرکت کے لئے ہندوستان کا عزم بھی کیا اور بہت سے اہل علم سے ملاقاتیں کیں۔

اب آیئے ان کی ترجمہ و تالیف کی مساعی کی طرف' جس کی تفصیل اس طرح ہے۔

بہت سال پیشتر انہوں نے اوڈاں والا کی سکونت ترک کر دی تھی اور فیصل آباد میں جامعہ سلفیہ کے قریب محلہ حاجی آباد میں مکان تعمیر کر کے وہیں اقامت گزیں ہوگئے تھے۔ اچھی خاصی لائبریری بنائی اور ترجمہ و تالیف میں جت گئے۔ مندرجہ ذیل کتابوں کا ترجمہ کیا اور ان کا زیادہ کام ترجمے کا ہے۔

۱- ترجمہ مشکوٰۃ شریف	مع حواشی پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔
۲- روضہ اقدس کی زیارت ترجمہ الرد علی الاخنا	تصنیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ
۳- افکار صوفیہ ترجمہ فکر الصوفی	تالیف عبدالخالق عبدالرحمٰن
۴- اردو ترجمہ ریاض الصالحین	تالیف ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
۵- قبروں پر مسجدیں اور اسلام	اردو ترجمہ تحذیر الساجد عن اتخاذ القبور مساجد (تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ)
۶- حج نبوی	ترجمہ حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ
۷- نماز تراویح	ترجمہ صلوٰۃ التراویح تصنیف شیخ محمد ناصر الدین البانیؒ
۸- امام احمد بن حنبل کا دور ابتلا	ترجمہ محنۃ الامام احمد بن حنبل تحقیق ڈاکٹر نقش مصری
۹- احادیث ضعیفہ	ترجمہ الاحادیث الضعیفہ تصنیف علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۰-اردو ترجمہ محمد بن عبدالوہاب — تالیف احمد بن عبدالغفور العطار
(یہ کتاب کم و بیش چالیس ہزار کی تعداد میں چھپی اور بکی)

۱۱-نماز نبوی — ترجمہ صلوٰۃ النبی ﷺ کما تراہا تالیف علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۲-اسلامی عقائد — ترجمہ شرح العقیدہ الطحاویہ۔ تالیف ابن اعز الحنفی

۱۳-اردو ترجمہ الرد علی البکری — تالیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

۱۴-ترجمہ شرح عقیدہ واسطیہ

۱۵-اذکار مسنونہ — تالیف امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ

مذکورہ کتابوں میں سے بعض کتابیں بڑی ضخیم ہیں اور ان میں اکثر کئی بار چھپ چکی ہیں۔ کچھ کتابیں ایسی بھی ہیں جن کے پندرہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

ان کا ایک بہت بڑا کام یہ ہے کہ ''اصدق البیان'' کے نام سے قرآن مجید کی تفسیر شائع کی جو چھ ضخیم جلدوں کا احاطہ کیے ہوئے ہے۔

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے دور صدارت میں کچھ عرصہ وہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی مجلس عاملہ کے رکن بھی رہے اور جمعیت اہل حدیث ضلع لائل پور کے ناظم بھی-----!

برصغیر کی عملی سیاست میں انہوں نے کبھی حصہ نہیں لیا' لیکن اس باب میں وہ حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رحمۃ اللہ علیہ سے متاثر تھے اور برصغیر کی سیاست کے تحریکی دور میں انہی کے سیاسی نقطہ فکر کو صحیح قرار دیتے تھے۔

اب آیئے اخبار ''منہاج'' کی طرف!

۱۹۵۸ء میں ہم چند دوستوں نے مل کر سہ روزہ اخبار ''منہاج'' جاری کیا تھا۔ میں اس وقت اخبار ''الاعتصام'' کی ادارت پر مامور تھا۔ ''منہاج'' بھی مسلک اہل حدیث کا ترجمان تھا اور میں نے عارضی طور سے الاعتصام سے الگ ہو کر ''منہاج'' کی زمام ادارت سنبھال لی۔ مولانا صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کا مالی تعاون ''منہاج'' کو حاصل تھا۔ ایک دفعہ میں اسی سلسلے میں اوڈاں والے گیا اور مولانا صادق رحمۃ اللہ علیہ کے گھر ٹھہرا۔ ان کے والد اور والدہ نے میرے ساتھ نہایت پیار کا برتاؤ کیا اور کھلانے پلانے میں اس قدر میرا خیال رکھا کہ مجھے احساس شرمندگی ہونے لگا۔ پرانے زمانے کے لوگ بلا شبہ بہت مخلص اور صاف دل تھے اور اپنے بچوں کے دوستوں سے بچوں کا سا سلوک روا رکھتے تھے۔ ایک رات میں وہاں رہا۔ صادق صاحب کے والد نے گھر میں کپڑے کی دکان کھول رکھی تھی۔ دوسرے دن واپس آنے لگا تو انہوں نے ازراہ کرم مجھے رضائی کے لئے سات آٹھ گز کپڑا دیا۔ بہت اچھا پھول دار کپڑا تھا۔ فرمایا اس کی ایک رضائی تمہارے بھائی صادق کو بنا کر دی ہے' ایک تم بنالو۔ وہ رضائی ہم نے بنائی اور کئی سال میرے استعمال میں رہی۔ جب میں وہ رضائی دیکھتا یا اوڑھتا تھا تو صادق صاحب کے ماں باپ کی محبت کا یہ پہلو یاد آ جاتا تھا۔

۱۹۵۸ء ہی میں اپریل کا مہینہ تھا اور رمضان کے روزے۔ صادق صاحب دو مہینے سالانہ چھٹیوں پر تھے۔ ہم نے ''منہاج'' کی توسیع اشاعت کے لئے راولپنڈی جانے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ ہم راولپنڈی اور بعض دیگر مقامات میں گئے اور میں نے ان کو بہترین رفیق سفر پایا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بہتر آدمی کے لئے ایک مجلس میں جن معیارات کا ذکر کیا تھا' ان میں ایک یہ ہے کہ سفر میں وہ اپنے ساتھی کا معاون اور خیر خواہ ہو اور اپنی ضرورت پر اس کی ضرورت کو ترجیح دیتا اور مقدم گردانتا ہو۔ سو میرے ساتھ صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کا سفر اور غیر سفر میں جو معاملہ رہا' اس پر میں خوش تھا اور ان کا شکر گزار۔

ہر شخص کے بارے میں ہر شخص کا ذاتی تجربہ اور اپنا نقطہ نظر ہوتا ہے۔ وہ اسی کے مطابق اس شخص کا تذکرہ کرتا ہے' کسی کو اس سے اتفاق ہوتا ہے اور کسی کو اختلاف۔ میرا بھی اپنے دوست مولانا محمد صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق ذاتی تجربہ اور اس کی روشنی میں اپنا نقطہ نظر ہے' میں نے اسی کے پیش نظر ان کے بارے میں لکھا ہے۔ میرے نزدیک ان کی تدریس اور ترجمے کی خدمات نہایت قابل قدر ہیں۔ انہوں نے مسلک سلف اور اہل حدیث کے زاویہ فکر کو اپنا رہنما اصول ٹھہرایا اور اس کی وضاحت بہت اچھے پیرائے میں کی ہے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اردو زبان کی خدمت بھی کی ہے۔ ان کا قلم محتاط اور لہجہ متوازن تھا۔ وہ صاف انداز اور مثبت اسلوب میں اپنے مافی الضمیر کا اظہار کرتے تھے۔

اس جلیل القدر عالم دین' مشہور مدرس اور معروف مصنف و مترجم نے ۱۴ ذوالحجہ ۱۴۲۴ھ بمطابق ۶ فروری ۲۰۰۴ء بروز جمعۃ المبارک کو فیصل آباد میں وفات پائی انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ نماز مغرب کے بعد جامعہ سلفیہ میں پڑھا گیا۔ یہ فقیر جنازے میں شامل تھا۔

اب چند الفاظ مولانا صادق خلیل رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد کے بارے میں---!

ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ بیٹیاں اپنے گھروں میں آباد ہیں اور ماشاء اللہ سب بال بچوں والی ہیں--- بیٹوں کی تفصیل یہ ہے۔

۱- حبیب اللہ جاوید: گھی کارپوریشن کے ایک ادارے میں چیف انجینئر اب ریٹائر ہو چکے ہیں۔
۲- عبدالرشید: ایک ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔
۳- محمد اقبال تبسم: کریسنٹ ٹیکسٹائل ملز فیصل آباد میں انجینئر ہیں۔
۴- عبدالحفیظ مدنی: مدینہ یونیورسٹی میں حصول علم کرتے رہے ہیں۔
۵- شفقت وقار: جلد ساز ہیں۔

محمد اسحاق بھٹی

اسلامیہ کالونی' ساندہ' لاہور

فہرست مضامین

جلد اوّل

کِتَابُ الصَّلٰوۃِ

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

پیش لفظ

زیرِ نظر کتاب حدیثِ نبویؐ کے مشہور اور متداول مجموعے "مشکوٰۃ المصابیح" کا اُردو ترجمہ ہے۔ اس میں چھ ہزار دو سو چورانوے (۶۲۹۴) احادیثِ نبویؐ کا انمول ذخیرہ ہے جنہیں امام بغوی رحمہُ اللہ نے "مصابیحُ السُّنّۃ" کے نام سے حدیث کی مشہور کتابوں صحاحِ ستہ، مؤطا امام مالک، مُسند امام احمد، مُسند امام شافعیؒ، سُنن بیہقیؒ، سُنن دارمی اور دیگر کُتبِ احادیث سے منتخب کیا تھا۔ اس کے بعد امام ولی الدّین ابو عبداللہ خطیب التّبریزیؒ نے "مصابیحُ السُّنّۃ" کی تکمیل کرتے ہوئے اس میں کچھ اضافہ کیا اور اس کا نام "مشکوٰۃُ المصابیح" رکھا۔ اس میں یہ واضح کیا کہ یہ حدیث فُلاں صحابی سے مروی ہے اور یہ کہ حدیث فُلاں کتاب میں ہے نیز ہر باب میں تیسری فصل کا اضافہ کیا۔

اس کتاب کی جمع و ترتیب نہایت عام فہم، سادہ اور فقہی انداز پر ہے تاکہ عامۃُ النّاس کو اس مختصر کتاب سے دینی مسائل کے بارے میں مکمل آگاہی ہو جن پر عمل پیرا ہو کر انہیں دنیا و آخرت میں کامیابی نصیب ہو۔

"مشکوٰۃُ المصابیح" کے اردو تراجم اس سے پیشتر بھی ہو چکے ہیں۔ اس کی تفصیل کتاب کے ابتدائیہ میں موجود ہے۔ ان تراجم میں اُردو زبان کی سلاست اور روانی کا فقدان تھا نیز احادیث کے ضعف کی نشاندہی نہیں کی گئی تھی۔ شیخُ التفسیر و الحدیث استاذُ العلماء مولانا محمد صادق خلیل مدظلّہُ العالی نے عوامُ النّاس کے مسلسل اور پیہم اصرار پر "مشکوٰۃُ المصابیح" کا اُردو ترجمہ کیا (جو پانچ جلدوں پر مشتمل ہے) تاکہ لوگ اس سے صحیح طور پر استفادہ کر سکیں۔ کتاب کے ترجمہ میں حتّی المقدور یہ کوشش کی گئی ہے کہ یہ نہایت سلیس اور عام فہم ہو نیز مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے متعلق آگاہ کیا گیا ہے اور ضعیف رواۃ کی نشاندہی کرتے ہوئے اسماء و رجال کی مستند اور مشہور کتب کے حوالہ جات ذکر کئے گئے ہیں اور اگر کسی حدیث میں کہیں کوئی ابہام یا اشکال ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ اس کی وضاحت کرتے ہوئے مشہور شروحِ احادیث اور دیگر متعلقہ کتب سے حوالہ جات بھی نقل کئے گئے ہیں اور احادیث کے متون میں آنے والی آیات کی تخریج بھی کی گئی ہے اور ان آیات کی ہر جلد کے آخر میں علیٰحدہ سے فہرست بھی دی گئی ہے۔ نیز مذہبی تعصّب سے بالاتر ہو کر اختلافی مسائل پر بحث سے گریز کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کی عربی احادیث پر نہایت محنتِ شاقّہ سے اعراب لگائے ہیں اور ان اعراب کی تصحیح کا خصوصی طور پر خیال رکھا ہے۔ اس کتاب کی نظرِ ثانی، پروف ریڈنگ اور عربی احادیث کو اعراب لگانے کا کام اگرچہ انتہائی مشکل اور کٹھن تھا لیکن اللہ ربُّ العزّت کی توفیق اور فاضل مترجم شیخُ التفسیر و الحدیث مولانا محمد صادق خلیل کی کمال رہنمائی نے اسے آسان کر دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطاء فرمائے (آمین)

یہ عظیم کام یقیناً میرے لئے کسی سعادت سے کم نہیں۔ میں اللہ ربُّ العزّت کے حضور تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے مجھے توفیق دی اور یہ اہم علمی کام پایۂ تکمیل تک پہنچا۔ میں استاذ محترم جناب مولانا محمد صادق خلیل کا بھی ممنون و مشکور ہوں کہ انہوں نے ہر قدم پر میری راہنمائی کی۔

قارئینِ کرام سے میری گزارش ہے کہ وہ ترجمہ یا وضاحت میں اگر کوئی کمی محسوس کریں تو اس سے آگاہ فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

آخر میں میری قارئین کرام سے التماس ہے کہ وہ فاضل مترجم شیخُ التفسیر و الحدیث مولانا محمد صادق خلیل کیلئے بطورِ خاص دُعا فرمائیں کہ اللہ ربُّ العزّت انہیں صحت مند اور توانا رکھے تاکہ وہ اسی طرح دینِ اسلام کیلئے اپنے قلم سے جہاد کرتے رہیں۔

دینی و علمی ذوق رکھنے والے اصحاب کے لیئے ایک عظیم خوشخبری یہ ہے کہ مولانا موصوف قرآنِ پاک کی تفسیر مکمل کر رہے ہیں۔ اس تفسیر کی پہلی دو جلدیں شائع ہو چکی ہیں جہاں یہ تفسیر قدیم اور جدید تقاضوں کے عین مطابق ہے وہاں یہ فصاحت و بلاغت اور علمی مباحث کا لاجواب شاہکار بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اس عظیم علمی کام سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اس کتاب کی تکمیل میں میرے جن دوست احباب اور معاونین نے کرم فرمائی کی ہے' میں ان کا بھی تہہ دل سے ممنون ہوں اور ان کے لیئے دعاگو ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ ربُّ العزّت کے حضور یہ التجا ہے کہ وہ ہمارے اس عمل کو قبول فرماتے ہوئے اسے ہمارے والدین' اہلِ خانہ اساتذہ کرام' تمام مسلمانوں اور جملۂ احباب کیلئے صدقہ جاریہ بنا دے نیز علم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطا فرمائے (آمین)

حافظ ناصر محمود انور

۱۴ اگست ۱۹۹۹ء

مکتبہ دارالسُّنۃ

لاہور۔ پاکستان

ابتدائیہ

خونِ دل دے کے نکھاریں گے رُخِ برگ گلاب
ہم نے تو گلشن کے تحفظ کی قسم کھائی ہے

جس طرح قرآنِ پاک وحیِ الٰہی ہے اسی طرح سنّتِ نبویہ بھی وحیِ الٰہی ہے' ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ: "اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواہشِ نفس سے منہ سے بات نہیں نکالتے یہ تو اللہ کا حکم ہے جو ان کی طرف بھیجا جاتا ہے۔" (النجم:۴)

ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ قرآنِ پاک کے الفاظ اور معانی دونوں وحیِ الٰہی ہیں جبکہ سُنّتِ نبویہ کے معانی اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہیں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جانب القاء ہوئے جبکہ اس کے الفاظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں اور آپؐ اُن سے صحابہ کرامؓ کو آگاہ فرماتے رہے۔ قرآنِ پاک میں کثرت کے ساتھ ایسے نصوص موجود ہیں جو سُنّتِ نبویہ کو واجبُ الاتباع گردانتے ہیں اور جو شخص قرآنِ پاک کے احکامات پر عمل تو ضروری سمجھتا ہے لیکن سُنّتِ نبویہؐ سے روگردانی کرتا ہے' اسے واجبُ الاتباع تسلیم نہیں کرتا تو وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

ترجمہ: "جو چیز تم کو پیغمبر دیں وہ لے لو اور جس سے منع کریں (اس سے) باز رہو۔" (الحشر:۷)

نیز ارشاد ربانی ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: "آپؐ کے پروردگار کی قسم! یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں آپؐ کو منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ آپ کر دیں اس سے اپنے دلوں میں تنگی محسوس نہ کریں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں' تب تک وہ مومن نہیں ہوں گے۔" (النساء:۶۵)

اس کے ساتھ ساتھ اس حقیقت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ جس طرح قرآنِ پاک کی حفاظت کا اہتمام کیا گیا ہے اور اس میں تغیّر و تبدّل ممکن نہیں' اسی طرح اللہ پاک نے سنّتِ نبویہؐ کی حفاظت کی ذِمّہ داری بھی لی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ

ترجمہ: "بیشک یہ نصیحت ہم ہی نے اُتاری ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں۔" (الحجر:۹)

پھر کس قدر ستم ظریفی ہے کہ قرآنِ پاک کو تو تغیر و تبدل سے محفوظ تسلیم کر لیا جائے لیکن سُنّتِ نبویہؐ کو شک وشبہ کی نگاہ سے دیکھا جائے جبکہ صاف ظاہر ہے کہ جن راستوں سے قرآنِ پاک ہم تک پہنچا ہے ان ہی راستوں سے سُنّتِ نبویہ بھی ہم تک پہنچی ہے' تو قرآنِ پاک کو صحیح قرار دینا اور سُنّتِ نبویہؐ کے بارے میں غیر یقینی صورتِ حال کا اظہار کرنا کیسے درست ہو سکتا ہے؟

پس سُنّتِ نبویہؐ قرآنِ پاک کی تفسیر و توضیح ہے۔ غور کیجئے کہ دینِ اسلام کا اہم رکن نماز ہے۔ کیا نماز کی رکعات اور اس کے ادا کرنے کی کیفیت کا ذکر قرآنِ پاک میں مذکور ہے؟ اسی طرح زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم مجمل انداز میں قرآنِ پاک میں موجود ہے لیکن نصابِ زکوٰۃ اور کس قدر زکوٰۃ ادا کی جائے اس کی تفصیل احادیث میں ہے۔ اسی طرح بہت سے دیگر مسائل کی تفصیل قرآنِ پاک میں نہیں ہے۔ ان تمام تفاصیل کو جاننے کے لیئے ہمیں سُنّتِ نبویہ کی جانب رجوع کرنا ہو گا۔

اسی طرح قرآنِ پاک کی بعض آیات عام ہیں جب تک ان کی تخصیص نہ کی جائے حُکم واضح نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بھی سُنّت کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ قرآنِ پاک میں چور کی سزا بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے لیکن ہاتھ کہاں سی کاٹا جائے' اس کے بارے میں قرآنِ پاک خاموش ہے۔ سُنّتِ نبویہؐ میں اس کی وضاحت موجود ہے کہ اس کا ہاتھ دستی کے جوڑ سے کاٹا جائے۔ اسی طرح قرآنِ پاک میں مردار کی حرمت کا ذکر ہے جبکہ سُنّتِ نبویہؐ نے اس عمومی حکم سے سمندر کے مردار کو مستثنیٰ قرار دیا ہے بایں ہمہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ سُنّتِ نبویہ کا کچھ حصہ اگر قرآنِ پاک کی تشریح کرتا ہے اور مطلق کو مقید اور عام کو مخصوص بناتا ہے تو سُنّتِ نبویہؐ کا کچھ حصہ ایسا بھی ہے جس کو مستقل شریعت سے تعبیر کیا جاتا ہے' جیسا کہ آپؐ نے فرمایا کہ مقتول کی دیت قاتل کے عصبہ رشتہ دار ادا کریں' اسی طرح آپ نے ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا بلکہ آپؐ نے دورِ نبوت میں جس قدر فیصلے فرمائے وہ سب شریعت ہیں اور ان پر ایمان لانا اور ان کی روشنی میں فیصلے کرنا ضروری ہے۔ ارشادِ ربانی ہے: اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکَ الۡکِتٰبَ بِالۡحَقِّ لِتَحۡکُمَ بَیۡنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىکَ اللّٰہُ

ترجمہ: "(اے پیغمبر) ہم نے تم پر سچی کتاب نازل کی ہے تاکہ اللہ کے معلوم کرانے کے مطابق لوگوں کے مقدمات کا فیصلہ کرو۔" (النساء:۱۰۵)

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تیئس سالہ دورِ نبوت میں جو احکام صادر فرمائے اور جو فیصلے کئے ان میں ہر لحظہ آپؐ کو اللہ پاک کی راہنمائی میسر رہی۔ تو پھر کیسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو اللہ پاک کے ارشادات نہ کہا جائے؟

گُفتہ اُو گفتہ اللہ بوَد
گرچہ از حلقوم عبداللہ بوَد

صحابہ کرامؓ اور سُنّتِ نبویہؐ

جب ہم دورِ نبوت کا جائزہ لیتے ہیں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو جب کوئی مسئلہ درپیش آیا تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپؐ نے انہیں وحیِ الٰہی کے ذریعہ یا قرآنِ پاک سے استنباط کر کے مسئلہ بتا دیا۔ بعض صحابہ کرامؓ تو ایسے تھے جو اپنی تمام مصروفیات ترک کر کے اکثر اوقات آپؐ کی صحبت میں رہتے تھے۔ آپؐ کے ارشادات سنتے یا آپؐ کے افعال کا مشاہدہ کرتے' انہیں محفوظ کرتے۔ بَلِّغُوْا عَنِّیْ وَلَوْ آیَةً کے مصداق بات آگے پہنچا دیتے۔

صحابہ کرامؓ جنہیں شمعِ رسالتؐ کے پروانے کہلانے کا شرف حاصل ہوا اور براہِ راست انوارِ رسالت سے مستفیض ہونے کے مواقع میسر آئے نیز آپؐ کی رفاقت کی سعادت سے ہم کنار ہوئے۔ اُمتِ مسلمہ میں انہیں جو مقام حاصل ہے اور جس اعزاز سے انہیں نوازا گیا ہے' اُمّت کے دیگر افراد اس سے فروتَر ہیں۔ ان کی عظمت کا اصل راز یہ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ افکار اور آپؐ کے ارشادات کو ہی نہیں بلکہ آپؐ کی حیاتِ طیبہ کے تمام گوشوں سے پردہ کشائی فرما کر اُمّتِ مسلمہ کے لیئے ایک ایسا راستہ متعیّن فرمایا جس پر چل کر وہ آپؐ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق قابلِ رشک زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ گویا انہوں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے جملہ امور کی ایسے پرکشش انداز میں عکاسی کی ہے کہ ان کی بیان کردہ تفصیلات کو وَلَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ کی صحیح تعبیر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس سے کون انکار کر سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں دینِ اسلام مکمل ہو چکا تھا۔ نہایت قلیل عرصہ میں عربستان کا صحراء اسلامی حکومت کے زیرِ نگیں تھا اور آپ نے حکم فرمایا کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو جزیرۃُ العرب سے نکال دو۔ اب آپ کا وہ مشن شرمندہ تعبیر ہو گیا تھا جس کے لیئے آپؐ کو مبعوث کیا گیا تھا۔ فتح مکہ کے بعد آپؐ نے محسوس کیا کہ اب میری زندگی کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے' تو آپؐ نے فرمایا:

تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ نَبِيِّهٖ

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں' جب تک ان دونوں کیساتھ وابستگی رکھو گے' تم گمراہی سے محفوظ رہو گے۔ وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سُنّت ہے (مالک)

چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اگرچہ ہر صحابی نے اپنی اقامت گاہ کی حدود میں جس قدر احکام اسے معلوم تھے انہیں بلاکم و کاست پہنچایا لیکن چند صحابہ کرام ایسے بھی تھے جو دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ علم و معرفت رکھتے تھے۔ ان میں عمرؓ' انسؓ' علیؓ بن ابی طالب' عائشہ صدیقہؓ' عبداللہ بن عمرؓ' عبداللہ بن مسعودؓ' زید بن ثابتؓ' ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہم شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی احادیث دیگر صحابہ کرامؓ سے زیادہ ہیں۔ اس سلسلہ میں ابنِ عباسؓ نے بھی کثرت کے ساتھ احادیث بیان کی ہیں' اگرچہ وہ احادیث جو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں' ان کی تعداد بیس سے متجاوز نہیں ہے لیکن انہوں نے صحابہ کرامؓ سے کثرت کے ساتھ احادیث اخذ کیں اور انہیں بیان کیا ہے یہاں تک کہ ان کا شمار اہلِ علم صحابہ کرامؓ میں ہوتا ہے۔ فہمِ قرآن

اور استنباط میں انہیں خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی وجہ سے وہ ترجمان القرآن کے لقب سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان کے علم و فہم کی شہرت چار وانگ عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ اگرچہ ان کی مرویات زیادہ تر مرسل ہیں لیکن صحابی کی بیان کردہ مرسل روایت بھی بالاتفاق حجت ہیں' اس لیئے کہ صحابہ کرامؓ خصوصیت کے ساتھ احادیث نبویہ کے بیان میں نہایت محتاط واقع ہوئے ہیں اور ان سے کذب بیانی کے احتمال کا امکان نہیں ہے۔ محدثین کرامؒ کا اس پر اتفاق ہے۔

صحابہ کرامؓ احادیث بیان کرنے میں نہایت محتاط تھے۔ چنانچہ ابوبکر صدیقؓ اپنے دور خلافت میں احادیث بیان کرنے والوں سے کہتے تم اس حدیث پر گواہ لاؤ یا سزا کے لیئے تیار ہو جاؤ۔ اگر کوئی مسئلہ پیش آ جاتا جس کے بارے میں انہیں علم نہ ہوتا تو صحابہ کرامؓ کو جمع کرتے اور ان سے دریافت کرتے جیسا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وراثت میں دادی کو کتنا حصہ دیا ہے؟ چنانچہ مغیرہؓ بن شعبہ نے بیان کیا' آپؐ نے اسے چھٹا حصہ ہے۔ ابوبکر صدیقؓ نے استفسار کیا' تیرے علاوہ بھی کوئی اس کا علم رکھتا ہے؟ اس پر محمدؓ بن مسلمہ کھڑے ہوئے' انھوں نے مغیرہؓ بن شُعبہ کی تصدیق کی۔ اطمینان حاصل کرنے پر ابوبکر صدیقؓ نے یہ فیصلہ فرمایا۔ یہی حال عمر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ وہ بھی صحابہ کرامؓ سے مطالبہ کرتے جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نسبت کرتے ہوئے کوئی حدیث بیان کرتے۔ مقصود یہ تھا کہ کہیں کسی قول کی نسبت غلط طور پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نہ ہو جائے اور آپؐ کے فرمودات عالیہ دیگر لوگوں کے اقوال کے ساتھ اختلاط نہ ہو جائے چنانچہ بخاری شریف میں ہے:

ابو موسیٰ اشعریؓ نے عمرؓ کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر ان سے ملاقات کے لیئے تین بار اجازت طلب کی۔ جب انہیں اندر جانے کی اجازت نہ ملی تو وہ واپس چلے گئے۔ عمرؓ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو انھوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے دریافت کیا کہ تم واپس کیوں چلے گئے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' آپؐ نے فرمایا جب تم میں کوئی شخص کسی کے گھر جانے کے لیئے تین بار اجازت طلب کرے اور اسے اجازت نہ ملے تو وہ واپس چلا جائے۔ اس پر عمرؓ نے انہیں ڈانٹ پلاتے ہوئے کہا۔ آپ اپنی اس بات پر دلیل پیش کیجیۓ وگرنہ سزا کے لیئے تیار رہیں۔ چنانچہ وہ ان کی تند و تیز باتیں سن کر مسجدِ نبویؐ گئے۔ وہاں انصار کی مجلس جمی ہوئی تھی' انہیں ابوموسیٰ اشعریؓ نے سارا واقعہ کہہ سنایا۔ انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو مطمئن کرتے ہوئے کہا' ہم میں کم عمر والا انسان آپ کی پریشانی دور کر دے گا۔ چنانچہ ابو سعید خُدریؓ اٹھے۔ انھوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ کے قول کے حق میں گواہی دی۔ عمرؓ نے گواہی سننے کے بعد ابو موسیٰ اشعریؓ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ہم تجھے متہم قرار نہیں دیتے' تاہم حدیثِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بیان کرنے میں شدید احتیاط کی ضرورت ہے۔ کہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ایسی باتیں منسوب نہ ہو جائیں جو آپؐ نے ارشاد نہیں فرمائیں مزید یہ کہ ذخیرہ احادیثِ نبویہؐ کو تحفظ حاصل رہے۔

تابعین اور تبع تابعین کے دور میں احادیثِ نبویہؐ کے بارے میں احتیاط

دورِ صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین اور تبع تابعین نے بھی صحابہ کرامؓ کی روش پر چل کر احادیث کے بیان کرنے

میں خاصا محتاط انداز اختیار کیا اور احادیث کی تفتیش میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ تابعین میں فقہاءِ سبعہ کی خدمات جلیلہ نا قابلِ فراموش ہیں۔ انھوں نے احادیث کو اپنے شاگردوں تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ انہوں نے جب کسی شخص سے حدیث لی تو اس کی تحقیق میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ چنانچہ دوسری تیسری صدی ہجری میں محدّثین نے شدید محنت کرتے ہوئے علمی احادیث کے حصول کے لیئے دور دراز کے سفر کیئے اور رجال کی معرفت میں خندہ پیشانی کے ساتھ سفری صعوبتوں کو برداشت کیا تاکہ صحیح اور منکر احادیث میں امتیاز حاصل ہو۔ نیز ناقلینِ حدیث کے احوال سے واقفیت ہو تاکہ عادل ثقہ رواۃ سے احادیث اخذ کی جائیں اور مجروح غیر ثقہ رواۃ سے احادیث نہ لی جائیں بلکہ ان سے مروی' باطل اور موضوع احادیث سے اُمّتِ مسلمہ کو خبردار کیا جائے اور صحیح روایات کو ضعیف روایات سے الگ کیا جائے۔

تمام محدّثین میں سے سب سے زیادہ محتاط امام بخاریؒ ہیں' جنھوں نے اپنی کتاب کی تالیف میں ہرگز کوتاہی نہ کی۔ نہایت محنت اور عرق ریزی کے ساتھ تحقیق و تفتیش کی چھلنی میں مُنقّح اور مُہذّب کرنے کے بعد احادیثِ صحیحہ کا ایک نادر مجموعہ پیش کیا اور اس طرح اُمّتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم کیا۔ البتہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے اور اختصار کے دامن کو تھامتے ہوئے کثیر احادیثِ صحیحہ کو اس کتاب میں شامل نہیں کیا۔ اس لیئے کہ ان کا مقصد صحیح احادیث کا استیعاب نہ تھا۔ دراصل انہوں نے ایک بُنیاد فراہم کر دی ہے کہ اس کی روشنی میں مجموعہ احادیث مرتب کیئے جائیں اور جو احادیث ان کے مجموعہ میں ہیں ان کے بارے میں تحقیق کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ مجموعہ کے ماسویٰ احادیث کی تحقیق کی جائے۔ چنانچہ امام بخاریؒ فرماتے ہیں:

مَا اَدْخَلْتُ فِیْ کِتَابِی الْجَامِعُ اِلَّا مَا صَحَّ وَ تَرَکْتُ مِنَ الصِّحَاحِ حَتّٰی لَا یَطُوْلَ

"میں نے اپنی کتاب "اَلْجَامِعْ" میں صرف صحیح احادیث ذکر کی ہیں بلکہ طوالت سے گریز کرتے ہوئے صحیح احادیث کے کثیر مجموعہ کو ذکر نہیں کیا" (ھدیُ السّاری صفحہ ۷)

نیز فرماتے ہیں:

اَحْفَظُ مِائَۃَ اَلْفِ حَدِیْثٍ صَحِیْحٍ وَ اَحْفَظُ مِائَتَیْ اَلْفِ حَدِیْثٍ غَیْرُ صَحِیْحٍ

"مجھے ایک لاکھ صحیح احادیث یاد ہیں جبکہ دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں بھی مجھے یاد ہیں (ھدی الساری صفحہ ۴۸۷)

امام بُخاری رحمہُ اللہ کی احتیاط کا یہ عالم ہے کہ انہوں نے اپنی تالیف "صَحِیْح بُخَارِیْ" میں مکررات کے حدف کے ساتھ تقریباً" چار ہزار (۴۰۰۰) احادیث ذکر کی ہیں۔ اس لیئے کہ صحتِ حدیث کی جو شرائط انہوں نے متعیّن کی ہیں ان کی روشنی میں صرف اس قدر احادیث پوری اترتی ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اس کتاب کا نام

"اَلْجَامِعُ الصَّحِیْحُ الْمُسْنَدُ مِنْ اَخْبَارِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ سُنَنِہٖ وَ اَیَّامِہٖ"

رکھا۔ اللہ پاک نے اس کتاب کو دیگر تمام کتابوں پر صحت کے لحاظ سے ایسا بلند مقام عطا فرمایا کہ قرآنِ پاک کے بعد بخاری شریف کو تمام کُتب پر فضیلت حاصل ہے۔

امام بُخاریؒ اور دیگر محدّثین رحمھم اللہ اس حدیث کے مصداق ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ میری اُمّت میں

سے کچھ لوگ حق کو بلند رکھنے کے لیئے تادم زیست مال و جان کی قربانی پیش کرتے رہیں گے۔
دوسری حدیث میں وضاحت ہے کہ قیامت تک ایسے لوگ تبلیغ دین کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔

اس لحاظ سے اگر جماعتی سطح پر کہیں دینِ اسلام کی نشر و اشاعت اور کتاب و سُنّت کے فروغ کے لیئے کام نہیں ہو رہا اور بعض افراد اس مبارک کام میں لگے ہوئے ہیں تو وہ یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ وہ وسائل کے فقدان کے باوجود کمر ہمت باندھ کر اپنی بساط کے مطابق نہایت بے باکانہ انداز میں اظہارِ حق میں فدائیت کے جذبہ کے ساتھ سرشار ہو کر رواں دواں ہیں اور نہایت گمنامی کے انداز میں منفعت بخش اور آرام دہ مشاغل کو ترک کر کے اخروی سعادتوں کے حصول کے لیئے محو تاؤ و نوش ہیں۔ شہرت سے کوسوں دور ہیں۔ وہ خوب سمجھتے ہیں کہ شہرت ایک فریب سراب ہے یا نقش بر آب۔

دراصل یہی لوگ علم و حکمت کے سرچشمے ہیں اور مبارک باد کے مستحق ہیں' وہ اللہ کی مخلوق کو جہالت کی پر فریب وادیوں سے دور کرنے کے لیئے ہمہ وقت بے قرار رہتے ہیں۔ ان کے دل کتاب و سُنّت کے ساتھ گہرا انہماک رکھنے کی وجہ سے روشن ہیں۔ اگرچہ ان کا ظاہری لباس میلا کچیلا اور پیوند لگا ہوا ہے۔ وہ علمی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہتے ہیں اور اس لیئے شہرت کو پسند نہیں کرتے کہ اس سے وقت کا ضیاع ہوتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کتاب و سُنّت کی محویت میں سربرآوردہ ہیں۔

ے ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما!

اگرچہ ہر گروہ سمجھتا ہے کہ وہ اس حدیث کا مصداق ہے۔ لیکن اس حقیقت کے اظہار میں ہرگز شک و شبہ نہیں کہ اس حدیث کے اصل مصداق صرف وہی لوگ ہے جو قرآن و سُنّت پر صحیح طور سے عمل پیرا ہیں خواہ وہ مدارسِ دینیہ کی صورت میں شمعِ اسلام کو فروزاں کئے ہوئے ہیں یا کتاب و سُنّت کی تبلیغ میں شب و روز رواں دواں رہتے ہیں اور عوامُ النّاس کو اسلام کی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیئے دشوار گذار گھاٹیوں' پہاڑوں' ریگستانوں اور سمندری راستوں کو عبور کرتے ہوئے صرف اللہ کی رضا کے لیئے' اللہ کے دین کی سربلندی کے لیئے نہایت بے تابی اور بے باکی کے ساتھ شگفتہ انداز میں اپنے فرائض کو انجام دیتے ہیں یا تصنیف و تالیف کے چمنستان میں گلہائے رنگارنگ سے اس کے حسن و جمال میں دلکشی اور دلربائی کو ایسے دلنشین انداز میں ثبت فرما رہے ہیں کہ ان کی شادابی و ترو تازگی پر کبھی پژ مردگی سایہ افگن نہیں ہوتی اور ان کی شگفتگی پر خزاں کا موسم اثر انداز نہیں ہوتا۔ وہ جن روح پرور معانی کو زیب اوراق بنا رہے ہیں وہ قطعی طور پر آورد سے پاک ہیں' تصنع اور بناوٹ سے خالی ہیں۔

ے کُش بہ تیغِ ستم والہانِ سُنّت را
نکردہ اند بجز پاسِ حق گناہے دِگر

ے ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گُفتار
مت دیکھ کِسی کا قول و قرار

یہی وجہ ہے کہ احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت' اس کی نشر و اشاعت اور محبت میں یہ لوگ گویا سبقت لے گئے ہیں۔

مولانا ابو الکلام آزاد تحریر فرماتے ہیں:

" ایک جلیلُ القدر محدّث سے جب پوچھا گیا کہ انہیں عِلم حدیث سے اس درجہ شوق کیوں ہے؟ تو انہوں نے کہا ' اس لیئے کہ اس میں بار بار قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کا جملہ آتا ہے۔ اور اس طرح اس اسم گرامی کے ذکر اور اس پر درود و صلوٰۃ عرض کرنے کی تقریب ہاتھ آ جاتی ہے۔"

؎ بہ قول مصطفیٰ زائر زرائے دیگراں ما ندم
شہود یار مانع گردد از اغیار عاشق را

ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تیئس سالہ زندگی ارشاد اللہ ربُّ العزّت کے اس ارشادِ مبارک کے تحت گزری: قُلْ اِنَّمَا اَتَّبِعُ مَا یُوْحٰی اِلَیَّ مِنْ رَّبِّیْ

" میں تو ان احکام کی تابعداری کرتا ہوں جن کی میری جانب وحی ہوتی ہے۔" (الاعراف: ۲۰۳)

نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات دراصل اللہ ہی کے فرمودات ہیں' آپؐ کی عملی زندگی اللہ کی منشاء کے تابع تھی۔ نیز جس طرح ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے قرآنِ پاک محفوظ ہے اسی طرح آپؐ کی زندگی کے تمام مشاغل کی عکاسی احادیثِ صحیحہ میں موجود ہے۔ یعنی آپؐ ایسا سورج ہیں جو غروب نہیں ہوگا۔ جب کہ آپؐ سے پہلے پیغمبروں کے اقوال اور افعال غیر محفوظ ہیں۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَ شَمْسُنَا
اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلَاءِ لَا تَغْرُبُ

" آپ سے پہلے تمام سورج غروب ہو گئے' لیکن آپ ایسے سورج ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اُفق پر چمکتا رہے گا۔ کبھی غروب نہ ہو گا۔

احادیث کی حفاظت کے لیئے اللہ پاک نے ہر دور میں خصوصیات کے ساتھ ایسے لوگوں کا انتظام فرمایا' جنہوں نے احادیثِ مبارکہ کی اشاعت اور حفاظت میں غیر معمولی فدائیت کا ثبوت پیش کیا۔ انھوں نے اپنی مستعار زندگی کو اس سعادت کے لیئے وقف کر دیا اور جب بھی کسی شخص نے کہا ' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تو اس پاک طینت گروہ نے فوراً" کہا ' ہم بلا اسناد کسی حدیث کو تسلیم نہیں کرتے۔ انھوں نے واشگاف الفاظ میں اعلان کر دیا۔ ہم میں اور دیگر جماعتوں میں یہی فرق ہے کہ ہم کسی شخص کی بات کو بغیر صحیح سند کے تسلیم نہیں کرتے۔

عبداللہؒ بن مبارک کا مشہور قول ہے کہ اسناد معلوم کرنا دینِ اسلام کا حصّہ ہے۔ " اگر اسناد کا علم معرض وجود میں نہ آتا تو ہر شخص جو چاہتا اسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب منسوب کر دیتا۔"

یہی وجہ ہے کہ محدثینِ رجال کی معرفت میں سب سے آگے ہیں اور اسانید کے اہتمام میں سَر بَر آوردہ ہیں اور جرح و تعدیل کی واقفیت میں ان کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ صحیح اور معلول احادیث کے طرق سے خوب

آشنا ہیں۔ انھوں نے شبانہ روز محنت کے بعد یہ مقام حاصل کیا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے احادیث کے حفظ و ضبط میں اپنی توانائی کو صرف کیا اور اس مشن کی تکمیل میں اپنی قیمتی عمریں کھپا دیں۔ کتاب و سُنّت کو عوام تک پہنچانے میں جہاں مساجد کو تبلیغ کا مرکز رشد و ہدایت بنایا وہاں مدارس دینیہ کا اجراء کر کے اسلامی تعلیمات کی ضوفشانیوں سے بقعہ عالم کو منور کیا۔

کتاب کے مقدمہ کی تنگ دامانی کا تقاضا ہے کہ اختصار کیا جائے۔ اس لیئے تفصیل سے کنارہ کشی کرتے ہوئے قارئین کو چند ضروری اور اہم معلومات سے آگاہ کرتا ہے تاکہ "مَصَابِیحُ السُّنَّۃ" کے مؤلف امام بغویؒ اور مِشْکوٰۃُ الْمَصَابِیح کے مصنّف امام تبریزیؒ کے بارے میں کچھ آگاہی ہو۔

خیال رہے کہ پہلی صدی ہجری سے لے کر اب تک کُتبِ حدیث کی تدوین کے سلسلہ میں بہت کام ہوا ہے۔ بعض ائمہ حدیث نے صرف اور صرف صحیح احادیث کا مجموعہ لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ جب کہ دیگر ائمہ نے صحیح، ضعیف اور اقوال صحابہؓ کا ذخیرہ مرتب کیا اور بعض ائمہ نے صرف موضوع حدیثیں ڈھونڈ کر ان کو جمع کر کے عظیم کام کیا تاکہ لوگ ان احادیث سے دور رہیں۔ بعض نے رجال پر کتابیں تحریر کیں۔ بہرحال فنِ حدیث میں اس وقت تک نہایت مفید کام ہوا اور بیشمار کتابیں شائع ہو کر بازار میں دستیاب ہیں جس شخص نے بھی فنِ حدیث کی خدمت کے جذبۂ صادقہ سے اپنے قیمتی اوقات کو صرف کیا ہمارے لیئے ضروری ہے کہ اس کے علمی کام کو قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اور اس سے استفادہ کریں اور اس شخص کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

تعارف : امام بغویؒ
مؤلف : مصابیح السُّنّۃ

مؤلف کا نام:

مصابیح السُّنۃ کے مؤلف کا نام حُسین بن مسعود الفراء البغویؒ ہے۔ آپ امام محی السُّنۃؒ کے نام سے مشہور تھے۔

محیُ السُّنَّۃ کہنے کی وجہ تسمیہ:

امام صاحب نے جب حدیث کی کتاب شرحُ السُّنۃ مکمل کی تو آپ کو خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ نے انہیں فرمایا، تم نے میری احادیث کی شرح کر کے میری سنت کو زندہ کیا ہے۔"

تاریخ پیدائش و وفات:

امام محیُ السُّنۃ کی تاریخ پیدائش جمادی الاول ۴۳۳ھ ہے۔ آپ کی وفات ۵۱۰ھ میں ہوئی۔

شیوخ:

امام سبکیؒ نے طبقاتِ شافعیہ میں بہت سے علماء کا تذکرہ کیا ہے جن سے امام محیُ السُّنۃؒ نے شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

ان میں سے چند کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔

☆ ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی بن احمد ابو صالح نیساپوری۔
☆ حُسین بن محمدؒ ابو علی نیساپوری شافعی آپ خراسان کے قاضی اور مشہور فقیہ تھے۔
☆ عبدالباقی بن یوسف بن علی بن صالح بن عبدالملک مراغی شافعی۔ آپ نیساپور کے مفتی اور مشہور فقیہ تھے۔
☆ علی بن یوسف الجوینی۔ آپ شیخِ حجاز کے نام سے مشہور تھے۔

تلامذہ:

☆ اسعد بن احمد بن یوسف بن احمد بن یوسف۔
☆ الحسن بن مسعود البغوی آپ امام بغوی کے بھائی تھے۔
☆ عمر بن حسن بن حسین رازی۔ آپ مشہور امام رازیؒ کے والد تھے۔

امام بغویؒ کی تالیفات:

مصابیح السنہ کے علاوہ امام صاحب کی مشہور تالیفات درج ذیل ہیں۔

☆ تَفْسِيرُ مَعَالِمُ التَّنْزِيل
☆ شَرْحُ السُّنَّہ
☆ اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْن
☆ التَّهْذِيبُ فِى الْفِقْهِ عَلَى الْمَذْهَبِ الشَّافِعِيّ
☆ الكِفَايَةُ فِى الْقِرَاْةِ
☆ شَرْحُ الْجَامِعُ لِلتِّرْمِذِيِّ

مصابیح السُّنّہ کی ترتیب:

مصابیحُ السُّنّہ کے مؤلف امام محیُ السُّنّہؒ نے اس کتاب کے ابواب کو دو فصلوں میں تقسیم کیا۔ پہلی فصل میں صرف صحیح احادیث کو ذکر کیا اور دوسری فصل میں حسن درجہ کی حدیثیں ذکر کی ہیں لیکن یہ فصل ضعیف اور منکر احادیث سے بھی خالی نہیں ہے۔

امام موصوف نے اختصار ملحوظ رکھتے ہوئے اور ائمہ حدیث کی نقل پر اعتماد کرتے ہوئے اسانید کے حذف کے ساتھ ساتھ ائمہ حدیث کی کتب کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

(نوٹ) ان کے احوال جاننے کے لیئے مزید تفصیل تذکرۃُ الحفّاظ جلد ۴ صفحہ ۵۴۔ ۵۵ ملاحظہ کریں۔

تعارف : امام تبریزیؒ
مؤلف : مشکوٰۃ المصابیح

تاریخ پیدائش و وفات :
آپ کی صحیح تاریخ ولادت کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا۔ کتب تاریخ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ آپ ۷۳۷ھ میں اس کتاب کی تسوید سے فارغ ہوئے۔

مؤلف کا نام :
امام شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخَطِیْب التّبریزی آپ آٹھویں صدی ہجری کے مشہور محدّث ہیں۔

اسلوبِ تالیف :
امام صاحب نے مصابیح السُّنہ کی تکمیل کرتے ہوئے اس صحابی کا نام ذکر کیا جس سے حدیث مروی تھی اور واضح کیا کہ یہ روایت حدیث کی فُلاں کتاب میں مذکور ہے۔ نیز ہر باب میں عام طور پر تیسری فصل کا اضافہ کیا جس میں ذکر کردہ احادیث، حسن اور ضعیف درجہ کی ہیں۔ اس فصل میں بھی مرفوع احادیث ذکر کرنے کا التزام نہیں ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے اقوال بھی کہیں کہیں ذکر ہوتے ہیں۔

مشکوٰۃُ المصابیح کی وجہ تسمیہ :
مشکوٰۃ دیوار میں لگے اس طاقچہ کو کہتے ہیں جس میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ تشبیہ کی صورت یہ ہے جس طرح طاقچہ میں چراغ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح مَصَابِیْحُ السُّنَّہ کو مشکوٰۃ میں رکھ دیا گیا ہے۔

تصانیف :
امام تبریزیؒ کی تالیفات میں سے ہم تک صرف مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح اور اَلْاِکْمَال فِیْ اَسْمَآءِ الرِّجَال پہنچی ہیں۔

مِشْکٰوۃُ الْمَصَابِیْح کی شروح

مشکوٰۃ کی متعدّد شروح ہیں۔ ان کا تعارف درج ذیل ہے۔

۱۔ الکَاشِفُ عَنْ حَقَائِقِ السُّنَن : یہ استاذ علامہ حسن بن محمد طِیبیؒ کی تالیف ہے۔ یہ شرح تمام شروح سے زیادہ

نفیس اور مفید معلومات پر مشتمل ہے لیکن غیر مطبوع ہے۔

۲۔ مِرْقَات: یہ علامہ ملا علیؒ بن سلطان محمد القاری کی تالیف ہے۔

۳۔ اَشْعَةُ اللَّمْعَات: یہ شیخ عبدالحقؒ محدث دہلوی کی تالیف ہے اور فارسی زبان میں ہے۔

۴۔ اَلتَّعْلِیْقُ الصَّبِیْح: یہ علامہ محمد ادریس کاندھلویؒ کی تصنیف ہے اور چار جلدوں پر مشتمل ہے لیکن یہ شرح غیر مکمل ہے۔

۵۔ مِشْکٰوۃ شَرح علاّمه البانی: موجودہ صدی کے مشہور محدّث اور فنِّ رجال میں ماہر علاّمہ ناصر الدین البانی حَفِظَهُ اللّٰه نے تین جلدوں میں اس کی شرح کی ہے بالخصوص احادیث کی تخریج اور بخاری، مسلم کے علاوہ دیگر محدّثین کی بیان کردہ روایات پر صحت اور ضعف کا حکم لگایا ہے۔

۶۔ تَنْقِیْحُ الرُّوَاةِ فِیْ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْمِشْکٰوة: یہ علامہ احمد حسنؒ دہلوی کی تصنیف ہے انہوں نے احادیث کی تخریج کا اہم کام سر انجام دیا ہے۔ بحمد اللہ یہ کتاب دارالدعوۃ السلفیہ لاہور کی مساعی سے طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہے۔

۷۔ مِرْعَاةُ الْمَفَاتِیْح: اسے علامہ شیخ ابوالحسن عُبید اللہ رحمانی حَفِظَهُ اللّٰه نے مرتب فرمایا ہے۔ یہ شرح نہایت اہم تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔ غالباً اس قسم کی قیمتی معلومات مشکوٰۃ کی دیگر شروح میں نہیں ہیں۔ بعض لوگوں نے فقہاءِ محدّثین کے مسلک کے خلاف جو اعتراضات کئے ہیں، اس کتاب میں ان کا جواب مدلل انداز میں احسن پیرایہ کے ساتھ دیا گیا ہے۔

مشکٰوۃ المصابیح کے اردو تراجم

۱۔ الرّحمة المهداة الی مَنْ یُّرید ترجمة المشکوه: شیخ عبدالاولؒ بن شیخ عبداللہؒ غزنوی متوفی ۱۳۳۱ھ نے سب سے پہلے مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ یہ ترجمہ بین السطور مع الحواشی ہے اور بازار میں دستیاب ہے۔

۲۔ تَرجمه مشکٰوۃُ الْمَصَابِیح: یہ مولانا محمد اسمٰعیلؒ اور مولانا محمد سلیمان کیلانیؒ کا ترجمہ ہے۔ اس کے حاشیہ پر نہایت اہم معلومات ہیں۔ عوام ان سے استفادہ کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ شیخ عبدالوہاب صدری ملتانیؒ، شیخ عبدالتواب ملتانیؒ، شیخ ابوالحسن سیالکوٹی اور شیخ عبدالسّلام بَستَوی نے بھی اس کتاب کے اردو ترجمے کئے ہیں۔ نیز انگریزی زبان میں اس کا ترجمہ ۱۸۰۹ء میں کلکتہ میں ہوا۔ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْ مَسَاعِیْهِمْ

کچھ اس کتاب کے ترجمہ سے متعلق

مشکوٰۃ شریف کے انتخاب کی وجہ دراصل عوام النّاس کا مسلسل اور پیہم اصرار ہے۔ بعض احباب اور تلامذہ نے مجھے مجبور کیا کہ میں اس کتاب کو اُردو کا لباس پہنا کر شائع کروں تاکہ عوام الناس اس سے صحیح طور پر استفادہ

کر سکیں۔ ان کے اصرار کے ساتھ ساتھ میں نے بھی اس مسئلہ پر حقیقت پسندانہ انداز سے غور کیا تو مجھے محسوس ہوا کہ اگرچہ کام خاصا طویل اور دشوار ہے' تاہم اس علمی کام کو سرانجام دیا جائے' انکار نہ کیا جائے۔ چنانچہ میں نے اللہ پاک پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی کم مائیگی اور بے بضاعتی کے باوجود اس مبارک کام کا آغاز کر دیا۔ حتی المقدور کوشش کی کہ ترجمہ سلیس اور مقصود پر حاوی ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ ضعیف احادیث کے ضعف کو واضح کیا۔ نیز ضعیف راوی کی نشاندہی کی اور جو حدیثیں ضعیف سند کے ساتھ ہیں' جب ان کے متابعات اور شواہد موجود ہیں تو میں نے ان کو بھی صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح احادیث کا ترجمہ اگر واضح ہے اور قارئین آسانی کے ساتھ اس سے مستفید ہو سکتے ہیں تو میں نے اس کی مزید وضاحت کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ ہاں اگر کسی حدیث میں ابہام اشکال یا اجمال ہے تو نہایت اختصار کے ساتھ علیحدہ سے اس کی وضاحت کی ہے۔ ائمہ کرام کے اختلافات' اور مذاہب بیان کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔ کتابُ اللہ اور احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں جس مسلک کو صحیح سمجھا' دیانتداری کے ساتھ اس کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا ہے اور پوری کوشش کی گئی کہ حدیث کا مفہوم پردہ خفا میں نہ رہے لیکن ضعیف حدیثوں کے ضُعف کے سوا ان کے مطالب پر بحث کرنے کو غیر ضروری سمجھتے ہوئے ترک کر دیا ہے' اس لیئے کہ ضعیف حدیثیں تو اس لائق نہیں کہ ان پر عمل کیا جائے۔ اس لئے کہ ان کی نسبت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب درست نہیں۔

ؔ چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم'
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ وہ ترجمہ اور وضاحت میں جو کمی یا غلطی محسوس کریں' ہمیں اس سے آگاہ کریں۔ ہمیں اپنی کم علمی اور بے مائیگی کا اعتراف ہے۔ اِن شآءَ اللہ دوسرے ایڈیشن میں ان کی صحیح راہنمائی کی روشنی میں ازالہ کیا جائے گا۔ تاہم ترجمہ اور وضاحت میں احتیاط کے دامن کو تھامے رکھا ہے اور مذہبی تعصب سے بالا تر رہ کر اس مبارک کام کو سرانجام دیا ہے۔ اللہ پاک اس صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیئے توشۂ آخرت بنائے نیز دنیا سے رخصتی کے وقت زبان پر کلمۂ شہادت کا ورد ہو۔ اور رہتی دنیا تک عوام و خواص اس سے مستفید ہوتے رہیں۔

ؔ اُمید ہست دمِ مرگ از لب توفیق!
بر آید اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ!

ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

محمد صادق خلیل
۱۲ اگست ۱۹۹۹ء
مدیر ضیاءُ السُّنۃ
فیصل آباد۔ پاکستان

مُقَدِّمَةُ الإِمَامِ التَّبْرِيْزِيِّ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ، وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِيَ لَهٗ. وَاَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ شَهَادَةً تَكُوْنُ لِلنَّجَاةِ وَسِيْلَةً، وَلِرَفْعِ الدَّرَجَاتِ كَفِيْلَةً، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، اَلَّذِيْ بَعَثَهٗ وَطُرُقُ (وَحَالِ) اَلْاِيْمَانِ قَدْ عَفَتْ آثَارُهَا، وَخَبَتْ اَنْوَارُهَا، وَوَهَنَتْ اَرْكَانُهَا، وَجُهِلَ مَكَانُهَا، فَشَيَّدَ صَلَوٰتُ اللهِ وَسَلاَمُهٗ عَلَيْهِ مِنْ مَّعَالِمِهَا مَا عَفٰى ، وَشَفٰى مِنَ الْعَلِيْلِ فِيْ تَائِيْدِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ مَنْ كَانَ عَلٰى شَفَا ، وَاَوْضَحَ سَبِيْلَ الْهِدَايَةِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّسْلُكَهَا، وَاَظْهَرَ كُنُوْزَ السَّعَادَةِ لِمَنْ قَصَدَ اَنْ يَّمْلِكَهَا.

اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ التَّمَسُّكَ بِهَدْيِهٖ لاَ يَسْتَتِبُّ اِلاَّ بِالْاِقْتِفَاءِ لِمَا صَدَرَ مِنْ مِّشْكَاتِهٖ، وَالْاِعْتِصَامَ بِحَبْلِ اللهِ لاَ يَتِمُّ اِلاَّ بِبَيَانِ كَشْفِهٖ، وَكَانَ «كِتَابُ الْمَصَابِيْحِ» ـ الَّذِيْ صَنَّفَهُ الْاِمَامُ مُحْيِ السُّنَّةِ، قَامِعُ الْبِدْعَةِ، اَبُوْ مُحَمَّدِنِ الْحُسَيْنُ بْنُ مَسْعُوْدِنِ الْفَرَّاءُ الْبَغْوِيُّ، رَفَعَ اللهُ دَرَجَتَهٗ ـ اَجْمَعَ كِتَابٍ صُنِّفَ فِيْ بَابِهٖ، وَاَضْبَطَ لِشَوَارِدِ الْاَحَادِيْثِ وَاَوَابِدِهَا وَلَمَّا سَلَكَ ـ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ـ طَرِيْقَ الْاِخْتِصَارِ، وَحَذَفَ الْاَسَانِيْدَ؛ تَكَلَّمَ فِيْهِ بَعْضُ النُّقَّادِ ، وَاِنْ كَانَ نَقْلُهٗ ـ وَاِنَّهٗ مِنَ الثِّقَاتِ ـ كَالْاِسْنَادِ ، لٰكِنْ لَيْسَ مَا فِيْهِ اِعْلاَمٌ كَالْاِغْفَالِ ، فَاسْتَخَرْتُ اللهَ تَعَالٰى، وَاسْتَوْفَقْتُ مِنْهُ [فَاَعْلَمْتُ مَا اَغْفَلَهٗ، كَمَا رَوَاهُ الْاَئِمَّةُ الْمُتْقِنُوْنَ، وَالثِّقَاتُ الرَّاسِخُوْنَ] مِثْلَ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْمَاعِيْلَ الْبُخَارِيِّ ، وَاَبِي الْحُسَيْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْقُشَيْرِيِّ ، وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مَالِكِ بْنِ اَنَسِنِ الْاَصْبَحِيِّ ، وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ اِدْرِيْسَ الشَّافِعِيِّ ، وَاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ الشَّيْبَانِيِّ ، وَاَبِيْ عِيْسٰى مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى التِّرْمِذِيِّ ، وَاَبِيْ دَاوُدَ سُلَيْمَانَ بْنِ الْاَشْعَثِ

السِّجِسْتَانِيِّ ، وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدَ بْنِ شُعَيْبٍ النَّسَائِيِّ ، وَأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ مَاجَهْ الْقَزْوِيْنِيِّ، وَأَبِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّارِمِيِّ ، وَأَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ الدَّارَقُطْنِيِّ ، وَأَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَيْهَقِيِّ ، وَأَبِي الْحَسَنِ رَزِيْنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْدَرِيِّ ، وَغَيْرِهِمْ، وَقَلِيْلٌ مَّا هُوَ.

وَإِنِّي إِذَا نَسَبْتُ الْحَدِيْثَ إِلَيْهِمْ كَأَنِّي أَسْنَدْتُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ؛ لِأَنَّهُمْ قَدْ فَرَغُوْا مِنْهُ، وَأَغْنَوْنَا عَنْهُ. وَسَرَدْتُّ الْكُتُبَ وَالْأَبْوَابَ كَمَا سَرَدَهَا، وَاقْتَفَيْتُ أَثَرَهُ فِيْهَا، وَقَسَمْتُ كُلَّ بَابٍ غَالِباً عَلٰى فُصُوْلٍ ثَلَاثَةٍ:

أَوَّلُهَا: مَا أَخْرَجَهُ الشَّيْخَانِ أَوْ أَحَدُهُمَا، وَاكْتَفَيْتُ بِهِمَا وَإِنِ اشْتَرَكَ فِيْهِ الْغَيْرُ؛ لِعُلُوِّ دَرَجَتِهِمَا فِي الرِّوَايَةِ .

وَثَانِيْهَا: مَا أَوْرَدَهُ غَيْرُهُمَا مِنَ الْأَئِمَّةِ الْمَذْكُوْرِيْنَ

وَثَالِثُهَا: مَا اشْتَمَلَ عَلٰى مَعْنَى الْبَابِ مِنْ مُّلْحَقَاتٍ مُّنَاسِبَةٍ مَّعَ مُحَافَظَةٍ عَلَى الشَّرِيْطَةِ وَإِنْ كَانَ مَأْثُوْراً عَنِ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ

ثُمَّ إِنَّكَ إِنْ فَقَدْتَّ حَدِيْثاً فِي بَابٍ؛ فَذٰلِكَ عَنْ تَكْرِيْرٍ أُسْقِطُهُ. وَإِنْ وَّجَدْتَّ آخَرَ بَعْضَهُ مَتْرُوْكاً عَلَى اخْتِصَارِهِ، أَوْ مَضْمُوْماً إِلَيْهِ تَمَامُهُ؛ فَعَنْ دَاعِيْ اِهْتِمَامٍ أَتْرُكُهُ وَأُلْحِقُهُ. وَإِنْ عَثَرْتَ عَلَى اخْتِلَافٍ فِي الْفَصْلَيْنِ مِنْ ذِكْرِ غَيْرِ الشَّيْخَيْنِ فِي الْأَوَّلِ، وَذِكْرِهِمَا فِي الثَّانِيْ؛ فَاعْلَمْ أَنِّيْ بَعْدَ تَتَبُّعِيْ كِتَابَيِ «الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ» لِلْحُمَيْدِيِّ ، وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ» ، اِعْتَمَدْتُّ عَلٰى صَحِيْحَيِ الشَّيْخَيْنِ وَمَتْنَيْهِمَا.

وَإِنْ رَأَيْتَ اخْتِلَافاً فِيْ نَفْسِ الْحَدِيْثِ؛ فَذٰلِكَ مِنْ تَشَعُّبِ طُرُقِ الْأَحَادِيْثِ، وَلَعَلِّيْ مَا اطَّلَعْتُ عَلٰى تِلْكَ الرِّوَايَةِ الَّتِيْ سَلَكَهَا الشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. وَقَلِيْلاً مَّا تَجِدُ أَقُوْلُ: مَا وَجَدْتُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الْكُتُبِ الْأُصُوْلِ، أَوْ وَجَدْتُّ خِلَافَهَا فِيْهَا. فَإِذَا وَقَفْتَ عَلَيْهِ فَانْسِبِ الْقُصُوْرَ إِلَيَّ لِقِلَّةِ الدِّرَايَةِ، لَا إِلٰى جَنَابِ الشَّيْخِ رَفَعَ [اللّٰهُ] قَدْرَهُ فِي الدَّارَيْنِ، حَاشَا لِلّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ. رَحِمَ اللّٰهُ مَنْ إِذَا وَقَفَ عَلٰى ذٰلِكَ نَبَّهَنَا عَلَيْهِ، وَأَرْشَدَنَا طَرِيْقَ الصَّوَابِ.

وَلَمْ آلُ جُهْداً فِي التَّنْقِيْرِ وَالتَّفْتِيْشِ بِقَدْرِ الْوُسْعِ وَالطَّاقَةِ. وَنَقَلْتُ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافَ كَمَا وَجَدْتُّ.

وَمَا اَشَارَ اِلَيْهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ مِنْ غَرِيْبٍ اَوْ ضَعِيْفٍ اَوْ غَيْرِهِمَا؛ بَيَّنْتُ وَجْهَهٗ غَالِباً. وَمَا لَمْ يُشِرْ اِلَيْهِ مِمَّا فِى الْاُصُوْلِ؛ فَقَدْ قَفَّيْتُهٗ فِىْ تَرْكِهٖ، اِلاَّ فِىْ مَوَاضِعَ لِغَرَضٍ. وَرُبَمَا تَجِدُ مَوَاضِعَ مُهْمَلَةً، وَذٰلِكَ حَيْثُ لَمْ اَطَّلِعْ عَلٰى رَاوِيْهِ فَتَرَكْتُ الْبَيَاضَ. فَاِنْ عَثَرْتَ عَلَيْهِ فَاَلْحِقْهُ بِهٖ، اَحْسَنَ اللهُ جَزَاءَكَ. وَسَمَّيْتُ الْكِتَابَ: «مِشْكَاةُ الْمَصَابِيْحِ».

وَاَسْاَلُ اللهَ التَّوْفِيْقَ وَالْاِعَانَةَ وَالْهِدَايَةَ وَالصِّيَانَةَ، وَتَيْسِيْرَ مَا اَقْصِدُهٗ، وَاَنْ يَّنْفَعَنِىْ فِى الْحَيَاةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ، وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ. حَسْبِىَ اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلاَّ بِاللهِ الْعَلِىِّ الْحَكِيْمِ

مقدمہ امام تبریزیؒ

بسم اللہ الرحمانِ الرحیم

تمام تعریفیں اللہ کے لیئے ہیں۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد طلب کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اور ہم اللہ کی اپنے نفسوں کے شر اور اپنے برے اعمال سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ اللہ تعالٰی جس شخص کو ہدایت عطا فرمائے اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف (ایک) اللہ ہی معبودِ برحق ہے' ایسی گواہی جو نجات کا سبب اور درجات کی بلندی کی ضامن ہو اور میں اس بات کی (بھی) گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اللہ نے ان کو مبعوث فرمایا جب کہ ایمان کے راستوں کے نشانات مٹ چکے تھے اور ان کی روشنی بجھ گئی تھی اور ان کے ستون کمزور ہو گئے تھے اور ان کی جگہ کا کوئی پتہ نہ تھا۔ پس رسولُ اللہ صلوٰتُ اللہ و سلامہ علیہ نے مٹے ہوئے نشانات کو اجاگر فرمایا اور کلمۂ توحید کی تائید کرتے ہوئے ان لوگوں کو نجات عطا کی جو تباہی کے کنارے پر کھڑے تھے اور ان لوگوں کے لیئے ہدایت کے راستوں کو روشن فرمایا جو ان پر چلنے کا ارادہ رکھتے تھے اور ان لوگوں کو سعادت کے خزانوں سے روشناس کرایا جو ان کو اپنی ملکیت میں لانے کے لیئے کوشاں تھے۔

امّا بعد! بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طریقہ کے ساتھ وابستہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ اس علم کی پیروی نہ کی جائے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشکوٰۃ نبوت سے صادر ہوا اور اللہ کی رسی (یعنی قرآنِ پاک) کے ساتھ تعلق (اس وقت تک) مکمل نہیں ہو سکتا جب تک کہ قرآنِ پاک کی تشریح سُنّتِ نبویہ سے نہ ہو اور "کتابُ المصابیح" جو کہ امام محیُ السُنّہ ابو محمد حسین بن مسعود الفراء البغوی (اللہ ان کے درجات بلند فرمائے) کی تصنیف ہے اور یہ فنِ حدیث میں لکھی جانے والی کتابوں میں سے جامع ترین کتاب ہے نیز نادر اور نایاب احادیث کو جمع کرنے والی ہے۔

چونکہ مؤلف (اللہ ان سے راضی ہو) نے اختصار کا راستہ اختیار کیا اور انہوں نے اسانید کو حذف کر دیا تو بعض ناقدین نے اس کو معیوب گردانا۔ اگرچہ مولف جنہوں نے احادیث کو (بلا اسناد) نقل کیا قابل اعتماد ائمہ میں سے تھے' ان کا حذف کرنا بالکل اسی طرح تھا جیسا کہ انہوں نے اسانید کو ذکر کیا لیکن وہ نشان والی چیزیں ان چیزوں کے برابر نہیں ہوتیں جن پر کوئی علامت نہ ہو۔ چنانچہ میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالٰی سے توفیق طلب کی۔ میں

نے کتاب کی ہر حدیث کو اس کے مناسب مقام پر ذکر کیا اور میں نے ان احادیث کے بارے میں ان چیزوں کو بیان کیا جن کو مؤلف نے چھوڑ دیا تھا۔ جیسا کہ ائمہ حدیث اور ماہرینِ فن نے ان احادیث کو روایت کیا جن کی ثقاہت اور رسوخ فی العلم ظاہر و باہر ہے۔ جیسے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ اور ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیریؒ اور ابو عبداللہ مالک بن انس اصبحی اور ابو عبداللہ محمد بن ادریس شافعیؒ اور ابو عبداللہ احمد بن محمد بن حنبل شیبانیؒ اور ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ اور ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ اور ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائیؒ اور ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ قزوینیؒ اور ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن دارمیؒ اور ابو الحسن علی بن عمر دار قطنیؒ اور ابوبکر احمد بن حُسین بیہقیؒ اور ابو الحسن رزین بن معاویہ عبدریؒ اور ان کے علاوہ دوسرے لیکن وہ تعداد میں کم ہیں اور میں نے جب حدیث کو ان ائمہ کی جانب منسوب کر دیا ہے تو گویا میں نے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مرفوع کر دیا ہے۔ اس لیئے کہ یہ ائمہ اسناد بیان کرنے سے فارغ ہو چکے ہیں اور انہوں نے ہمیں بھی اسناد کے ذکر کرنے سے مستغنی کر دیا ہے اور میں نے کتب اور ابواب کو اسی ترتیب کے ساتھ ذکر کیا ہے جس ترتیب کو مؤلف نے ملحوظ رکھا ہے اور میں ان میں ان کے نقشِ قدم پر چلا اور میں نے عموماً ہر باب کو تین فصلوں میں تقسیم کر دیا ہے۔

پہلی فصل: اس میں وہ حدیثیں ہیں جن کو بخاری اور مسلم نے یا ان میں سے کسی ایک نے بیان کیا ہے اور میں نے ان دونوں کے بیان کرنے پر اکتفاء کیا ہے اگرچہ اس حدیث کے ذکر کرنے میں دیگر محدّثین بھی شریک ہوں۔ اس لیئے کہ (احادیث کے) بیان کرنے میں ان دونوں کا مقام (دیگر محدّثین سے) بلند ہے۔

دوسری فصل: اس میں وہ احادیث ہیں جن کو ان دونوں کے علاوہ دیگر ذکر کردہ ائمہ نے بیان کیا ہے۔

تیسری فصل: اس میں ایسی مناسب چیزیں شامل کر دی ہیں جن میں باب کا مضمون پایا جاتا ہے۔ البتہ شرط کا خیال رکھا گیا ہے۔ مثلاً اصحابِ سُنن ستّہ کے علاوہ مالک، سُنن الکبریٰ، دار قطنی، بیہقی اور رزین۔ اگرچہ وہ روایات متقدمین یعنی صحابہ کرامؓ اور متأخرین یعنی تابعینؒ سے منقول ہیں پھر (اگر آپ کو) کسی باب میں کوئی حدیث نہ ملے تو تکرار کی وجہ سے میں نے اس حدیث کو حذف کر دیا ہے اور اگر کسی حدیث کو آپ اس حالت میں پائیں کہ اس کا کچھ حصّہ مختصر رہنے دیا گیا ہے یا اس کے مکمل مضمون کو ایک جگہ جمع کر دیا گیا ہے تو اس انحصار یا حدیث کو مکمل بیان کرنے کی خاص وجہ ہوتی ہے۔

اگر آپ کو کسی باب کی پہلی دو فصلوں میں کوئی اختلاف معلوم ہو کہ پہلی فصل میں بخاری اور مسلم کے علاوہ دیگر محدّثین کا ذکر ہو اور دوسری فصل میں ان دونوں کا ذکر ہو تو آپ سمجھ لیں کہ میں نے امام حُمیدی کی اَلْجَمْعُ بَیْنَ الصَّحِیْحَیْنِ اور جَامِعُ الْاُصُوْل کا تتبع کرنے کے بعد شَیْخَیْن کی کتابوں کے متون پر اعتماد کیا ہے اور اگر آپ کو کسی حدیث کے متن میں اختلاف نظر آئے تو یہ اختلاف احادیث کے مختلف طرق کی وجہ سے ہے اور شاید مجھے وہ روایت نہ مل سکی ہو جس کو مؤلف نے بیان کیا ہے۔ چند مقامات پر آپ دیکھیں گے کہ میں کہوں گا کہ

مجھے یہ روایت اصول کی کتابوں میں دستیاب نہیں ہوئی یا میں نے اس روایت کی مخالف روایت کو اصول میں پایا ہے۔ آپ جب میری اس بات پر مطلع ہوں تو اس کوتاہی کی نسبت میری جانب کیجئے۔ کیونکہ میرا علم کم ہے۔ جناب شیخ مؤلف (اللہ ربّ العزت دونوں جہانوں میں ان کا مرتبہ بلند فرمائے) کی جانب اس کوتاہی کی نسبت نہ کریں۔

میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں کہ کوتاہی کی نسبت ان کی طرف کروں۔ اللہ اس شخص پر بھی رحم فرمائے جو جب اس روایت پر اطلاع پائے تو ہمیں متنبہ کرے اور راہِ صواب کی جانب رہنمائی کرے اور میں نے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق بحث اور تفتیش میں کوشش کرنے میں ہرگز کوتاہی نہیں کی۔ میں نے جس طرح اختلاف کو پایا نقل کر دیا اور جس حدیث کے بارے میں شیخ محیُ السّنہؒ نے غریب' ضعیف وغیرہ کا اشارہ کیا ہے' میں نے اکثر مقامات میں اس کی توجیہ بیان کر دی ہے اور جن کے بارے میں انہوں نے ایسا اشارہ نہیں کیا حالانکہ اصول میں ایسا اشارہ مذکور تھا تو میں نے بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے ان حدیثوں کو اسی طرح بلا اشارہ چھوڑ دیا ہے۔ البتہ میں نے چند مقامات میں ان کے مقام کو کسی سبب سے بیان کر دیا ہے اور کبھی آپ ایسے مقامات پائیں گے جن میں مخرج کا ذکر نہیں ہے کیوں کہ مجھے اس کے مخرج کا علم نہیں ہو سکا تو میں نے خالی جگہ چھوڑ دی ہے اگر آپ کو مخرج کا علم ہو سکے تو اسے وہاں ذکر کر دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر بدلہ عطا فرمائے اور میں نے کتاب کا نام مِشْكٰوةُ الْمَصَابِيْح رکھا ہے۔ اور میں اللہ سے توفیق' مدد' ہدایت' غلطی سے حفاظت اور جن چیزوں کے ذکر کرنے کا میں ارادہ رکھتا ہوں' ان کی توفیق کا سوال کرتا ہوں اور اللہ مجھے اور تمام مسلمان مردوں اور عورتوں کو زندگی میں اور موت کے بعد فائدہ پہنچائے۔

حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْم

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے

۱ ۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ، وَاِنَّمَا لِامْرِیءٍ مَا نَوٰی، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ ، فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَاِلٰی رَسُوْلِهٖ ، وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْيَا يُصِيْبُهَا، اَوِ امْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۱: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اعمال کا دارومدار نیتوں کے ساتھ ہے اور بلاشبہ ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق (ثواب) ملے گا پس جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لیئے ہجرت کی ہے تو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خوشنودی کے لیئے اس کی ہجرت مقبول ہے اور جس شخص کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنے کے لیئے ہے تو اس کی ہجرت بھی اس کی نیّت کے مطابق ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: شریعتِ اسلامیہ میں اس حدیث کو بُنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مقصود یہ ہے کہ عبادات و معاملات وغیرہ میں حصولِ ثواب کے لیئے نیّت یعنی دل کی موافقت ضروری ہے۔ اگر نیّت درست ہو گی تو وہ اعمال عنداللہ مقبول ہوں گے اور ان پر ثواب ملے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ جو کام شرعاً" ممنوع ہیں' ان کے کرنے سے حدود اللہ کی نافرمانی ہو گی اور اللہ پاک ناراض ہوں گے اگرچہ ایسا عمل کرنے والے کی نیّت ثواب کی ہو (واللہ اعلم)

بِسۡمِ اللهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كِتَابُ الۡاِيۡمَانِ

(ایمان اور اس کے مسائل)

اَلۡفَصۡلُ الۡاَوَّلُ

٢ - (١) **عَنۡ** عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنۡهُ، قَالَ: [بَيۡنَمَا] نَحۡنُ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوۡمٍ ، اِذۡ طَلَعَ عَلَيۡنَا رَجُلٌ شَدِيۡدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ، شَدِيۡدُ سَوَادِ الشَّعۡرِ، لَا يُرٰى عَلَيۡهِ اَثَرُ السَّفَرِ، وَلَا يَعۡرِفُهٗ مِنَّا اَحَدٌ، حَتّٰى جَلَسَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَاَسۡنَدَ رُكۡبَتَيۡهِ اِلٰى رُكۡبَتَيۡهِ، وَوَضَعَ كَفَّيۡهِ عَلٰى فَخِذَيۡهِ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! اَخۡبِرۡنِيۡ عَنِ الۡاِسۡلَامِ. قَالَ: «اَلۡاِسۡلَامُ: اَنۡ تَشۡهَدَ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللهِ، وَتُقِيۡمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤۡتِيَ الزَّكَاةَ، وَتَصُوۡمَ رَمَضَانَ، وَتَحُجَّ الۡبَيۡتَ اِنِ اسۡتَطَعۡتَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا». قَالَ: صَدَقۡتَ. فَعَجِبۡنَا لَهٗ يَسۡاَلُهٗ وَيُصَدِّقُهٗ! [قَالَ] فَاَخۡبِرۡنِيۡ عَنِ الۡاِيۡمَانِ. قَالَ: «اَنۡ تُؤۡمِنَ بِاللهِ، وَمَلَائِكَتِهٖ، وَكُتُبِهٖ، وَرُسُلِهٖ، وَالۡيَوۡمِ الۡآخِرِ، وَتُؤۡمِنَ بِالۡقَدَرِ خَيۡرِهٖ وَشَرِّهٖ». قَالَ: صَدَقۡتَ. قَالَ: فَاَخۡبِرۡنِيۡ عَنِ الۡاِحۡسَانِ. قَالَ: «اَنۡ تَعۡبُدَ اللهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ، فَاِنۡ لَّمۡ تَكُنۡ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ». قَالَ: فَاَخۡبِرۡنِيۡ عَنِ السَّاعَةِ. قَالَ: «مَا الۡمَسۡؤُوۡلُ عَنۡهَا بِاَعۡلَمَ مِنَ السَّائِلِ». قَالَ: فَاَخۡبِرۡنِيۡ عَنۡ اَمَارَاتِهَا. قَالَ: «اَنۡ تَلِدَ الۡاَمَةُ رَبَّتَهَا، وَاَنۡ تَرَى الۡحُفَاةَ الۡعُرَاةَ الۡعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوۡنَ فِي الۡبُنۡيَانِ». قَالَ: ثُمَّ انۡطَلَقَ، فَلَبِثۡتُ مَلِيًّا، ثُمَّ قَالَ لِيۡ: «يَا عُمَرُ! اَتَدۡرِيۡ مَنِ السَّائِلُ»؟ قُلۡتُ: اللهُ وَرَسُوۡلُهٗ اَعۡلَمُ. قَالَ: «فَاِنَّهٗ جِبۡرِيۡلُ اَتَاكُمۡ يُعَلِّمُكُمۡ دِيۡنَكُمۡ». رَوَاهُ مُسۡلِمٌ.

پہلی فصل

۲: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں تھے' اچانک ایک شخص وارد ہوا جس کا لباس سفید براق تھا' اس کے بال بہت زیادہ سیاہ تھے' اس پر سفر کے نشانات دکھائی نہیں دے رہے تھے اور ہم میں سے کوئی شخص بھی اسے نہ پہچانتا تھا۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دونوں گھٹنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں گھٹنوں کے ساتھ ملائے' اپنی ہتھیلیوں کو آپؐ کی رانوں پر رکھا اور آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا' اے محمدؐ! مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کی ذات کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور تو نماز قائم کرے' زکوٰۃ ادا کرے' رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کرے بشرطیکہ تو اس کی طرف سفر کی طاقت رکھے۔ اس نے کہا' آپؐ نے سچ فرمایا۔ (اس پر) ہمیں تعجب لاحق ہوا کہ یہ شخص آپؐ سے دریافت کر رہا ہے اور پھر آپؐ کی تصدیق بھی کر رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا کہ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اللہ' اس کے فرشتوں' اس کی (جانب سے نازل کردہ) کتابوں' اس کے پیغمبروں اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے نیز اچھی اور بری تقدیر پر تیرا ایمان ہو۔ اس نے کہا' آپؐ کی باتیں درست ہیں۔ اس نے دریافت کیا' مجھے احسان کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تو اللہ کی عبادت اس طرح کر گویا کہ تو اس کو دیکھ رہا ہے اگرچہ تو اسے نہیں دیکھتا مگر وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ اس نے دریافت کیا' مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' قیامت کا علم مجھے بھی تجھ سے زیادہ نہیں ہے۔ اس نے دریافت کیا' مجھے قیامت کی علامات کے بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' لونڈی اپنے آقا کو جنم دے گی اور ننگے پاؤں' ننگے بدن والے کنگال بکریوں کے چرواہے محلات کی تعمیر میں فخر و مباہات کے طور پر باہم مقابلہ کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں' اس کے بعد وہ شخص (اٹھ کر) چلا گیا۔ بہت دیر تک میں وہیں رہا کہ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا' اے عمرؓ! تجھے پتہ چلا کہ یہ (مسائل) دریافت کرنے والا شخص کون تھا؟ (عمرؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ جبرائیل علیہ السلام تھے وہ تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تمہیں تمہارا دین سکھلائیں (مسلم)

وضاحت: حدیث کے ترجمہ سے قارئین معلوم کر چکے ہیں کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے استفسار کرنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے جو صحابہ کرامؓ کی تعلیم کے سلسلہ میں انسانی شکل میں آئے اور انہوں نے آپؐ سے ایمان کے بنیادی مسائل اور اسلام کے ارکان کے بارے میں سوالات کیے۔ آپؐ نے اختصار کے ساتھ ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ ذہن نشین کر لیں کہ اسلام کے ارکان ادا کرنا ضروری ہیں لیکن اس سے قبل عقیدہ کی درستگی ضروری ہے۔ اسلام کے چھ بنیادی عقائد ہیں۔

۱۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے اسماء و صفات کے ساتھ معبودِ برحق تسلیم کرنا۔

۲۔ فرشتوں پر ایمان رکھنا کہ وہ بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور اس کے فرمان کے تابع ہیں۔

۳۔ تمام پیغمبروں پر ایمان رکھنا کہ اللہ پاک نے ان کو انسانوں کی اصلاح کے لیے بھیجا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ تمام پیغمبروں سے بلند تر ہے۔ آپؐ خاتم النّبیین ہیں' آپؐ کے مبعوث ہونے کے بعد اگرچہ دیگر انبیاء علیہمُ السّلام کی نبوت پر ایمان رکھنا بھی ضروری ہے لیکن شریعت اور اس کے احکام صرف آپؐ کے ارشادات کے ہی تابع ہیں۔ ان سے سرمو انحراف جائز نہیں۔

۴۔ اللہ پاک کی جانب سے نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں اور صحائف پر ایمان رکھنا بالخصوص قرآنِ پاک اور احادیث صحیحہ پر اس یقین کے ساتھ ایمان رکھنا کہ قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ کی حفاظت کی ذمّہ داری اللہ پاک

نے خود اپنے ذمہ لی ہے لہذا یہ دونوں مجموعے تغیرو تبدل سے محفوظ ہیں اور ہدایت کے ان دو سرچشموں کے علاوہ کسی بھی سرچشمہ کو اہمیت نہ دی جائے اور نہ ہی اس سے راہنمائی حاصل کی جائے۔
۵- روزِ جزا و سزا پر ایمان لانا کہ اس کا وقوع ضرور ہو گا' اس میں سب کا محاسبہ ہو گا۔
۶- تقدیر پر ایمان لانا کہ اللہ پاک نے ہر ایک کی تقدیر تحریر فرما دی ہے' سب کام اسی کی تقدیر کے مطابق ہوتے ہیں لیکن خیال رہے کہ اگر کوئی شخص کسی بیماری میں یا کسی دوسری معیبت میں گرفتار ہوتا ہے اور تقدیر کے مطابق اس نے ضرور اس میں مبتلا ہونا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ صبر کرے۔ اس صورت میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے لیکن اگر کسی شخص سے گناہ سرزد ہوتے ہیں۔ مثلاً" اس سے زنا صادر ہو جاتا ہے یا کوئی اور اخلاقی گناہ سرزد ہو جاتا ہے تو اس کو تقدیر کا سہارا نہیں لینا چاہیے یعنی وہ یہ نہ کہے کہ چونکہ تقدیر میں مجھ سے زنا سرزد ہونا لکھا ہوا تھا اس لیے مجھ سے زنا ہوا ہے' ایسا کہنا درست نہیں بلکہ وہ نفسِ امّارہ کو ملامت کرے اور اللہ پاک سے استغفار کرے۔

ان چھ باتوں میں سے اگر کسی شخص کا ایک بات پر ایمان نہیں ہے تو اس کو مسلمان نہیں کہا جائے گا۔ اس کی نماز' روزہ اور دیگر اعمال صالحہ عنداللہ معتبر نہیں ہوں گے۔ اللہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے' صرف اللہ ہی کی عبادت کی جائے اور اس کی نازل کردہ کتاب قرآنِ پاک اور احادیثِ صحیحہ پر عمل کیا جائے۔ صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے اس کے خلاف کسی صحابی' تابعی یا امام کے قول کو ترجیح دینا شرک فی الرّسالت ہے (واللہ اعلم)

٣ - (٢) وَرَوَاهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، مَعَ اخْتِلَافٍ، وَفِيْهِ: «وَاِذَا رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الصُّمَّ الْبُكْمَ، مُلُوْكَ الْاَرْضِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ. ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳: نیز ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو (ذرا) اختلاف کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس میں ہے کہ آپ دیکھیں گے کہ ایسے لوگ جو پاؤں میں جوتا نہیں پہنتے اور نہ لباس زیب تن کرتے ہیں' وہ بہرے گونگے ہیں لیکن زمین پر ان کی بادشاہت ہو گی۔ قیامت کا علم ان پانچ چیزوں میں شامل ہے جن کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ آپؐ نے وضاحت فرماتے ہوئے ذیل کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)
"قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے اور وہی بارش نازل کرتا ہے' اللہ ہی جانتا ہے کہ حاملہ کے رحم میں کیا ہے' نیز کسی کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کل کیا کام کرے گا اور کوئی ذی روح یہ نہیں جانتا کہ کس زمین میں وہ موت سے ہم کنار ہو گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ جاننے والا (اور) خبر رکھنے والا ہے۔" (بخاری' مسلم)

٤ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ: شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام (کے محل) کی بنیاد پانچ (ستونوں) پر ہے۔ (پہلا ستون) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (دوسرا ستون) نماز قائم کرنا (تیسرا ستون) زکوٰۃ ادا کرنا (چوتھا ستون) حج کرنا (پانچواں ستون) رمضان کے روزے رکھنا (بخاری' مسلم)

٥ - (٤) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً، فَاَفْضَلُهَا: قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَدْنَاهَا: اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان کی قریباً" (۷۰) شاخیں ہیں۔ سب سے افضل شاخ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنا ہے اور سب سے ادنیٰ شاخ تکلیف دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ہے نیز شرم و حیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

٦ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ» هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَلِمُسْلِمٍ قَالَ: اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ ﷺ: اَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرٌ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ».

۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ایسے افعال چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے (یہ بخاری کے الفاظ ہیں) مسلم کی روایت میں ہے' عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مسلمانوں میں سے کونسا شخص بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔

٧ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ مجھے اپنے والد' اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے (بخاری' مسلم)

٨ - (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ

اَلْاِیْمَانِ : مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا، وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَمَنْ یَکْرَہُ اَنْ یَعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُلْقٰی فِی النَّارِ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۸ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں تین خصلتیں ہیں وہ ان کی وجہ سے ایمان کی حلاوت محسوس کرے گا۔ (پہلی خصلت) اللہ اور اس کے رسول اسے ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں (دوسری خصلت) وہ کسی شخص سے محبت کرے تو محض اللہ کی رضا کے لیے کرے (تیسری خصلت) کسی شخص کو اللہ نے کفر سے محفوظ رکھا ہے تو وہ کفر میں واپس جانے کو اس قدر برا جانے جس قدر وہ اس بات کو برا جانتا ہے کہ اسے آگ میں ڈالا جائے (بخاری' مسلم)

۹ ۔ (۸) وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا، وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا»۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۹ : عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کو اپنا رب' اسلام کو اپنا دین اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو رسول تسلیم کر کے اس پر مطمئن ہو گیا (مسلم)

۱۰ ۔ (۹) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ، لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ، یَھُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ، ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ، اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ»۔ رَوَاہُ مُسْلِمٌ۔

۱۰ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے' اس امت میں سے کوئی شخص (خواہ) یہودی ہو یا عیسائی (اور) وہ میری نبوت کا علم ہونے کے بعد میرے لائے ہوئے دینِ اسلام کو تسلیم نہیں کرتا اور فوت ہو جاتا ہے تو وہ شخص دوزخی ہے (مسلم)

۱۱ ۔ (۱۰) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «ثَلَاثَۃٌ لَّھُمْ اَجْرَانِ: رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْکِتَابِ آمَنَ بِنَبِیِّہٖ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوْکُ اِذَا اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ، وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ اَمَۃٌ یَطَأُھَا فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبَھَا، وَعَلَّمَھَا فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمَھَا، ثُمَّ اَعْتَقَھَا فَتَزَوَّجَھَا؛ فَلَہٗ اَجْرَانِ»۔ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

۱۱ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

تین شخص ایسے ہیں جن کو دو گنا ثواب ملے گا۔ (پہلا) وہ شخص جو اہلِ کتاب میں سے ہے' اس کا اپنے نبی پر ایمان تھا اور اب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ (دوسرا) وہ شخص جو غلام ہے کسی کی ملکیت میں ہے' وہ اللہ اور اپنے آقاؤں کے حقوق ادا کرتا ہے۔ (تیسرا) وہ شخص جس کی ملکیت میں لونڈی ہے' وہ اس سے جماع کرتا ہے اور اس کو اچھا ادب سکھاتا ہے اور بہترین تعلیم سے آراستہ و پیراستہ کرتا ہے مزید برآں اس کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے تو وہ دہرے ثواب کا حقدار ہے (بخاری' مسلم)

١٢ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ. فَإِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. اِلَّا اَنَّ مُسْلِماً لَمْ يَذْكُرْ: «اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ».

۱۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اس وقت تک لوگوں سے لڑتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں' جب وہ ایسا کریں گے تو مجھ سے اپنے خون اور مال کو بچا سکیں گے البتہ اسلام کے حقوق (مثلاً" قصاص حدود وغیرہ میں ان کا خون اور مال محفوظ نہ رہے گا) اور ان کا حساب اللہ کی بارگاہ میں ہو گا (بخاری' مسلم)
مسلم میں "البتہ اسلام کے حقوق" کے الفاظ نہیں ہیں۔

١٣ - (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا، وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا ؛ فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِيْ لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَذِمَّةُ رَسُوْلِهِ، فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِيْ ذِمَّتِهِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہماری (بیان کردہ) نماز قائم کی اور ہمارے قبلہ کی جانب رخ کیا اور ہمارے ذبیحہ کو (حلال سمجھا اور) تناول کیا تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے حفاظت کا ذمہ ہے۔ پس تم اللہ کی حفاظت میں دخل اندازی نہ کرو (بخاری)

١٤ - (١٣) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتٰى اَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ: «تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئاً، وَتُقِيْمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ، وَتُؤَدِّيْ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوْضَةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ» . قَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئاً وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَلَمَّا وَلّٰى، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ

مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى هٰذَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' (آپ) ایسا عمل بتائیں کہ جب میں اس پر کاربند ہو جاؤں تو میرا داخلہ جنّت میں ہو جائے؟ آپ نے فرمایا' تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا' فرض نماز قائم کر' فرض زکوٰۃ ادا کر اور رمضان کے روزے رکھ۔ اس نے اقرار کیا کہ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے' میں اس پر نہ کچھ زیادتی کروں گا اور نہ اس میں کمی کروں گا۔ جب وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کسی جنتی انسان کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے (بخاری' مسلم)

۱۵ - (۱٤) **وَعَنْ** سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قُلْ لِيْ فِي الْاِسْلَامِ قَوْلًا لَا اَسْاَلُ عَنْهُ اَحَدًا بَعْدَكَ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: غَيْرَكَ - قَالَ: «قُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ، ثُمَّ اسْتَقِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵: سُفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اسلام کے بارے ایسی (جامع) بات بتائیں کہ آپ کے بعد مجھے کسی سے استفسار کی ضرورت باقی نہ رہے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ "آپ کے سوا" آپ نے فرمایا' تو اقرار کر کہ میں اللہ پر ایمان لایا' پھر اس پر استقامت اختیار کر (مسلم)

۱٦ - (۱۵) **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرَ الرَّأْسِ، نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُوْلُ، حَتّٰى دَنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ» . فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ؟ فَقَالَ: «لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ؟ قَالَ: «لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ». قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: «لَا! اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱٦: طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ "نجد" کے باشندوں میں سے ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' جس کے سر کے بال پراگندہ تھے' اس کی آواز کی بھنبھناہٹ تو ہمارے کانوں میں آ رہی تھی لیکن ہمیں معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ وہ آپ کے قریب ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ آپ سے اسلام کے بارے میں دریافت کر رہا ہے۔ آپ نے فرمایا' دن رات میں پانچ

نمازیں فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا' ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' اور کچھ فرض نہیں البتہ نفل نماز ہے۔ نیز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اور ماہِ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اس نے دریافت کیا' اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' نہیں البتہ نفل روزے ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ نے روایت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو زکوٰۃ کے بارے میں بھی بتایا (کہ وہ فرض ہے) اس نے دریافت کیا' اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا' نہیں! البتہ نفلی صدقہ ہے۔ راوی نے ذکر کیا' اس کے بعد وہ شخص واپس گیا اور وہ کہہ رہا تھا' اللہ کی قسم! نہ میں اس پر زیادتی کروں گا نہ اس میں کمی کروں گا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر یہ انسان درست کہتا ہے تو کامیاب ہے۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں صرف تین فرائض کا ذکر ہے' حج کا ذکر نہیں ہے۔ یہ راوی کا اختصار ہے ورنہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں حج کا ذکر موجود ہے اور توحید و رسالت کی گواہی کے ذکر کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ سائل مسلمان تھا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فرائض کی پابندی نجات کے لیے کافی ہے اگرچہ نفل عبادات میں کچھ کمی واقع ہو جائے (واللہ اعلم)

۱۷ - (۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ وَفْدَ عَبْدِ الْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ؛ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ الْقَوْمُ؟ - أَوْ: مَنِ الْوَفْدُ؟ -» قَالُوْا: رَبِيْعَةُ. قَالَ: «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ: بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى» . قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هٰذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ؛ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَّرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ، وَسَأَلُوْهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ. فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ:

أَمَرَهُمْ بِالْإِيْمَانِ بِاللهِ وَحْدَهُ، قَالَ: «أَتَدْرُوْنَ مَا الْإِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهُ؟» قَالُوْا: اللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «شَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيْتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ».

وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ: عَنِ الْحَنْتَمِ، وَالدُّبَّاءِ، وَالنَّقِيْرِ، وَالْمُزَفَّتِ وَقَالَ: «اِحْفَظُوْهُنَّ وَأَخْبِرُوْا بِهِنَّ مَنْ وَّرَاءَكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ قبیلہ عبدالقیس کا وفد جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا تو آپؐ نے فرمایا' آپ کون لوگ ہیں؟ یا کون سا وفد ہے؟ (راوی کو شک ہے) انہوں نے جواب دیا' ہم قبیلہ ربیعہ سے ہیں۔ آپ نے انہیں خوش آمدید کہنے کے بعد فرمایا' تم رسوا ہو نہ شرمسار (کیونکہ یہ لوگ بغیر جنگ کے اپنی خوشی سے اسلام لائے تھے) انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی خدمت میں صرف حرمت کے مہینے میں آ سکتے ہیں' ہمارے اور آپ کے درمیان مضر کا کافر قبیلہ

(آباد) ہے۔ ہمیں فیصلہ کُن بات سے آگاہ فرمائیں جس سے ہم ان لوگوں کو مطلع کریں جو ہمارے ساتھ نہیں ہیں اور اس کے (مطابق عمل) کرنے سے ہم جنت میں داخل ہو سکیں نیز انہوں نے آپ سے مشروبات (کے برتنوں) کے بارے میں دریافت کیا۔ اس پر آپؐ نے ان کو چار باتوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔

ان کو حکم دیا کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھیں۔ آپ نے ان سے دریافت کیا، تمہیں معلوم ہے کہ ایک اللہ کی ذات پر ایمان رکھنے سے مقصود کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا، اللہ اور اس کے رسول کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا، ایمان باللہ سے مقصود اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، گواہی دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں، رمضان کے روزے رکھیں اور غنیمت (کے مال) میں سے پانچواں حصّہ (بیتُ المال کو) دیں۔ نیز (آپؐ نے) ان کو چار برتنوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔ (وہ) سبز مٹکا، کدو، چٹھو اور چینی والے برتن ہیں۔ نیز آپؐ نے فرمایا، ان باتوں کو محفوظ کرو اور تمہارے پیچھے قبیلے کے جو لوگ ہیں، انہیں ان سے آگاہ کرو (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

وضاحت: اس حدیث میں توحید و رسالت کا ذکر محض تمہید کے کیا گیا ہے ورنہ اصل چار باتیں بعد میں مذکور ہیں جن کا ذکر صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے۔ (۱) نماز قائم کرنا (۲) زکوٰۃ ادا کرنا (۳) رمضان کے روزے رکھنا (۴) غنیمت سے پانچواں حصہ بیتُ المال کو دینا۔ اور جن چار برتنوں سے روکا گیا ہے وہ یہ ہیں (۱) سبز مٹکا، یہ برتن مٹی سے تیار کیا جاتا تھا اس میں بالوں اور خون کو ملایا جاتا تھا (۲) کدو، یہ مشہور سبزی ہے جب کدو بڑا ہو جاتا تو خشک ہونے کے بعد اس سے گودا نکال کر اس کو بطور برتن استعمال کیا جاتا تھا (۳) چٹھو، کھجور کے تنے کو کھود کر بنایا جاتا تھا (۴) چینی والا برتن، یہ برتن تو آجکل بھی ہیں، ایک طرح کا چکنا مادہ تھا جو برتن کو لگا دیا جاتا تھا جس سے برتن ملائم ہو جاتا تھا۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ان برتنوں میں نبیذ تیار کرنے سے اس لئے منع فرمایا کہ اسلام لانے سے پہلے وہ لوگ ان برتنوں میں شراب بناتے تھے اب اگر ان برتنوں میں وہ نبیذ بنائیں گے تو خدشہ تھا کہ کہیں نبیذ میں جلد نشہ کا مادہ نہ پیدا ہو جائے اور نبیذ شراب بن جائے۔ جب خطرہ نہ رہا تو آپؐ نے ان برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت مرحمت فرما دی (واللہ اعلم)

۱۸ ـ (۱۷) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهِ: «بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئاً، وَلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُوْا فِيْ مَعْرُوْفٍ. فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً فَعُوْقِبَ بِهٖ فِي الدُّنْيَا؛ [فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ، وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا] ؛ فَهُوَ اِلَى اللهِ: اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ». فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۸: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد صحابہ کرامؓ کی ایک جماعت تھی۔ آپ نے (ان سے) فرمایا' تم مجھ سے (اس بات پر) بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے' چوری اور زنا نہیں کرو گے نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے' اور نہ کسی پر تہمت لگاؤ گے اور نہ کسی اچھے کام میں نافرمانی کرو گے۔ تم میں سے جس شخص نے ان باتوں پر عمل کیا اس کا ثواب اللہ کے ہاں ثابت ہے اور جس شخص نے ان ممنوعہ کاموں میں سے کسی کام کو کیا' پھر دنیا میں ہی اس کو سزا مل گئی تو وہ سزا اس کے گناہ کا کفارہ ہو گی اور جس شخص نے ان کاموں میں سے کسی کام کو کیا لیکن اللہ نے اس کے گناہ پر پردہ ڈال دیا تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ اگر چاہے اس کو معاف کر دے اور اگر چاہے تو سزا دے۔ چنانچہ ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جن باتوں پر بیعت لی گئی ہے ان میں شرک نہ کرنے پر بھی بیعت لی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ جس شخص نے ان باتوں کی مخالفت کی اور اس کو دنیا میں سزا مل گئی تو سزا اس کے لیے کفارہ ہے۔ اس سے دیگر (دلائلِ شرعیہ) کی روشنی میں شرک کو مستثنیٰ کیا جائے گا۔ شرک کی سزا اس کے لیے کفارہ نہیں ہو گی۔ اس لیے کہ شرک ایسا گناہ ہے جو ہرگز معاف نہیں ہوتا۔ ارشادِ ربّانی ہے (جس کا ترجمہ ہے) بلاشبہ اللہ تعالیٰ شرک کو معاف نہیں کرتا' شرک کے علاوہ (گناہوں) کو جس شخص کے لیے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے (فتح المجید جلد۱ باب نہی عن الشرک)

۱۹ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ اَضْحٰی اَوْفِطْرٍ اِلَی الْمُصَلّٰی، فَمَرَّ عَلَی النِّسَاءِ، فَقَالَ: «یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ! تَصَدَّقْنَ، فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَھْلِ النَّارِ» فَقُلْنَ: وَبِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: «تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ، مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِیْنٍ اَذْھَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ». قُلْنَ: مَا نُقْصَانُ دِیْنِنَا وَعَقْلِنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ: «اَلَیْسَ شَھَادَۃُ الْمَرْاَۃِ نِصْفُ شَھَادَۃِ الرَّجُلِ؟». قُلْنَ: بَلٰی قَالَ: «فَذٰلِکَ مِنْ نُّقْصَانِ عَقْلِھَا. قَالَ: اَلَیْسَ اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَۃُ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ؟». قُلْنَ: بَلٰی. قَالَ: «فَذٰلِکَ مِنْ نُّقْصَانِ دِیْنِھَا». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۱۹: ابوُ سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالاضحیٰ یا عیدُالفطر کے روز عید گاہ میں تشریف لائے۔ آپ کا گزر خواتین کے پاس سے ہوا' آپ نے انہیں خطاب کیا' اے خواتین کی جماعت! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ دوزخ میں تمہاری کثرت ہو گی۔ خواتین نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! کس لیے؟ آپ نے فرمایا' تم کثرت کے ساتھ لعنت بھیجتی اور خاوندوں کی ناشکری کرتی ہو' میں نے تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو عقل اور دین میں ناقص ہو (اور) سمجھدار انسان کی عقل کو غارت کرتی ہو۔ خواتین نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے دین اور ہماری عقل میں کیا کمی ہے؟ آپ نے فرمایا' کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی سے آدھی نہیں ہے' خواتین نے اقرار کیا۔

آپ نے واضح کیا کہ یہ ان کی عقل کے ناقص ہونے کی دلیل ہے (بعد ازاں) آپ نے فرمایا' کیا (یہ حقیقت نہیں ہے کہ) عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے تو نہ وہ نماز ادا کرتی ہے اور نہ وہ روزے رکھتی ہے؟ خواتین نے جواب دیا' بالکل (درست ہے) آپ نے فرمایا' یہ اس کے دین کا نقص ہے (بخاری' مسلم)

٢٠ - (١٩) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كَذَّبَنِیْ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ ، وَشَتَمَنِیْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ ذٰلِكَ؛ فَاَمَّا تَكْذِيْبُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ: لَنْ يُّعِيْدَنِیْ كَمَا بَدَاَنِیْ، وَلَيْسَ اَوَّلُ الْخَلْقِ بِاَهْوَنَ عَلَیَّ مِنْ اِعَادَتِهٖ. وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ: فَقَوْلُهٗ: اِتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا، وَاَنَا الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ اَلِدْ وَلَمْ اُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لِّیْ كُفُوًا اَحَدٌ».

۲۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابنِ آدم مجھے جھٹلاتا ہے (جب کہ) اس کے لیے یہ جائز نہیں اور ابنِ آدم مجھے برا بھلا کہتا ہے (جب کہ) اس کے لئے ایسا کرنا درست نہیں۔ ابن آدم کا مجھے جھٹلانا اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ مجھے دوبارہ نہیں اٹھائے گا جیسا کہ اس نے مجھے پہلی بار پیدا کیا حالانکہ میرے لئے پہلی بار پیدا کرنا دوبارہ پیدا کرنے سے زیادہ آسان نہیں ہے اور اس کا مجھے برا بھلا کہنا' اس کا یہ کہنا ہے کہ اللہ کا لڑکا ہے حالانکہ میں یکتا و بے نیاز ہوں' نہ میں نے کسی کو جنا ہے اور نہ میں جنا گیا ہوں اور میرے برابر کوئی بھی نہیں ہے (بخاری)

وضاحت: حدیث نمبر۱۹ اور ۲۰ حدیثِ قدسی ہے۔ ایسی حدیث جسے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرتے ہوئے فرمائیں کہ "اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے' "وہ حدیثِ قدسی کہلاتی ہے۔" (واللہ اعلم)

٢١ - (٢٠) وَفِیْ رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: «وَاَمَّا شَتْمُهٗ اِيَّایَ فَقَوْلُهٗ: لِیْ وَلَدٌ، وَسُبْحَانِیْ اَنْ اَتَّخِذَ صَاحِبَةً اَوْ وَلَدًا». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۱: اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ اس کا مجھے برا بھلا کہنا' اس کا یہ کہنا ہے کہ میری اولاد ہے حالانکہ میں اس سے پاک ہوں کہ میں بیوی یا اولاد والا بنوں (بخاری)

وضاحت: اللہ پاک کی ذات بے نظیر و بے مثل ہے۔ نہ اللہ کی ذات سے کوئی چیز نکلی ہے نہ اللہ پاک کسی چیز سے نکلا ہے۔ ان باتوں سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں پیغمبر یا فلاں بزرگ اللہ کے نور سے نکلا ہے تو یہ عقیدہ مشرکانہ ہے اسی طرح حلول اور اتحاد کا عقیدہ رکھنا کہ میں اللہ ہوں میرا وجود اللہ کے وجود سے الگ نہیں ہے ایسا عقیدہ رکھنا وحدۃُ الوجود کہلاتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیے (افکارِ صوفیاء صفحہ ۱۴)

٢٢ - (٢١) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُؤْذِيْنِیْ ابْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ، وَاَنَا الدَّهْرُ ، بِيَدِیَ الْاَمْرُ، اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۲ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کا فرمان ہے کہ آدم کا بیٹا مجھے تکلیف دیتا ہے' وہ زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ میں زمانہ ہوں۔ میرے ہاتھ میں تمام امور ہیں۔ میں ہی رات دن کو تبدیل کرتا ہوں۔

ایک سوال اور اس کا جواب : کیا انعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی جانب کرنا درست ہے؟ اس حدیث کی روشنی میں یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ انعال کی نسبت حقیقتاً زمانہ کی طرف سے کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی شخص کی زبان سے یہ کلمہ نکل جائے کہ "یہ زمانہ برباد ہو جائے' اس نے مجھے نقصان پہنچایا ہے۔" تو اس سے وہ شخص کافر نہیں ہو گا البتہ اس کا یہ کلمہ کراہت والا ہے اس لیے کہ اس کلمہ کے کہنے سے اہلِ کفر کے ساتھ اس کی مشابہت ہو جاتی ہے۔ معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ کی ذات زمانہ نہیں ہے بلکہ زمانہ مخلوق ہے اللہ اس کا خالق ہے۔ میں زمانہ ہوں' سے مقصود یہ ہے کہ میں زمانے کا خالق ہوں (واللہ اعلم)

٢٣ - (٢٢) وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى يَسْمَعُهُ مِنَ اللّٰهِ، يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ، ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۳ : ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی اذیت پر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ لوگ اللہ تعالیٰ کا لڑکا بناتے ہیں پھر بھی اللہ تعالیٰ انہیں عافیت عطا کرتا ہے اور انہیں رزق دیتا ہے (بخاری' مسلم)

٢٤ - (٢٣) وَعَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رِدْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى حِمَارٍ، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا مُؤْخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ؟» قُلْتُ: اَللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّ حَقَّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: «لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۴ : مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گدھے پر سوار تھا' میرے اور آپ کے درمیان صرف پالان کی لکڑی (حائل) تھی۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! تجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس کے بندوں پر کیا حقوق ہیں اور بندوں کے اللہ پر کیا حقوق ہیں؟ (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے حقوق بندوں پر یہ ہیں کہ وہ اس کی عبادت کریں' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس شخص کو عذاب نہیں دے گا جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔ (معاذؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو اس بات کی خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا' انہیں خوشخبری نہ سناؤ' کہیں وہ اس پر اعتماد کرتے

رہیں۔ (اور عبادت کرنے میں کوشاں رہنے کو ترک کر دیں) (بخاری، مسلم)

٢٥ ـ (٢٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، وَمُعَاذٌ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، وَسَعْدَيْكَ قَالَ: «يَا مُعَاذُ!» قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ـ ثَلَاثًا ـ قَالَ: قَالَ: «مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ» . قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ: «اِذًا يَتَّكِلُوا». فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَاَثُّمًا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے معاذؓ سواری پر تھے۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا' اے معاذؓ! انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں حاضر ہوں۔ (تین بار ایسا ہوا) آپؐ نے فرمایا' جو شخص صدقِ دل سے گواہی دیتا ہے کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو اللہ تعالیٰ (دوزخ کی) آگ کو اس پر حرام کر دیتے ہیں۔ معاذؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں اس کے بارے میں لوگوں کو مطلع نہ کروں تاکہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپ نے فرمایا' اس وقت وہ اس پر بھروسہ کر لیں گے۔ چنانچہ معاذؓ نے موت کے قریب اس بات سے اس لیے آگاہ کیا تاکہ وہ (نہ بتانے سے) گناہ گار نہ ہو (بخاری، مسلم)

٢٦ ـ (٢٥) وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ اَبْيَضُ، وَهُوَ نَائِمٌ، ثُمَّ اَتَيْتُهُ وَقَدِ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: «مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذٰلِكَ ، اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ» قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ». قُلْتُ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ» قُلْتُ: وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ؟! قَالَ: «وَاِنْ زَنٰى وَاِنْ سَرَقَ عَلٰى رَغْمِ اَنْفِ اَبِيْ ذَرٍّ». وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا قَالَ: وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِيْ ذَرٍّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۶: ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سوئے ہوئے تھے' آپ (کے جسم مبارک) پر سفید چادر تھی۔ میں پھر حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے۔ آپ نے فرمایا' جو بندہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کہتا ہے پھر وہ اس پر فوت ہو جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ میں نے عرض کیا' اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ اس سے زنا یا چوری کا کام صادر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اگرچہ اس نے زنا کیا اور چوری کی۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ اس نے زنا اور چوری کا ارتکاب کیا۔ میں نے پھر عرض کیا' اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا۔ آپ نے فرمایا' اگرچہ وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہوا۔ (تیسری بار پوچھنے پر فرمایا) اگرچہ ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی اگرچہ ابوذرؓ اس کو ناپسند جانے

اور ابوذرؓ جب اس حدیث کو بیان کرتے تھے تو (فخر سے) کہا کرتے' اگرچہ ابوذرؓ کی ناک خاک آلود ہو جائے یعنی وہ اس کو ناپسند جانے (بخاری' مسلم)

وضاحت: زنا کرنے یا چوری کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہو جاتا البتہ ان افعال کا شمار کبائر گناہوں میں ہوتا ہے اور کبائر گناہ توبہ کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کبیرہ گناہ کے مرتکب نے توبہ نہیں کی اور وہ اسی حالت میں فوت ہو گیا تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو وہ اس کو معاف کر دے گا اگر نہیں چاہے گا تو اس کو سزا ملے گی اور وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔ سزا کے بعد اس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا جبکہ کفار و مشرکین ہمیشہ دوزخ کی آگ میں رہیں گے (واللہ اعلم)

٢٧ - (٢٦) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ، وَرُوْحٌ مِّنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ؛ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۷: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اس بات کی گواہی دی کہ صرف اللہ تعالیٰ اکیلا ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں' عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' اس کی بندی مریم کے بیٹے ہیں اور اللہ کے وہ کلمہ ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے مریم کی طرف القاء کیا اور وہ "روحُ اللہ" ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے نیز جنّت اور دوزخ حق ہیں تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنّت میں داخل کریں گے خواہ اس کے اعمال جو بھی ہوں (بخاری' مسلم)

٢٨ - (٢٧) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: اُبْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ، فَقَبَضْتُ يَدِيْ، فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَمْرُو؟» قُلْتُ: اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ. فَقَالَ: «تَشْتَرِطُ مَاذَا؟» قُلْتُ: اَنْ يُّغْفَرَ لِيْ. قَالَ: «اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو! اَنَّ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ» . قَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ؟ قَالَ: «لَا، اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» . قَالَ: وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ، فَقَالَ: هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا؟ فَقَالَ: «لَا! اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ» قَالَ: فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ: وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا شَيْئًا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْلَحَ الرَّجُلُ اِنْ صَدَقَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اپنا دایاں ہاتھ نکالیں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں؟ آپ نے اپنا دایاں

ہاتھ باہر نکالا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ نے فرمایا' عمروؓ! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' شرط لگانا چاہتا ہوں۔ آپ نے دریافت کیا' تو کیا شرط لگانا چاہتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ میری بخشش ہو جائے۔ آپ نے فرمایا' اے عمروؓ! کیا تو نہیں جانتا کہ اسلام سابقہ تمام گناہوں کو ختم کر دیتا ہے اور ہجرت سے (بھی) پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج سے بھی اس سے پہلے کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

اور وہ دو حدیثیں جو ابوہریرہؓ سے مروی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' "شرک کرنے والوں کے شرک سے میں بے پرواہ ہوں" اور دوسری حدیث کہ "کبریائی میری چادر ہے" ان دونوں احادیث کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ "ریاء اور تکبر" کے باب میں ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹ - (۲۸) عَنْ مُعَاذٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ! اَخْبِرْنِیْ بِعَمَلٍ یُّدْخِلُنِی الْجَنَّةَ، وَیُبَاعِدُنِیْ مِنَ النَّارِ. قَالَ: «لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِیْمٍ، وَاِنَّهٗ لَیَسِیْرٌ عَلٰی مَنْ یَّسَّرَهُ اللهُ عَلَیْهِ: تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَیْئاً، وَتُقِیْمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِی الزَّکَاةَ، وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ، وَتَحُجُّ الْبَیْتَ» ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَیْرِ؟ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ، وَالصَّدَقَةُ تُطْفِیءُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِیءُ الْمَاءُ النَّارَ، وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِیْ جَوْفِ اللَّیْلِ» ثُمَّ تَلَا: ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ..﴾ حَتّٰی بَلَغَ ﴿یَعْمَلُوْنَ﴾ ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اَدُلُّكَ بِرَأْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ، وَعَمُوْدُهُ الصَّلَاةُ، وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ». ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ کُلِّهٖ؟» قُلْتُ: بَلٰی یَا نَبِیَّ اللهِ! فَاَخَذَ بِلِسَانِهٖ فَقَالَ: «کُفَّ عَلَیْكَ هٰذَا» فَقُلْتُ: یَا نَبِیَّ اللهِ! وَاِنَّا لَمُؤَاخَذُوْنَ بِمَا نَتَکَلَّمُ بِهٖ؟ قَالَ: «ثَکِلَتْكَ اُمُّكَ یَا مُعَاذُ! وَهَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ، اَوْ عَلٰی مَنَاخِرِهِمْ، اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ؟» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

دوسری فصل

۲۹: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنّت میں داخل کر دے اور دوزخ سے دور کر دے۔ آپؐ نے فرمایا' تو نے بہت بڑا سوال کیا ہے البتہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے اس کیلئے معمولی ہے۔ تو اللہ کی عبادت کر' اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرا۔ نماز قائم کر' زکوٰۃ ادا کر' رمضان کے روزے رکھ اور بیتُ اللہ کا حج کر۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' کیا میں تجھے نیک کاموں کے دروازے نہ بتاؤں؟ (سن لے) روزہ ڈھال ہے' صدقہ گناہوں کو یوں مٹا دیتا ہے جیسا کہ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدمی کا آدھی رات کو (بیدار ہو کر) نفل نماز ادا کرنا۔ بعدازاں آپ نے ایک آیت

تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "ان کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں۔" یہ آیت آپؐ نے "یَعْمَلُوْنَ" تک پڑھی۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' کیا میں تجھے اسلام کا سر' اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا' دین کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول کے سپرد کرنا ہے اور اس کا ستون نماز اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔ بعدازاں آپ نے فرمایا' کیا میں تجھے ایسا عمل نہ بتاؤں جس پر تمام اعمال کا دار و مدار ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! آپ ضرور ارشاد فرمائیں۔ اس پر آپ نے اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا' اس کو تھام کر رکھ۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے پیغمبر! بھلا زبان سے جو ہم باتیں کرتے ہیں اس پر بھی ہمارا مؤاخذہ ہو گا؟ آپ نے فرمایا' اے معاذ! تجھے تیری ماں گم پائے' لوگوں کو دوزخ میں چہروں یا نتھنوں کے بل گرانے والی لوگوں کی زبانوں کی کاٹی ہوئی فصلیں ہی تو ہوں گی (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ابووائل راوی کا معاذؓ سے سماع ثابت نہیں۔ بلکہ معاذؓ سے مروی اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۱۰۱)

۳۰ - (۲۹) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ ، وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ ، وَأَعْطَى لِلّٰهِ ، وَمَنَعَ لِلّٰهِ ؛ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اللہ تعالٰی (کی رضا) کے لیے محبت کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے دشمنی کی اور اللہ (کی رضا) کے لیے خرچ کیا اور اللہ (کی رضا) کے لیے مال کو روک لیا' اس نے ایمان کو مکمل کر لیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قاسم بن عبدالرحمٰن راوی متکلم فیہ ہے (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۱۰۲)

۳۱ - (۳۰) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ مَعَ تَقْدِيمٍ وَتَأْخِيرٍ، وَفِيهِ: «فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيمَانَهُ».

۳۱: اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے (بعض جملوں کی) تقدیم و تاخیر سے روایت کیا ہے اور اس میں یہ ذکر بھی ہے کہ اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

وضاحت: امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ذکر کر کے اس کو منکر کہا ہے جبکہ الشیخ عبدالرحمان مبارکپوریؒ نے جامع ترمذی کی شرح تحفۃ الاحوذی میں تحریر کیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے منکر کیوں کہا ہے۔

مولانا عبید اللہ مبارکپوری (رحمہُ اللہ) نے ذکر کیا ہے شاید امام ترمذیؒ کا اس حدیث کو منکر کہنے سے مقصود اس کو غریب قرار دینا ہے اس لیے کہ معاذؓ بن انس سے اس حدیث کو بیان کرنے والا "سہل" راوی غریب درجہ کا ہے۔ منکر کا اطلاق ایسی حدیث پر ہوتا ہے جس میں ضعیف راوی قوی راوی کی مخالفت کرے یا اس میں ضعیف راوی متفرد ہو اور سہل راوی ضعیف اور متفرد ہے۔ تفصیل کے لیے دیکھیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۱۰۲)

۳۲ - (۳۱) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَفْضَلُ الْاَعْمَالِ اَلْحُبُّ فِی اللّٰهِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۲: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام اعمال سے افضل عمل یہ ہے کہ محبت بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو اور دشمنی بھی اللہ کی رضا کے لیے ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد کوفی راوی ہے جس کی بیان کردہ حدیث قابلِ حُجت نہیں۔ (العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ۴۱' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۲۳' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ۷۹)

۳۳ - (۳۲) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ، وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَآئِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ انسان ہے جس سے لوگوں کے خون اور مال محفوظ ہوں (ترمذی' نسائی)

۳۴ - (۳۳) وَزَادَ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ». بِرِوَايَةِ فَضَالَةَ: «وَالْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِیْ طَاعَةِ اللّٰهِ، وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ الْخَطَايَا وَالذُّنُوْبَ»

۳۴: اور بیہقی نے شُعَبِ الایمان میں فضالہ کی روایت میں اضافہ کیا ہے کہ مجاہد وہ شخص ہے جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اپنے نفس سے جہاد کیا اور مہاجر وہ شخص ہے جس نے غلطیوں اور گناہوں کو چھوڑ دیا۔

۳۵ - (۳۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَّا قَالَ: «لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ، وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی خطبہ بہت کم ایسا ہو گا جس میں آپ نے یہ نہ فرمایا ہو کہ جس شخص میں امانتداری نہیں اس میں ایمان نہیں اور جو شخص وعدہ کا خیال نہیں کرتا اس کے دین کا کچھ اعتبار نہیں (بیہقی شُعَبِ الایمان)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۶ - (۳۵) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ النَّارَ» [رَوَاهُ مُسْلِمٌ]

تیسری فصل

۳۶: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرما رہے تھے کہ "جس شخص نے (اس بات کی) گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالٰی کے رسول ہیں' اللہ اس پر دوزخ کی آگ کو حرام کر دے گا (مسلم)

۳۷ - (۳۶) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص فوت ہو گیا اور وہ یقین رکھتا تھا کہ اللہ ہی صرف معبودِ برحق ہے۔ وہ جنت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۸ - (۳۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «ثِنْتَانِ مُوْجِبَتَانِ». قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا الْمُوْجِبَتَانِ؟ قَالَ: «مَنْ مَّاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ النَّارَ، وَمَنْ مَّاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئاً دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۸: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو باتیں واجب کرنے والی ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کون سی دو باتیں واجب کرنے والی ہیں؟ آپ نے فرمایا' جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بناتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا اور جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا تو وہ جنّت میں داخل ہو گا (مسلم)

۳۹ - (۳۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا قُعُوْداً حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَنَا أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ نَفَرٍ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ أَظْهُرِنَا، فَأَبْطَأَ عَلَيْنَا، وَخَشِيْنَا أَنْ يُّقْتَطَعَ دُوْنَنَا، [ففزعنا] فَقُمْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَخَرَجْتُ أَبْتَغِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، حَتّٰى أَتَيْتُ حَائِطاً لِلْأَنْصَارِ لِبَنِي النَّجَّارِ، [فدرْتُ] بِهِ، هَلْ أَجِدُ لَهُ بَاباً؟ فَلَمْ أَجِدْ، فَإِذَا رَبِيْعٌ يَدْخُلُ فِيْ جَوْفِ حَائِطٍ مِّنْ بِئْرٍ خَارِجَةٍ - وَالرَّبِيْعُ الْجَدْوَلُ - قَالَ: فَاحْتَفَزْتُ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَقَالَ: «أَبُوْ هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «مَا شَأْنُكَ؟» قُلْتُ: كُنْتَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا فَقُمْتَ فَأَبْطَأْتَ عَلَيْنَا، فَخَشِيْنَا أَنْ تُقْتَطَعَ دُوْنَنَا، فَفَزِعْنَا، فَكُنْتُ أَوَّلَ مَنْ فَزِعَ، فَأَتَيْتُ هٰذَا الْحَائِطَ، فَاحْتَفَزْتُ كَمَا يَحْتَفِزُ الثَّعْلَبُ، وَهٰؤُلَاءِ النَّاسُ وَرَائِيْ. فَقَالَ: «يَا أَبَا هُرَيْرَةَ!» وَأَعْطَانِيْ نَعْلَيْهِ، فَقَالَ. «اِذْهَبْ بِنَعْلَيَّ هَاتَيْنِ، فَمَنْ

لَقِيكَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا الْحَائِطِ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ، فَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ» فَكَانَ اَوَّلَ مَنْ لَقِيتُ عُمَرُ فَقَالَ: مَا هَاتَانِ النَّعْلَانِ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قُلْتُ: هَاتَانِ نَعْلَا رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَنِي بِهِمَا، مَنْ لَقِيتُ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ، بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ، فَضَرَبَ عُمَرُ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ، فَخَرَرْتُ لِاِسْتِي . فَقَالَ: ارْجِعْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! فَرَجَعْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَجْهَشْتُ بِالْبُكَاءِ، وَرَكِبَنِي عُمَرُ ، [فَاِذَا] هُوَ عَلٰى اِثْرِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَالَكَ يَآ اَبَا هُرَيْرَةَ؟» فَقُلْتُ: لَقِيتُ عُمَرَ فَاَخْبَرْتُهُ بِالَّذِيْ بَعَثَتَنِي بِهِ، فَضَرَبَ بَيْنَ ثَدْيَيَّ ضَرْبَةً خَرَرْتُ لِاِسْتِي. فَقَالَ: اِرْجِعْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عُمَرُ! مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟» قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ، اَبَعَثْتَ اَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَقِيَ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِناً بِهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: فَلَا تَفْعَلْ، فَاِنِّيْ اَخْشٰى اَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُوْنَ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَخَلِّهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہمارے ساتھ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما بھی (اسی) جماعت میں تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان سے اُٹھ کھڑے ہوئے اور کافی دیر تک واپس نہ آئے۔ ہمیں خطرہ لاحق ہو گیا کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپ کو قتل نہ کر دیا جائے۔ (اس تصوّر سے) ہم گھبرا گئے اور (مجلس سے) کھڑے ہو گئے۔ سب سے پہلے مجھے گھبراہٹ دامن گیر ہوئی میں (وہاں سے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنے کیلئے نکلا' میں انصار کے قبیلہ بنو نجار کے باغ کے پاس پہنچا۔ میں نے باغ کے اردگرد چکر لگایا تاکہ دروازہ معلوم ہو لیکن مجھے دروازہ نہ مل سکا البتہ باہر واقع ایک کنوئیں سے پانی کا ایک نالہ باغ میں اندر جا رہا تھا۔ (حدیث کے راوی نے رَبِیع لفظ کی تشریح کی ہے کہ) "رَبِیع" چھوٹے نالے کو کہتے ہیں۔ ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ میں نے اپنے جسم کو سکیڑا اور اس (نالے) سے باغ میں داخل ہو گیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے استفسار کیا' ابوہریرہ! میں نے عرض کیا' جی! اے اللہ کے رسول! آپ نے دریافت فرمایا' کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' آپؐ ہمارے درمیان تشریف فرما تھے کہ آپؐ کھڑے ہوئے اور چل دیئے آپؐ نے دیر کر دی تو ہم گھبرا گئے کہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں آپؐ کو قتل نہ کر دیا جائے (اس تصور سے) ہم خوفزدہ ہو گئے۔ سب سے پہلے میں گھبرایا چنانچہ میں اس باغ میں اپنے جسم کو سکیڑ کر داخل ہوا جیسے لومڑی جسم کو سکیڑ کر داخل ہوتی ہے اور میرے دوسرے رفقاء میرے پیچھے ہیں۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور مجھے اپنے دونوں جوتے دیتے ہوئے فرمایا کہ تم میرے ان جوتوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ اور اس باغ کے پیچھے جو شخص تمہیں ملے اور وہ دل کے یقین کے ساتھ اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اس کو جنت کی خوشخبری دے دو۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) کہ سب سے پہلے جس سے میری ملاقات ہوئی وہ عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے ابوہریرہؓ! یہ دو جوتے کیسے (اٹھائے ہوئے ہو؟)۔ (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' یہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کے دو جوتے ہیں' آپؐ نے مجھے انہیں عطا فرما کر بھیجا ہے کہ جس شخص سے تیری ملاقات ہو اور وہ اس بات کی دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو تم اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ اس پر عمرؓ نے میرے سینے کے درمیان (ہاتھ) مارا جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا۔ عمرؓ نے کہا' ابو ہریرہؓ! تم واپس جاؤ۔ چنانچہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پھر حاضر ہوا اور میں سسکیاں بھر کر رونے لگا اور عمرؓ میرے پیچھے پیچھے آ رہے تھے چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ میرے پیچھے کھڑے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا' ابو ہریرہؓ! کیا معاملہ ہے؟ (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' مجھے عمرؓ ملے اور میں نے ان کو وہ بات بتائی جس کے لیے آپؐ نے مجھے بھیجا تھا تو انہوں نے میرے سینے کے درمیان ضرب لگائی جس سے میں پیٹھ کے بل گر پڑا اور (مجھے) کہا' واپس جاؤ۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ سے دریافت کیا کہ آپ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسولؐ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' آپؐ نے ابو ہریرہؓ کو اپنے دونوں جوتے دے کر بھیجا تھا کہ اس کی جس شخص سے ملاقات ہو اور وہ دل کے یقین کے ساتھ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے' اس کو جنت کی خوشخبری دے؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل درست ہے۔ عمرؓ نے عرض کیا' آپؐ ایسا نہ کریں۔ میں خوف محسوس کرتا ہوں کہ لوگ اس بشارت پر بھروسہ کریں گے۔ آپؐ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں' وہ عمل کرتے رہیں (عمرؓ کے اس مؤقف کی موافقت کرتے ہوئے) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو (مسلم)

وضاحت: عمر رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ تھا کہ عوامُ الناس کو اس قسم کی بشارت نہ دی جائے۔ انہیں ڈر تھا کہ لوگ کہیں عمل کرنا نہ چھوڑ دیں البتہ خواص کو خوشخبری دی جائے وہ تو خوشخبری سُن کر مزید نیک اعمال کے لیے کوشاں رہیں گے (واللہ اعلم)

٤٠ ـ (٣٩) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَفَاتِيْحُ الْجَنَّةِ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ» رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۰: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ جنت کی چابی اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن عیّاش راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵۰' تہذیب الکمال جلد ۳ صفحہ ۲۴۳' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳)

٤١ ـ (٤٠) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رِجَالًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ حَزِنُوْا عَلَيْهِ، حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ قَالَ عُثْمَانُ: وَكُنْتُ مِنْهُمْ، فَبَيْنَا اَنَا جَالِسٌ مَرَّ عَلَيَّ عُمَرُ، وَسَلَّمَ فَلَمْ اَشْعُرْ بِهٖ، فَاشْتَكٰى عُمَرُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ اَقْبَلَا حَتّٰى سَلَّمَا عَلَيَّ جَمِيْعاً، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: مَا حَمَلَكَ عَلٰى اَنْ لَّا تَرُدَّ عَلٰى اَخِيْكَ عُمَرَ سَلَامَهُ؟

قُلْتُ: مَا فَعَلْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: بَلٰى، وَاللهِ لَقَدْ فَعَلْتَ. قَالَ: قُلْتُ: وَاللهِ مَا شَعَرْتُ أَنَّكَ مَرَرْتَ وَلَا سَلَّمْتَ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: صَدَقَ عُثْمَانُ، قَدْ شَغَلَكَ عَنْ ذٰلِكَ أَمْرٌ. فَقُلْتُ: أَجَلْ. قَالَ: مَا هُوَ؟ قُلْتُ: تَوَفَّى اللهُ نَبِيَّهُ ﷺ قَبْلَ أَنْ نَسْأَلَهُ عَنْ نَجَاةِ هٰذَا الْأَمْرِ. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قَدْ سَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ. فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَقُلْتُ لَهُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ، أَنْتَ أَحَقُّ بِهَا. قَالَ أَبُوْبَكْرٍ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! مَا نَجَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ؟ فَقَالَ ﷺ: «مَنْ قَبِلَ مِنِّي الْكَلِمَةَ الَّتِيْ عَرَضْتُ عَلٰى عَمِّيْ فَرَدَّهَا؛ فَهِيَ لَهُ نَجَاةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۱: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کچھ سخت غمناک ہوئے' قریب تھا کہ وہ پاگل ہو جاتے۔ عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بھی انہی میں سے تھا۔ چنانچہ میں (پریشان حال) بیٹھا ہوا تھا۔ میرے پاس سے عمرؓ کا گزر ہوا' انہوں نے "السّلام علیکم" کہا لیکن مجھے اس کا پتہ نہ چلا۔ عمرؓ نے ابوبکرؓ سے میرا شکوہ کیا۔ بعدازاں وہ دونوں اکٹھے میرے پاس آئے انہوں نے "السلام علیکم" کہا۔ ابوبکرؓ نے عثمانؓ سے دریافت کیا کہ کیا سبب ہے؟ آپ نے اپنے بھائی عمرؓ کے سلام کا جواب نہیں دیا؟ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ عمرؓ نے فرمایا' کیوں نہیں' اللہ کی قسم! آپ نے ایسا ہی کیا ہے۔ عثمانؓ نے جواب دیا۔ اللہ کی قسم! مجھے بالکل علم نہیں کہ آپ میرے پاس سے گزرے ہیں اور آپ نے مجھے "السلام علیکم" کہا ہے۔ ابوبکرؓ اصل حقیقت بھانپ گئے۔ انہوں نے کہا' عثمانؓ سچ کہتے ہیں' کسی پریشانی کے باعث ایسا ہوا ہے۔ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے اثبات میں جواب دیا۔ ابوبکر صدیقؓ نے دریافت کیا' پریشانی کیا ہے؟ (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اس سے پہلے فوت کر لیا کہ ہم آپؐ سے دینِ اسلام میں نجات کے بارے میں دریافت کرتے۔ ابوبکر صدیقؓ نے جواب دیا' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ (عثمانؓ کہتے ہیں) چنانچہ میں ابوبکر صدیقؓ کی طرف لپک کر اٹھ کھڑا ہوا اور میں نے (ان کی تعریف کرتے ہوئے) کہا' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ زیادہ حقدار ہیں کہ آپ کو اس کا علم ہو۔ ابوبکرؓ نے بیان کیا' میں نے (آپؐ سے) عرض کیا تھا کہ اے اللہ کے رسولؐ! دین اسلام میں نجات کیسے ہو گی؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرے اس کلمہ کو تسلیم کر لیا جس کو میں نے اپنے چچا پر پیش کیا تھا لیکن اس نے انکار کر دیا تھا' اس کلمہ کا اعتراف اس کے لیے نجات کا باعث ہے (احمد)

۴۲ - (۴۱) وَعَنِ الْمِقْدَادِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ (وَجْهِ) الْأَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ، بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَّذُلِّ ذَلِيْلٍ، إِمَّا يُعِزُّهُمُ اللهُ فَيَجْعَلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا، أَوْ يُذِلُّهُمْ فَيَدِيْنُوْنَ لَهَا». قُلْتُ: فَيَكُوْنُ الدِّيْنُ كُلُّهُ لِلّٰهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۲: مقداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا' آپؐ نے فرمایا' روئے زمین پر کوئی گھر خواہ وہ اینٹوں یا شہتیروں سے بنا ہوا ہو گا' باقی نہیں رہے گا مگر اللہ تعالیٰ اس (گھر) میں اسلام کے کلمہ کو داخل کریں گے۔ عزیز کے عزّت دینے اور ذلیل کے ذلّت دینے کے ساتھ۔ اللہ تعالیٰ یا تو ان کو عزّت عطا کرے گا یا ان کو ذلیل کرے گا پس وہ تمام اللہ کے فرمانبردار ہو جائیں گے۔ (مقدادؓ کہتے ہیں چنانچہ) میں نے عرض کیا' گویا سب لوگ دینِ اسلام کو قبول کرلیں گے (احمد)

وضاحت : مقداد رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ سب لوگ طوعاً" یا کرہاً" اللہ کے دین کو قبول کرلیں گے' غالباً" یہ اس وقت ہو گا جب آخر زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا' اس وقت اللہ کی زمین پر کوئی کافر نہیں ہو گا بلکہ سب مسلمان ہوں گے (واللہ اعلم)

٤٣ - (٤٢) **وَعَنْ** وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: اَلَيْسَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِفْتَاحَ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلٰى، وَلٰكِنْ لَيْسَ مِفْتَاحٌ اِلَّا وَلَهُ اَسْنَانٌ، فَاِنْ جِئْتَ بِمِفْتَاحٍ لَهُ اَسْنَانٌ فُتِحَ لَكَ، وَاِلَّا لَمْ يُفْتَحْ لَكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَرْجَمَةِ بَابٍ.

۴۳ : وہب بن منبہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" جنّت کی چابی نہیں ہے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت کی کہ ہر چابی کے دندانے ہوتے ہیں اگر آپ دندانوں والی چابی لائیں گے تو (تالا) کھل جائے گا وگرنہ (تالا) نہیں کھلے گا (بخاری)

وضاحت : امام بخاریؒ نے وہب بن منبہ کے قول کو کتابُ الجنائز کے آغاز میں بلاسند ذکر کیا ہے البتہ "التّاریخ الکبیر" میں موصولاً ذکر کیا ہے (مرعاۃُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۱۵)

٤٤ - (٤٣) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَحْسَنَ اَحَدُكُمْ اِسْلَامَهُ، فَكُلُّ حَسَنَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ، وَكُلُّ سَيِّئَةٍ يَعْمَلُهَا تُكْتَبُ بِمِثْلِهَا حَتّٰى لَقِيَ اللّٰهَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۴ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کا اسلام عمدہ ہے تو جو نیک کام وہ کرتا ہے اس کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک لکھ دیا جاتا ہے اور جو برا عمل کرتا ہے اس کا گناہ صرف اتنا ہی لکھا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ سے ملاقات کرتا ہے یعنی فوت ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٥ - (٤٤) **وَعَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: مَا الْاِيْمَانُ؟ قَالَ: «اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ، وَسَاۗءَتْكَ سَيِّئَتُكَ؛ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ». قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَمَا الْاِثْمُ؟ قَالَ: «اِذَا حَاكَ فِيْ نَفْسِكَ شَيْءٌ فَدَعْهُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۵ : ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ایمان (کی علامت) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب تیری نیکی سے تجھے خوشی ہو اور برائی سے غم

لاحق ہو تو پھر تو مومن ہے۔ اس نے دریافت کیا' گناہ کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب کسی کام کے کرنے سے تیرے دل میں تردّد ہو اور تو وہ کام چھوڑ دے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن ابی کثیر راوی مدلّس ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ مرعاۃُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۱۷)

٤٦ - (٤٥) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ مَعَكَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ؟ قَالَ: «حُرٌّ وَعَبْدٌ». قُلْتُ: مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: «طِيْبُ الْكَلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ». قُلْتُ: مَا الْإِيْمَانُ؟ قَالَ: «الصَّبْرُ وَالسَّمَاحَةُ». قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ» : قُلْتُ: أَيُّ الْإِيْمَانِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «خُلُقٌ حَسَنٌ». قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «طُوْلُ الْقُنُوْتِ» . قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ». قَالَ: فَقُلْتُ: أَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «مَنْ عُقِرَ جَوَادُهُ وَأُهْرِيْقَ دَمُهُ» . قَالَ: قُلْتُ: أَيُّ السَّاعَاتِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۶: عمرو بن عبسہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دینِ اسلام میں آپؐ کے ساتھ کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آزاد اور غلام۔ میں نے عرض کیا' اسلام کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اچھی بات کرنا اور کھانا کھلانا۔ میں نے عرض کیا' ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' صبر کرنا اور نرمی کرنا۔ میں نے عرض کیا' کون سا اسلام افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہیں۔ میں نے عرض کیا' کون سا ایمان افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اخلاق حسنہ۔ میں نے عرض کیا' کون سی نماز افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' لمبا قیام کرنا۔ میں نے عرض کیا' کون سی ہجرت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تم ایسے کاموں کو چھوڑ دو جن کو تمہارا پروردگار اچھا نہیں جانتا۔ میں نے عرض کیا' کون سا جہاد افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس کا گھوڑا قتل ہو گیا اور اس کا خون بھی گرایا گیا۔ میں نے عرض کیا' کونسا وقت افضل ہے؟ آپؐ نے فرمایا' آدھی رات کا آخر (احمد)

٤٧ - (٤٦) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَّيُصَلِّي الْخَمْسَ، وَيَصُوْمُ رَمَضَانَ؛ غُفِرَ لَهُ». قُلْتُ: أَفَلَا أُبَشِّرُهُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «دَعْهُمْ يَعْمَلُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۷: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو شخص اللہ سے (اس حال میں) ملا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنایا اور پانچوں نمازیں ادا کرتا رہا اور رمضان کے روزے رکھتا رہا' اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ مُعاذؓ نے عرض

کیا' اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو یہ بشارت نہ سنا دوں؟ آپ نے فرمایا' ان کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو تاکہ وہ عمل کرتے رہیں (احمد)

٤٨ ـ (٤٧) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَفْضَلِ الْإِيْمَانِ؟ قَالَ: «أَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ، وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ، وَتُعْمِلَ لِسَانَكَ فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ» . قَالَ: وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَأَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ، وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَا تَكْرَهُ لِنَفْسِكَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۸: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے "افضل ایمان" کے بارے میں دریافت کیا' آپ نے فرمایا' تو اللہ کے لیے محبت رکھے اور اسی کے لیے بغض رکھے اور اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی میں مصروف کرے۔ اس نے دریافت کیا (اس کے بعد) کیا کروں؟ آپ نے فرمایا' تو لوگوں کے لیے اس چیز کو پسند کر جس کو تو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور لوگوں کے لیے اس چیز کو ناپسند جان جس کو تو اپنے لیے ناپسند جانتا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد میں یہ حدیث دو طریق سے ہے۔ ایک طریق میں رُشدین بن سعد راوی اور دوسرے میں ابنِ لہیعہ راوی ہیں۔ یہ دونوں ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۳۲۰ ـ جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۹ ـ جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' مرعاۃُ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۱۲۰)

(۱) بَابُ الْكَبَائِرِ وَعَلَامَاتِ النِّفَاقِ

(کبیرہ گناہوں اور نفاق کی علامات کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹ -(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ». قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَّطْعَمَ مَعَكَ». قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ». فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ، وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ﴾ الآية. [مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ].

پہلی فصل

۴۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کونسا گناہ اللہ کے ہاں سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرائے حالانکہ اللہ تیرا خالق ہے۔ اس نے دریافت کیا' پھر کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے لڑکے کو اس خطرہ کے پیش نظر موت کے گھاٹ اتار دے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو گا۔ اس نے دریافت کیا' پھر کونسا گناہ ہے؟ آپؐ نے فرمایا' تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق نازل کر دی ہے۔
(جس کا ترجمہ ہے) "وہ لوگ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور نہ اس جان کو موت کے گھاٹ اتارتے ہیں جس کے قتل کرنے کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق کے ساتھ اور نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں۔" (بخاری' مسلم)

۵۰ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَبَائِرُ: اَلْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ، وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا' والدین کی نافرمانی کرنا' کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم اٹھانا کبیرہ گناہ ہیں۔
(بخاری)

۵١ - (٣) وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ: «وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ» بَدَلَ: «الْيَمِيْنِ الْغَمُوْسِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۱: اور انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی جگہ جھوٹی گواہی کا ذکر ہے (بخاری، مسلم)

۵٢ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ» قَالُوْا: «وَمَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلشِّرْكُ بِاللّٰهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَاَكْلُ الرِّبٰوا، وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ، وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سات مہلک گناہوں سے دور رہو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، جس نفس کے بلاحق قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے اس کو قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، میدانِ جنگ سے مقابلہ کے دن بھاگ جانا اور پاک باز مومنہ، بھولی بھالی عورتوں پر تہمت لگانا۔

(بخاری، مسلم)

۵٣ - (٥) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ فِيْهَا اَبْصَارَهُمْ حِيْنَ يَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ. وَلَا يَغُلُّ اَحَدُكُمْ حِيْنَ يَغُلُّ وَهُوَ مُؤْمِنٌ؛ فَاِيَّاكُمْ اِيَّاكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں ہوتا، شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور مال لوٹنے والا لوٹ کے وقت مومن نہیں ہوتا جبکہ لوگ (خوف سے اور رحم کی خاطر) اس کی جانب نگاہیں اٹھاتے ہیں اور تم میں سے خیانت کرنے والا خیانت کے وقت مومن نہیں ہوتا۔ تم خود کو ان (گناہوں) سے ضرور دور رکھو (بخاری، مسلم)

۵٤ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، «وَلَا يَقْتُلُ حِيْنَ يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ». قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الْاِيْمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ ثُمَّ اَخْرَجَهَا، فَاِنْ تَابَ عَادَ اِلَيْهِ هٰكَذَا، وَشَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهِ. وَقَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: لَا يَكُوْنُ هٰذَا مُؤْمِنًا تَامًّا، وَلَا يَكُوْنُ لَهُ نُوْرُ الْاِيْمَانِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ.

۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ہے کہ قتل کرنے والا قتل کے وقت مومن نہیں

ہوتا۔ عکرمہؒ نے بیان کیا کہ میں نے ابنِ عباسؓ سے دریافت کیا' اس سے ایمان کیسے چھن جاتا ہے؟ ابنِ عباسؓ نے جواب دیا' اس طرح .... اور انہوں نے اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا پھر ان کو نکالا۔ پھر فرمایا' اگر توبہ کرے تو ایمان اس طرح واپس آ جاتا ہے اور اپنی انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈال کر وضاحت کی کہ اس طرح ایمان آ جاتا ہے اور ابو عبداللہ (امام بخاریؒ) نے وضاحت کی ہے کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہوتا اور نہ ہی اس میں ایمان کا نور ہوتا ہے (لفظ بخاری کے ہیں)

وضاحت: اس حدیث کے ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص مومن نہیں ہے۔ معتزلہ اور خوارج کا یہی مذہب ہے جبکہ اہلِ سنت اس کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ شرک کے علاوہ دیگر گناہوں سے کوئی مومن کافر نہیں ہو جاتا البتہ اس کا ایمان ناقص ہو جاتا ہے۔ اگر وہ تائب ہو جائے تو اس کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں اور اگر وہ کبائر کرتے کرتے فوت ہو جائے تو اللہ کی مشیت میں ہے کہ اسے بخش دے یا عذاب دے یا یہ توجیہ کی جا سکتی ہے کہ ایمان کی نفی سے مقصود زجر و توبیخ ہے تاکہ وہ کبیرہ گناہوں سے کنارہ کش رہے۔ ایک رائے یہ بھی ہے کہ بظاہر یہ جملہ خبریہ ہے لیکن درحقیقت نہی کا صیغہ ہے کہ مومن درحالت ایمان زنا نہ کرے' شراب استعمال نہ کرے اور کسی کے مال پر ڈاکہ نہ ڈالے (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۲۶)

۵۵ - (۷) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ». زَادَ مُسْلِمٌ: «وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ»، ثُمَّ اتَّفَقَا: «إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ».

۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق کی تین علامتیں ہیں۔ مسلم میں یہ (جملہ) زیادہ ہے۔ "اگرچہ منافق روزہ رکھے' نماز ادا کرے اور خود کو مسلمان سمجھے۔" بعدازاں بخاری و مسلم متفق ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔

۵۶ - (۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ «أَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقاً خَالِصاً، وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ، وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص میں چار خصلتیں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ہے اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے جب تک کہ وہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ کہے اور جب عہد کرے تو عہد شکنی کرے اور جب جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔

(بخاری' مسلم)

٥٧ - (٩) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ اِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً وَّاِلٰى هٰذِهٖ مَرَّةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو نر کی تلاش میں دو ریوڑوں کے درمیان بھاگی پھرتی ہے' کبھی اس ریوڑ اور کبھی اس ریوڑ کی طرف جاتی ہے (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ منافق اپنی خواہش کا اسیر ہوتا ہے جہاں سے اس کی خواہش پوری ہوتی ہے ادھر چلا جاتا ہے اور مادہ بکری کے ساتھ تشبیہ دینے سے شائد مقصود یہ ہے کہ منافق سے اس کی صفتِ رجولیت چھن جاتی ہے' دلیری' مستقل مزاجی اور عزم مفقود ہو جاتا ہے اور صرف لالچ باقی رہ جاتا ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٨ - (١٠) عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهٖ: اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ [ﷺ]. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: لَا تَقُلْ: نَبِيٌّ، اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ لَكَانَ لَهُ اَرْبَعُ اَعْيُنٍ. فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَّلَا تَسْرِقُوْا، وَلَا تَزْنُوْا، وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ، وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَهُ، وَلَا تَسْحَرُوْا، وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا، وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً، وَلَا تُوَلُّوْا لِلْفِرَارِ يَوْمَ الزَّحْفِ، وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً - الْيَهُوْدَ - اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ».

قَالَ: فَقَبَّلَا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ، وَقَالَا: نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ. قَالَ: «فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ؟». قَالَا: اِنَّ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ دَعَا رَبَّهُ اَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ، وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۸: صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا' چلو ہم اس نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں جاتے ہیں۔ اس کے ساتھی نے اس سے کہا' تم اسے نبی نہ کہو۔ اس نے اگر تم سے (یہ لفظ) سُن لیا تو اس کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (مقصود یہ ہے کہ اسے خوشی حاصل ہو گی) چنانچہ وہ دونوں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ انہوں نے آپ سے (سورت بنی اسرائیل میں مذکور) نو واضح آیات کے بارے میں سوال کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' چوری نہ کرو' زنا نہ کرو' اس جان کو قتل نہ کرو جس کے قتل کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے البتہ حق

کے ساتھ یعنی حَد یا قصاص کے طور پر قتل کر سکتے ہو' تم کسی غیر مجرم کو حاکم وقت کے پاس نہ لے جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کرے' نہ جادو کرو' نہ سود کھاؤ اور نہ کسی پاکباز عورت پر تہمت لگاؤ اور لڑائی کے وقت راہ فرار اختیار نہ کرو اور اے یہود! ہفتہ کے دن زیادتی نہ کرو۔ صفوان بن عَسَّال؄ بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے آپؐ کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما اور اقرار کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تب تمہارے لیے کیا رکاوٹ ہے کہ تم میری پیروی نہیں کرتے؟ ان دونوں نے جواب دیا کہ داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ پیغمبر (مبعوث) ہوتا رہے نیز ہمیں خطرہ ہے اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت ۱: ابوداؤد میں یہ حدیث موجود نہیں ہے' صاحبِ مشکوٰۃ سے سہو ہو گیا ہے جبکہ سنن نسائی میں یہ حدیث موجود ہے۔

وضاحت ۲: یہود کے دو آدمیوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اور پاؤں کو چوما لیکن آپ نے انہیں نہیں روکا۔ اس کی وضاحت یہ ہے کہ صحابہ کرام؇ کی عادت نہیں تھی کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پاؤں چومتے ہوں اگر چومتے ہوتے تو احادیث میں اس کا ذکر ہوتا۔ اب اگر نووارد آپؐ کے ہاتھ اور پاؤں کو چومتا ہے تو یہ ایسا واقعہ ہے جس سے دلیل لینا درست نہیں۔ واقعہ میں احتمالات کے امکانات ہیں اور احتمالات کی صورت میں استدلال درست نہیں۔ دراصل آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والے یہودی دربار رسالت کے آداب سے نا آشنا تھے جیسا کہ عبدالقیس قبیلہ کے وفد کے ارکان نے آپؐ کے ہاتھ پاؤں چومے تو وہ واقعہ بھی احتمالات رکھتا ہے لہٰذا استدلال درست نہیں۔ نیز پاؤں چومنے کی روایات صحیح نہیں صرف ہاتھ چومنے کی روایات تعدد طرق کی بناء پر کچھ اصل رکھتی ہیں لیکن وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مخصوص ہیں۔ آپ کے علاوہ کسی صحابی کے ہاتھ چومنے کی کوئی صحیح روایت نہیں۔ (واللہ اعلم)

وضاحت ۳: اس حدیث میں یہودیوں کی کذب بیانی واضح ہے۔ اولاً وہ گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے پیغمبر ہیں' اس کے ساتھ ہی کہتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ ان کی اولاد سے ہمیشہ پیغمبر آتا رہے گا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو آل داؤد سے نہیں تھے بلکہ آل اسحٰق سے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی جانب دُعا کی نسبت بھی یہود کی کذب بیانی ہے۔ نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے کی خوشخبری تورات' زبور اور دیگر الہامی کتب میں موجود تھی۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں (ھَدایۃُ الحیاریٰ فی الرَّدِّ علی الیہود والنّصاریٰ لابنِ القیم)

۵۹ - (۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ: اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ. وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُذْ بَعَثَنِيَ اللّٰهُ اِلٰى اَنْ يُقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ، لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَآئِرٍ، وَّلَا عَدْلُ عَادِلٍ. وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۵۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین باتیں ایمان کی اصل ہیں۔ اس شخص سے رکا جائے جو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہتا ہے یعنی اسے قتل نہ کیا جائے۔ کسی

مسلمان کو کسی گناہ کی وجہ سے کافر نہ کہو اور نہ کسی (معمولی) کام کے سبب کسی کو اسلام سے خارج کرو اور جہاد اس وقت سے جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ اس اُمّت کے آخری لوگ دجال سے جنگ کریں گے۔ کسی ظالم کا ظلم اور کسی عادل کا عدل جہاد کو ختم نہیں کرے گا۔ نیز تقدیر پر ایمان رکھا جائے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی نُشبہ راوی مجہول ہے (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۳۴)

٦٠ - (١٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ، فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ، فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَیْهِ الْاِیْمَانُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

٦٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان خارج ہو جاتا ہے (اور) اس کے سر پر سائے کی مثل رہتا ہے جب وہ اس فعل سے رک جاتا ہے تو ایمان اس کی طرف واپس آ جاتا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١ - (١٣) **عَنْ** مُعَاذٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعَشْرِ كَلِمَاتٍ، قَالَ: «لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّاِنْ قُتِلْتَ وَحُرِّقْتَ، وَلَا تَعُقَّ وَالِدَیْكَ وَاِنْ اَمَرَاكَ اَنْ تَخْرُجَ مِنْ اَهْلِكَ وَمَالِكَ، وَلَا تَتْرُكَنَّ صَلَاةً مَكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا؛ فَاِنَّ مَنْ تَرَكَ صَلَاةً مَّكْتُوْبَةً مُّتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ، وَلَا تَشْرَبَنَّ خَمْرًا فَاِنَّهٗ رَاْسُ كُلِّ فَاحِشَةٍ، وَاِیَّاكَ وَالْمَعْصِیَةَ؛ فَاِنَّ بِالْمَعْصِیَةِ حَلَّ سَخَطُ اللّٰهِ، وَاِیَّاكَ وَالْفِرَارَ مِنَ الزَّحْفِ وَاِنْ هَلَكَ النَّاسُ، وَاِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّاَنْتَ فِیْهِمْ، فَاثْبُتْ، وَاَنْفِقْ عَلٰى عِیَالِكَ مِنْ طَوْلِكَ، وَلَا تَرْفَعْ عَنْهُمْ عَصَاكَ اَدَبًا وَّاَخِفْهُمْ فِی اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

٦١: مُعاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کی وصیّت کی۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اگرچہ تم قتل کیے جاؤ اور جلائے جاؤ' اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہ کرنا اگرچہ وہ تمہیں حکم دیں کہ تم اپنے اہل اور مال سے الگ ہو جاؤ' فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا۔ جس شخص نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دی اللہ کا ذمہ اس سے بری ہے' تم ہرگز شراب نہ پینا کیونکہ شراب ہر قسم کی بے حیائی کی جڑ ہے' خود کو نافرمانی سے دور رکھنا' اس لیے کہ نافرمانی کی وجہ سے اللہ کی ناراضگی اترتی ہے۔ خود کو لڑائی سے بھاگنے سے بچاؤ' اگرچہ لوگ ہلاک ہو جائیں اور جب لوگوں پر موت طاری ہو

اور تم ان میں ہو تو تمہیں ثابت قدمی اختیار کرنا ہو گی نیز اپنے مال کو اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا اور ان سے ادب کی لاٹھی کو نہ اٹھانا اور اللہ کے بارے میں انہیں ڈراتے رہنا (احمد)

٦٢ - (١٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ، فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ، أَوِ الْإِيمَانُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد نبوت میں نفاق موجود تھا لیکن (نبوت کے بعد) آج کفر یا ایمان ہے (بخاری)

وضاحت: منافق اس شخص کو کہتے ہیں جو ایمان کا اظہار کرتا ہو لیکن اس کے باطن میں کفر ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تالیفِ قلبی کرتے ہوئے ظاہری اسلام کو قبول کر لیتے لیکن دورِ نبویؐ کے بعد تالیفِ قلبی کی مصلحت نہیں ہے لہٰذا جو کسی کا ظاہر ہو گا اس کے مطابق اس سے برتاؤ ہو گا (واللہ اعلم)

(۲) بَابٌ فِی الْوَسْوَسَةِ

(وسوسہ کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٣ - (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِیْ مَا وَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۳: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلا شبہ اللہ تعالٰی نے میری امت کے ان وسوسوں کو معاف کر دیا ہے جو ان کے دلوں میں رونما ہوتے ہیں جب تک کہ وہ وسوسہ کے مطابق کام نہیں کرتے یا اس کے ساتھ کلام نہیں کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: لغتِ عرب میں وسوسہ کا اطلاق پست آواز پر ہوتا ہے خیال رہے وسوسہ میں استقرار نہیں ہوتا' تردد دامن گیر رہتا ہے۔ اگر دل میں جنم لینے والے خیالات رَذیل کاموں کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ان خیالات کو وساوس کہا جاتا ہے اگر وہ اچھے کاموں کی طرف رجحان پیدا کرتے ہیں تو الہامات ہیں۔

اُمّتِ محمدیہ کی خصوصیّت ہے کہ ان کے "وسوسہ اختیاریہ" اور "وسوسہ ضروریہ" دونوں کو اللہ تعالٰی نے معاف کر دیا ہے اور وہ قابلِ مؤاخذہ نہیں ہیں۔ جبکہ سابقہ امتوں کے صرف "وسوسہ ضروریہ" کو اللہ نے معاف کیا ہے۔ "وسوسہ اختیاریہ" یہ ہے کہ خیالات دل میں جنم لیں اور مسلسل پرورش پاتے رہیں اور انسان بھی چاہے کہ ان خیالات کو عملی جامہ پہنائے اور لذّت حاصل کرے لیکن زندگی بھر ان آرزوؤں کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے' آرزوئیں خام ہی رہیں (واللہ اعلم)

٦٤ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَاَلُوْهُ: اِنَّا نَجِدُ فِیْ اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَنْ يَّتَكَلَّمَ بِهٖ! قَالَ: «اَوَ قَدْ وَجَدْتُمُوْهُ؟» قَالُوْا: نَعَمْ. قَالَ: «ذٰلِكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپؐ سے دریافت کیا کہ ہم اپنے دلوں میں ایسے خیالات پاتے

ہیں کہ ہم ان کو زبان پر لانا نہایت گناہ سمجھتے ہیں۔ آپؐ نے استفسار کیا' واقعی تم ایسے خیالات پاتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ تو صریح ایمان (کی علامت) ہے (مسلم)

٦٥ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِي الشَّيْطَانُ اَحَدَكُمْ، فَيَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلُ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ، فَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ وَلْيَنْتَهِ» متفق عليه.

۶۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان تمہارے پاس آتا ہے اور وہ اسے اس وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے کہ فُلاں کا خالق کون ہے؟ فُلاں کا خالق کون ہے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے کہ تیرے پروردگار کا خالق کون ہے؟ جب کوئی شخص اس قول تک پہنچ جائے تو وہ اعوذ باللہ کہے اور (اس سوچ سے) باز آجائے (بخاری' مسلم)

٦٦ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَآءَلُوْنَ حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللّٰهَ؟ فَمَنْ وَجَدَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئاً ؛ فَلْيَقُلْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا یہ اللہ ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ پس جو شخص اس خیال کو پائے وہ کہے کہ میرا اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان ہے۔
(بخاری' مسلم)

٦٧ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهُ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ». قَالُوْا: وَاِيَّاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَاِيَّايَ، وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ، فَلَا يَاْمُرُنِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۷: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس کا جن ساتھی اور فرشتہ ساتھی مقرر کیا گیا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' آپؐ کے ساتھ بھی مقرر ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ نے اس کے خلاف میری مدد کی ہے وہ میرا مطیع ہو گیا ہے وہ مجھے بس اچھے کام کا مشورہ دیتا ہے (مسلم)

٦٨ - (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان انسان میں خون کی طرح جاری و ساری رہتا ہے (بخاری' مسلم)

٦٩ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ بَنِيْ آدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ حِيْنَ يُوْلَدُ، فَيَسْتَهِلُّ صَارِخاً مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ، غَيْرَ مَرْيَمَ وَابْنِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی کسی عورت کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے پیدا ہونے کے وقت شیطان اس کو چوک مارتا ہے۔ بچہ اس کے چوک مارنے سے اونچی آواز کے ساتھ روتا ہے البتہ مریم علیہا السلام اور ان کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) اس سے مستثنیٰ ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ مریم علیہا السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت حاصل ہے جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل اور معجزات ایسے ہیں جو کسی دوسرے پیغمبر کے نہیں ہیں۔ یہ دونوں اس لیے مستثنیٰ ہیں کہ مریم علیہا السلام کی والدہ حَنّہ کی دعا کو اللہ نے قبول کیا ہے۔ سورت آلِ عمران آیت ۳۵ میں یہ دعا مذکور ہے۔

٧٠ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ نَزْغَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کے چیخنے کا سبب شیطان کا چوک مارنا ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٧١ - (٩) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اِبْلِيْسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعَثُ سَرَايَاهُ ، يَفْتِنُوْنَ النَّاسَ، فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا. فَيَقُوْلُ. مَا صَنَعْتَ شَيْئاً. قَالَ: ثُمَّ يَجِيْءُ اَحَدُهُمْ فَيَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهُ حَتّٰى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اِمْرَاَتِهِ. قَالَ: فَيُدْنِيْهِ مِنْهُ، وَيَقُوْلُ: نَعَمْ اَنْتَ». قَالَ الْاَعْمَشُ: اَرَاهُ قَالَ: «فَيَلْتَزِمُهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے بعد ازاں وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے کہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کے نزدیک اس شیطان کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ پرور ہوتا ہے۔ ایک شیطان ابلیس کے پاس آتا ہے اس کو اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا ہے۔ ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہیں کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بعد ازاں ایک اور شیطان آتا ہے' وہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے فُلاں انسان اور اس کی بیوی کے درمیان اختلاف

کی خلیج حائل کر دی ہے اور ان دونوں میں جُدائی کرا دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' شیطان اس کو اپنے قریب کرتا ہے اور (شاباش دیتے ہوئے) کہتا ہے تو بہت اچھا ہے۔ اعمش راوی بیان کرتا ہے میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا' "ابلیس اپنے شیطان ساتھی کے ساتھ معانقہ کرتا ہے" (مسلم)

٧٢۔(١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ مِنْ اَنْ يَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ فِيْ جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ، وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٧٢: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۃ العرب میں نماز ادا کرنے والے اس کو معبود بنائیں گے البتہ آپس میں جنگ و جدال ممکن ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٧٣۔(١١) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: «اِنِّيْ اُحَدِّثُ نَفْسِيْ بِالشَّيْءِ لِاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَتَكَلَّمَ بِهٖ. قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ رَدَّ اَمْرَهُ اِلَى الْوَسْوَسَةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

دوسری فصل

٧٣: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں اپنے دل میں ایسے خیالات پاتا ہوں' میرے نزدیک یہ بات پسندیدہ ہے کہ میں کوئلہ ہو جاؤں اس سے کہ میں ان خیالات کو زبان پر لاؤں۔ آپؐ نے فرمایا' تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے اس (ابلیس) کے معاملہ کو صرف وسوسہ اندازی تک رکھا (ابو داؤد)

٧٤۔(١٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ آدَمَ، وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً: فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِيْعَادٌ بِالشَّرِّ، وَتَكْذِيْبٌ بِالْحَقِّ. وَاَمَّا لَمَّةُ الْمَلَكِ فَاِيْعَادٌ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْحَقِّ. فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِكَ؛ فَلْيَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰى؛ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ [الرَّجِيْمِ] ». ثُمَّ قَرَاَ: ﴿اَلشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

٧٤: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' شیطان آدم کے بیٹے کے دل میں خیال ڈالتا ہے اور فرشتہ بھی خیال ڈالتا ہے۔ شیطان کا چوکا برائی کا وعدہ دینا ہے اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتے کا چوکا اچھے کام کا وعدہ کرنا ہے اور حق کی تصدیق کرنا ہے۔ جو شخص اس کا احساس

کرے تو وہ سمجھ لے کہ یہ اللہ کی جانب سے ہے۔ وہ اللہ کی تعریف کرے اور جو شخص دوسری بات کو پائے وہ اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔ پھر آپ نے قرآنِ پاک کی ایک آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "شیطان تم کو فقر کا وعدہ دیتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا مشورہ دیتا ہے۔" (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے کہا ہے یہ حدیث غریب ہے۔
وضاحت : علامہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس لیے کہ اس کی سند میں عطاء بن سائب راوی اختلاط والا ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۷۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۲۸)

٧٥ - (١٣) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا يَزَالُ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ ، حَتّٰى يُقَالَ: هٰذَا خَلَقَ اللهُ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ؟ فَإِذَا قَالُوْا ذٰلِكَ فَقُوْلُوْا: اَللهُ اَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُواً اَحَدٌ، ثُمَّ لْيَتْفُلْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثاً، وَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ فِيْ بَابِ خُطْبَةِ يَوْمِ النَّحْرِ اِنْ شَآءَ اللهُ تَعَالٰى .

۷۵ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' لوگ ہمیشہ سوال کرتے رہیں گے حتیٰ کہ کہا جائے گا اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟ جب لوگ یہ کلمہ کہنے لگیں تو تم کہو' اللہ ایک ہے' اللہ بے نیاز ہے' نہ اس نے کسی کو جنا نہ اس کو کسی نے جنا ہے اور اس کا کوئی مثل نہیں ہے۔ بعد ازاں دائیں جانب تین بار تھوک پھینکے اور شیطان مردود سے پناہ طلب کرے۔
(ابوداؤد)
اور عنقریب ہم عمرو بن احوص سے (مروی) حدیث کو خطبہ یومُ النحر کے باب میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔
وضاحت : اس حدیث کی سند میں سَلَمہ بن فضل راوی قابلِ حُجّت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۱۹۲' مرعاتُ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۵۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٦ - (١٤) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَنْ يَّبْرَحَ النَّاسُ يَتَسَاءَلُوْنَ، حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللهُ خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؟» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ . وَلِمُسْلِمٍ: «قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: اِنَّ اُمَّتَكَ لَا يَزَالُوْنَ يَقُوْلُوْنَ: مَا كَذَا؟ مَا كَذَا؟ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللهُ خَلَقَ الْخَلْقَ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ؟» .

تیسری فصل

۷۶ : انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ

ہمیشہ دریافت کرتے رہیں گے یہاں تک کہ کہا جائے گا' یہ اللہ ہے اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا ہے' اللہ کا خالق کون ہے؟ (بخاری)

اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا' اللہ عزّوجل کا قول ہے کہ "آپؐ کی اُمت ہمیشہ کہتی رہے گی یہ کیا ہے' یہ کیا ہے؟ یہاں تک کہ کہیں گے یہ اللہ ہے جس نے مخلوق کو پیدا کیا ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے؟"

۷۷ ـ (۱۵) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ حَالَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ صَلَاتِیْ وَبَیْنَ قِرَآءَتِیْ یُلَبِّسُهَا عَلَیَّ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ذَاكَ شَیْطَانٌ یُّقَالُ لَهٗ خِنْزَبٌ، فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ، وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِكَ ثَلَاثًا» فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَاَذْهَبَهُ اللّٰهُ عَنِّیْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! شیطان میرے' میری نماز اور میری قرأت کے درمیان حائل ہو جاتا ہے' مجھ پر قرأت کو خلط ملط کر دیتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ شیطان ہے جس کا نام "خنزب" ہے جب تو اسے محسوس کرے تو اللہ کے ساتھ اس سے پناہ طلب کر اور اپنے بائیں جانب تین بار تھوک دے (عثمانؓ کہتے ہیں) میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس وسوسہ کو ختم کر دیا (مسلم)

۷۸ ـ (۱۶) **وَعَنِ** الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلًا سَاَلَهٗ فَقَالَ: اِنِّیْ اَهِمُ فِیْ صَلَاتِیْ فَیَكْثُرُ ذٰلِكَ عَلَیَّ، فَقَالَ لَهٗ: اِمْضِ فِیْ صَلَاتِكَ، فَاِنَّهٗ لَنْ یَّذْهَبَ ذٰلِكَ عَنْكَ حَتّٰی تَنْصَرِفَ وَاَنْتَ تَقُوْلُ: مَا اَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸: قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں' ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ مجھے نماز میں وہم رہتا ہے اور کثرت سے رہتا ہے؟ قاسمؒ نے اس سے کہا' تو نماز میں مشغول رہ' تجھ سے وہم نہیں جائے گا یہاں تک کہ تو نماز سے فارغ ہو جائے گا اور تو کہہ رہا ہو گا کہ میں نے نماز کو مکمل نہیں کیا (مالک)

وضاحت: یہ روایت امام مالکؒ کے بلاغات سے ہے۔ سُفیان ثوریؒ کا قول ہے کہ امام مالکؒ کے بلاغات کی اسناد قوی ہیں (مرعاۃ المفاتیح جلد۱ صفحہ۱۵۷)

(۳) بَابُ الْإِيْمَانِ بِالْقَدْرِ

(تقدیر پر ایمان لانا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۹ - (۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ» قَالَ: «وَ[كَانَ] عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ نے تمام مخلوق کی تقدیر کو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال قبل تحریر کر دیا تھا اور اس کا عرش پانی پر تھا (مسلم)

۸۰ - (۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتّٰى الْعِجْزُ وَالْكَيْسُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر چیز تقدیر کے ساتھ ہے یہاں تک کہ عجز اور دانائی بھی (مسلم)

۸۱ - (۳) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِحْتَجَّ آدَمُ وَمُوْسٰى عِنْدَ رَبِّهِمَا، فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى؛ قَالَ مُوْسٰى: اَنْتَ آدَمُ الَّذِيْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ، وَنَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ، وَاَسْجَدَ لَكَ مَلَائِكَتَهٗ، وَاَسْكَنَكَ فِيْ جَنَّتِهٖ، ثُمَّ اَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيْئَتِكَ اِلَى الْاَرْضِ؟ قَالَ آدَمُ: اَنْتَ مُوْسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِرِسَالَتِهٖ وَبِكَلَامِهٖ، وَاَعْطَاكَ الْاَلْوَاحَ فِيْهَا تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ، وَقَرَّبَكَ نَجِيًّا، فَبِكَمْ وَجَدْتَ اللّٰهَ كَتَبَ التَّوْرَاةَ قَبْلَ اَنْ اُخْلَقَ؟ قَالَ مُوْسٰى: بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا. قَالَ آدَمُ: فَهَلْ وَجَدْتَ فِيْهَا ﴿وَعَصٰى آدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى﴾؟ قَالَ:

نَعَمْ . قَالَ : اَفَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی اَنْ عَمِلْتُ عَمَلاً [قَدْ] كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ اَنْ اَعْمَلَهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَنِیْ بِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً؟» قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «فَحَجَّ آدَمُ مُوْسٰى» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۸۱ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار کے ہاں جھگڑا کیا تو آدم علیہ السلام' موسیٰ علیہ السلام پر غالب آ گئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اعتراض کیا اور کہا' آپ وہ آدم ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا اور آپ کو اپنی جنت میں آباد کیا پھر آپ نے اپنی غلطی سے لوگوں کو زمین پر اتار دیا۔ آدم علیہ السلام نے کہا' آپ وہ موسیٰ ہیں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رسالت اور کلام کرنے کے ساتھ منتخب کیا اور آپ کو کتاب کی تختیاں عطا کیں جن میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور آپ کے ساتھ سرگوشی کر کے آپ کو اپنا قرب عطا کیا۔ آپ کتنا عرصہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے "تورات" کو میرے پیدا کرنے سے پہلے تحریر فرمایا؟ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا' چالیس سال پہلے۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' بھلا آپ نے اس میں پایا ہے کہ آدم نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی (اور) وہ راہ صواب سے بھٹک گیا؟ انہوں نے جواب دیا' درست ہے۔ انہوں نے کہا' کیا آپ مجھے ایسے عمل پر ملامت کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس سال قبل تحریر کر دیا تھا کہ میں وہ کام کروں گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پس آدم علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ حاصل ہو گیا (مسلم)

وضاحت : آدم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ مناظرہ عالم برزخ میں ہوا اور آسمان میں ان کی ارواح کی ملاقات ہوئی۔ اس حدیث میں موسیٰ علیہ السلام کا یہ کہنا کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا۔ اس کو ہم ظاہر پر محمول کریں گے' اس کی کیفیت اور تشبیہ بیان کیے بغیر اس پر ایمان رکھیں گے ہرگز تاویل نہیں کریں گے۔

فرشتوں کا آدم علیہ السلام کو احتراماً" سجدہ کرنا دراصل اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت ہے اور یہ پہلی امتوں میں مشروع تھا۔ اُمّتِ محمدیہ میں مشروع نہیں ہے۔ امام بغویؒ کا قول زیادہ صحیح ہے کہ سجدہ لغوی تھا یعنی تواضع اور جھکنے کی شکل تھا' جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے یوسف علیہ السلام کو سجدہ کیا تھا لیکن اسلام میں یہ سجدہ باطل قرار دیا گیا۔ اب جھکنا بھی نہیں ہے۔

تقدیر کا سہارا لیتے ہوئے گناہ کے ارتکاب پر خود کو دلیر کرنا قباحت اور بے شرمی ہے۔ اس کا شرعاً" اور عقلاً" کچھ جواز نہیں ہے لیکن کسی نافرمانی کے صادر ہونے پر پریشانی اور غم کو دور کرنے کے لیے تقدیر کا سہارا لینا درست ہے جیسا کہ آدم علیہ السلام نے خود کو تسلی دی اور اپنی بے چینی کو رفع کیا۔ بہرحال مصائب میں تقدیر کا سہارا لینا درست ہے' گناہ میں ناجائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے (مدارج السالکین جلد ا صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۱)

۸۲ - (٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ : «اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِّثْلَ

ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِّثْلَ ذٰلِكَ ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ اِلَيْهِ مَلَكاً بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ : فَيَكْتُبُ عَمَلَهُ، وَاَجَلَهُ وَرِزْقَهُ، وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ ، فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا. وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۲: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو صادق اور مصدوق ہیں' نے ہمیں بتایا ہے کہ تم میں سے ہر شخص کی تخلیق اس کی والدہ کے رحم میں چالیس دن نطفہ کی شکل میں رہتی ہے۔ بعد ازاں چالیس روز جما ہوا خون۔ پھر چالیس روز گوشت کا ٹکڑا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ اس کی جانب ایک فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتے ہیں۔ فرشتہ اس کے اعمال' اس کی تقدیر' اس کا رزق اور اس کے بدبخت یا نیک بخت ہونے کو تحریر کرتا ہے۔ پھر اس میں روح کو ودیعت کیا جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تم میں سے ایک شخص جنت والوں کے اعمال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر سبقت لے جاتی ہے تو وہ دوزخیوں والے اعمال کرنے لگ جاتا ہے تو وہ دوزخ میں داخل ہو جاتا ہے اور تم میں سے ایک شخص دوزخیوں والے افعال کرتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ باقی رہ جاتا ہے پھر اس پر تقدیر غالب آ جاتی ہے (اور) وہ جنتیوں جیسے اعمال کرنے لگ جاتا ہے تو وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (بخاری' مسلم)

٨٣ - (٥) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ایک بندہ دوزخیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے جب کہ وہ جنت والوں سے ہوتا ہے اور جنتیوں والے اعمال کرتا رہتا ہے جب کہ وہ دوزخ والوں سے ہوتا ہے۔ بس اعمال کا اعتبار تو خاتمہ کے ساتھ ہے (بخاری' مسلم)

٨٤ - (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دُعِيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلٰى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْاَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! طُوْبٰى لِهٰذَا، عُصْفُوْرٌ مِّنْ عَصَافِيْرِ الْجَنَّةِ، لَمْ يَعْمَلِ السُّوْءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ. فَقَالَ: «اَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ يَا عَائِشَةُ ! اِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ اَهْلاً، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِيْ اَصْلَابِ آبَائِهِمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کے ایک بچے کے جنازے پر دعوت دی گئی۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس بچے کے لیے خوشی ہے' یہ تو جنت کے پرندوں میں سے ایک پرندہ ہے۔ اس سے کوئی برا فعل سرزد نہیں ہوا بلکہ اس نے (بُرے اعمال کرنے کے وقت کو ہی) نہیں پایا۔ آپؐ نے فرمایا' عائشہ (تیرا اعتقاد یہ ہے) جب کہ صحیح بات اس کے خلاف ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے جنّت کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا' ان کو جنّت کے لیے پیدا کیا جب کہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے اور دوزخ کے لیے کچھ لوگوں کو پیدا فرمایا' ان کو اللہ تعالیٰ نے دوزخ کے لیے پیدا فرمایا جب کہ وہ اپنے آباء کی پشت میں تھے (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی اس وقت پر محمول ہو گا جب کہ آپ کو ابھی مسلمانوں کے بچوں کی فطرت کے بارے میں علم نہیں تھا۔ اُمّت کے علماء کا اس پر اجماع ہے کہ مسلمانوں کے بچّے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں وہ جنّت میں ہوں گے۔ کتابُ اللہ اور سُنّتِ صحیحہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔
(مرعاتُ المفاتیح جلد ا صفحہ ۱۴۸)

۸۵ - (۷) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ؟ قَالَ: «اِعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ؛ اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ [اَهْلِ] السَّعَادَةِ، وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ [اَهْلِ] الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَاَ: ﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى﴾ اَلْآيَة». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ دوزخ یا جنت میں متعین ہو چکا ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے عمل کرنا ترک نہ کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا' عمل کرتے رہو ہر شخص کو اس عمل کی توفیق دی جائے گی جس کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو شخص (اللہ کے علم میں) سعادت والوں سے ہے' اس کو سعادت کے عمل کی توفیق حاصل ہو گی اور جو شخص (اللہ کے علم میں) بدبخت لوگوں سے ہے' اس کو بدبخت بننے کی توفیق ملے گی۔ بعد ازاں آپؐ نے قرآنِ پاک کی ایک آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "جس شخص نے عطیہ دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی" (بخاری' مسلم)

۸۶ - (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهٗ مِنَ الزِّنَا، اَدْرَكَ ذٰلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَنّٰى وَتَشْتَهِيْ، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذٰلِكَ وَيُكَذِّبُهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ: «كُتِبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَصِيْبُهٗ مِنَ الزِّنَا، يُدْرِكُ ذٰلِكَ لَا

مُحَالَةَ، اَلْعَيْنَانِ زِنَاهُمَا النَّظْرُ ، وَالْاُذُنَانِ: زِنَاهُمَا الْاِسْتِمَاعُ ، وَاللِّسَانُ زِنَاهُ الْكَلَامُ ، وَالْيَدُ زِنَاهَا الْبَطْشُ ، وَالرِّجْلُ زِنَاهَا الْخُطَا ، وَالْقَلْبُ يَهْوِي وَيَتَمَنّٰى، وَيُصَدِّقُ ذٰلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ».

۸۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کے حصّے کو ثبت کر دیا ہے وہ لازمی طور پر اس کو پائے گا پس آنکھ کا زنا دیکھنا ہے اور زبان کا زنا بولنا ہے اور (انسان کا) نفس آرزوئیں کرتا ہے اور شہوت پر آمادہ ہوتا ہے اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے اور اس کی تکذیب کرتی ہے (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' آدم کے بیٹے پر اس کے زنا کا حصہ ثبت ہے وہ لازمی طور پر اس کو پانے والا ہے' آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے' کانوں کا زنا سننا ہے اور زبان کا زنا کلام کرنا ہے' ہاتھ کا زنا پکڑنا ہے اور پاؤں کا زنا چل کر جانا ہے اور دل خواہشات کو ابھارتا ہے اور آرزوئیں پیدا کرتا ہے (لیکن) شرمگاہ اس کی (کبھی) تصدیق کرتی ہے اور (کبھی) تکذیب کرتی ہے۔

وضاحت: اصل زنا شرمگاہ کو حرام جگہ پر استعمال کرنا ہے یہی بڑا زنا ہے اور اگر شرمگاہ محفوظ ہے تو زنا کا جرم بڑا نہیں ہو گا۔ اس کے علاوہ دیگر عوامل کا زنا استغفار' وضو اور نماز کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے' اس لیے کہ یہ زنا کے مقدمات ہیں اصل زنا نہیں ہے (واللہ اعلم)

۸۷ -(۹) **وَعَنْ** عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ قَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُوْنَ فِيْهِ؟ اَشَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ سَبَقَ، اَوْ فِيْمَا يَسْتَقْبِلُوْنَ بِهِ مِمَّا اَتَاهُمْ بِهِ نَبِيُّهُمْ وَثَبَتَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ؟ فَقَالَ: «لَا، بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضٰى فِيْهِمْ، وَتَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوَّاهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوَاهَا﴾ ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷: عمران بن حُصَیْن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُزَینہ (قبیلہ) کے دو انسانوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں کہ لوگ جو آج عمل کرتے ہیں اور اس میں مشقّت اٹھاتے ہیں کیا وہ ایسا عمل ہے کہ ان کے بارے میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ازل میں ان کی تقدیر میں ثبت ہو چکا ہے یا وہ عمل زمانہ مستقبل میں ہے کہ اس عمل کے بارے میں ان کے پیغمبر نے انہیں مطلع کیا ہے اور اس کے بارے میں ان پر حجت قائم ہوئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں! بلکہ وہ عمل ایسا ہے کہ ازل میں اس کا فیصلہ ہو چکا ہے اور ان کے بارے میں ثابت ہے اور اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "اور انسان کی قسم اور اس کی جس نے اس (کے اعضاء) کو برابر کیا پھر اس کو بدکاری (سے بچنے) اور پرہیزگاری کی سمجھ دی" (مسلم)

۸۸ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ

شَابٌّ ، وَاَنَا اَخَافُ عَلٰى نَفْسِي الْعَنَتَ ، وَلَا اَجِدُ مَا اَتَزَوَّجُ بِهِ النِّسَآءَ، كَاَنَّهُ يَسْتَاذِنُهُ فِي الْاِخْتِصَاءِ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَسَكَتَ عَنِّيْ، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِ عَلٰى ذٰلِكَ اَوْ ذَرْ» رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جواں سال ہوں اور میں اپنے نفس پر زنا میں واقع ہونے سے ڈرتا ہوں اور میرے پاس اتنا مال نہیں ہے کہ جس کے ساتھ میں نکاح کر سکوں۔ گویا کہ وہ آپؐ سے خصی ہونے کی اجازت طلب کر رہا تھا۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے پہلے کی طرح عرض کیا' آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ پھر میں نے پہلے کی طرح سوال کو دہرایا۔ آپؐ میرے سوال پر خاموش رہے۔ میں نے پھر پہلے کی طرح وہی سوال کیا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوہریرہ! قلم (لکھ کر) خشک ہو چکا ہے جس کو تو ملنے والا ہے (تجھے اختیار ہے) خصی ہو یا نہ ہو (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو خصی کرنے کی اجازت نہیں دی بلکہ یہ امر بطورِ تہدید کے ہے جیسا کہ قرآنِ پاک میں سورۃُ الروم آیت ۳۰ میں ہے (جس کا ترجمہ ہے) "پس جو شخص چاہتا ہے ایمان لے آئے اور جو شخص چاہتا ہے کافر ہو جائے۔" مذکورہ آیت میں اختیار نہیں ہے بلکہ تہدید ہے۔ ظاہر ہے کہ کافر ہونے کا اللہ کی جانب سے اختیار نہیں ہے جیسا کہ خصی ہونے کا اختیار نہیں ہے اور لفظ (او) برابری کے معنیٰ میں ہے۔ دونوں برابر ہیں۔ تقدیر کے مطابق عمل ہو گا (واللہ اعلم)

۸۹ - (۱۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ قُلُوْبَ بَنِيْ آدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَّاحِدٍ، يَصْرِفُهُ كَيْفَ يَشَآءُ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام انسانوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان ایک دل کی طرح ہیں جیسے وہ چاہتا ہے پھیرتا ہے۔ بعدازاں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی "اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی فرمانبرداری کی جانب مائل کر دے۔" (مسلم)

۹۰ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ، فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ اَوْ يُنَصِّرَانِهِ اَوْ يُمَجِّسَانِهِ ، كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَآءَ . هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَآءَ ؟ ثُمَّ يَقُوْلُ: ﴿فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ﴾» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان کا ہر بچہ اسلام پر پیدا ہوتا ہے پس اس کے والدین اس کو یہودی بنا لیتے ہیں یا عیسائی بنا لیتے ہیں یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چارپائے اپنے بچے کو تامُ الخِلقت پیدا کرتے ہیں۔ کیا تم ان میں سے کسی بچے کو کٹے ہوئے کان والا پاتے ہو؟ پھر ابوہریرہؓ نے آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ کی فطرت ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے اللہ کی مخلوق میں تبدیلی نہیں ہے' یہ دین (اسلام بالکل) سیدھا ہے اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے"
(بخاری' مسلم)

٩١ - (١٣) وَعَنْ أَبِي مُوسَى [الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ، وَلَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَنَامَ، يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ، يُرْفَعُ إِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ، وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ، حِجَابُهُ النُّورُ، لَوْ كَشَفَهُ لَأَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى إِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۱: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے پانچ باتیں فرمائیں' آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کو نیند نہیں آتی اور اس کے لیے لائق نہیں کہ وہ سوئے۔ وہ ترازو کو نیچا اور اونچا کرتا ہے۔ اس کے سامنے رات کے اعمال دن کے اعمال سے قبل اور دن کے اعمال رات کے اعمال سے قبل پیش کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو نور نے ڈھانپ رکھا ہے۔ اگر وہ نور کے حجاب کو زائل کر دے تو اس کی ذات کے جلال کے انوار ان تمام چیزوں کو راکھ کر دیں جہاں تک اللہ تعالیٰ کی نظر پہنچتی ہے (جب کہ اللہ تعالیٰ کی نظر اس کی تمام مخلوق پر محیط ہے پس تمام مخلوق راکھ کا ڈھیر ہو جائے گی) (مسلم)

٩٢ - (١٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَدُ اللّٰهِ مَلْأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةٌ، سَحَّاءُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مُذْ خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَبِيَدِهِ الْمِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «يَمِينُ اللّٰهِ مَلْأَى - قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ مَلْآنُ - سَحَّاءُ لَا يَغِيضُهَا شَيْءٌ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ».

۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے' لگاتار بے دریغ خرچ کرنے سے اس میں کمی نہیں آتی وہ رات دن دے رہا ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس نے آسمان و زمین کی تخلیق سے کتنا خرچ کیا ہے؟ اس خرچ کرنے سے اس کے ہاتھ میں کمی نہیں آتی' اس کا عرش پانی پر ہے اور اس کے ہاتھ میں ترازو ہے وہ اس کو نیچا کرتا ہے اور اونچا کرتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کا دایاں ہاتھ بھرا ہوا ہے۔ ابنِ نمیرؒ نے کہا ہے کہ بھرا ہوا

ہے' ہمیشہ دینے والا ہے' کوئی چیز رات اور دن میں اسے کم نہیں کرتی۔

٩٣ - (١٥) وَعَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِيْنَ، قَالَ: «اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی (نابالغ) اولاد کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ انہوں نے کیا عمل کرنا تھا (یعنی توقف اختیار کیا جائے) (بخاری' مسلم)

وضاحت: مشرکین کے بچے جو بچپن میں فوت ہو جاتے ہیں' ان کے بارے میں ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت میں ہے جس کو چاہے جنّت میں داخل کرے جس کو چاہے دوزخ میں بھیجے۔ زیادہ صحیح یہ ہے کہ وہ بچے جنّت میں ہوں گے۔ اس کی دلیل اللہ ربُّ العزت کا یہ ارشادِ مبارک بھی ہے (جس کا ترجمہ ہے) "ہم کسی کو (اس وقت تک) عذاب میں گرفتار نہیں کرتے جب تک کہ ہم ان میں کسی پیغمبر کو نہ بھیجیں۔" امام بخاریؒ، شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ اور امام ابنِ قیمؒ کا بھی یہی مسلک ہے (مرعاتُ المفاتیح جلد ا صفحہ ۱۸۰)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩٤ - (١٦) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ لَهُ: أُكْتُبْ. فَقَالَ: مَا أَكْتُبُ؟ قَالَ: أُكْتُبِ الْقَدَرَ. فَكَتَبَ مَا كَانَ هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ إِسْنَاداً

دوسری فصل

۹۴: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو پیدا فرمایا وہ قلم ہے۔ اس سے کہا' تو تحریر کر۔ اس نے دریافت کیا' میں کیا لکھوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' تقدیر لکھ۔ چنانچہ قلم نے جو ہو چکا اور جو کچھ ابد تک ہونے والا ہے' سب تحریر کر دیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب ہے۔

وضاحت: صحیح مسلم میں مروی حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر کو ثبت فرمایا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کا عرش پانی پر تھا۔ معلوم ہوا کہ قلم پیدا کرنے سے پہلے عرش کو پیدا کیا اور ایک روایت میں ہے کہ پانی ہوا پر تھا تو پانی سے پہلے ہوا کو پیدا فرمایا۔ قلم کی اولیت اضافی ہے حقیقی نہیں ہے۔ یہ حدیث کہ اللہ نے پہلے عقل کو پیدا فرمایا ثابت نہیں ہے (واللہ اعلم)

٩٥ - (١٧) وَعَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْ آدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ الآيَة، قَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُسْاَلُ عَنْهَا فَقَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِيْنِه، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَعْمَلُوْنَ، ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ [بِيَدِهِ] فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً، فَقَالَ: خَلَقْتُ هٰؤُلَاءِ لِلنَّارِ، وَبِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ يَعْمَلُوْنَ. فَقَالَ رَجُلٌ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ اِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ؛ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ الْجَنَّةَ، وَاِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ؛ اِسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى يَمُوْتَ عَلٰى عَمَلٍ مِّنْ اَعْمَالِ اَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلَهُ بِهِ النَّارَ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۹۵: مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا (جس کا ترجمہ ہے) "جب تیرے پروردگار نے آدم علیہ السلام کے بیٹوں کی پشت سے ان کی اولاد کو نکالا۔" عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا۔ پھر ان کی پیٹھ پر اپنا دایاں ہاتھ پھیرا' اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا' میں نے ان کو جنّت کے لیے پیدا فرمایا ہے۔ یہ لوگ جنتیوں کے اعمال کریں گے۔ پھر ان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ اس سے اولاد کو نکالا اور فرمایا' میں نے ان کو دوزخ کے لیے پیدا فرمایا ہے اور یہ دوزخیوں والے اعمال کریں گے۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! پھر عمل کا کیا (فائدہ) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جنّت کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جنت والوں جیسے کام کرواتا ہے یہاں تک کہ وہ جنّت والوں کے اعمال پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ان اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل فرماتا ہے اور جب کسی شخص کو دوزخ کے لیے پیدا فرماتا ہے تو اس سے دوزخیوں والے کام کرواتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ دوزخیوں والے عمل پر فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخیوں والے عمل کی وجہ سے دوزخ میں داخل فرما دیتا ہے (مالک' ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' اس لیے کہ مسلم بن یسار نے عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا ہے لیکن معنیٰ کے لحاظ سے یہ حدیث حسن درجہ کی ہے۔ امام ترمذیؒ کی عادت ہے کہ وہ منقطع اور مرسل احادیث کو شواہد کی وجہ سے حسن قرار دیتے ہیں (واللہ اعلم)

۹۶ - (۱۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَفِيْ يَدَيْهِ كِتَابَانِ، فَقَالَ: «اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ؟» قُلْنَا: لَا، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا. فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى: «هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ، فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى آخِرِهِمْ، فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ

اَبَدًا». ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ : «هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَآءُ اَهْلِ النَّارِ، وَاَسْمَاءُ آبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ، ثُمَّ اَجْمَلَ عَلٰى آخِرِهِمْ؛ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا». فَقَالَ اَصْحَابُهٗ: فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ؟ فَقَالَ: «سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا ؛ فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ . وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ» . ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ: «فَرَغَ رَبُّكُمْ مِّنَ الْعِبَادِ ﴿فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ﴾ » رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۶ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے' آپؐ کے دونوں ہاتھوں میں دو کتابیں تھیں۔ آپؐ نے استفسار فرمایا' کیا تم جانتے ہو کہ یہ دونوں کتابیں کیا ہیں؟ ہم نے عرض کیا' نہیں! اے اللہ کے رسول! البتہ اگر آپؐ ہمیں مطلع کریں۔ آپؐ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا' جو آپؐ کے دائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب ربُّ العالمین کی جانب سے ہے اس میں جنتیوں' ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں۔ بعدازاں آخر میں ان کا میزان درج کیا گیا ہے۔ اب کبھی ان میں زیادتی یا کمی نہیں ہو گی۔ بعد ازاں آپؐ نے اس کتاب کے بارے میں فرمایا' جو آپؐ کے بائیں ہاتھ میں تھی کہ یہ کتاب رب العالمین کی طرف سے ہے اس میں دوزخیوں' ان کے آباء اور ان کے قبائل کے نام ہیں پھر آخر میں میزان لگایا گیا ہے۔ کبھی ان میں زیادتی اور کمی نہیں ہو گی۔ آپؐ کے صحابہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! تو پھر عمل کا کیا (فائدہ) ہے؟ جب کہ اس سے فراغت ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' استقامت اختیار کرو اور سیدھی راہ پر چلو۔ اس لیے کہ جنتیوں کا خاتمہ جنت والوں کے اعمال کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے اعمال بھی کرتے رہے ہوں۔ اور دوزخیوں کا خاتمہ دوزخ والوں کے اعمال کے ساتھ ہوتا ہے اگرچہ (پہلے) وہ کیسے ہی اعمال کرتے رہے ہوں۔ بعدازاں آپؐ نے دونوں ہاتھوں کو ہلایا اور دونوں کتابوں کو پھینک دیا اور فرمایا' تمہارا پروردگار بندوں سے فارغ ہو چکا ہے (لوگوں کی) ایک جماعت جنّت میں ہے اور ایک جماعت دوزخ میں ہے (ترمذی)

۹۷ - (۱۹) وَعَنْ اَبِيْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا، وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ، وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا؟ قَالَ: «هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۹۷ : ابوخزامہ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا' میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ دم کرنے کے بارے میں فرمائیں جو ہم کرتے ہیں اور دوا کے بارے میں بتائیں جس کے ساتھ ہم علاج کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدابیر جو ہم اختیار کرتے ہیں۔ کیا یہ اللہ کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' یہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہیں (احمد' ترمذی' ابنِ ماجہ)

۹۸ - (۲۰) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ، فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ، حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیٔ فِیْ وَجْنَتَیْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ: «اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ؟! اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ، عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَنْ لَّا تَتَنَازَعُوْا فِیْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب کہ ہم (مسئلہ) تقدیر کے بارے میں جھگڑا کر رہے تھے۔ آپؐ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ کا چہرہ (مبارک) سرخ ہو گیا (یوں معلوم ہوتا تھا) گویا کہ آپؐ کے دونوں رخساروں میں انار کے دانے نچوڑے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تمہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے یا میں اس بات کے ساتھ تمہاری جانب بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ تباہ و برباد ہو گئے جب انہوں نے تقدیر کے بارے میں جھگڑا کیا۔ میں تم پر واجب کرتا ہوں' میں تم پر واجب کرتا ہوں کہ تم تقدیر کے بارے میں جھگڑا نہ کرو (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں صالح راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۶۷)

۹۹ - (۲۱) وَرَوٰی ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ، عَنْ اَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهٖ

۹۹: اور ابنِ ماجہ نے اس کی مثل عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شعیب کے دادا سے بیان کیا۔

وضاحت: عمروؒ شعیب سے روایت کرتے ہیں اور شعیب اپنے دادا عبداللہ بن عمروؓ سے روایت کرتے ہیں یعنی شعیب کا سماع اپنے دادا عبداللہ سے ثابت ہے۔ عبداللہ نے اپنے پوتے شعیب کی پرورش کی۔ شعیب کے والد محمد اس وقت فوت ہو گئے جب شعیب ابھی کم سن ہی تھے۔ اس بناء پر عمرو بن شعیب عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ کی روایت مرسل اور منقطع نہیں ہے بلکہ متصل ہے اور حسن کے درجہ سے کم نہیں ہے بشرطیکہ عمرو تک اسناد صحیح ہو۔ (واللہ اعلم)

۱۰۰ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَرْضِ، فَجَآءَ بَنُوْ آدَمَ عَلٰی قَدْرِ الْاَرْضِ، مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْیَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَیْنَ ذٰلِكَ، وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ، وَالْخَبِیْثُ وَالطَّیِّبُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۰۰: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو تمام زمین سے حاصل کی گئی (مٹی کی) مٹھی سے پیدا فرمایا۔ پس آدم کی اولاد زمین کے رنگوں پر آئی۔ ان میں سرخ' سفید اور سیاہ رنگ کے ہیں؟ کچھ ان کے

درمیان ہیں اور کچھ نرم مزاج اور سخت مزاج ہیں اور کچھ بدخصلت اور نیک عادت ہیں (احمد' ترمذی' ابوداؤد)

۱۰۱ - (۲۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ خَلْقَهُ فِيْ ظُلْمَةٍ، وَأَلْقَىٰ عَلَيْهِمْ مِنْ نُوْرِهِ، فَمَنْ اَصَابَهُ مِنْ ذٰلِكَ النُّوْرِ اهْتَدٰى، وَمَنْ اَخْطَاهُ ضَلَّ، فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ: جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰى عِلْمِ اللّٰهِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۰۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے' اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق (جنوں اور انسانوں) کو ظلمت (یعنی شہوت) والے پیدا کیا پھر ان پر اپنی روشنی کو ڈالا۔ جس کو یہ نور مل گیا وہ ہدایت پا گیا اور جس کو یہ نور نہ ملا وہ گمراہ ہو گیا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اللہ کے علم کے مطابق قلم (کی تحریر) خشک ہو چکی ہے (احمد' ترمذی)

۱۰۲ - (۲٤) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ: «يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ! ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ» فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهِ، هَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا؟ قَالَ: «نَعَمْ؛ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ، يُقَلِّبُهَا كَيْفَ يَشَآءُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۰۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت کے ساتھ یہ دعا فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثابت فرما۔" میں نے عرض کیا' اے اللہ کے پیغمبر! ہم آپؐ پر اور جس چیز کو جو آپؐ لائے ہیں' اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ کیا آپؐ ہمارے بارے میں خائف ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! اس لئے کہ دل تو اللہ کی دو انگلیوں کے درمیان ہیں اللہ جیسے چاہتا ہے دلوں کو پھیر دیتا ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)

۱۰۳ - (۲۵) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشَةٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ يُقَلِّبُهَا الرِّيَاحُ ظَهْرًا لِّبَطْنٍ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۳: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دل کی مثال اس "پَر" کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں ہے اور ہوائیں اسے اوپر نیچے الٹتی پلٹتی ہیں (احمد)

۱۰٤ - (۲٦) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ: يَّشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ، وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ، وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ، وَيُؤْمِنُ بِالْقَدْرِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۱۰۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں جب تک کہ وہ چار چیزوں پر ایمان نہ لائے۔ وہ اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں اللہ کا پیغمبر ہوں' اس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور موت پر اس کا ایمان ہو نیز مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور تقدیر پر اس کا ایمان ہو (ترمذی' ابن ماجہ)

۱۰۵ - (۲۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيْبٌ: الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۵: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری امت سے دو جماعتیں ایسی ہیں جن کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں' وہ مُرجِئَہ اور قَدریہ ہیں۔
(ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت ۱: مُرجِئَہ فرقے کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے ساتھ معصیت کچھ نقصان نہیں دیتی جیسا کہ کفر کے ساتھ فرمانبرداری کا کچھ فائدہ نہیں ہے۔ ان کے نزدیک ایمان قول اور تصدیق کا نام ہے' وہ عمل کو قول اور تصدیق سے مؤخر کرتے ہیں۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بندے کو اپنے افعال کا خالق تسلیم کرتے ہیں اور تقدیر پر ان کا ایمان نہیں ہے۔ نیز حدیث میں اسلام کی نفی سے مقصود کامل ایمان کی نفی ہے مطلق ایمان کی نفی نہیں ہے۔

وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن نزار اور نزار بن حیان دونوں راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۵۹)

۱۰۶ - (۲۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَسْفٌ وَّمَسْخٌ، وَّذٰلِكَ فِي الْمُكَذِّبِيْنَ بِالْقَدَرِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت میں زمین میں دھنس جانا اور شکلیں تبدیل ہو جانا ہو گا اور یہ ان لوگوں میں ہو گا جو تقدیر کو جھٹلانے والے ہیں (ابوداوٗد) اور امام ترمذیؒ نے اس کی مثل روایت کیا ہے۔

۱۰۷ - (۲۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَإِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قدریہ (فرقہ) اس اُمّت کے مجوسی ہیں' اگر وہ بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت نہ کرو اور اگر وہ فوت ہو جائیں تو ان کے جنازے پر نہ جاؤ (احمد' ابوداوٗد)

وضاحت: مجوسی اس بات کے قائل ہیں کہ اس جہاں کے دو خدا ہیں' ایک خدا خیر کا خالق ہے' اس کا نام یزدان ہے۔ دوسرا خدا شر کا خالق ہے' اس کا نام رہرمن ہے۔ قدریہ فرقہ کے لوگ بھی خیر کو اللہ سے کہتے ہیں اور شر کو اپنے نفس سے کہتے ہیں (مرعات جلدا صفحہ ۱۹۶۔ ۱۹۷)

۱۰۸ - (۳۰) **وَعَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُجَالِسُوْٓا اَهْلَ الْقَدْرِ وَلَا تُفَاتِحُوْهُمْ» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قدریہ کے ساتھ مجالست نہ کرو اور نہ ہی ان کی جانب اپنے فیصلے لے جاؤ (ابوداؤد)

۱۰۹ - (۳۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُّجَابُ: الزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ، وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ، وَالْمُتَسَلِّطُ بِالجبروتِ لِيُعِزَّ مَنْ اَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ اَعَزَّهُ اللّٰهُ، وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ، وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ، وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِيْ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «الْمَدْخَلِ» وَرَزِيْنٌ فِيْ كِتَابِهٖ.

۱۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چھ انسان ایسے ہیں جن پر میں لعنت بھیجتا ہوں اور ان پر اللہ بھی لعنت بھیجتا ہے جب کہ ہر پیغمبر مستجابُ الدّعوات ہوتا ہے۔ ۱۔ اللہ کی کتاب میں زیادتی کرنے والا۔ ۲۔ اللہ کی تقدیر کو جھٹلانے والا۔ ۳۔ بالجبر مسلّط ہونے والا تاکہ جس شخص کو اللہ نے ذلیل کیا ہے اس کو عزّت عطا کرے اور جس شخص کو اللہ نے عزّت عطا کی ہے اس کو ذِلّت سے ہم کنار کرے۔ ۴۔ اللہ کے حرم پاک کو حلال جاننے والا ۵۔ میرے قرابت داروں سے ان چیزوں کو حلال گردانے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے ۶۔ اور میری سُنّت سے منہ پھیرنے والا۔ (بیہقی نے مدخل میں اور رزین نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے)

۱۱۰ - (۳۲) **وَعَنْ** مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۱۰: مطر بن عکاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ کسی شخص کے بارے میں فیصلہ فرماتا ہے کہ وہ فلاں علاقے میں فوت ہو گا تو اللہ اس کو اس علاقے کی طرف (جانے کا) سبب بنا دیتا ہے (احمد' ترمذی)

۱۱۱ - (۳۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ذَرَارِيُّ

الْمُؤْمِنِيْنَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ بِلاَ عَمَلٍ؟ قَالَ: «اَللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». قُلْتُ: فَذَرَارِيُّ الْمُشْرِكِيْنَ؟ قَالَ: «مِنْ آبَائِهِمْ». قُلْتُ: بِلاَ عَمَلٍ؟ قَالَ: «اللهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا عَامِلِيْنَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۱ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ایمان والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بغیر عمل کے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرنے تھے (عائشہؓ کہتی ہیں) میں نے عرض کیا' شرک کرنے والوں کے بچوں کا (حکم) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ان کا حکم ان کے والدین کے ساتھ ہے۔ میں نے (ازراہِ تعجب) عرض کیا' بغیر عمل کے ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اللہ کو خوب علم ہے کہ انہوں نے (بالغ ہو کر) کیا اعمال کرنے تھے (ابوداوٗد)

وضاحت: ان احادیث سے یہ واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں اور کُفّار کے نابالغ بچے جو بلوغت سے قبل فوت ہو جاتے ہیں وہ جنّت میں جائیں گے۔ اس مضمون کی احادیث جن میں ان کے بارے میں توقّف اختیار کیا گیا ہے' وہ اس بات پر محمول ہوں گی کہ اس وقت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم عطا نہیں ہوا تھا کہ وہ جنّت میں داخل ہوں گے (واللہ اعلم)

۱۱۲ - (۳٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْؤُدَةُ فِى النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۲ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' زندہ بچے کو دفن کرنے والی اور (جس کے لئے) اس کو دفن کیا گیا ہے (دونوں) دوزخ میں ہیں (ابوداوٗد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۳ - (۳۵) عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَغَ اِلٰى كُلِّ عَبْدٍ مِّنْ خَلْقِهِ مِنْ خَمْسٍ : مِنْ اَجَلِهِ ، وَعَمَلِهِ ، وَمَضْجَعِهِ وَاَثَرِهِ، وَرِزْقِهِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۱۳ ابوداوٗد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ عزوجل ہر شخص کے پیدا کرنے کے وقت پانچ باتوں عمر' اعمال' مدفن' (اس کے زمین میں) چلنے پھرنے اور اس کے رزق سے فارغ ہو چکا ہے (احمد)

۱۱۴ - (۳۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ تَكَلَّمَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْقَدْرِ سُئِلَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَّمْ يَتَكَلَّمْ فِيْهِ لَمْ يُسْأَلْ عَنْهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے تقدیر میں معمولی بات بھی کی اس سے اس کے بارے میں قیامت کے دن سوال ہو گا اور جس شخص نے کچھ کلام نہیں کیا اس سے کچھ سوال نہیں ہو گا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن عثمان تیمی راوی بالاتفاق ضعیف ہے۔

۱۱۵ - (۳۷) وَعَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: قَدْ وَقَعَ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ ، فَحَدِّثْنِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّذْهِبَهٗ مِنْ قَلْبِيْ. فَقَالَ: لَوْ اَنَّ اللّٰهَ عَذَّبَ اَهْلَ سَمَاوَاتِهٖ وَاَهْلَ اَرْضِهٖ؛ عَذَّبَهُمْ وَهُوَ غَيْرُ ظَالِمٍ لَّهُمْ ، وَلَوْ رَحِمَهُمْ كَانَتْ رَحْمَتُهٗ خَيْرًا لَّهُمْ مِّنْ اَعْمَالِهِمْ، وَلَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ، وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُخْطِئَكَ، وَاَنَّ مَا اَخْطَاَكَ لَمْ يَكُنْ لِّيُصِيْبَكَ. وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَدَخَلْتَ النَّارَ. قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. قَالَ: ثُمَّ اَتَيْتُ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ، فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ. ثُمَّ اَتَيْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۵: ابن الدّیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ کے ہاں گیا اور میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے دل میں تقدیر کے بارے میں کچھ (اضطراب) ہے۔ مجھے حدیث بیان کریں شائد اللہ میرے دل کے اضطراب کو ختم کر دے۔ اُبیّ بن کعب نے فرمایا' اگر اللہ عزّوجل تمام آسمان اور زمین والوں کو عذاب میں (گرفتار) کرے تو ان کو عذاب میں گرفتار کرنے سے اللہ ظالم نہیں ہو گا اور اگر ان سب پر اپنی رحمت (نازل) فرمائے تو اس کی رحمت ان کے لئے ان کے اعمال سے بہتر ثابت ہو گی اور اگر تو اُحد (پہاڑ) کے برابر اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اللہ تجھ سے اس کو قبول نہیں کرے گا جب تک کہ تیرا تقدیر پر ایمان نہ ہو۔ اور تجھے یقین کرنا چاہیئے کہ جو (خوشی یا غمی) تجھے ملی ہے اس نے تجھ سے خطا نہیں جانا تھا اور جو (خوشی یا غمی) تجھ سے خطا کر گئی ہے اس نے تجھے ملنا نہیں تھا اور اگر تیری وفات اس عقیدے کے خلاف ہوتی ہے تو تیرا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ ابن الدیلمی کہتے ہیں' بعد ازاں میں عبداللہ بن مسعودؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے یہی جواب دیا بعد ازاں میں حذیفہ بن یمانؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی یہی جواب دیا بعد ازاں میں زید بن ثابتؓ کے ہاں گیا۔ انہوں نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجھے یہی حدیث بیان کی (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۱۱۶ - (۳۸) وَعَنْ نَّافِعٍ، اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ: اِنَّ فُلَانًا يُقْرِأُ

عَلَيْكَ السَّلَامُ. فَقَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِيْ أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ، فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ - أَوْفِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ - خَسْفٌ، أَوْ مَسْخٌ، أَوْقَذْفٌ فِيْ أَهْلِ الْقَدَرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۶: نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ کے ہاں گیا اور ان سے کہا کہ فلاں شخص آپ کو سلام کہتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ اس نے (دینِ اسلام میں) نئی بات کا اضافہ کر دیا ہے۔ اگر اس نے کسی نئی بات کو نکالا ہے تو اس کو میرا سلام نہ کہنا' اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا' میری اُمّت یا اِس اُمّت میں تقدیر کا انکار کرنے والوں میں (زمین میں) دھنس جانا اور شکلیں تبدیل ہونا یا پتھروں کی بارش کا ہونا ہو گا (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۱۱۷ - (۳۹) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَتْ خَدِيْجَةُ النَّبِيَّ ﷺ، عَنْ وَلَدَيْنِ مَاتَا لَهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هُمَا فِي النَّارِ». فَلَمَّا رَأَى الْكَرَاهَةَ فِيْ وَجْهِهَا قَالَ: «لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا». قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَوَلَدِيْ مِنْكَ؟ قَالَ: «فِي الْجَنَّةِ». ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَوْلَادَهُمْ فِي النَّارِ». ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِإِيْمَانٍ أَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۱۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خدیجہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے ان دو بچوں کے بارے میں دریافت کیا جو جاہلیّت میں فوت ہو گئے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' دونوں دوزخ میں ہیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہؓ کے چہرے پر ناپسندیدگی ملاحظہ فرمائی تو آپؐ نے فرمایا' اگر تو ان دونوں کے مقام سے آگاہ ہو جائے تو تو انہیں مبغوض سمجھے۔ خدیجہؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! میرے اس بچّے کا کیا حال ہے جو آپؐ سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا' وہ جنّت میں ہے۔ بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار اور ان کے بچے جنّت میں اور مشرک اور ان کے بچّے دوزخ میں ہیں۔ بعد ازاں آپؐ نے آیتِ کریمہ تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ انکی پیروی کی ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملائیں گے۔" (احمد)

وضاحت: یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام احمدؒ کے بیٹے عبداللہؒ نے اس حدیث کو (زیادات میں) بیان کیا ہے۔ اس کی سند میں محمد بن عثمان راوی غیر معروف ہے۔ کچھ معلوم نہیں کہ یہ کون ہے؟

(مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۸)

۱۱۸ - (٤٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَمَّا خَلَقَ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنَيْ كُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِيْصاً مِّنْ نُّوْرٍ، ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰى آدَمَ، فَقَالَ: اَیْ رَبِّ! مَنْ هٰؤُلَآءِ؟ قَالَ: ذُرِّيَّتُكَ. فَرَاٰى رَجُلاً مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ، قَالَ: اَیْ رَبِّ! مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: دَاوٗدُ. فَقَالَ: رَبِّ! كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهٗ؟ قَالَ: سِتِّيْنَ سَنَةً. قَالَ: رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً». قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَلَمَّا انْقَضٰى عُمْرُ آدَمَ اِلَّا اَرْبَعِيْنَ جَآءَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ آدَمُ: اَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً؟ قَالَ: اَوَلَمْ تُعْطِهَا اِبْنَكَ دَاوٗدَ؟! فَجَحَدَ آدَمُ، فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، وَنَسِيَ آدَمُ فَاَكَلَ مِنَ الشَّجَرَةِ، فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ، اَخْطَاَ اَخْطَاَتْ ذُرِّيَّتُهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب اللہ نے آدم (علیہ السلام) کی تخلیق کی' اس کی کمر پر ہاتھ پھیرا تو اس سے ہر ذی روح نفس باہر آیا جس کو ان کی اولاد سے قیامت کے روز تک پیدا ہونا تھا اور ہر شخص کی دونوں آنکھوں کے درمیان نور کی چمک کو اجاگر کیا بعدازاں ان کو آدم (علیہ السلام) پر پیش کیا۔ آدم (علیہ السلام) نے استفسار کیا' اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ اللہ نے فرمایا' تیری اولاد ہے۔ پھر آدم نے ان میں ایک شخص کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کے درمیان نور کی چمک نے اس کو تعجب میں مبتلا کر دیا۔ آدم علیہ السلام نے دریافت کیا' اے پروردگار! یہ کون ہے؟ اللہ نے فرمایا (یہ) داؤد (علیہ السلام) ہے۔ آدم (علیہ السلام) نے دریافت کیا' اے میرے پروردگار! اس کی عمر کتنی ہے؟ اللہ نے فرمایا (اس کی عمر) ساٹھ سال ہے۔ آدم (علیہ السلام) نے کہا' اے پروردگار! اس کو میری عمر سے چالیس سال عطا کر دیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدم (علیہ السلام) کی عمر ختم ہونے میں چالیس سال باقی رہ گئے تو ان کے پاس مَلَکُ الموت آیا۔ آدمؑ نے سوال اٹھایا کہ کیا میری عمر کے (ابھی) چالیس سال باقی نہیں ہیں؟ مَلَکُ الموت نے کہا' کیا آپ نے اپنی عمر کے چالیس سال اپنے بیٹے داؤد کو نہیں دیے تھے؟ آدم (علیہ السلام) نے انکار کیا تو ان کی اولاد بھی انکار کرتی ہے اور آدم (علیہ السلام) نے بھول کر درخت کھایا تو ان کی اولاد بھی نسیان میں مبتلا ہوئی اور آدم (علیہ السلام) سے غلطی ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطائیں سرزد ہوئیں (ترمذی)

۱۱۹ - (٤١) وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ حِيْنَ خَلَقَهٗ، فَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُمْنٰى، فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً بَيْضَآءَ كَاَنَّهُمُ الذَّرُّ؛ وَضَرَبَ كَتِفَهُ الْيُسْرٰى فَاَخْرَجَ ذُرِّيَّةً سَوْدَآءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ، فَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ يَمِيْنِهٖ: اِلَى الْجَنَّةِ وَلَا اُبَالِیْ، وَقَالَ لِلَّذِیْ فِیْ كَتِفِهِ الْيُسْرٰى: اِلَى النَّارِ وَلَا اُبَالِیْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۱۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا'

اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کے دائیں کندھے پر ضرب لگا کر سفید نورانی اولاد کو نکالا گویا کہ وہ چیونٹیوں کی طرح تھی اور ان کے بائیں کندھے پر ضرب لگا کر سیاہ رنگ کی اولاد کو نکالا گویا وہ کوئلہ تھی تو دائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) جنت والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے اور بائیں جانب والوں کے بارے میں کہا (یہ) دوزخ والے ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے (احمد)

۱۲۰ ـ (۴۲) **وَعَنْ** اَبِیْ نَضْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلاً مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ ـ يُقَالُ لَهُ: اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ ـ دَخَلَ عَلَيْهِ اَصْحَابُهٗ يَعُوْدُوْنَهٗ وَهُوَيَبْكِیْ، فَقَالُوْا لَهٗ: مَا يُبْكِيْكَ؟ اَلَمْ يَقُلْ لَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذْ مِنْ شَارِبِكَ ثُمَّ اَقِرَّهٗ حَتّٰى تَلْقَانِیْ؟» قَالَ: بَلٰی، وَلٰكِنْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَبَضَ بِيَمِيْنِهٖ قَبْضَةً وَّاُخْرٰی بِالْيَدِ الْاُخْرٰی وَقَالَ: هٰذِهٖ لِهٰذِهٖ، وَهٰذِهٖ لِهٰذِهٖ ، وَلَا اُبَالِیْ» وَلَا اَدْرِیْ فِیْ اَیِّ الْقَبْضَتَيْنِ اَنَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۲۰: ابو نضرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کا نام ابو عبداللہ تھا۔ ان کے احباب ان کے ہاں ان کی بیمار پرسی کے لیے آئے تو وہ رونے لگے۔ ان کے رفقاء نے ان سے کہا' آپ کس لیۓ رو رہے ہیں؟ کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو نہیں فرمایا کہ "تم مونچھوں کے بال کٹواتے رہنا یہاں تک کہ تمہاری مجھ سے ملاقات ہو" انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے کہا' البتہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' بلا شبہ اللہ عزّوجل نے اپنے دائیں ہاتھ میں کچھ انسانوں کو پکڑا اور باقی ماندہ کو دوسرے ہاتھ میں لیا اور فرمایا' یہ جنت کے لیۓ ہیں اور یہ دوزخ کے لیۓ ہیں اور مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے' اب میں نہیں جانتا کہ میں کس مٹھی میں ہوں؟ (احمد)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مونچھوں کا کٹوانا سُنّتِ مؤکدہ بلکہ فطرتِ قدیمہ سے ہے اور اس پر مداومت کرنا جنت میں داخلے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور اس کے چھوڑنے سے ہیشگی اختیار کرنا خیر کثیر سے محرومی ہے۔ خیال رہے کہ کسی بھی سنت کو معمولی جان کر اس کو ترک نہیں کرنا چاہیۓ اور اللہ کے خوف سے ہرگز بے پرواہ نہیں رہنا چاہیۓ کہ کہیں اللہ عذاب میں گرفتار نہ کر دے (واللہ اعلم)

۱۲۱ ـ (۴۳) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اَخَذَ اللّٰهُ الْمِيْثَاقَ مِنْ ظَهْرِ اٰدَمَ بِنَعْمَانَ ـ يَعْنِیْ عَرَفَةَ ـ ، فَاَخْرَجَ مِنْ صُلْبِهٖ كُلَّ ذُرِّيَّةٍ ذَرَاَهَا ، فَنَثَرَهُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ كَالذَّرِّ، ثُمَّ كَلَّمَهُمْ قُبُلاً قَالَ: ﴿اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ؟ قَالُوْا: بَلٰی! شَهِدْنَا اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غَافِلِيْنَ. اَوْ تَقُوْلُوْا اِنَّمَا اَشْرَكَ اٰبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِّنْ بَعْدِهِمْ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُوْنَ﴾ رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۲۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے "نعمان" یعنی وادیِ عرفہ میں آدم علیہ السلام کی حیثیت سے تمام انسانوں کو (جن کو پیدا کرنا تھا) نکالا اور ان کو اپنے

سامنے چیونٹیوں کی مانند پھیلا دیا۔ پھر ان سے آمنے سامنے وعدہ لیا اور کہا کہ کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا اور کہا "کیوں نہیں ہم نے گواہی دی (یہ وعدہ ہم نے اس لیے لیا) کہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہم تو اس سے ناواقف تھے (یا تم یہ نہ کہہ دو) کہ ہم سے پہلے ہمارے باپ دادوں نے شرک کیا تھا اور ہم نے ان کے پیچھے چل کر ان کی پیروی کی۔ کیا تو ہمیں باطل پرست لوگوں کے افعال کی وجہ سے عذاب میں گرفتار کرتا ہے؟" (احمد)

۱۲۲ - (٤٤) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْۢ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ﴾ قَالَ: جَمَعَهُمْ فَجَعَلَهُمْ اَزْوَاجًا، ثُمَّ صَوَّرَهُمْ فَاسْتَنْطَقَهُمْ، فَتَكَلَّمُوْا، ثُمَّ اَخَذَ عَلَيْهِمُ الْعَهْدَ وَالْمِيْثَاقَ، ﴿وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ﴾ قَالُوْا: بَلٰى. قَالَ: فَاِنِّيْ اُشْهِدُ عَلَيْكُمُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ، وَاُشْهِدُ عَلَيْكُمْ اَبَاكُمْ اٰدَمَ اَنْ تَقُوْلُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: لَمْ نَعْلَمْ بِهٰذَا، اِعْلَمُوْا اَنَّهُ لَآ اِلٰهَ غَيْرِيْ، وَلَا رَبَّ غَيْرِيْ، وَلَا تُشْرِكُوْا بِيْ شَيْئًا. اِنِّيْ سَاُرْسِلُ اِلَيْكُمْ رُسُلِيْ يُذَكِّرُوْنَكُمْ عَهْدِيْ وَمِيْثَاقِيْ، وَاُنْزِلُ عَلَيْكُمْ كُتُبِيْ. قَالُوْا: شَهِدْنَا بِاَنَّكَ رَبُّنَا وَاِلٰهُنَا. لَا رَبَّ لَنَا غَيْرُكَ، وَلَآ اِلٰهَ لَنَا غَيْرُكَ. فَاَقَرُّوْا بِذٰلِكَ، وَرُفِعَ عَلَيْهِمْ اٰدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ، فَرَاَى الْغَنِيَّ وَالْفَقِيْرَ، وَحَسَنَ الصُّوْرَةِ وَدُوْنَ ذٰلِكَ. فَقَالَ: رَبِّ لَوْلَا سَوَّيْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ! قَالَ: اِنِّيْ اَحْبَبْتُ اَنْ اُشْكَرَ. وَرَاَى الْاَنْبِيَاءَ فِيْهِمْ مِثْلَ السُّرُجِ عَلَيْهِمُ النُّوْرُ، خُصُّوْا بِمِيْثَاقٍ اٰخَرَ فِي الرِّسَالَةِ وَالنُّبُوَّةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: ﴿وَاِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ﴾ اِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ﴾ كَانَ فِيْ تِلْكَ الْاَرْوَاحِ، فَاَرْسَلَهُ اِلٰى مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَحُدِّثَ عَنْ اُبَيٍّ: اَنَّهُ دَخَلَ مِنْ فِيْهَا. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۴۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے اللہ عزّوجل کے فرمان "اور جب تیرے پروردگار نے بنی آدم سے یعنی ان کی پشتوں سے ان کی اولاد کو نکالا" کی تفسیر بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو (نکالنے کے بعد) جمع کیا اور ان کو مذکر و مؤنث بنایا' ان کو مختلف اقسام میں کیا پھر انہیں شکل عطا کی اور انہیں بلوایا۔ انہوں نے (اللہ کی مشیت کے مطابق) بات کی۔ بعدازاں ان سے عہد و میثاق لیا اور انہیں ان کی ذوات پر گواہ بنایا کہ "کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟" انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے گواہی دی (پھر) اللہ نے فرمایا' میں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو گواہ بناتا ہوں نیز تم پر تمہارے باپ آدم کو گواہ بناتا ہوں کہ کہیں تم قیامت کے دن یہ نہ کہہ دو کہ ہمیں تو اس کا علم نہ تھا یقین کرو کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور نہ میرے علاوہ کوئی پروردگار ہے' میرے ساتھ تمہیں کسی کو شریک نہیں کرنا ہو گا یقیناً میں تمہاری جانب اپنے پیغمبروں کو بھیجتا رہوں گا جو تمہیں میرے ساتھ (کیا ہوا) عہد و پیمان یاد دلاتے رہیں گے اور تم پر اپنی کتابوں کو نازل کروں گا۔ انہوں نے کہا' ہم گواہی دیتے ہیں کہ تو ہمارا پروردگار اور معبود ہے' تیرے سوا ہمارا کوئی پروردگار نہیں ہے اور تیرے علاوہ

ہمارا کوئی معبود نہیں ہے چنانچہ انہوں نے ان باتوں کا اقرار کیا اور آدم علیہ السلام اونچا کر کے سب کو دکھائے گئے' آدم علیہ السلام ان کی جانب دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا (ان میں) مالدار اور فقیر ہیں نیز خوبصورت اور بدصورت ہیں۔ آدم علیہ السلام نے استفسار کیا' اے میرے پروردگار! تو نے اپنے بندوں کو مساوی کیوں نہیں کیا۔ اللہ نے جواب دیا' میں نے چاہا کہ میرا شکریہ ادا کیا جائے۔ نیز آدم علیہ السلام نے ان انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ روشن قندیلیں ہیں' ان کی روشنی نمایاں ہے ان سے خصوصی عہد و میثاق لیا گیا جس کا تعلق رسالت و نبوت کے ساتھ تھا۔ اس کی وضاحت اللہ کے اس ارشاد میں ہے کہ "جب ہم نے انبیاء علیہم السلام سے عہد و پیان لیا" سے اللہ کے قول "عیسیٰ بن مریم" تک پڑھا یعنی عیسیٰ علیہ السلام بھی ان ارواح میں تھے کہ ان کی روح کو مریم علیہا السلام کی جانب بھیجا پس بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی روح مریم علیہا السلام کے منہ سے (رحم میں) داخل کی گئی (احمد)

١٢٣ ـ (٤٥) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَتَذَاكَرُ مَا يَكُوْنُ ، اِذْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا سَمِعْتُمْ بِجَبَلٍ زَالَ عَنْ مَكَانِهِ فَصَدِّقُوْهُ، وَاِذَا سَمِعْتُمْ بِرَجُلٍ تَغَيَّرَ عَنْ خُلُقِهِ فَلَا تُصَدِّقُوْا بِهِ، فَاِنَّهُ يَصِيْرُ اِلٰى مَا جُبِلَ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۲۳: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ہم آپس میں مستقبل میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بحث مباحثہ کر رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم کسی پہاڑ کے بارے میں سنو کہ وہ اپنی جگہ سے منتقل ہو گیا ہے تو اس کی تصدیق کرو (لیکن) جب تم کسی شخص کے بارے میں سنو کہ اس کی عادت تبدیل ہو گئی ہے تو اس کی تصدیق نہ کرو۔ اس لیے کہ ہر شخص وہی کام کرے گا جس پر وہ پیدا کیا گیا ہے (یعنی تقدیر تبدیل نہیں ہو سکتی) (احمد)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' امام زہریؒ کی ابوالدرداءؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کسی شخص کی عادات تبدیل نہیں ہو سکتیں۔ ہرگز نہیں اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی نہ فرماتے کہ تم خود کو بہترین اخلاق سے متصف کرو نیز ارشاد ربانی ہے: (ترجمہ) "وہ شخص کامیاب ہے جس نے اپنے نفس کو بہترین اخلاق کے ساتھ پاکیزہ بنا لیا۔" البتہ تقدیر میں تبدیلی ممکن نہیں نیز اصل خلقت اور طبع میں تبدیلی نہیں ہو سکتی (واللہ اعلم)

١٢٤ ـ (٤٦) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَا يَزَالُ يُصِيْبُكَ فِيْ كُلِّ عَامٍ وَجَعٌ مِّنَ الشَّاةِ الْمَسْمُوْمَةِ الَّتِيْ اَكَلْتَ. قَالَ: «مَا اَصَابَنِيْ شَيْءٌ مِّنْهَا اِلَّا وَهُوَ مَكْتُوْبٌ عَلَيَّ وَآدَمُ فِيْ طِيْنَتِهِ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۲۴: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا' اے اللہ کے رسول!

آپؐ کو ہر سال زہر آلود بکری کے کھانے کی وجہ سے درد دامن گیر ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے اُس بکری سے جو کچھ بھی تکلیف ہوتی ہے وہ اس وقت سے میری تقدیر میں تحریر شدہ ہے جب (ابھی) آدم علیہ السلام اپنی مٹی میں تھے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر عنبسی راوی ضعیف ہے (مرعاۃ جلدا صفحہ۲۱۶)

(٤) بَاب اِثبَاتِ عَذَابِ الْقَبْرِ

(عذاب قبر کے ثبوت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٥ ـ (١) عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: «اَلْمُسْلِمُ اِذَا سُئِلَ فِي الْقَبْرِ؛ يَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ﴾ ».

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «﴿يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ نَزَلَتْ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ، يُقَالُ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللّٰهُ، وَنَبِيِّيْ مُحَمَّدٌ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مسلمان انسان سے جب قبر میں سوال کیا جاتا ہے تو وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے ہو رہی ہے "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو پختہ قول کے ساتھ ثابت قدم رکھتا ہے" (اس سے مقصود کلمۂ توحید ہے) اور ایک روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے آپؐ نے فرمایا' یہ آیت عذابِ قبر کے اثبات کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ مردے سے (قبر میں) پوچھا جائے گا' تیرا رب کون ہے؟ وہ کہے گا' میرا رب اللہ ہے اور میرے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (بخاری، مسلم)

١٢٦ ـ (٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهِ ، وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهُ وَاِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ. فَيُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، قَدْ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مَقْعَداً مِّنَ الْجَنَّةِ ، فَيَرَاهُمَا جَمِيْعاً. وَاَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: لَا

ادۡرِيْ! كُنْتُ اَقُوْلُ مَا يَقُوْلُ النَّاسُ! فَيُقَالُ: لَا دَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ ، وَيُضْرَبُ بِمِطَارِقَ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً، فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ» ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۱۲۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی انسان کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے رفقاء (اس کے دفن کے بعد) اس سے واپس لوٹتے ہیں تو وہ انسان ان کے جوتوں کی آہٹ سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اسے بٹھاتے ہیں اور (اس سے) سوال کرتے ہیں کہ تو اس شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کیا رائے رکھتا تھا؟ ایماندار (انسان) جواب دیتا ہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں"۔ اس سے کہا جائے گا کہ اپنے جہنم کے ٹھکانے کو دیکھ کہ اللہ نے اس کے بدلے میں تجھے جنّت کا ٹھکانہ عطا کیا ہے۔ وہ دونوں کی جانب دیکھے گا البتہ منافق اور کافر سے سوال کیا جائے گا کہ اس شخص کے بارے میں تمہاری کیا رائے تھی؟ وہ جواب دے گا' مجھے کچھ علم نہیں' میری رائے تو وہی تھی جو لوگوں کی تھی۔ اسے کہا جائے گا کہ آ تُو نے حق بات کا علم حاصل کیا اور نہ ہی تُو نے قرآن پڑھا چنانچہ اس کو لوہے کے ہتھوڑوں سے مارا جائے گا۔ وہ زبردست چیخیں مارے گا کہ ان چیخوں کو جنوں اور انسانوں کے علاوہ اس کے قریب (تمام مخلوقات) سنیں گے (بخاری' مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔

۱۲۷ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، اِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۷ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس پر اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا ہے۔ اگر وہ جنّتی ہے تو اس کا جنّت والا ٹھکانہ اور اگر دوزخی ہے تو اس کا دوزخ والا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے یہاں بھیجے گا (بخاری' مسلم)

۱۲۸ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا، فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ، فَقَالَتْ لَهَا: اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَقَالَ: «نَعَمْ، عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ». قَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدُ صَلّٰى صَلَاةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے ہاں آئی' اس نے قبر کے عذاب کا ذکر کیا۔ عائشہؓ نے اس سے کہا' اللہ تجھے عذابِ قبر سے محفوظ رکھے۔ عائشہؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

قبر کے عذاب کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' قبر کا عذاب برحق ہے۔ عائشہؓ نے بیان کیا' اس کے بعد میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی نماز ادا فرماتے تو عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے (بخاری' مسلم)

١٢٩ - (٥) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَائِطٍ لِبَنِي النَّجَّارِ عَلٰى بَغْلَةٍ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ، إِذْ حَادَتْ بِهِ وَكَادَتْ تُلْقِيْهِ. وَإِذَا أَقْبُرٌ سِتَّةٌ أَوْ خَمْسَةٌ، فَقَالَ: «مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هٰذِهِ الْأَقْبُرِ؟» قَالَ رَجُلٌ: أَنَا. قَالَ: «فَمَتٰى مَاتُوْا؟» قَالَ: فِي الشِّرْكِ. فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الْأُمَّةَ تُبْتَلٰى فِيْ قُبُوْرِهَا، فَلَوْلَا أَنْ لَّا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِيْ أَسْمَعُ مِنْهُ» ، ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَيْنَا، فَقَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ. قَالَ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ». قَالُوْا: نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو نجّار کے ایک باغیچہ میں اپنے خچر پر (سوار) تھے اور ہم آپؐ کی معیت میں تھے۔ اچانک خچر نے بھاگنا شروع کیا' قریب تھا کہ وہ آپؐ کو گرا دے۔ وہاں چھ یا پانچ قبریں تھیں۔ آپؐ نے دریافت کیا' ان قبروالوں کو کون جانتا ہے؟ ایک شخص نے جواب دیا' میں (جانتا ہوں) آپؐ نے دریافت کیا' یہ کب فوت ہوئے تھے؟ اس نے بتایا' شرک کی حالت میں (فوت ہوئے تھے) آپؐ نے فرمایا' اس اُمّت (کے افراد) کا قبروں میں امتحان ہوتا ہے۔ اگر مجھے یہ خدشہ نہ ہوتا کہ تم (اپنے مردوں کو قبروں میں) دفن نہیں کرو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ وہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے جیسا کہ میں سُن رہا ہوں۔ بعدازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور آپؐ نے فرمایا' دوزخ کے عذاب سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم قبر کے عذاب سے اللہ کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم اللہ کی ظاہری اور باطنی فتنوں سے پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم ظاہری اور باطنی فتنوں سے اللہ کی پناہ طلب مانگتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم دجّال کے فتنہ سے تم اللہ کی پناہ طلب کرو۔ انہوں نے کہا' ہم دجّال کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٠ - (٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ

أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: اَلْمُنْكِرُ، وَلِلْآخِرِ: النَّكِيرُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَعَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ سَبْعُوْنَ ذِرَاعاً فِيْ سَبْعِيْنَ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهُ فِيْهِ، ثُمَّ يُقَالُ لَهُ: نَمْ. فَيَقُوْلُ: اَرْجِعُ إِلَى أَهْلِيْ فَأُخْبِرُهُمْ. فَيَقُوْلَانِ: نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ. وَإِنْ كَانَ مُنَافِقاً قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُ مِثْلَهُ، لَآ أَدْرِيْ. فَيَقُوْلَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ: فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ، فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّباً حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَّضْجَعِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی مردے کو قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو سیاہ رنگ کے فرشتے آتے ہیں' ان کی آنکھیں نیلگوں ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ اس سے دریافت کریں گے' اس شخص (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟ وہ جواب میں کہے گا' وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ اس پر وہ کہیں گے' ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی اقرار کرے گا۔ بعدازاں اس کی قبر ستر ہاتھ لمبائی میں اور ستر ہاتھ چوڑائی میں کشادہ کر دی جاتی ہے' پھر اس کی قبر کو منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے تم محو خواب ہو جاؤ۔ وہ کہے گا' مجھے اپنے گھر واپس جانے دیں تاکہ میں انہیں (یہ حالات) بتا سکوں۔ وہ کہیں گے' تم دلہن کی مانند محو استراحت ہو جاؤ جس کو اس کے گھر والوں میں سے صرف وہی فرد بیدار کر سکتا ہے جو اس کے ہاں سب سے زیادہ پیارا ہے (مقصود اس کا خاوند ہے) یہاں تک کہ اللہ اس کو اس کے آرام کی جگہ سے اٹھائے گا اور اگر وہ منافق ہو گا تو کہے گا' میں نے لوگوں سے جو باتیں سنیں اسی طرح کی باتیں میں نے کہیں' مجھے کچھ علم نہیں۔ دونوں فرشتے اسے کہیں گے' ہمیں معلوم تھا کہ تو یہی بات کہے گا۔ چنانچہ قبر کو حکم دیا جائے گا کہ اس پر سکڑ جا تو قبر اس پر سکڑ جائے گی' جس سے اس کی پسلیاں (اصل حالت سے) زائل ہو جائیں گی۔ چنانچہ وہ ہمیشہ عذاب قبر میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اٹھائے گا (ترمذی)

۱۳۱ - (۷) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهِ، فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: رَبِّيَ اللهُ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْإِسْلَامُ. فَيَقُوْلَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هُوَ رَسُوْلُ اللهِ. فَيَقُوْلَانِ لَهُ: وَمَا يُدْرِيْكَ؟ فَيَقُوْلُ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللهِ فَآمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ؛ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ: ﴿يُثَبِّتُ اللهُ

الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ﴾ الآية. قَالَ: فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: اَنْ صَدَقَ عَبْدِيْ فَافْرِشُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَافْتَحُوْالَهٗ بَاباً اِلَى الْجَنَّةِ، وَيُفْتَحُ. قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ رَّوْحِهَا وَطِيْبِهَا، وَيُفْسَحُ لَهٗ فِيْهَا مَدَّ بَصَرِهٖ. وَاَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ، قَالَ: وَيُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ، وَيَأْتِيْهِ مَلَكَانِ، فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَآ اَدْرِيْ! فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَآ اَدْرِيْ! فَيَقُوْلَانِ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ، لَآ اَدْرِيْ! فَيُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَآءِ: اَنْ كَذَبَ فَافْرِشُوْهُ مِنَ النَّارِ، وَأَلْبِسُوْهُ مِنَ النَّارِ، وَافْتَحُوْا لَهٗ بَاباً اِلَى النَّارِ. قَالَ: فَيَأْتِيْهِ مِنْ حَرِّهَا وَسَمُوْمِهَا. قَالَ: وَيُضَيَّقُ عَلَيْهِ قَبْرُهٗ حَتّٰى يَخْتَلِفَ فِيْهِ اَضْلَاعُهٗ، ثُمَّ يُقَيَّضُ لَهٗ اَعْمٰى اَصَمُّ، مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ، لَوْضُرِبَ بِهَا جَبَلٌ لَصَارَ تُرَاباً، فَيَضْرِبُهٗ بِهَا ضَرْبَةً يَّسْمَعُهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اِلَّا الثَّقَلَيْنِ، فَيَصِيْرُ تُرَاباً، ثُمَّ يُعَادُ فِيْهِ الرُّوْحُ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

۱۳۱: براء بن عازب رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' مومن کی پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے دریافت کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا رب اللہ ہے (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میرا دین اسلام ہے (پھر) وہ دریافت کرتے ہیں' یہ کون شخص تھا جو تم میں بھیجا گیا؟ وہ جواب دیتا ہے' وہ اللہ کے رسول ہیں۔ وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تجھے کیسے معلوم ہوا؟ وہ جواب دیتا ہے کہ میں نے اللہ کی کتاب کو پڑھا' اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ اللہ کا قول کہ "جو لوگ ایمان لائے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ثابت قدمی عطا کرتا ہے" اس کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا (پھر) آسمان سے ایک منادی کرنے والا ندا کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے' جنّت سے اس کا بستر بچھاؤ اور جنّت کا (ہی) اسے لباس پہناؤ اور جنّت کی جانب اس کا دروازہ کھول دو چنانچہ (اس کے لیے) دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو جنّت کی بادِ نسیم اور خوشبو پہنچتی ہے اور اس کی قبر (کی جگہ) تاحدِّ نظر کشادہ کر دی جاتی ہے اور کافر کی موت کا ذکر کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا' اس کی روح اس کے جسم میں لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں' وہ میّت کو بٹھا کر اس سے سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ جواب میں کہتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) وہ اس سے دریافت کرتے ہیں' تیرا دین کیا ہے؟ وہ جواب دیتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (پھر) اس سے دریافت کرتے ہیں' جو شخص تم میں بھیجا گیا وہ کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں کچھ بھی نہیں جانتا (اس پر) آسمان سے منادی کرنے والا آواز کرتا ہے' اس نے غلط بیانی کی ہے اس کا آگ سے بستر تیار کرو اس کو آگ کا لباس پہناؤ اور دوزخ کی جانب اس کا دروازہ کھول دو۔ آپؐ نے فرمایا' اس کو آگ کی گرمی اور اس کی بادِ سموم پہنچے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اور اس کی قبر اس پر تنگ ہو جائے گی یہاں تک کہ اس کی پسلیاں مختلف ہو جائیں گی پھر اس پر اندھا' بہرا فرشتہ مقرر کیا جائے گا جس کے پاس لوہے کا ہتھوڑا ہو گا' اگر اس کو کسی پہاڑ پر بھی مارا جائے تو پہاڑ مٹی بن جائے۔ چنانچہ وہ اس کو اس شدّت کے ساتھ مارے گا کہ اس کی آواز انسانوں اور جنوں کے علاوہ مشرق' مغرب میں موجود سب

سنیں گے (اس سے) وہ مٹی بن جائے گا پھر اس میں روح لوٹائی جائے گی (احمد' ابوداؤد)

۱۳۲ - (۸) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى قَبْرٍ بَكَى حَتَّى يَبُلَّ لِحْيَتَهُ، فَقِيلَ لَهُ: تُذْكَرُ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَلَا تَبْكِي، وَتَبْكِي مِنْ هٰذَا؟! فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْقَبْرَ أَوَّلُ مَنْزِلٍ مِنْ مَنَازِلِ الْآخِرَةِ، فَإِنْ نَجَا مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَيْسَرُ مِنْهُ، وَإِنْ لَمْ يَنْجُ مِنْهُ فَمَا بَعْدَهُ أَشَدُّ مِنْهُ». قَالَ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا رَأَيْتُ مَنْظَرًا قَطُّ إِلَّا وَالْقَبْرُ أَفْظَعُ مِنْهُ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲: عثمان رضی اللہ عنہ (کا معمول تھا) کہ جب کسی قبر کے پاس کھڑے ہوتے تو اس قدر روتے کہ (آنسوؤں سے) اپنی داڑھی تر کر لیتے تھے۔ ان سے کہا گیا' آپ جنّت اور دوزخ کے ذکر سے تو روتے نہیں ہیں اور قبر (کے خوف) سے روتے ہیں۔ انہوں نے کہا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بے شک قبر آخرت کی گھاٹیوں میں سے پہلی گھاٹی ہے اگر کوئی شخص اس سے چھٹکارا پا گیا تو اس کے بعد والی گھاٹیاں اس سے آسان ہوں گی اور اگر اس سے ہی چھٹکارا (حاصل) نہ ہو سکا تو اس سے بعد والی گھاٹی اس سے بھی زیادہ دشوار ہو گی۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے (دنیا میں) قبر سے زیادہ کبھی کوئی وحشت ناک منظر نہیں دیکھا (ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۱۳۳ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: «اِسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، ثُمَّ سَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ» رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۳: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب میّت کو دفن کر کے فارغ ہوتے تو قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے کہ اپنے بھائی کے لیے مغفرت طلب کرو نیز اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو' اس لیۓ کہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے (ابوداؤد)

۱۳٤ - (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيُسَلَّطُ عَلَى الْكَافِرِ فِي قَبْرِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ تِنِّينًا، تَنْهَسُهُ وَتَلْدَغُهُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، لَوْ أَنَّ تِنِّينًا مِنْهَا نَفَخَ فِي الْأَرْضِ مَا أَنْبَتَتْ خَضِرًا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ، وَقَالَ: «سَبْعُونَ» بَدَلَ «تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ».

۱۳٤: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کافر کی قبر میں اس پر ننانوے زبردست زہریلے اور بڑے سانپ مقرر کیے جاتے ہیں وہ قیامت تک اس کو نوچتے اور ڈستے رہیں گے۔ اگر ان میں سے ایک سانپ زمین پر پھونک مارے تو زمین (کبھی) سبزے کو نہ اگائے (دارمی) امام ترمذیؒ نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے البتہ ننانوے کی جگہ ستر سانپوں کا ذکر ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۵ - (۱۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰی سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ، فَلَمَّا صَلّٰى عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَوُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَسُوِّيَ عَلَيْهِ، سَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَسَبَّحْنَا طَوِيْلاً، ثُمَّ كَبَّرَ، فَكَبَّرْنَا. فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ سَبَّحْتَ ثُمَّ كَبَّرْتَ؟ قَالَ: «لَقَدْ تَضَايَقَ عَلٰى هٰذَا الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰى فَرَجَهُ اللّٰهُ عَنْهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۳۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں سعدؓ بن معاذ کی وفات پر گئے۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی نماز جنازہ سے فارغ ہوئے' انہیں قبر میں اتارا گیا اور ان کی قبر (کی مٹی) برابر کی گئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کافی دیر تک سبحان اللہ کہتے رہے۔ ہم بھی (آپؐ کے ساتھ) سُبحان اللہ کہتے رہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اللہ اکبر کے کلمات کہے تو ہم نے (بھی) اللہ اکبر کے کلمات کہے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے سُبحان اللہ اور اللہ اکبر کے کلمات کیوں کہے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا' اس نیک انسان پر اس کی قبر تنگ ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ نے اس کو کشادہ کر دیا (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدّین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے' اس حدیث کی سند میں محمود بن عبدالرحمٰن راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۹)

۱۳۶ - (۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هٰذَا الَّذِيْ تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ، وَفُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَشَهِدَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَائِكَةِ، لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّةً ثُمَّ فُرِجَ عَنْهُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۳۶: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (سعدؓ) وہ شخص ہے جس کی روح (کے چڑھنے) سے عرشِ الٰہی خوشی سے جھومنے لگا اور جس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کے جنازہ میں ستّر ہزار فرشتوں نے شمولیت اختیار کی۔ انہیں (قبر میں) ایک بار بھینچا گیا بعد ازاں ان کی قبر کو کشادہ کر دیا گیا (نسائی)

وضاحت: قبر ہر انسان کو دباتی ہے' مؤمن کو محبت اور پیار سے دباتی ہے اور کافر کو بصورت عذاب بھینچتی ہے البتہ وہ مسلمان جن سے گناہ صادر ہوئے اور وہ مرنے سے پہلے تائب نہ ہوئے ہوں تو ان کے لیے بھی قبر ایک بار شکنجہ بنتی ہے جیسا کہ سعدؓ بن معاذ کے بارے میں بیہقی میں مذکور ہے کہ وہ پیشاب میں کوتاہی کرتے اور پیشاب کے چھینٹے ان کے جسم اور ان کے کپڑوں پر گرتے تھے۔ اس لیے ان پر قبر تنگ ہو گئی۔ اس کے بعد جب نبی صلی

اللہ علیہ وسلم نے ان کے حق میں دعا فرمائی تو ان کی قبر کشادہ ہو گئی۔ بیہقی کی یہ روایت صحیح نہیں ہے۔
(واللہ اعلم)

۱۳۷ ۔ (۱۳) **وَعَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَطِیْباً. فَذَکَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِیْ یُفْتَنُ فِیْهَا الْمَرْءُ، فَلَمَّا ذَکَرَ ذٰلِكَ، ضَجَّ الْمُسْلِمُوْنَ ضَجَّةً. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ هٰکَذَا، وَزَادَ النَّسَائِیُّ: حَالَتْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ اَنْ اَفْهَمَ کَلَامَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَلَمَّا سَکَنَتْ ضَجَّتُهُمْ قُلْتُ لِرَجُلٍ قَرِیْبٍ مِّنِّیْ: اَیْ بَارَكَ اللّٰہُ فِیْكَ! مَاذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ آخِرِ قَوْلِهٖ؟ قَالَ: «قَدْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّکُمْ تُفْتَنُوْنَ فِی الْقُبُوْرِ قَرِیْباً مِّنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

۱۳۷: اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، آپؐ نے (خطبہ میں) قبر کے فتنے کا ذکر کیا جس میں انسان مبتلا ہوتا ہے۔ جب آپؐ نے اس کا ذکر کیا تو مسلمان چیخ اٹھے۔ بخاری نے اس طرح بیان کیا ہے اور نسائی میں اضافہ ہے کہ چیخ و پکار کی وجہ سے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کو نہ سمجھ سکی جب ان کی چیخ و پکار زیادہ ہوئی تو میں نے اپنے نزدیک (بیٹھے ہوئے) ایک شخص سے کہا کہ اللہ تجھے برکات سے نوازے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری بات کیا فرمائی ہے؟ اس نے بتایا، آپؐ نے فرمایا کہ مجھے (وحی کے ذریعہ) بتایا گیا ہے کہ تم قبروں میں دجال کے فتنہ کے قریب فتنہ میں مبتلا کیے جاؤ گے۔

۱۳۸ ۔ (۱۴) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا، فَیَجْلِسُ یَمْسَحُ عَیْنَیْهِ، وَیَقُوْلُ: دَعُوْنِیْ اُصَلِّیْ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۸: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا، جب (نیک) میّت کو قبر کے سپرد کیا جاتا ہے تو سورج اسے یوں دکھائی دیتا ہے جیسا کہ سورج ڈوبنے کے وقت ہوتا ہے تو مرنے والا (اٹھ کر) بیٹھ جاتا ہے، اپنی آنکھیں ملتا ہے اور (فرشتوں سے) کہتا ہے کہ مجھے چھوڑ دیں میں نماز ادا کرنا چاہتا ہوں (ابن ماجہ)

۱۳۹ ۔ (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: «اِنَّ الْمَیِّتَ یَصِیْرُ اِلَی الْقَبْرِ، فَیُجْلَسُ الرَّجُلُ فِیْ قَبْرِهٖ مِنْ غَیْرِ فَزَعٍ وَلَا مَشْغُوْبٍ، ثُمَّ یُقَالُ: فِیْمَ کُنْتَ؟ فَیَقُوْلُ: کُنْتُ فِی الْاِسْلَامِ. فَیُقَالُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَیَقُوْلُ: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جَاءَنَا بِالْبَیِّنَاتِ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ، فَصَدَّقْنَاهُ. فَیُقَالُ لَهُ: هَلْ رَاَیْتَ اللّٰہَ؟ فَیَقُوْلُ: مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّرَی اللّٰہَ، فَیُفْرَجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ النَّارِ، فَیَنْظُرُ اِلَیْهَا یَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً، فَیُقَالُ لَهُ: اُنْظُرْ اِلٰی مَا وَقَاكَ اللّٰہُ،

ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الْيَقِينِ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى. وَيَجْلِسُ الرَّجُلُ السَّوْءُ فِي قَبْرِهِ فَزِعاً مَّشْعُوْباً ، فَيُقَالُ: فِيمَ كُنْتَ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِيْ! فَيُقَالُ لَهُ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَيَقُولُ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلاً فَقُلْتُهُ، فَيُفَرَّجُ لَهُ قِبَلَ الْجَنَّةِ، فَيَنْظُرُ إِلَى زَهْرَتِهَا وَمَا فِيهَا، فَيُقَالُ لَهُ: أُنْظُرْ إِلَى مَا صَرَفَ اللّٰهُ عَنْكَ، ثُمَّ يُفَرَّجُ لَهُ فُرْجَةٌ إِلَى النَّارِ، فَيَنْظُرُ إِلَيْهَا يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضاً، فَيُقَالُ لَهُ: هٰذَا مَقْعَدُكَ، عَلَى الشَّكِّ كُنْتَ، وَعَلَيْهِ مُتَّ، وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۱۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا' مرنے والا قبر کے سپرد ہوتا ہے تو وہ اپنی قبر میں (اٹھ کر) بیٹھ جاتا ہے' اسے گھبراہٹ اور پریشانی نہیں ہوتی بعدازاں اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس (دین) پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں اسلام پر تھا۔ پھر اس سے دریافت کیا جاتا ہے' یہ (مشہور) شخص کون تھا؟ وہ جواب دیتا ہے وہ شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے' وہ اللہ کے رسول تھے' وہ اللہ کے ہاں سے ہمارے پاس روشن دلائل لائے' ہم نے ان کی تصدیق کی۔ پھر اس سے سوال ہو گا' کیا تو نے اللہ کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دے گا' کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کو دیکھ پائے۔ پھر دوزخ کی جانب سے ایک کھڑکی کھل جاتی ہے وہ دوزخ کا مشاہدہ کرتا ہے کہ اس میں توڑپھوڑ کا سلسلہ جاری ہے تو اس سے کہا جائے گا دوزخ کی جانب دیکھ! جس کے عذاب سے تجھے اللہ نے محفوظ کر لیا ہے۔ پھر اس کے لیۓ جنّت کی جانب سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے وہ جنت کے حسن و زیبائش کا مشاہدہ کرتا ہے اور جنّت کی حوروں اور محلاّت کی جانب نظر اٹھاتا ہے۔ اسے بتا دیا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے۔ اس لیے کہ تو یقین پر تھا اور اسی پر تو موت سے ہم کنار ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا اور بدکار شخص اپنی قبر میں گھبرایا ہوا اور خوفزدہ حالت میں اٹھ کر بیٹھتا ہے۔ اس سے سوال کیا جاتا ہے کہ تو کس دین پر تھا؟ وہ جواب دیتا ہے' میں نہیں جانتا۔ پھر اس سے سوال ہوتا ہے' یہ شخص کون تھا؟ وہ جواب دے گا' میں نے لوگوں سے جو بات سنی میں نے وہی بات کہی۔ پھر اس کے لیۓ جنت کی جانب کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ وہ جنّت کے حسن اور زیبائش کو دیکھتا ہے اور اس کی حوروں اور محلاّت کا ملاحظہ کرتا ہے۔ پھر اس کو کہا جائے گا' دیکھ! اللہ تعالیٰ نے ان نعمتوں سے تجھ کو دور کر دیا ہے۔ پھر اس کے لیۓ دوزخ کی جانب سے کھڑکی کھل جاتی ہے۔ وہ دیکھے گا کہ دوزخ میں توڑ پھوڑ ہو رہی ہے۔ اس سے کہا جائے گا' یہ تیرا ٹھکانہ ہے تو شک و تذبذب میں رہا اسی پر فوت ہوا اور اگر اللہ نے چاہا تو اسی پر تجھے اٹھایا جائے گا (ابن ماجہ)

وضاحت: قبر سے مقصود عالمِ برزخ ہے اس کا تعلق دنیا اور آخرت دونوں سے ہوتا ہے۔ یہ نہ سمجھا جائے کہ قبر سے مقصود وہ گڑھا۔ہے جس میں مردہ انسان کو دفن کیا جاتا ہے جب کہ بعض فوت شدہ لوگ پانی میں ڈوب کر مرجاتے ہیں' بعض آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو درندے کھا جاتے ہیں وہ ان کے پیٹوں میں پہنچ جاتے ہیں لیکن اگر غور کیا جائے تو ان تمام صورتوں میں اصل زمین ہے اور ظاہر ہے کہ زمین نے جہاں زندوں کو اپنے اندر سما رکھا ہے وہاں فوت شدگان بھی اسی میں ہیں اگرچہ اکثریت ایسے لوگوں کی

ہے جو قبروں میں دفن ہوتے ہیں۔ اسی لیئے محدّثین ابواب میں عذابِ قبر کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

عذابِ قبر کے اثبات میں جہاں کتاب و سُنّت میں کثرت کے ساتھ دلائل موجود ہیں وہاں عقل بھی اس کا انکار نہیں کرتی ہے بلکہ اہلِ سُنّت کا عذابِ قبر کے برحق ہونے پر اجماع ہے۔ مزید تفصیل کے لیئے حافظ ابنِ قیمؒ کی کتاب "الرّوح" کا مطالعہ کریں (مرعات جلد۱ صفحہ۲۱۸)

(٥) بَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

(کتاب و سُنّت کو مضبوطی سے پکڑنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٠ ـ (١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحْدَثَ فِيْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہمارے اس دین میں نئی بات کو ایجاد کیا جو دینِ اسلام سے نہیں ہے تو وہ مردود ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی تشریح یہ ہے کہ دینِ اسلام کے دو سرچشمے ہیں۔ ایک اللہ کی کتاب اور دوسرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیثِ صحیحہ۔ جو شخص کتاب و سُنّت میں اپنی رائے کو داخل کرتا ہے تو اس کی رائے کو دین اسلام میں ہرگز کچھ حیثیت حاصل نہ ہو گی بلکہ اس کو رد کیا جائے گا۔ دین اسلام میں کسی کی رائے معتبر نہیں اور نہ ہی کسی کی تقلید جائز ہے۔ یہ حدیث دینِ اسلام کا بہت بڑا اصول ہے اور اس کو بنیادی قاعدہ کی حیثیت حاصل ہے۔ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ ہر طرح کی بدعات کو رد کریں خواہ وہ بظاہر مستحسن ہی کیوں نہ معلوم ہوتی ہوں (واللہ اعلم)

١٤١ ـ (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَّا بَعْدُ، فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ، وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ، وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امّا بعد! یعنی اللہ کی حمد اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد تمام کلاموں سے بہترین کلام اللہ کی کتاب ہے اور تمام طریقوں سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے اور تمام کاموں سے بدترین کام وہ ہیں جنہیں (دینِ اسلام میں) ایجاد کیا گیا ہے اور تمام بدعات گمراہی ہیں (مسلم)

١٤٢ - (٣) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِيءٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهُ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ ناپسندیدہ تین انسان ہیں۔ حرم پاک میں کبیرہ گناہ کا ارتکاب کرنے والا' دینِ اسلام میں جاہلیّت کا طریقہ اختیار کرنے والا اور کسی شخص کا ناحق خون گرانے کے لیے کوشاں رہنے والا۔ (بخاری)

١٤٣ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «كُلُّ اُمَّتِيْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اِلاَّ مَنْ اَبٰى». قِيْلَ: وَمَنْ اَبٰى ؟ قَالَ: «مَنْ اَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ اَبٰى» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری تمام اُمّت جنت میں داخل ہو گی البتہ وہ جس نے انکار کیا۔ دریافت کیا گیا' کون ہے جس نے انکار کیا؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میری اطاعت کی وہ جنّت میں داخل ہو گا اور جس شخص نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (بخاری)

١٤٤ - (٥) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ، فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلاً، فَاضْرِبُوْا لَهُ مَثَلاً. قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَّجَعَلَ فِيْهَا مَادُبَةً وَّبَعَثَ دَاعِياً، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ. فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهُ يَفْقَهْهَا. قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوْا: الدَّارُ الْجَنَّةُ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّداً فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ، وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّداً فَقَدْ عَصَى اللهَ، وَمُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں کی جماعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی جب کہ آپؐ سوئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے کہا' تمہارے اس صاحب (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی ایک مثال ہے' تم اس کو بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا' یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا' اس کی صرف آنکھیں سوئی ہوئی ہیں جبکہ اس کا دل بیدار ہے۔ انہوں نے بیان کیا' اس کی مثال اس شخص کی ہے جس

نے محل تعمیر کیا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا پس جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول کر لیا وہ محل میں داخل ہوا اور اس نے دسترخوان سے کھانا تناول کیا اور جس شخص نے دعوت دینے والے (کی دعوت) کو قبول نہ کیا وہ نہ محل میں داخل ہوا اور نہ اس نے دسترخوان سے کھانا تناول کیا۔ فرشتوں نے کہا' اس مثال کی اس کے لیے تشریح کیجئے کہ وہ اس کو سمجھ پائے۔ ایک نے کہا یہ شخص نیند میں ہے۔ دوسرے نے کہا' آنکھوں میں نیند ہے اور دل بیدار ہے اور انہوں نے (وضاحت کرتے ہوئے) کہا' محل سے مراد جنت ہے اور بلانے والے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی' اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں فرق کرنے والے ہیں (بخاری)

١٤٥ - (٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ إِلٰى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوْا بِهَا كَأَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا ؛ فَقَالُوْا: أَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ؟! فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَأُصَلِّي اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَصُوْمُ النَّهَارَ أَبَداً، وَلَا أُفْطِرُ. وَقَالَ الْآخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَآءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَداً، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: «أَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا؟! أَمَا وَاللّٰهِ إِنِّيْ لَأَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ، وَأَتْقَاكُمْ لَهُ، لٰكِنِّيْ أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ، وَأُصَلِّيْ وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہ (ان سے) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے تھے۔ جب انہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں آگاہ کیا گیا تو انہوں نے کسی حد تک آپ کی عبادت کو معمولی گردانا اور انہوں نے محسوس کیا کہ ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا نسبت ہے؟ آپ کے تو اللہ نے پہلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں؟ چنانچہ ان میں سے ایک نے عہد کیا' میں تو ہمیشہ رات بھر نوافل ادا کرتا رہوں گا۔ دوسرے نے عہد کیا' میں ہمیشہ دن بھر روزہ رکھوں گا کبھی افطار نہیں کروں گا۔ تیسرے نے عہد کیا' میں عورتوں سے کنارہ کش رہوں گا کبھی نکاح نہیں کروں گا۔ چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور آپ نے ان سے دریافت کیا' تم نے اس اس طرح کی باتیں کی ہیں؟ خبردار! اللہ کی قسم! میں تم سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور زیادہ پرہیزگار ہوں۔ اس کے باوجود میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا' میں رات کو نوافل ادا کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میرے طریقے سے روگردانی کی وہ میری ملت پر نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٤٦ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئاً، فَرَخَّصَ

فِيهِ، فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ، ثُمَّ قَالَ: «مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُونَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ؟! فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ، وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام سرانجام دیا' آپؐ نے کام (کو کرنے) کی اجازت عطا فرمائی لیکن کچھ لوگوں نے اس سے دور رہنا چاہا۔ یہ بات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی۔ آپؐ نے خطبہ ارشاد فرمایا' اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا' ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اس کام سے دور رہنا چاہتے ہیں جس کو میں کرتا ہوں؟ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ اللہ (کے عذاب) کا علم رکھتا ہوں اور ان سے زیادہ اللہ کا ڈر رکھتا ہوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: صحیح مسلم کی حدیث میں وضاحت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضانُ المبارک کے مہینے میں صبح صادق کے طلوع ہونے کے بعد غسلِ جنابت فرمایا۔ بعض صحابہ کرامؓ نے آپؐ کے اس عمل کو پرہیزگاری کے خلاف سمجھا۔ اس پر آپؐ نے انہیں کھلے انداز میں خبردار کیا کہ اسلام میں بعض کام عزیمت پر مبنی ہیں اور بعض میں رخصت موجود ہے۔ رخصت پر عمل کرنا بھی پرہیزگاری ہے اور رخصت کو چھوڑ کر عزیمت پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے (مرعات جلدا صفحہ ۲۴۳)

۱۴۷ - (۸) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يُؤَبِّرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ: «مَا تَصْنَعُونَ؟». قَالُوا: كُنَّا نَصْنَعُهُ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْراً». فَتَرَكُوهُ، فَنَقَصَتْ. قَالَ: فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ. فَقَالَ: «إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ أَمْرِ دِينِكُمْ، فَخُذُوا بِهِ؛ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ رَأْيِي، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۷: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہ لوگ کھجوروں کو پیوند کرتے تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' یہ تم کیوں کرتے ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' ہم (حسبِ عادت) یہ کام کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' شاید اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے (پیوند کرنا) چھوڑ دیا تو کھجوروں نے پھل کم دیا۔ رافعؓ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پھل کم دینے کا تذکرہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا (اس پر) آپؐ نے فرمایا' میں تو انسان ہوں جب میں تمہیں تمہارے دین کی کوئی بات بتاؤں تو تم اسے قبول کرو اور جب میں تمہیں اپنی رائے سے کوئی بات بتاؤں تو میں انسان ہوں (مسلم)

۱۴۸ - (۹) **وَعَنْ** أَبِي مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتٰى قَوْماً، فَقَالَ: يَا قَوْمِ! إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ! فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ. فَأَطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهِ فَأَدْلَجُوا فَانْطَلَقُوا عَلٰى

مَهْلِهِمْ ، فَنَجَوْا. وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ فَأَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ، فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ. فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ أَطَاعَنِيْ فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ، وَمَنْ عَصَانِيْ وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنَ الْحَقِّ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اور اس (شریعت) کی مثال جس کے ساتھ اللہ نے مجھے مبعوث کیا ہے اس شخص کی مانند ہے جو کسی قوم کے پاس گیا اور (انہیں) مطلع کیا کہ اے لوگو! میں نے ایک لشکر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں' بھاگ جاؤ بھاگ جاؤ۔ چنانچہ اس قوم سے ایک گروہ نے اس کی بات کو تسلیم کیا۔ وہ آرام سے شروع رات میں ہی چل نکلے اور نجات پا گئے اور ایک گروہ نے اس کی بات کو غلط قرار دیا۔ انہوں نے اپنے گھروں میں ہی صبح کی چنانچہ لشکر نے بوقتِ صبح ان پر حملہ کیا' انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا اور انہیں تہس نہس کر دیا۔ یہ (پہلی مثال اس شخص کی مثال ہے جس نے میری تصدیق کی اور اس دین کے پیچھے چلا جس کو میں لایا اور (دوسری مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے میری نافرمانی کی اور جس دینِ حق کو میں نے پیش کیا ہے اس کی تکذیب کی (بخاری' مسلم)

١٤٩ -(١٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ اِسْتَوْقَدَ نَاراً، فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا، جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهٰذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِيْ تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيْهَا، وَجَعَلَ يَحْجُزُهُنَّ وَيَغْلِبْنَهُ فَيَتَقَحَّمْنَ فِيْهَا، فَأَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ، وَأَنْتُمْ تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا . هٰذِهِ رِوَايَةُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوُهَا، وَقَالَ فِيْ آخِرِهَا: قَالَ: «فَذٰلِكَ مَثَلِيْ وَمَثَلُكُمْ، أَنَا آخِذٌ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ: هَلُمَّ عَنِ النَّارِ، هَلُمَّ عَنِ النَّارِ! فَتَغْلِبُوْنِيْ. تَقَحَّمُوْنَ فِيْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری مثال اس شخص کی مانند ہے جس نے آگ روشن کی جب اس کے اردگرد روشنی ہو گئی تو پروانے اور دیگر کیڑے پتنگے جو خود کو عادتاً" آگ میں گراتے ہیں' اس میں گرنے لگ گئے جبکہ آگ روشن کرنے والا انہیں (آگ میں گرنے سے) روکتا رہا لیکن وہ اس پر غالب آ گئے اور انہوں نے (بزور) آگ میں چھلانگیں لگائیں۔ میں تمہیں دوزخ سے (ہٹانے کی خاطر) تمہاری کمروں کو پکڑتا ہوں لیکن تم ہو کہ دوزخ میں بزور چھلانگیں لگا رہے ہو۔ یہ بخاری کی روایت ہے

اور مسلم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے البتہ اس کے آخر میں ہے کہ یہ میری اور تمہاری مثال ہے۔ میں تمہاری کمروں کو پکڑ کر (تمہیں) دوزخ سے ہٹاتا ہوں (میری طرف) لپکو اور دوزخ سے دور رہو۔ (میری طرف) لپکو اور دوزخ سے دور رہو لیکن تم مجھ پر غالب آ کر (بزور خود کو) دوزخ میں گرا رہے ہو (بخاری' مسلم)

١٥٠ - (١١) وَعَنْ أَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيْرِ أَصَابَ أَرْضاً، فَكَانَتْ مِنْهَا طَآئِفَةٌ طَيِّبَةٌ قَبِلَتِ الْمَآءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيْرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَآءَ، فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ، فَشَرِبُوْا وَسَقَوْا وَزَرَعُوْا، وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرٰى، إِنَّمَا هِيَ قِيْعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَآءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلَأً فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَّمْ يَرْفَعْ بِذٰلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِيْ أُرْسِلْتُ بِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

١٥٠: ابوموسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے جس علم اور روشنی کو دے کر مجھے مبعوث کیا ہے اس کی مثال اس کثیر بارش کی ہے جو زمین پر برسی چنانچہ زمین کا ایک ٹکڑا عمدہ تھا' اس نے بارش کے پانی کو قبول کیا اور گھاس اور گھنے سبزے کو اُگایا اور زمین کا ایک ٹکڑا سخت ہے جس نے پانی ذخیرہ کر لیا۔ اللہ نے اس کے ساتھ لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ لوگوں نے پانی پیا (جانوروں کو) پلایا اور آبپاشی کی لیکن زمین کا ایک ٹکڑا چٹیل میدان ہے' نہ وہ پانی ذخیرہ کرتا ہے اور نہ وہاں سبزہ گھاس وغیرہ اُگتا ہے۔ یہ (پہلی مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور جس چیز کے ساتھ مجھے اللہ نے بھیجا ہے اس کے ساتھ فائدہ حاصل کیا۔ اس نے خود بھی علم حاصل کیا اور لوگوں کو بھی اس سے سکھایا نیز (یہ دوسری مثال) اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کی جانب (تکبر کی وجہ سے) میلان نہ کیا اور اللہ کی (ارسال کردہ) اس روشنی سے کچھ حاصل نہ کیا جس کے ساتھ مجھے رسول بنا کر بھیجا گیا ہے
(بخاری مسلم)

١٥١ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ﴿هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ﴾، وَقَرَأَ إِلٰى: ﴿وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُوا الْأَلْبَابِ﴾. قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَإِذَا رَأَيْتَ ـ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ: رَأَيْتُمْ ـ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ؛ فَأُولٰئِكَ الَّذِيْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ، فَاحْذَرُوْهُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٥١: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہ آیت) تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ وہ ذات ہے جس نے آپؐ پر کتاب نازل کی' اس کی کچھ آیات محکم ہیں" سے "اور نصیحت حاصل نہیں کرتے ہیں مگر وہ جو عقل والے ہیں" تک تلاوت کی۔ عائشہؓ کہتی ہیں' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تو دیکھے اور مسلم شریف میں ہے کہ "جب تم دیکھو" ایسے لوگوں کو جو متشابہات کے پیچھے چلتے ہیں تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ نے نام رکھا ہے پس تم ان کی مجلس سے دور رہو (بخاری' مسلم)

وضاحت: جن آیات کے معانی ظاہر ہیں وہ محکم ہیں اور جن کے معانی غیر واضح ہیں وہ متشابہ ہیں۔ جب لوگ متشابہات سے استدلال کر کے اختلاف اور جھگڑے کی فضا پیدا کریں تو ان سے بحث نہ کی جائے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے روک دیا ہے (واللہ اعلم)

۱۵۲ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: هَجَّرْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَوْماً، قَالَ: فَسَمِعَ اَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اخْتَلَفَا فِيْ آيَةٍ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعْرَفُ فِيْ وَجْهِهِ الْغَضَبُ، فَقَالَ: «اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِاخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۲: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دوپہر کے وقت حاضر ہوا۔ عبداللہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے دو انسانوں کی آواز سنی جو ایک آیت کے بارے میں جھگڑ رہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے قریب پہنچے۔ آپؐ کے چہرہ مبارک پر ناراضگی کے آثار تھے۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے لوگ اللہ کی کتاب میں اختلاف کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے (مسلم)

وضاحت: ایسا اختلاف جو کفر اور بدعت تک پہنچائے' اس سے ڈرایا گیا ہے لیکن صحیح مسئلہ معلوم کرنے کے لیے اور باطل کو ختم کرنے کے لیے مباحثہ کرنا درست ہے (واللہ اعلم)

۱۵۳ - (۱٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ فِي الْمُسْلِمِيْنَ جُرْماً مَنْ سَاَلَ عَنْ شَيْءٍ لَّمْ يُحَرَّمْ عَلَى النَّاسِ، فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْاَلَتِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۳: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ شخص ہے جو کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کرتا ہے جو لوگوں پر حرام نہ تھی لیکن اس کے سوال کی وجہ سے اس کو حرام کیا گیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں اس سائل کا ذکر ہے جو بلاضرورت اور بے فائدہ مسائل پوچھتا رہتا ہے جبکہ ضرورت کے پیشِ نظر مسائل معلوم کرنا ناجائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۵٤ - (۱۵) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَاْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آخری زمانے میں دجّال کذّاب قسم کے لوگ نمودار ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی حدیثیں پیش کریں گے جن کو تم نے اور نہ ہی تمہارے آباء و اجداد نے سنا ہو گا پس تم خود کو ان سے اور ان کو اپنے سے دور رکھو' کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور تمہیں فتنہ میں نہ ڈالیں (مسلم)

۱۵۵ - (۱٦) وَعَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَاُوْنَ التَّوْرَاةَ بِالْعِبْرَانِيَّةِ، وَيُفَسِّرُوْنَهَا

بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُصَدِّقُوْا أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكَذِّبُوْهُمْ، وَ﴿قُوْلُوْا: آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ » اَلْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ کتاب عبرانی زبان میں تورات کی تلاوت کرتے تھے اور مسلمانوں کے لئے عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے تھے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہود و نصاریٰ کی نہ تصدیق کرو اور نہ انہیں جھٹلاؤ بلکہ تم اقرار کرو کہ "ہم اللہ پر اور جو کتاب ہماری جانب نازل کی گئی اس پر ایمان رکھتے ہیں" (بخاری)

۱۵٦ ـ (۱۷) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَفٰى بِالْمَرْءِ كِذْبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵٦: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کے لیے یہی جھوٹ کافی ہے کہ وہ جو کچھ سنے اسے (آگے) بیان کرے (مسلم)

۱۵۷ ـ (۱۸) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَّبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ أُمَّتِهِ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيْ أُمَّتِهِ حَوَارِيُّوْنَ وَأَصْحَابٌ يَّأْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهِ، وَيَقْتَدُوْنَ بِأَمْرِهِ، ثُمَّ إِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ يَّقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ، وَيَفْعَلُوْنَ مَا لَا يُؤْمَرُوْنَ، فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَيْسَ وَرَآءَ ذٰلِكَ مِنَ الْإِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ سے پہلے جس نبی کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس اُمّت میں بھیجا ہے تو اس نبی کے اس کی اُمّت میں مددگار ہوتے تھے اور ایسے رفقاء ہوتے تھے جو اس کی سُنّت پر عمل کرتے تھے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے تھے۔ پھر ان کے بعد نالائق لوگ پیدا ہوتے آئے جو ایسی باتیں کہتے جن پر وہ عمل نہ کرتے تھے اور ایسے کام کرتے جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا تھا پس جو شخص ان کے ساتھ ہاتھ سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور جو شخص ان کے ساتھ دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی نہیں ہے (مسلم)

۱۵۸ ـ (۱۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ دَعَا إِلٰى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُوْرِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا. وَمَنْ دَعَا إِلٰى ضَلَالَةٍ. كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۸: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ہدایت کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب ہو گا جو اس کی پیروی کریں گے۔ اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی اور جس شخص نے گمراہی کی جانب دعوت دی اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا جنہوں نے اس کی پیروی کی اس سے انکے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی (مسلم)

۱۵۹ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيْباً، وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَأَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۹: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسلام آغاز میں غریب تھا اور عنقریب (اسی طرح) غریب ہو گا جیسا کہ آغاز میں غریب تھا پس غریب لوگوں کے لیۓ خوشخبری ہے (مسلم)

وضاحت: اسلام کے آغاز میں دائرہ اسلام میں داخل ہونے والے لوگ قلیل تعداد میں تھے اور آخر زمانے میں فتنوں کے ظہور' بدعات کے پھیلنے اور سُنّتِ نبویہ کے آثار مٹ جانے کی وجہ سے اسلام کے حاملین قلیل تعداد میں ہوں گے۔ غریب سے مراد وہ شخص ہے جو وطن سے دور ہوتا ہے جس طرح وطن سے دور رہنے والے انسان کی کچھ حیثیت نہیں ہوتی' اس طرح اس دور میں بھی اسلام کے پیروکار نہایت کسمپرسی کی حالت میں ہوں گے۔ پس ایسے لوگوں کو خوشخبری دی گئی ہے کہ وہ ان ناسازگار حالات میں بھی اسلام کے دامن کو تھامے ہوئے رہیں اور اصلاحی کوششوں میں مصروف ہیں۔ علامہ شاطبی رحمہُ اللہ نے کتابُ الاعتصام کے مقدمہ میں اس حدیث کی نہایت عمدہ تشریح کی ہے (واللہ اعلم)

۱۶۰ - (۲۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ: «ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ» فِيْ كِتَابِ الْمَنَاسِكِ، وَحَدِيْثَيْ مُعَاوِيَةَ وَجَابِرٍ: «لَا يَزَالُ مِنْ اُمَّتِيْ» وَ[الْآخَرُ]: «لَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِيْ» فِيْ بَابِ: ثَوَابِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ، اِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى.

۱۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آۓ گا جیسا کہ سانپ اپنی بل کی طرف سمٹ آتا ہے (بخاری' مسلم) اور ہم ابو ہریرہؓ سے مروی حدیث جس میں ہے کہ "تم مجھے چھوڑے رکھو جب تک کہ میں تمہیں چھوڑے رکھوں" کتابُ المناسک میں اور معاویہؓ اور جابرؓ سے مروی دو حدیثیں کہ "میری امت سے ہمیشہ رہے گا" "اور میری اُمّت سے ایک جماعت ہمیشہ رہے گی" کو "بابُ ثوابُ ھٰذِہِ الْاُمّہ" میں انشاء اللہ تعالیٰ ذکر کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱٦۱ - (۲۲) **عَنْ** رَبِیْعَةَ الْجُرَشِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: اُتِیَ نَبِیُّ اللّٰہِ ﷺ، فَقِیْلَ لَہُ: لِتَنَمْ عَیْنُكَ، وَلْتَسْمَعْ اُذُنُكَ، وَلْیَعْقِلْ قَلْبُكَ. قَالَ: «فَنَامَتْ عَیْنِیْ، وَسَمِعَتْ اُذُنَایَ، وَعَقَلَ قَلْبِیْ». قَالَ: «فَقِیْلَ لِیْ: سَیِّدٌ بَنٰی دَاراً، فَصَنَعَ فِیْهَا مَادُبَةً وَّاَرْسَلَ دَاعِیاً؛ فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِیَ، دَخَلَ الدَّارَ، وَاَكَلَ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَرَضِیَ عَنْہُ السَّیِّدُ، وَمَنْ لَّمْ یُجِبِ الدَّاعِیَ، لَمْ یُدْخِلِ الدَّارَ، وَلَمْ یَاْكُلْ مِنَ الْمَادُبَةِ، وَسَخَطَ عَلَیْہِ السَّیِّدُ». قَالَ: «فَاللّٰہُ السَّیِّدُ، وَمُحَمَّدٌ الدَّاعِیْ، وَالدَّارُ الْاِسْلَامُ، وَالْمَادُبَةُ الْجَنَّةُ» . رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۱٦۱: رَبیعہ جُرَشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فرشتہ آیا۔ آپؐ سے کہا گیا کہ آپؐ کی آنکھ سوئی ہو اور آپؐ کے کان سنتے ہوں اور آپؐ کا دل سمجھتا ہو۔ آپؐ نے فرمایا' پس میری آنکھیں نیند میں ہو گئیں اور میرے کان سنتے رہے اور میرا دل سمجھتا رہا۔ آپؐ نے فرمایا' مجھ سے کہا گیا کہ ایک آقا نے ایک محل تعمیر کیا' اس میں دسترخوان لگایا اور بلانے والے کو بھیجا پس جس شخص نے بلانے والے (کے بلاوے) کو قبول کیا وہ محل میں داخل ہوا اور دسترخوان سے تناول کیا۔ آقا اس سے خوش ہوا اور جس شخص نے بلانے والے (کے بلاوے) کو قبول نہ کیا' وہ محل میں داخل نہ ہوا' اس نے دسترخوان سے تناول نہ کیا اور آقا اس سے ناراض ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ آقا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بلانے والے ہیں اور محل اسلام ہے اور دسترخوان جنت ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث میں آنے والے سے مقصود فرشتہ ہے اور آنکھ میں نیند ہونے سے مقصود یہ ہے کہ آپؐ کی آنکھ کسی جانب نہ اٹھے' آپؐ کے کان کسی جانب نہ جھکیں اور آپؐ کا دل حاضر ہو تاکہ آپؐ تمثیل سمجھ سکیں (واللہ اعلم)

۱٦۲ - (۲۳) **وَعَنْ** اَبِیْ رَافِعٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لَاُ اُلْفِیَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئاً عَلٰی اَرِیْكَتِہٖ ، یَاْتِیْہِ الْاَمْرُ مِنْ اَمْرِیْ مِمَّا اُمِرْتُ بِہٖ اَوْ نُهِیْتُ عَنْہُ، فَیَقُوْلُ: لَا اَدْرِیْ، مَا وَجَدْنَا فِیْ كِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ» . رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَہْ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ «دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ».

۱٦۲: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص کو میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی چارپائی پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو' اس کے پاس میرا حکم یا میری نہی پہنچے تو وہ کہے کہ میں نہیں جانتا' جس چیز کو ہم نے اللہ کی کتاب میں پایا ہم نے اس کی پیروی کی۔

(احمد' ابو داود' ترمذی' ابن ماجہ' بیہقی نے دلائل النبوۃ میں روایت کیا۔)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی احادیث صحیحہ سے اعراض کرنے والا قرآن پاک سے اعراض کرنے والا ہے۔ اس لیے کہ حدیث بھی قرآنِ پاک کی مانند حُجّتِ شرعیہ ہے۔ نیز اس اصول کا بھی رد ہوتا ہے کہ خبرواحد کے ساتھ کتابُ اللہ پر زیادتی جائز نہیں۔ اس حدیث کے مصداق مولوی عبداللہ چکڑالوی، مسٹرپرویز اور اس نظریے کے دیگر لوگ ہیں جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انکار کرتے ہیں (اللہ ربُّ العزّت ایسے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے)

١٦٣ - (٢٤) **وَعَنِ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّيْ أُوْتِيْتُ الْقُرْآنَ وَمِثْلَهُ مَعَهُ، أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ، فَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ، وَمَا وَجَدْتُّمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ؛ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمُ الْحِمَارُ الْأَهْلِيُّ، وَلَا كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ، وَلَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يَّسْتَغْنِيَ عَنْهَا صَاحِبُهَا، وَمَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ، فَعَلَيْهِمْ أَنْ يَّقْرُوْهُ، فَإِنْ لَّمْ يَقْرُوْهُ، فَلَهُ أَنْ يُّعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ، وَكَذَا ابْنُ مَاجَهْ إِلٰى قَوْلِهِ: «كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ».

۱۶۳: مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خبردار! مجھے قرآنِ پاک کے ساتھ ساتھ قرآن کا مثل دیا گیا ہے۔ خبردار! عنقریب ایک پیٹ بھرا انسان جو اپنے پلنگ پر (ٹیک لگائے) ہو گا، وہ (اپنے ساتھیوں سے) کہے گا کہ اس قرآن کو لازم سمجھو اس میں جو حلال ہے اس کو حلال سمجھو اور جو حرام ہے اس کو حرام سمجھو حالانکہ جن چیزوں کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے (ان کی حرمت) اسی طرح کی ہے جس طرح کی حرمت ان چیزوں کی ہے جن کو اللہ نے حرام قرار دیا ہے خبردار! تمہارے لیے گھریلو گدھا اور کوئی کچلی والا درندہ حلال نہیں ہے اور کسی عہد والے (کافر) کا گرا ہوا مال حلال نہیں ہے البتہ اگر اس کا مالک اس سے دستبردار ہوتے ہوئے اس کو چھوڑ دے اور جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی مہمان داری کریں۔ اگر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو وہ مہمانی کے مثل ان سے معاوضہ لے سکتا ہے (ابوداؤد) دارمی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح ابنِ ماجہ نے اس قول "جیسا کہ اللہ نے حرام قرار دیا ہے" تک روایت کیا ہے۔

١٦٤ - (٢٥) **وَعَنِ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «أَيَحْسَبُ أَحَدُكُمْ مُّتَّكِئًا عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَظُنُّ أَنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمْ شَيْئًا إِلَّا مَا فِيْ هٰذَا الْقُرْآنِ؟! أَلَا وَإِنِّيْ وَاللّٰهِ قَدْ أَمَرْتُ وَوَعَظْتُ وَنَهَيْتُ عَنْ أَشْيَآءَ إِنَّهَا لَمِثْلُ الْقُرْآنِ أَوْ أَكْثَرُ، وَإِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحِلَّ لَكُمْ أَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا بِإِذْنٍ، وَلَا ضَرْبَ نِسَآئِهِمْ، وَلَا أَكْلَ ثِمَارِهِمْ إِذَا أَعْطَوْكُمُ الَّذِيْ عَلَيْهِمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَفِيْ إِسْنَادِهِ: أَشْعَثُ بْنُ شُعْبَةَ الْمِصِّيْصِيُّ، قَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ.

۱۶۴: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تم میں سے کوئی شخص اپنے پلنگ پر ٹیک لگائے یہ خیال رکھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف ان چیزوں کو حرام فرمایا ہے جو قرآن پاک میں ہیں؟ اللہ کی قسم! بلاشبہ خبردار! میں نے بعض (کاموں) کا حکم دیا ہے اور نصیحت کی ہے اور بعض چیزوں سے روکا ہے' وہ قرآنِ پاک کی مثل ہے بلکہ زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیئے حلال قرار نہیں دیا کہ تم یہودیوں اور عیسائیوں کے گھروں میں بلااجازت داخل ہو جاؤ اور نہ تم ان کی عورتوں کی پٹائی کرو اور نہ ان کے پھلوں کو (جبراً) حاصل کرو جب کہ وہ تمہیں مال دے رہے ہیں جو ان کے ذمہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شُعبہ مصیصی راوی متکلّم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۲۶۵)

١٦٥ - (٢٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيْغَةً، ذَرِفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَاَوْصِنَا، فَقَالَ: «اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ، وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ، وَاِنْ كَانَ عَبْداً حَبَشِيًّا ، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِيْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافاً كَثِيْراً؛ فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتُ الْاُمُوْرِ؛ فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا الصَّلَاةَ.

۱۶۵: عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت کروائی۔ بعدازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے۔ آپؐ نے ہمیں مؤثر وعظ فرمایا' جس سے آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور دل خوفزدہ ہو گئے۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ تو الوداعی وعظ معلوم ہوتا ہے' آپؐ وصیّت فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں تمہیں وصیّت کرتا ہوں کہ تم اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور (امیر کی) بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو پس تم میں سے جو شخص میرے بعد زندہ رہا وہ بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا پس تم میری اور خلفاءِ راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں' کی سُنّت کو تھامے رکھنا۔ سُنّت کو مضبوطی سے پکڑو اور سُنّت پر سختی کے ساتھ عمل پیرا رہو اور خود کو (نئے کاموں سے) بچاؤ۔ ہر نیا کام بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (احمد' ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) ترمذی اور ابنِ ماجہ نے نماز کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث میں جس امیر کی سمع و اطاعت کا حکم دیا گیا ہے' اس سے مراد وہ امیر ہے جس کا تعین خلیفہ نے کیا ہے۔ اگر وہ امیر حبشی غلام بھی ہو تو اس کی اطاعت ہر حال میں کرنا ضروری ہے اور اس کی مخالفت سے خطرہ ہے کہ کہیں باہم جنگ و جدال قائم نہ ہو جائے اور فسادات رونما نہ ہو جائیں۔ اس سے مقصود خلیفہ

نہیں ہے کیونکہ حبشی غلام خلیفہ نہیں بن سکتا۔

علامہ تورپشتیؒ نے وضاحت کی ہے کہ خلفاءِ راشدین سے مقصود چار خلفاء ہیں۔ ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ عثمان غنیؓ اور علیؓ ایک دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ میرے بعد خلافت کا زمانہ تیس سال ہے۔ علیؓ کی خلافت کے ختم ہونے پر تیس سال مکمل ہو جاتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ان کے علاوہ کوئی خلیفہ نہیں ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے کہ میری اُمّت میں بارہ خلفاء ہوں گے لیکن ان کا مقام خلفاءِ راشدین کا نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ان چاروں خلفاء کو رشد و ہدایت کے ساتھ موصوف کیا گیا ہے اور پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنّت کے مقابلہ میں ان کی سنت کا بھی ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ اپنے اجتہاد کے ساتھ آپؐ کی سُنّت سے استخراج کرتے ہیں تو وہ خطا نہیں کرتے۔ اس لیئے کہ ان کا طریقہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے وہ تو معمولی کاموں میں بھی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وَسلم کی مخالفت سے احتراز کرتے تھے اور جب انہیں کتابُ اللہ اور سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں دلیل نہ ملتی تو بحث و تمحیص اور باہمی مشاورت کے بعد ایک رائے پر اتفاق کرتے اور یہ رائے بوجہ دلیل نہ ہونے کے سُنّت ہوتی تھی۔

بدعت وہ کام ہے جس کا شریعت میں کچھ اصل نہ ہو لیکن دینِ اسلامَ میں اس کو داخل کیا گیا ہو۔ اس سے اُمّتِ مسلمہ کو ڈرایا گیا ہے کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے اور تمام بدعاتِ شرعیہ مذموم ہیں تفصیل کے لیئے دیکھیں (الاعتصام علاّمہ شاطبی جلد۱ صفحہ۱۴۷۔ ۱۶۷، مرعات جلد۱ صفحہ ۲۶۴)

۱۶۶ ـ (۲۷) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطًّا، ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ»، ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطاً عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، وَقَالَ: «هٰذِهِ سُبُلٌ، عَلَى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُوْ إِلَيْهِ»، وَقَرَأَ: ﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْماً، فَاتَّبِعُوْهُ﴾ اَلْآيَةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۶۶ : عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے (سمجھانے کے) لیئے ایک سیدھا خط کھینچا اور فرمایا یہ اللہ کا راستہ ہے بعدازاں اس کے دائیں اور بائیں جانب کچھ خط کھینچے اور فرمایا یہ شیطان کے راستے ہیں اور ہر راہ (کے کنارے) پر شیطان ہے جو (لوگوں کو) ان راستوں کی جانب بلاتا ہے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اور میرا یہ راستہ سیدھا ہے تم اس کی پیروی کرو" (احمد، نسائی، دارمی)

۱۶۷ ـ (۲۸) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعاً لِّمَا جِئْتُ بِهٖ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»، وَقَالَ النَّوَوِيُّ فِيْ «اَرْبَعِيْنِهٖ»: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، رَوَيْنَاهُ فِيْ «كِتَابِ الْحُجَّةِ» بِإِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

۱۶۷ : عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہشِ نفس اس کے تابع نہ ہو جس کو میں لایا ہوں (شرح السنّۃ) امام نوویؒ نے اربعین نووی میں بیان کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ ہم نے اس حدیث کو "کتابُ الحجۃ" میں صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

١٦٨ - (٢٩) وَعَنْ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِيْ قَدْ اُمِيتَتْ بَعْدِيْ، فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ اُجُورِ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا؛ وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً ضَلَالَةً لَّا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۶۸: بلال بن حارث مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری سُنّت سے ایسی سُنّت کو زندہ کیا جو میرے بعد زندہ نہ رہی تھی تو اس شخص کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا جبکہ ان کے ثواب سے کچھ کمی نہ ہو گی اور جس شخص نے گمراہی کی بدعت کو ایجاد کیا جس کو اللہ اور اس کا رسول پسند نہیں کرتے تو اس کو ان لوگوں کے گناہوں کے برابر گناہ ملے گا' جنہوں نے اس پر عمل کیا جب کہ اس سے ان کے گناہوں میں کچھ کمی واقع نہیں ہو گی۔ (ترمذی)

١٦٩ - (٣٠) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ

۱۶۹: ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو کثیر بن عبداللہ بن عمرو سے اس نے اپنے والد سے اس نے کثیر کے دادا سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں کثیر بن عبداللہ راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ ۷۵۸' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۲۱' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۶' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۳۲' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۶۰)

١٧٠ - (٣١) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الدِّيْنَ لَيَارِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا يَارِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا، وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ مِنَ الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَّاْسِ الْجَبَلِ. اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَّسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ، فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَآءِ، وَهُمُ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۰: عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دین (اسلام) حجاز میں سمٹ آئے گا جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ آتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں

محفوظ ہو گا جیسا کہ پہاڑی بکری پہاڑ کی بلندی میں پناہ لیتی ہے۔ بلاشبہ دین (اسلام) کا آغاز اجنبیت میں ہوا اور یقیناً اس کا آخر بھی اس کے آغاز کی مانند ہو گا "پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیئے" یہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد میری سُنّت کی اصلاح کریں گے جسے لوگ بگاڑ دیں گے۔(ترمذی)

۱۷۱ - (۳۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى أُمَّتِيْ كَمَا أَتٰى عَلٰى بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ ، حَتّٰى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتٰى أُمَّهُ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِيْ أُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ. وَإِنَّ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَّسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً». قَالُوْا: مَنْ هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمت پر ایک ایسا وقت آئے گا جب وہ بنی اسرائیل کے ٹھیک ٹھیک نقش قدم پر چلنا شروع کر دیں گے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں ایسا شخص ہوا ہے جس نے اپنی ماں سے علانیہ زنا کیا ہے تو میری اُمت میں بھی ضرور ایسا شخص ہو گا جو یہ کام کرے گا اور بلاشبہ بنو اسرائیل بہتر(۷۲) فرقوں میں بٹ گئے جبکہ میری اُمت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی۔ ایک جماعت کے علاوہ سبھی دوزخ میں ہوں گے۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! وہ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کی مزید تشریح اور وضاحت کے لیے ابن حزمؒ کی کتاب "الفصل" اور علامہ شاطبیؒ کی کتابؒ "الاعتصام" کا مطالعہ کریں۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۱۱۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷)

۱۷۲ - (۳۳) وَفِيْ رِوَايَةِ أَحْمَدَ، وَأَبِيْ دَاوُدَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ: «ثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِيْ أُمَّتِيْ أَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ ، لَا يَبْقٰى مِنْهُ عِرْقٌ وَّلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ».

۱۷۲: احمد اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ۷۲ دوزخ میں اور ایک جنت میں ہو گا (اور اس سے مراد) وہ لوگ ہیں جو (صحابہ کرامؓ کی) جماعت کی موافقت کرنے والے ہیں اور بے شک میری امت میں ایسے لوگ ظاہر ہوں گے جن میں (بدعات کی) خواہشات یوں سرایت کر جائیں گی جیسا کہ باؤلے کتے کی بیماری اس کے ساتھی میں منتقل ہو جاتی ہے' اس کی کوئی رگ کوئی جوڑ باقی نہیں رہتا مگر بیماری اس میں داخل ہو جاتی ہے۔

۱۷۳ - (۳۴) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ اللّٰهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِيْ - أَوْ قَالَ: «أُمَّةَ مُحَمَّدٍ - عَلٰى ضَلَالَةٍ، وَّيَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَّمَنْ شَذَّ شُذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میری اُمّت یا اُمّتِ محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر جمع نہیں کرے گا اور جماعت پر اللہ کا ہاتھ ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا' اسے الگ دوزخ میں داخل کیا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سلیمان بن سفیان تمیمی راوی ضعیف ہے' امام بخاری نے اس کو منکرُالحدیث کہا ہے (میزانُ الاعتدال جلد صفحہ' مرعات جلدا صفحہ۲۸۰)

۱۷٤ - (۳۵) **وَعَنْهُ**. قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ ، فَإِنَّهٗ مَنْ شُذَّ شُذَّ فِي النَّارِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه مِنْ حَدِيْثِ أَنَسٍ.

۱۷۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سواد اعظم کی اتباع کرو' پس بے شک جو شخص (اس سے) دور ہوا وہ دوزخ میں داخل کیا گیا۔ ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو انسؓ سے روایت کیا۔

وضاحت: یہ حدیث متعدّد طرق سے مروی ہے لیکن سب طرق ضعیف ہیں (مرعات جلدا صفحہ۲۸۰)

۱۷٥ - (۳٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا بُنَيَّ! إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ» . ثُمَّ قَالَ: «يَا بُنَيَّ! وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ ، وَمَنْ أَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحَبَّنِيْ وَمَنْ أَحَبَّنِيْ كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۷۵: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے میرے بیٹے! اگر تو صبح کو اٹھے اور شام کو سوئے اور تیرے دل میں کسی شخص کے بارے میں کوئی کھوٹ نہ ہو تو ایسا ہی کیا کر' بعدازاں آپؐ نے فرمایا' اے میرے بیٹے! یہ میری سُنّت سے ہے اور جس شخص نے میری سُنّت کو محبوب جانا اس نے مجھ سے محبّت کی اور جس شخص نے مجھ سے محبّت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا (ترمذی)

۱۷٦ - (۳۷) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِيْ، فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ». رَوَاهُ .

۱۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری اُمّت کے فساد کے وقت میری سُنّت کو مضبوطی سے پکڑا اس کو سو شہیدوں کا ثواب حاصل ہو گا۔

وضاحت: صاحبِ مشکوٰۃ نے اس حدیث کے بعد جگہ خالی چھوڑی ہے' یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ حدیث کس کتاب سے نقل کی گئی ہے۔ صاحبِ مرعات نے ذکر کیا ہے کہ امام بیہقی نے اس حدیث کو "کتابُ الزہد" اور ابنِ عدیؒ

نے "الکامل" میں ابنِ عباسؓ سے روایت کیا ہے۔ ابنِ عدیؒ حسن بن قُتیبہ خُزاعی راوی کے بارے میں کہتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ اس راوی میں کچھ حرج نہیں۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ راوی ہالک ہے۔ دار قطنیؒ نے اسے متروکُ الحدیث کہا ہے نیز ابو حاتمؒ نے اسے ضعیف کہا ہے (مرعاۃ جلدا صفحہ ۲۸۲)

۱۷۷ - (۳۸) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حِيْنَ اَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ: «اِنَّا نَسْمَعُ اَحَادِيْثَ مِنْ يَهُوْدٍ تُعْجِبُنَا، اَفَتَرٰى اَنْ نَكْتُبَ بَعْضَهَا؟ فَقَالَ: «اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى ؟! لَقَدْ جِئْتُكُمْ بِهَا بَيْضَآءَ نَقِيَّةً ، وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا مَّا وَسِعَهٗ اِلَّا اتِّبَاعِيْ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۱۷۷: جابر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جب آپؐ کے پاس عمر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ ہم یہودیوں سے کچھ ایسی احادیث سنتے ہیں جو ہمیں اچھی لگتی ہیں۔ آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟' کیا ہم کچھ احادیث ضبط تحریر میں (لے آیا) کریں؟ آپؐ نے فرمایا' کیا تم یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح پریشان ہونا چاہتے ہو؟ (جب کہ) میں تمہارے پاس روشن واضح دین لے کر آیا ہوں۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں تو ان کے لیے بھی میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ ہو گا۔ (احمد' بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالدبن سعید ہمدانی راوی قوی نہیں لیکن یہ حدیث مجالد راوی کے علاوہ کسی اور راوی سے بھی مروی ہے جس سے اس کی تائید ہو رہی ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۸' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹' مرعات جلدا صفحہ ۲۸۲)

۱۷۸ - (۳۹) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَكَلَ طَيِّبًا، وَعَمِلَ فِيْ سُنَّةٍ ، وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا الْيَوْمَ لَكَثِيْرٌ فِي النَّاسِ؟ قَالَ: «وَسَيَكُوْنُ فِيْ قُرُوْنٍ بَعْدِيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۷۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے حلال کھانا تناول کیا اور سُنّت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کی تکالیف سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! اس دور میں اس قسم کے لوگ کثرت کے ساتھ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے بعد کی صدیوں میں بھی اس قسم کے لوگ ہوں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبشر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلدا صفحہ ۶۳)

۱۷۹ - (۴۰) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَّنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ، ثُمَّ يَاْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا».

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ تم لوگ ایسے دور میں ہو کہ جس شخص نے تم میں سے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل نہ کیا وہ تباہ و برباد ہو گیا۔ بعدازاں ایک ایسا دور آئے گا کہ جس نے احکامات (شرعیہ) کے دسویں حصے پر عمل کیا وہ نجات پا جائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نعیم بن حماد راوی صدوق ہے لیکن وہ کثرت کے ساتھ غلطیاں کیا کرتا تھا۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۶۳)

۱۸۰ - (٤١) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًی كَانُوْا عَلَيْهِ اِلَّا اُوْتُوا الْجَدَلَ» ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ﴾ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۸۰: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہدایت کے بعد جب کوئی قوم گمراہی میں مبتلا ہوتی تھی تو اس کا باہمی جھگڑا ہوا کرتا تھا۔ بعدازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے اس مثال کو آپ کے لیے صرف اس لئے پیش کیا ہے کہ وہ آپ سے جھگڑا کریں بلکہ کفار تو جھگڑالو ہیں" (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

۱۸۱ - (٤٢) **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «لَا تُشَدِّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِكُمْ فَيُشَدِّدَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ، فَاِنَّ قَوْمًا شَدَّدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ، فَشَدَّدَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ، فَتِلْكَ بَقَايَاهُمْ فِی الصَّوَامِعِ وَالدِّيَارِ ﴿رَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ﴾ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۸۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خود پر تشدّد نہ کرو کہ اللہ بھی تم پر سختی کرے گا۔ بلاشبہ ایک قوم نے اپنے آپ پر تشدّد کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر سختی کی۔ تشدّد کرنے والوں کے باقی ماندہ لوگ عیسائیوں کے گرجا گھروں اور یہودیوں کے معبد خانوں میں ہیں (اس کی دلیل ارشادِ باری تعالیٰ ہے جس کا ترجمہ ہے) "انہوں نے رہبانیت کو ایجاد کیا ہم نے ان پر رہبانیت کو لازم نہیں کیا تھا" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن عبدالرحمٰن بن ابی العمیا راوی مجہول کے مشابہ ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۱۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۶۴)

۱۸۲ - (٤٣) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «نَزَلَ الْقُرْآنُ

عَلٰى خَمْسَةِ اَوْجُهٍ: حَلَالٍ، وَحَرَامٍ، وَمُحْكَمٍ، وَمُتَشَابِهٍ، وَاَمْثَالٍ. فَاَحِلُّوا الْحَلَالَ، وَحَرِّمُوا الْحَرَامَ، وَاعْمَلُوْا بِالْمُحْكَمِ، وَآمِنُوْا بِالْمُتَشَابِهِ ، وَاعْتَبِرُوْا بِالْاَمْثَالِ». هٰذَا لَفْظُ الْمَصَابِيْحِ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَلَفْظُهُ: «فَاعْمَلُوْا بِالْحَلَالِ، وَاجْتَنِبُوا الْحَرَامَ، وَاتَّبِعُوْا الْمُحْكَمَ».

۱۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک کا نزول پانچ طرح پر (مشتمل) ہے۔ حلال' حرام' محکم' متشابہ اور امثال۔ پس تم حلال کو حلال اور حرام کو حرام گردانو اور محکم پر عمل کرو اور متشابہ پر ایمان لاؤ اور امثال سے عبرت حاصل کرو۔

(یہ الفاظ مصابیح کے ہیں) اور امام بیہقیؒ نے شعبُ الایمان میں اسے روایت کیا اور اس کے الفاظ ہیں "پس حلال پر عمل کرو اور حرام سے بچو اور محکم کی اتباع کرو۔"

١٨٣ - (٤٤) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاَمْرُ ثَلَاثَةٌ: اَمْرٌ بَيِّنٌ رُشْدُهُ فَاتَّبِعْهُ، وَاَمْرٌ بَيِّنٌ غَيُّهُ فَاجْتَنِبْهُ ، وَاَمْرٌ اُخْتُلِفَ فِيْهِ فَكِلْهُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۱۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (شرعی احکامات) تین طرح ہیں (ایک) وہ حکم جس کا درست ہونا ظاہر ہے (دوسرا) وہ حکم جس کا غیر صحیح ہونا ظاہر ہے اور (تیسرا) وہ حکم جس میں اختلاف ہے۔ پس اس (تیسرے حکم) کا معاملہ اللہ کے سپرد کیجئے (احمد)

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی کہتے ہیں کہ مجھے کسی ذریعہ سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کسی نے اس حدیث کو مسند احمد کی جانب منسوب کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ یہ حدیث مسند احمد میں نہیں ہے البتہ امام سیوطیؒ نے اس حدیث کو "الجامعُ الکبیر" میں ابن منیع کی طرف منسوب کیا ہے' اس کا نام بھی احمد ہے۔ اس میں یہی الفاظ ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ٦٥)

وضاحت: مختلف فیہ حکم سے مقصود متشابہاتِ قرآن اور امورِ قیامت ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٨٤ - (٤٥) عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ، يَاْخُذُ الشَّاذَّةَ وَالْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ ، وَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ ، وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۸۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

بلاشبہ شیطان انسان کے لیے بھیڑیا ہے جیسے بکریوں کے لیے بھیڑیا (ہوتا) ہے۔ بھیڑیا اس بکری کو پکڑتا ہے جو (ریوڑ سے) الگ اور دور ہوتی ہے اور جو (غفلت کی وجہ سے) ایک جانب ہو۔ تم خود کو وادیوں سے بچاؤ اور تم جماعت کو لازم پکڑو' مسلمانوں کے ساتھ رہو (احمد)

۱۸۵ - (٤٦) وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۸۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اس نے اسلام کے عہد کو اپنی گردن سے اتار دیا (احمد' ابوداؤد)

۱۸٦ - (٤٧) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ، مُرْسَلًا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّةُ رَسُوْلِهٖ». رَوَاهُ فِی «الْمُوَطَّا»

۱۸٦: مالک بن انس سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے پکڑے رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ (دونوں سے مقصود) اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سُنّت ہے (موطا)

وضاحت: اصولِ حدیث میں مرسل اس حدیث کو کہتے ہیں جسے تابعی' صحابی کا نام ذکر کیے بغیر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرے جب کہ اصولِ فقہ میں یہ مشہور ہے کہ تبع تابعی کا قول خواہ وہ منقطع ہو یا مُعضل ہو اس کو بھی مرسل کہا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ امام مالک تابعی نہیں ہیں بلکہ تبع تابعی ہیں اور یہ حدیث امام مالک کے بلاغات سے ہے اور سفیان بن عُیینہؒ کے قول کے مطابق امام مالک کے بلاغات صحیح ہیں نیز یہ حدیث مستدرک حاکم میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً" بھی مروی ہے (مرعات جلد۱ صفحہ۲۹)

۱۸۷ - (٤٨) وَعَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ الثُّمَالِیِّ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا اَحْدَثَ قَوْمٌ بِدْعَةً اِلَّا رُفِعَ مِثْلُهَا مِنَ السُّنَّةِ؛ فَتَمَسُّكٌ بِسُنَّةٍ خَيْرٌ مِّنْ اِحْدَاثِ بِدْعَةٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۸۷: غضیف بن حارث ثمالی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب بھی کسی قوم نے بدعت کو نکالا تو اس کی مثل سنّت اٹھا لی گئی پس سنّت کے ساتھ وابستگی رکھنا بدعت کو ایجاد کرنے سے بہتر ہے (احمد)

وضاحت: علاّمہ ناصرالدین البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ٦٦)

۱۸۸ - (٤٩) وَعَنْ حَسَّانَ، قَالَ: مَا ابْتَدَعَ قَوْمٌ بِدْعَةً فِیْ دِيْنِهِمْ اِلَّا نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ سُنَّتِهِمْ مِثْلَهَا، ثُمَّ لَا يُعِيْدُهَا اِلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. رَوَاهُ الدَّارِمِیُّ.

۱۸۸: حسّانؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی قوم نے اپنے دین میں جب بھی کسی بدعتؒ کو ایجاد کیا تو اللہ نے اتنی سُنّت کو اٹھالیا پھر قیامت تک اس سُنّت کو واپس نہیں لوٹایا (دارمی)

وضاحت: راوی کا مکمل نام حسّان بن عطیہ محاربی ہے' یہ ثقہ تابعی ہیں۔ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک نہیں ہے بلکہ ان کا اپنا قول ہے (واللہ اعلم)

۱۸۹ - (۵۰) **وَعَنْ** اِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ ، فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» مُرْسَلاً.

۱۸۹: ابراہیم بن میسرہ (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی بدعتی کی عزّت افزائی کی اس نے اسلام کے گرانے پر مدد کی۔
(بیہقی نے شعبُ الایمان میں مرسل روایت کیا)

۱۹۰ - (۵۱) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ كِتَابَ اللّٰهِ ثُمَّ اتَّبَعَ مَا فِيْهِ؛ هَدَاهُ اللّٰهُ مِنَ الضَّلَالَةِ فِي الدُّنْيَا، وَوَقَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سُوْءَ الْحِسَابِ

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: مَنِ اقْتَدٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ لَا يَضِلُّ فِي الدُّنْيَا وَلَا يَشْقٰى فِي الْآخِرَةِ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿فَمَنِ اتَّبَعَ هُدَايَ فَلَا يَضِلُّ وَلَا يَشْقٰى﴾ . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۱۹۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں جس شخص نے اللہ کی کتاب کا علم حاصل کیا پھر اس کے مضامین پر عمل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت پر ثابت رکھیں گے اور قیامت کے دن برے حساب سے محفوظ کریں گے اور ایک روایت میں ابنِ عباسؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے اللہ کی کتاب کی اقتدا کی وہ دنیا میں گمراہ نہیں ہو گا اور آخرت میں عذاب میں مبتلا نہیں ہو گا۔ پھر اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "جو شخص میری ہدایت کے پیچھے لگا وہ گمراہ نہیں ہو گا اور نہ ہی وہ بدبخت ہو گا" (رزین)

۱۹۱ - (۵۲) **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلاً صِرَاطاً مُسْتَقِيماً، وَعَنْ جَنْبَتَيِ الصِّرَاطِ سُوْرَانِ، فِيْهِمَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ، وَعَلَى الْاَبْوَابِ سُتُوْرٌ مُرْخَاةٌ، وَعِنْدَ رَاْسِ الصِّرَاطِ دَاعٍ يَقُوْلُ: اِسْتَقِيْمُوْا عَلَى الصِّرَاطِ وَلَا تَعْوَجُّوْا، وَفَوْقَ ذٰلِكَ دَاعٍ يَدْعُوْا، كُلَّمَا هَمَّ عَبْدٌ اَنْ يَفْتَحَ شَيْئاً مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ قَالَ: وَيْحَكَ! لَا تَفْتَحْهُ، فَاِنَّكَ اِنْ تَفْتَحْهُ تَلِجْهُ» . ثُمَّ فَسَّرَهُ فَاَخْبَرَ: «اَنَّ الصِّرَاطَ هُوَ الْاِسْلَامُ، وَاَنَّ الْاَبْوَابَ الْمُفَتَّحَةَ مَحَارِمُ اللّٰهِ، وَاَنَّ السُّتُوْرَ الْمُرْخَاةَ حُدُوْدُ اللّٰهِ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ عَلٰى رَاْسِ الصِّرَاطِ هُوَ الْقُرْآنُ، وَاَنَّ الدَّاعِيَ مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ، وَرَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۹۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے صراطِ مستقیم کی مثال بیان کی ہے۔ سیدھے راستے دونوں پہلوؤں میں دو دیواریں ہیں' ان میں کھلے ہوئے دروازے ہیں اور ان دروازوں پر پردے لٹک رہے ہیں اور سیدھے راستے کے سرپر ایک دعوت دینے والا پکار رہا ہے کہ صراطِ مستقیم پر چلو اور (ادھر ادھر) نہ جھکو اور اس سے اوپر ایک داعی ہے جو پکارتا رہتا ہے۔ جب بھی کوئی شخص ان دروازوں میں سے کسی دروازے کو کھولنے کا ارادہ کرتا ہے تو پکارنے والا کہتا ہے تجھ پر افسوس ہے تو دروازہ نہ کھول' اگر تو نے دروازہ کھول دیا تو تو اس میں داخل ہو جائے گا بعدازاں آپؐ نے اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا' صراطِ مستقیم اسلام ہے اور کھلے دروازے اللہ کی محرمات ہیں اور ڈھانپنے والے پردے اللہ کی حدود ہیں اور صراطِ مستقیم کے سرپر دعوت دینے والا قرآنِ پاک ہے اور اس سے اوپر دعوت دینے والا اللہ (کی جانب سے) وعظ کرنے والا ہے جو ہر مومن کے دل میں ہوتا ہے (رزین' احمد)

۱۹۲ - (۵۳) وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ» عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ، وَكَذَا التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ أَخْصَرَ مِنْهُ.

۱۹۲: اس حدیث کو امام احمدؒ نے اور امام بیہقیؒ نے شُعَبِ الایمان میں نواس بن سمعان سے اور اسی طرح امام ترمذیؒ نے بھی نواس سے روایت کیا ہے البتہ انہوں نے اس سے مختصر بیان کیا ہے۔

۱۹۳ - (۵٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا ؛ فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ. أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا، وَأَقَلَّهَا تَكَلُّفًا اِخْتَارَهُمُ اللّٰهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ، وَلِإِقَامَةِ دِينِهِ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ، وَاتَّبِعُوهُمْ عَلٰى آثَارِهِمْ، وَتَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ وَسِيَرِهِمْ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ . رَوَاهُ رَزِينٌ.

۱۹۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص (کسی کی) اقتداء کرنے والا ہے تو وہ ان لوگوں کی اقتداء کرے جو (اسلام پر) فوت ہوئے اس لیے کہ زندہ لوگ فتنے سے محفوظ نہیں ہیں۔ یہ صحابہ کرامؓ اُمّتِ اسلامیہ میں سب سے افضل ہیں۔ ان کے دل زیادہ اطاعت والے ہیں اور ان کا علم بہت گہرا ہے اور وہ تکلفات سے عاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے پیغمبر کی رفاقت اور اپنے دین کے قیام کے لیے منتخب فرمایا۔ پس ان کی (دوسروں پر) فضیلت کو تسلیم کرو اور ان کے نقش قدم پر چلو اور جہاں تک ممکن ہو ان کے اخلاق اور ان کی سیرت پر عمل پیرا رہو۔ یقیناً وہ لوگ ہدایت کے راستے پر تھے (رزین)

وضاحت: یہ اثر منقطع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۶۸)

۱۹٤ - (۵۵) وَعَنْ جَابِرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ، فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ. فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ! مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟! فَنَظَرَ عُمَرُ إِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهِ، رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ؛ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۱۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تورات سے کچھ نقل کر کے لائے اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ تورات سے منقول (باتیں) ہیں آپؐ خاموش رہے۔ عمرؓ نے (ان کو) پڑھنا شروع کر دیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ (مبارک) متغیر ہونے لگا (چنانچہ) ابوبکرؓ بول اٹھے' عمر! تجھے گم پانے والیاں گم پائیں۔ کیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی جانب نہیں دیکھ رہا؟ اس پر عمرؓ نے آپؐ کے رُخِ انور کی جانب دیکھا اور پکارا' میں اللہ کی اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ ہم اللہ کو رب تسلیم کرنے پر راضی ہیں' اسلام کو دین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو (اللہ کا) رسول تسلیم کرتے ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام ظاہر ہو جائیں اور تم ان کی پیروی کرو اور مجھے چھوڑ دو تو تم صراطِ مستقیم سے دور ہو جاؤ گے۔ اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہو جائیں اور میری نبوت کے زمانہ کو دیکھ پائیں تو یقیناً میری تابعداری کریں گے (دارمی)

۱۹۵ - (۵٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَلَامِيْ لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللّٰهِ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ كَلَامِيْ، وَكَلَامُ اللّٰهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا».

۱۹۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرا کلام' اللہ تعالیٰ کے کلام کو منسوخ نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ کا کلام میرے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے اور (بعض اوقات) اللہ کا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ کر سکتا ہے (دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے۔ محمد بن داؤد قنطری راوی نے جو دو جھوٹی حدیثیں بیان کی ہیں' ان میں سے ایک یہ ہے (کتابُ النوادر للدّار قطنی جلد ۴ صفحہ ۱۴۵)

۱۹٦ - (۵۷) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ أَحَادِيْثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ».

۱۹٦: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ ہماری احادیث کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے جیسا کہ قرآن کا بعض (دیگر) بعض کو منسوخ کرتا ہے۔
(دار قطنی)

وضاحت : یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن حارث اور محمد بن عبدالرحمٰن راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۵۰۴' جلد۳ صفحہ ۶۱۸' کتابُ النوادر جلد ۴ صفحہ ۱۴۵' مرعات جلد۱ صفحہ ۲۹۹)

۱۹۷ - (۵۸) **وَعَن** اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضًا فَلَا تُضَیِّعُوْهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِکُوْهَا، وَحَدَّ حُدُوْدًا فَلَا تَعْتَدُوْهَا، وَسَکَتَ عَنْ اَشْیَآءَ مِنْ غَیْرِ نِسْیَانٍ فَلَا تَبْحَثُوْا عَنْهَا». رَوَی الْاَحَادِیْثَ الثَّلَاثَةَ الدَّارَقُطْنِیُّ.

۱۹۷: ابو ثعلبہ خُشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے (تم پر) چند احکام واجب کیے ہیں' تم انہیں ضائع نہ کرنا اور اللہ تعالیٰ نے کچھ کاموں کو حرام قرار دیا ہے' تم ان کی حرمت کو توڑنا نہیں اور اللہ تعالیٰ نے کچھ حدود مقرر کی ہیں' تم نے ان سے تجاوز نہ کرنا اور چند چیزوں کے ذکر کو جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے' تم ان کے بارے میں بحث نہ کرنا۔ (دار قطنی)

وضاحت : جن احکام کے بارے میں خاموشی ہے ان کے غافل پر قدغن نہیں اور ان کے تارک مجرم نہیں۔ اسی حدیث سے استدلال کیا جاتا ہے کہ اشیاء میں اصل اباحت ہے (واللہ اعلم)

كِتَابُ الْعِلْمِ

(علم کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۹۸ ـ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً، وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ إِسْرَآئِيْلَ وَلَا حَرَجَ ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً ، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری طرف سے پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہی ہو (یعنی اگرچہ قلیل احادیث ہوں) اور کچھ حرج نہیں۔ اور جس شخص نے میری جانب جھوٹی باتوں کی نسبت کی وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنائے (بخاری)

وضاحت: قرآنِ پاک اور حدیثِ پاک دونوں کو پیش کرنے والے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس لئے حدیث میں لفظ آیت کا ذکر ہوا ہے۔ قرآنِ پاک کی حفاظت کی ذمّہ داری خود اللہ پاک نے اٹھائی ہے اس کے باوجود آپؐ فرما رہے ہیں کہ ایک "آیت ہی پہنچاؤ" تو اس سے مراد حدیث پاک کا پہنچانا ہے۔ آپؐ کی جانب غلط احادیث کی نسبت کرنا ہرگز درست نہیں۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ ترغیب و ترہیب میں احادیث وضع کر کے ان کی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی جا سکتی ہے' درست نہیں ہے۔ البتہ بنی اسرائیل کے عہد کے واقعات بلاسند بطور عبرت کے بیان کیے جا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ واقعات کتاب و سُنّت کے خلاف نہ ہوں (واللہ اعلم)

۱۹۹ ـ (۲) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَالْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ بِحَدِيْثٍ يُرٰى أَنَّهُ كَذِبٌ، فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۹۹: سمرہ بن جندب اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھ سے کوئی حدیث بیان کی' یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹ ہے تو وہ انسان جھوٹوں میں سے ایک ہے (مسلم)

۲۰۰ - (۳) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ، وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دینِ اسلام کی سمجھ بھی عطا کرتا ہے اور بلاشبہ میں علم کو تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ ہی (علم میں فہم) عطا کرتا ہے (بخاری' مسلم)

۲۰۱ - (٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ سونے چاندی کی کانوں کی طرح کانیں ہیں' جو لوگ (دور) جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرطیکہ ان میں فقاہت موجود ہو (مسلم)

۲۰۲ - (٥) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَسَلَّطَهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِيْ بِهَا وَيُعَلِّمُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صرف دو انسان ہیں جن پر حسد کرنا درست ہے۔ ایک وہ انسان جس کو اللہ نے مال عطا کیا اور اس کو راہ صواب میں خرچ کرنے پر مسلط کیا ہے اور ایک وہ انسان جس کو اللہ نے شریعت کا علم عطا کیا' وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہے اور تعلیم دیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حسد کا مفہوم یہ ہے کہ انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ اس سے چھن جائے' اگرچہ اسے میسر آئے یا نہ آئے۔ کسی سے حسد کرنا شرعاً جائز نہیں۔ اگر انسان یہ گمان کرے کہ فلاں کے پاس جو نعمت ہے وہ مجھے بھی مل جائے یا فلاں کے پاس جتنا علم ہے مجھے بھی مل جائے بشرطیکہ اس کے حصول کا مقصد نیک ہو تو یہ رشک ہو گا بہر حال نیک کاموں میں حسد کرنا جائز ہے لیکن بُرے کاموں میں جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۲۰۳ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةِ اَشْيَاءَ: صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، اَوْ عِلْمٍ يُّنْتَفَعُ بِهٖ، اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَّدْعُوْ لَهٗ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۳ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان جب فوت ہو جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے سوا دیگر اعمال کا ثواب منقطع ہو جاتا ہے۔ صدقہ جاریہ اور ایسا علم جس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور نیک اولاد جو میّت کے لیئے دعا کرتی ہے (مسلم)

٢٠٤ (٧) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا ، نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ أَخِيْهِ. وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْماً سَهَّلَ اللهُ لَهُ بِهِ طَرِيْقاً إِلَى الْجَنَّةِ. وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهُ بَيْنَهُمْ، إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ، وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ . وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. وَمَنْ بَطَّأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۴ : ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے کسی ایماندار کو دنیا کی کسی مصیبت سے (نجات دلا کر) راحت پہنچائی تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن کسی مصیبت سے (نجات عطا فرما کر) راحت پہنچائے گا اور جس شخص نے کسی تنگ حال کو آسانی سے ہم کنار کیا تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے عیوب پر پردہ ڈالے گا اور اللہ اس بندے کی مدد کرتا ہے جو اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے اور جو شخص علم کے راستے پر چل کر علم حاصل کرتا ہے تو اللہ اس کے لیئے جنّت کی جانب (جانے کے لیے) راستہ ہموار کرتا ہے اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور آپس میں درس و تدریس میں منہمک رہتے ہیں تو ان پر سکینت و طمانیت کا نزول ہوتا رہتا ہے اور رحمتِ الٰہی ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور فرشتے ان کا احاطہ کیئے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے پاس موجود فرشتوں میں کرتا ہے اور جس شخص کو اس کے عمل نے پیچھے کر دیا تو اس کا حسب و نسب اس کو آگے نہیں کر سکے گا (مسلم)

٢٠٥ ـ (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا، فَقَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُّ. قَالَ: كَذَبْتَ؛ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُّقَالَ: جَرِيْءٌ، فَقَدْ قِيْلَ ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ . وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ، وَقَرَأَ الْقُرْآنَ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا. قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ، وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْآنَ. قَالَ: كَذَبْتَ؛ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ: إِنَّكَ عَالِمٌ، وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ، فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ. وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ

وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ، فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا، قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا؟ قَالَ: مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ اَنْ يُنْفَقَ فِيهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ. قَالَ: كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ: هُوَ جَوَّادٌ؛ فَقَدْ قِيلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهِ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں میں سے پہلا آدمی جس کے خلاف قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا وہ ہو گا جو (اللہ کی راہ میں) شہید کیا گیا۔ اس کو (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ (اس سے) دریافت کرے گا کہ تو نے (انعامات کے بدلے) کیا عمل کیا تھا؟ وہ جواب دے گا' میں نے (فقط) تیرے لیئے لڑائی لڑی یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے' تُو جھوٹ کہتا ہے۔ تُو نے صرف اس لیئے جنگ لڑی تھی کہ تجھے بہادر کہا جائے چنانچہ تجھے بہادر کہا گیا پھر اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں حکم دیں گے' اسے چہرے کے بَل گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (دوسرا) وہ آدمی جس نے (شریعت کا) علم حاصل کیا' اسے (لوگوں کو) سکھایا اور قرآنِ پاک کی تلاوت کی۔ اس کو (بارگاہِ الٰہی میں) پیش کیا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد دلائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا کہ تو نے ان انعامات کے مقابلہ میں کیا عمل کیا۔ وہ جواب دے گا' میں نے علم حاصل کیا' (اسے لوگوں کو) سکھایا اور میں تیری رضا کے لیئے قرآن پاک کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا' تُو جھوٹ بولتا ہے البتہ تُو نے اس لیئے علم (شریعت) حاصل کیا تھا تاکہ تجھے معلّم کہا جائے اور تو قرآن کی اس لیئے تلاوت کرتا رہا تاکہ تجھے قاری کہا جائے' چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا' اسے چہرے کے بَل گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے گا اور (تیسرا) وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے وافر مال دیا' اس کو ہر قسم کے مال و دولت سے نوازا گیا۔ اسے پیش کیا جائے گا' اللہ تعالیٰ اس کو اپنے انعامات یاد کروائے گا۔ وہ ان کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا۔ تم نے انعامات کے ہوتے ہوئے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا' میں نے ایسا کوئی راستہ نہیں چھوڑا جسے تو پسند کرتا تھا کہ اس میں مال خرچ کیا جائے' میں نے اس میں تیری رضا جوئی کے لیے مال خرچ کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تُو جھوٹ کہتا ہے جب کہ تو نے محض اس لیئے مال خرچ کیا تاکہ تجھے سخی کہا جائے۔ چنانچہ تجھے کہا گیا۔ اس کے بعد اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا کہ اسے اوندھے منہ گھسیٹ کر دوزخ میں گرا دیا جائے (مسلم)

۲۰۶ - (۹) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعاً يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتّٰى اِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِماً؛ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوساً جُهَّالاً، فَسُئِلُوا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَاَضَلُّوا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ (کتاب و سُنّت کے) علم کو بندوں کے دلوں سے نکال کر نہیں اٹھائے گا البتہ علماء کو فوت کر کے

اٹھائے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو عوامُ النّاس جاہل لوگوں کو (اپنا) سردار بنائیں گے۔ ان سے مسائل دریافت کیے جائیں گے' علم نہ ہونے کے باوجود وہ فتویٰ دیں گے۔ اس طرح وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے (بخاری' مسلم)

۲۰۷ - (۱۰) **وَعَنْ** شَقِيقٍ : رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ . فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ . قَالَ : اَمَا اِنَّهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ ، وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّاٰمَةِ عَلَيْنَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۰۷: شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر جمعرات کے دن لوگوں کو وعظ کیا کرتے تھے۔ ان سے ایک شخص نے کہا' اے ابو عبدالرحمٰن! میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں روز وعظ کیا کریں (اس کے جواب میں) عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا' خبردار! مجھے ایسا کرنے سے یہ بات مانع ہے کہ میں پسند نہیں کرتا کہ تمہیں اکتاہٹ میں ڈالوں اور میں تمہیں وعظ کہنے میں تمہاری رعایت کرتا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اکتا جانے کے ڈر سے ہماری رعایت کیا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۲۰۸ - (۱۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتّٰى تُفْهَمَ عَنْهُ ، وَإِذَا اَتٰى عَلٰى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثَلَاثًا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی جملہ زبان سے نکالتے تو اس کو تین بار دہراتے تاکہ جملہ (کا مطلب) سمجھ میں آ جائے اور جب کسی قوم کے ہاں آتے اور انہیں سلام کہنے کا ارادہ کرتے تو انہیں تین بار سلام کہتے (بخاری)

۲۰۹ - (۱۲) **وَعَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّهُ اُبْدِعَ بِيْ فَاحْمِلْنِيْ فَقَالَ : «مَا عِنْدِيْ» . فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهُ عَلٰى مَنْ يَحْمِلُهُ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «مَنْ دَلَّ عَلٰى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِهِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۰۹: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے کہا' میری سواری (چلنے سے) عاجز آ گئی ہے' آپؐ مجھے سوار کرائیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس سواری نہیں ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ کو اس شخص کے بارے میں بتاتا ہوں جو اس کو (اپنی سواری پر) سوار کرے گا۔ (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (کسی کی) اچھے کام پر راہ نمائی کرتا ہے تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا کرنے والے کو ملتا ہے۔ (مسلم)

۲۱۰ - (۱۳) **وَعَنْ** جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي صَدْرِ النَّهَارِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَجَاءَ قَوْمٌ عُرَاةٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ أَوِ الْعَبَاءِ، مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ، عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ، بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ، فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ، فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ فَصَلَّى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: «﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴿إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا﴾، وَالْآيَةَ الَّتِيْ فِي الْحَشْرِ ﴿اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِيْنَارِهِ، مِنْ دِرْهَمِهِ، مِنْ ثَوْبِهِ، مِنْ صَاعِ بُرِّهِ، مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ، حَتّٰى قَالَ: وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ». قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا، بَلْ قَدْ عَجَزَتْ، ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتّٰى رَأَيْتُ كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِيَابٍ. حَتّٰى رَأَيْتُ وَجْهَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ، وَّمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَّنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۱۰: جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہم دن کے اول وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے' کچھ لوگ آئے جن کے جسم پر کچھ زیادہ لباس نہ تھا۔ (البتہ) انہوں نے اون کی دھاری دار چادریں جسم پر لٹکائی ہوئی تھیں اور وہ تلواروں سے مسلح تھے۔ ان میں سے اکثر افراد بلکہ سبھی مضر قبیلہ کے تھے۔ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ وہ بھوکے ہیں تو آپؐ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ آپؐ (گھر کے) اندر تشریف لے گئے' پھر باہر آئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو حکم دیا۔ اس نے اذان اور تکبیر کہی۔ آپؐ نے نماز کی امامت کرائی۔ اس کے بعد آپؐ نے خطبہ دیا اور فرمایا (اور یہ تین آیات تلاوت کیں جن کا ترجمہ ہے)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا" سے "بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے" تک اور پھر آپؐ نے سورہ حشر کی آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے)

"تم اللہ سے ڈرو اور ہر نفس کو غور کرنا چاہیئے کہ اس نے آخرت کے لئے کیا آگے بھیجا ہے۔" (آپؐ کی ترغیب پر) کسی شخص نے دیناروں سے (کسی نے) دراہم سے (کسی نے) کپڑوں سے (کسی نے) گندم کا صاع (کسی نے) کھجور کا صاع صدقہ دیا حتیٰ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگرچہ کھجور کا ایک حصّہ دو۔ راوی نے بیان کیا چنانچہ ایک انصاری (دراہم کی) تھیلی اٹھا لایا' قریب تھا کہ اس کی ہتھیلی اس (کے اٹھانے) سے عاجز آ جاتی بلکہ عاجز آ ہی گئی بعد ازاں لوگ لاتے ہی گئے یہاں تک کہ میں نے غلے اور کپڑے کے دو ڈھیر دیکھے اور میں نے دیکھا کہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رُخِ انور (خوشی سے) تمتما رہا ہے گویا کہ سونے کی مانند دمک رہا ہے اور آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اس کو اس کا ثواب اور ان لوگوں کا ثواب ملتا رہے گا جنہوں نے اس پر اس کے بعد عمل کیا' ان کے نامہ ثواب سے کچھ کمی نہ ہو گی اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ

جاری کیا تو اس پر اس کا گناہ اور ان لوگوں کا گناہ ہو گا جنھوں نے اس کے بعد اس پر عمل کیا' ان کے گناہوں سے کچھ کمی نہ ہو گی (مسلم)

۲۱۱ - (۱٤) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْماً إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا ؛ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ مُعَاوِيَةَ: «لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ» فِيْ بَابِ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۱۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی جان کو جب اس پر ظلم کرتے ہوئے قتل کیا جاتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے پر بھی اس کے خون کا حصہ ہوتا ہے' اس لیے کہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل (کی رسم) کا آغاز کیا (بخاری' مسلم)
اور عنقریب ہم معاویہؓ کی حدیث (جس کے الفاظ ہیں) کہ "لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِيْ" کو "بَابُ ثَوَابِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ" میں ذکر کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۲۱۲ - (۱۵) عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ! إِنِّيْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ [لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ أَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ،] مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ. قَالَ: فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ سَلَكَ طَرِيْقاً يَطْلُبُ فِيْهِ عِلْماً سَلَكَ اللّٰهُ بِهِ طَرِيْقاً مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا رِضىً لِطَالِبِ الْعِلْمِ، وَإِنَّ الْعَالِمَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ وَالْحِيْتَانُ فِيْ جَوْفِ الْمَاءِ، وَإِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ ، وَإِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، وَإِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً، وَإِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ، فَمَنْ أَخَذَهُ أَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَسَمَّاهُ التِّرْمِذِيُّ قَيْسَ بْنَ كَثِيْرٍ.

دوسری فصل

۲۱۲: کثیر بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں ابوالدرداء کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا' ان کے پاس ایک شخص آیا۔ اس نے کہا' اے ابو الدرداء! میں تیرے پاس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر سے ایک حدیث (سُننے) کے لیۓ آیا ہوں' میں کسی دوسرے کام سے نہیں آیا بلکہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آپ اس حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ ابوالدرداء نے بیان کیا' میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ فرما رہے تھے کہ جو علم طلب کرنے کی راہ پر چلا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت کی راہ پر چلائے گا اور فرشتے اپنے پروں کو طالب علم کی خوشنودی کے لیے بچھاتے ہیں اور عالم کے لیے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزیں اور پانی کے اندر رہنے والی مچھلیاں بھی استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ چودھویں رات کے چاند کو دیگر تمام ستاروں پر فضیلت ہے' علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام دینار اور درہم کا ورثہ نہیں چھوڑتے بلکہ انہوں نے علم کا ورثہ چھوڑا ہے۔ پس جس شخص نے اس سے (علم) حاصل کیا اس نے وافر حصہ لیا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) اور امام ترمذیؒ نے (کثیر بن قیس راوی کی جگہ) قیس بن کثیر ذکر کیا ہے۔

٢١٣ - (١٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَانِ: اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ» ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا، وَحَتَّى الْحُوْتَ، لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۳: ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو انسانوں کا تذکرہ کیا گیا۔ ان میں ایک عابد اور دوسرا عالم تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا' عالم کی عابد پر (اس طرح) فضیلت ہے جس طرح تم میں سے ادنیٰ درجہ کے انسان پر میری فضیلت ہے۔ بعدازاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتے' آسمانوں اور زمین میں رہنے والے حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی (سمندر میں) بھی اس شخص کے لیے دعائیں کرتے ہیں جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے (ترمذی)

٢١٤ - (١٧) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ مَكْحُوْلٍ مُّرْسَلًا، وَلَمْ يَذْكُرْ: رَجُلَانِ وَقَالَ: «فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى اَدْنَاكُمْ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ » وَسَرَدَ الْحَدِيْثَ اِلٰى آخِرِهٖ.

۲۱۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو مکحولؒ سے مرسل بیان کیا ہے (اس میں) دو انسانوں کا ذکر نہیں ہے (البتہ بیان کیا کہ عالم کو عابد پر فضیلت حاصل ہے جیسا کہ مجھے تم میں سے معمولی درجے والے پر فضیلت حاصل ہے۔ بعدازاں آپ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں" اور (بقیہ) حدیث کو آخر تک بیان کیا ہے۔

٢١٥ - (١٨) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَّاِنَّ رِجَالًا يَاْتُوْنَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عام لوگ تمہارے تابع ہیں اور کچھ لوگ تمہارے پاس زمین کے اطراف و اکناف سے آئیں گے' وہ علم دین کا فہم چاہیں گے جب وہ تمہارے پاس آئیں تو تم ان کے ساتھ نیک سلوک کی میری وصیت قبول کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوہارون عبدی راوی متروکُ الحدیث ہے۔ بعض نے اس کو کذّاب کہا ہے۔ (الضعفاء و المتروکین صفحہ۲۷۶' الجرح والتّعدیل جلد۶ صفحہ ۲۰۰۵' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ۴۹)

۲۱۶ - (۱۹) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ، ضَالَّةُ الْحَكِیْمِ، فَحَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ، وَاِبْرَاهِیْمَ بْنَ الْفَضْلِ الرَّاوِیْ یُضَعَّفُ فِی الْحَدِیْثِ.

۲۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دانائی کی بات دانا کی گمشدہ (متاع) ہے وہ جہاں ایسی بات کو پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور ابراہیم بن فضل راوی (فن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۱۷ - (۲۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَقِیْهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک عالم شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ غالب ہے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں روح بن جناح (راوی) ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ۲۲۴۳' المجروحین جلد۱ صفحہ۳۰۰' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۲۵۲' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۷۵)

۲۱۸ - (۲۱) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ، وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرَ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ ، وَرَوَى الْبَیْهَقِیُّ فِیْ «شُعَبِ الْاِیْمَانِ» اِلٰی قَوْلِهٖ «مُسْلِمٍ». وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ مَتْنُهٗ مَشْهُوْرٌ، وَاِسْنَادُهٗ ضَعِیْفٌ، وَقَدْ رُوِیَ مِنْ اَوْجُهٍ كُلُّهَا ضَعِیْفٌ.

۲۱۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علم کا حصول ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے اور نااہل کو علم سکھانے والا اس شخص کی مانند ہے جو خنزیروں کو جواہرات' موتی اور سونے کے ہار پہناتا ہے (ابن ماجہ) امام بیہقیؒ نے شُعَبُ الایمان میں (لفظ) "مسلم" تک ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کا متن مشہور اور سند ضعیف ہے نیز یہ حدیث (کئی) طرق سے مروی ہے جو سب ضعیف

ہیں۔

وضاحت: بعض مصنفین نے لفظ "مُسلم" کے ساتھ "مُسلِمَہ" کا بھی اضافہ کیا ہے لیکن اس کا ذکر کسی طریق میں نہیں، اگرچہ عقلی لحاظ سے یہ بات درست ہے۔ جمالُ الدّین مزیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث تعدّدِ طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ تک پہنچتی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

۲۱۹ ـ (۲۲) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُنَافِقٍ: حُسْنُ سَمْتٍ، وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّيْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، دو خصلتیں کسی منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ حُسنِ خلق اور دین کا فہم (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ منافق میں ایک خصلت پائی جا سکتی ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ مومنین کو یہ رغبت دلائی گئی ہے کہ وہ حدیث میں مذکور دونوں خصلتوں کے ساتھ خود کو موصوف کریں اور ان کی مخالف خصلتوں سے کنارہ کش رہیں اس لیے کہ منافق ان دونوں خصلتوں سے عاری ہوتا ہے۔ اس حدیث کی سند میں خلف بن ایّوب عامری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

۲۲۰ ـ (۲۳) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص علم کی تلاش میں نکلا وہ واپس آنے تک اللہ کے راستے میں ہے (ترمذی، دارمی)

۲۲۱ ـ (۲۴) **وَعَنْ** سَخْبَرَةَ الْاَزْدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضٰى». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ، وَاَبُوْ دَاوُدَ الرَّاوِيْ يُضَعَّفُ.

۲۲۱: سخبرہ ازدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے علم (شرعی) کو پڑھا تو علم کا پڑھنا اس کے گزشتہ صغائر گناہوں کا کفارہ ہو گا (ترمذی، دارمی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے نیز ابوداؤد راوی (فن) حدیث میں ضعیف سمجھا جاتا ہے۔

۲۲۲ ـ (۲۵) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَنْ يَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۲: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مومن علم (کی باتیں) سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے (ترمذی)

٢٢٣ - (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ؛ أُلْجِمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۲۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص سے علم کی بات دریافت کی گئی اور اس نے اس کو چھپایا تو قیامت کے دن اس کو آگ کی لگام پہنائی جائے گی (احمد' ابوداؤد' ترمذی)

٢٢٤ - (٢٧) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ أَنَسٍ.

۲۲۴: ابن ماجہ نے اس حدیث کو انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یوسف بن ابراہیم راوی ضعیف ہے۔ البتہ درایت کے لحاظ سے متن درست ہے۔ اگر کسی حدیث کی ایک سے زائد اسناد ہوں تو کسی ایک سند کا ضعیف ہونا اس حدیث کے متن پر اثرانداز نہیں ہوتا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۷۶)

٢٢٥ - (٢٨) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ، أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ إِلَيْهِ؛ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۲۵: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس کسی شخص نے اس لیۓ علم حاصل کیا کہ وہ اس کے ساتھ علماء سے جھگڑا کرے یا کم عقل لوگوں کو شک و شبہ میں ڈالے یا اس کے ساتھ لوگوں کو اپنی جانب مائل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن یحییٰ راوی کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کرنے میں متفرد ہے' محدثین کے نزدیک یہ راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۰۴' مرعات جلد۱ صفحہ۳۲۶)

٢٢٦ - (٢٩) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

۲۲۶: نیز اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حماد بن عبدالرحمان راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۵۹۶' مرعات جلد۱ صفحہ۳۲۶)

٢٢٧ - (٣٠) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَعَلَّمَ عِلْماً مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ، لَا يَتَعَلَّمُهُ إِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضاً مِنَ الدُّنْيَا؛ لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». يَعْنِيْ رِيْحَهَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے ایسا علم حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ کی رضا کو حاصل کیا جاتا ہے (لیکن یہ) اس نے صرف اس لیے حاصل کیا تاکہ اس کے ذریعہ دنیوی مفادات حاصل کرے تو وہ قیامت کے دن جنّت کی مہک بھی نہیں پائے گا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: ایسا شخص اس وعید میں داخل نہیں ہے جو دین کے علم کو تو اللہ کی رضا کے لیے حاصل کرتا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دُنیوی مفادات کے حصول کا میلان بھی رکھتا ہے۔ جنّت کی مہک نہ پاسکنے سے مقصود یہ ہے کہ وہ پہلے پہل جنّت میں داخل نہیں ہو گا بعدازاں اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہو گا (واللہ اعلم)

۲۲۸ ـ (۳۱) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «نَضَّرَ اللّٰهُ عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا ؛ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرِ فَقِيْهٍ، وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ. ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ : اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ، وَالنَّصِيْحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ، وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِى الْمَدْخَلِ.

۲۲۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالٰی اس شخص کے چہرے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات کو سنا' اس کو محفوظ کیا' اس کو یاد رکھا اور اس کو (لوگوں تک) پہنچایا۔ پس ایسے لوگ بہت ہیں جو علم کے حامل تو ہیں لیکن فقیہ نہیں ہیں یعنی استنباط کا ملکہ نہیں رکھتے اور ایسے لوگ بھی بہت ہیں جو علم ایسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا بلکہ انہیں اپناتا ہے۔ اللہ کی رضا کے لیے خالص عمل کرنا' مسلمانوں کی خیر خواہی کرنا اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا کیوں کہ ان کی دُعا ان کو چاروں طرف سے گھیرے رکھتی ہے (شافعی' بیہقی)

۲۲۹ ـ (۳۲) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. اِلَّا اَنَّ التِّرْمِذِيَّ ، وَاَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرَا : «ثَلَاثٌ لَّا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ» اِلٰى آخِرِهٖ.

۲۲۹: نیز احمد' ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ اور دارمی نے اس حدیث کو زید بن ثابت سے بیان کیا ہے جبکہ ترمذی اور ابوداؤد نے "خصلتیں ایسی ہیں جنہیں مومن کا دل ترک نہیں کرتا" سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۲۳۰ ـ (۳۳) **وَعَن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئاً فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ، فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى لَهُ مِنْ سَامِعٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۲۳۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے' اللہ اس شخص (کے چہرے) کو بارونق رکھے جس نے ہم سے کسی بات کو سنا' اس کو اسی طرح پہنچایا جس طرح سنا۔ کیونکہ بہت سے ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کو بات پہنچائی جاتی ہے تو وہ اس بات کو سننے والے سے زیادہ محفوظ رکھنے والے اور سمجھنے والے ہوتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ)

٢٣١ - (٣٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ.

۲۳۱: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

٢٣٢ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّداً فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم حاصل نہ ہو (اس لیۓ) کہ جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے (ترمذی)

٢٣٣ - (٣٦) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَجَابِرٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ: «اِتَّقُوا الْحَدِيْثَ عَنِّيْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ».

۲۳۳: نیز اس حدیث کو ابنِ ماجہ نے ابن مسعودؓ اور جابرؓ سے نقل کیا ہے لیکن ان الفاظ کو کہ "تم مجھ سے حدیث بیان کرنے میں احتیاط کرو جب تک کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو" کا ذکر نہیں کیا۔

٢٣٤ - (٣٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۳۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے اور (ایک) روایت میں ہے کہ جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر بلا دلیل کی تو وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے (ترمذی)

وضاحت: حافظ ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں کہ تفسیر قرآن میں زیادہ صحیح صورت یہ ہے کہ قرآن کی قرآن کے ساتھ تفسیر کی جائے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو احادیثِ صحیحہ کی روشنی میں تفسیر کی جائے۔ اگر احادیث بھی نہ ہوں تو اقوالِ صحابہؓ اور اس کے بعد لغت عرب کے استعمالات کی روشنی میں تفسیر بیان کی جائے (مرعات جلد۱ صفحہ ۳۳۰' ۳۳۱)

۲۳۵ - (۳۸) وَعَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۵: جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے قرآنِ پاک کی تفسیر اپنی رائے کے ساتھ کی اور تفسیر بھی درست کی (پھر بھی) اس نے (شرعی لحاظ سے) غلط کیا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سہیل بن ابی حزم راوی متکلم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۷۵' مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۳۲)

۲۳۶ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ» رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۲۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک میں (شک کرتے ہوئے) جھگڑا کرنا کفر ہے (احمد' ابوداؤد)

۲۳۷ - (۴۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْماً يَتَدَارَؤُوْنَ فِي الْقُرْآنِ ، فَقَالَ: «إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِهٰذَا: ضَرَبُوْا كِتَابَ اللّٰهِ بَعْضَهُ بِبَعْضٍ ، وَإِنَّمَا نَزَلَ كِتَابُ اللّٰهِ يُصَدِّقُ بَعْضُهُ بَعْضاً، فَلَا تُكَذِّبُوْا بَعْضَهُ بِبَعْضٍ، فَمَا عَلِمْتُمْ مِنْهُ فَقُوْلُوْا، وَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ إِلٰى عَالِمِهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۷: عمرو بن شعیب اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو سنا کہ وہ قرآنِ پاک کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' تم سے پہلے لوگ اسی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئے۔ انہوں نے اللہ کی کتابؔ کے بعض (مطالب) کو (دیگر) بعض کے ساتھ رد کیا حالانکہ اللہ کی کتاب نازل ہوئی تھی' اس کا بعض اس کے بعض کی تصدیق کرتا ہے۔ پس تم اس کے بعض کی بعض کے ساتھ تکذیب نہ کرو۔ پس تمہیں جو باتیں (قواعد کے مطابق) معلوم ہوں تو تم اس کے قائل ہو جاؤ اور جن کا علم تمہیں حاصل نہ ہو سکے تو اس کے علم کو اس کے عالم (یعنی اللہ) کی طرف سونپ دو (احمد' ابن ماجہ)

۲۳۸ - (۴۱) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مُّطَّلَعٌ». رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ

۲۳۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قرآنِ پاک سات قرأتوں میں نازل ہوا' ان میں سے ہر آیت کا ظاہر اور باطن ہے اور ہر سطح کے معانی کے ادراک کے لیے الگ الگ استعداد درکار ہے (شرح السنہ)

وضاحت: سات قرأتوں سے مقصود یہ نہیں کہ ہر ہر آیت اور ہر ہر لفظ کی سات قرأتیں ہیں' بلکہ صرف چند الفاظ ایسے ہیں جن کی ادائیگی مختلف قرأت میں ہو سکتی ہے۔ قرآنِ پاک جو اس وقت ہمارے ہاں متداول ہے اس کی قرأت متواتر ہے۔ اب اس کے خلاف دوسری کوئی قرأت جائز نہیں۔ ظاہر سے مقصود ظاہری معنی ہے اور باطن سے مقصود فہم اور تدبر کے بعد جو معنی ذہن میں آتا ہے وہ' ہے (واللہ اعلم)

۲۳۹ - (٤٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ: آيَةٌ مُّحْكَمَةٌ، اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ. وَمَا كَانَ سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۲۳۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' علم (دین) تین ہیں۔ محکم آیات' احادیثِ صحیحہ اور علمُ الفرائض ہیں کہ جس کی روشنی میں وارثوں کے درمیان ترکہ عادلانہ انداز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے علاوہ (سبھی علوم) زائد ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

۲٤۰ - (٤٣) **وَعَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقُصُّ اِلَّا اَمِيْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ اَوْ مُخْتَالٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۰: عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امیر یا جس کو اجازت دی گئی وہی وعظ کرتا ہے یا پھر متکبر وعظ کرتا ہے (ابوداؤد)

۲٤۱ - (٤٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، وَفِيْ رِوَايَتِهِ: «اَوْ مُرَاءٍ» بَدَلَ «اَوْ مُخْتَالٍ».

۲۴۱: دارمی نے اس حدیث کو عمرو بن شعیب سے اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے بیان کیا ہے۔ اس کی روایت میں "متکبر" کی جگہ پر "ریاکار" کا ذکر ہے۔

۲٤۲ - (٤٥) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اُفْتِيَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ اِثْمُهُ عَلٰى مَنْ اَفْتَاهُ، وَمَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِاَمْرٍ يَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِيْ غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم نہ ہونے کے باوجود فتویٰ دیا تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے اور جس شخص نے اپنے بھائی کو ایسی بات کا مشورہ دیا جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ بھلائی اس کے برعکس ہے تو اس نے (مشورہ طلب کرنے والے سے) خیانت کی (ابوداؤد)

٢٤٣ - (٤٦) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْأُغْلُوطَاتِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۳: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطات (میں پڑنے) سے منع فرمایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعد بجلی دمشقی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۸۱)

٢٤٤ - (٤٧) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّيْ مَقْبُوْضٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میراث اور قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو بلاشبہ میں فوت ہونے والا ہوں (ترمذی)

٢٤٥ - (٤٨) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: «هٰذَا أَوَانٌ يُّخْتَلَسُ فِيْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ، حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۴۵: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں تھے۔ آپؐ نے اپنی نظر آسمان کی جانب اٹھائی۔ پھر فرمایا' یہ وقت ہے جس میں علم (یعنی وحی) کو لوگوں سے چھین لیا جائے گا پھر وہ اس پر قدرت نہ پا سکیں گے (ترمذی)

وضاحت: نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان کی جانب نگاہ اٹھائی اور وحی کا انتظار کیا۔ اللہ ربُّ العزّت کی طرف سے آپؐ کو وحی ہوئی کہ آپؐ کی وفات کا وقت قریب ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ وحی کے اٹھائے جانے کا وقت قریب ہے (واللہ اعلم)

٢٤٦ - (٤٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، رِوَايَةً: «يُوْشِكُ أَنْ يَّضْرِبَ النَّاسُ أَكْبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ، فَلَا يَجِدُوْنَ أَحَداً أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْ جَامِعِهٖ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: [إِنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَمِثْلُهُ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، قَالَ إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ] أَنَّهُ قَالَ: هُوَ الْعُمَرِيُّ الزَّاهِدُ وَاسْمُهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ.

۲۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' قریب ہے کہ لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے یعنی سفر کریں گے' وہ علم طلب کریں گے (لیکن) مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا کسی کو نہ پائیں گے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے جامع ترمذی (تفسیر کے باب) میں ذکر کیا ہے کہ ابنِ عُیینہؒ نے کہا ہے کہ اس عالم سے مقصود

امام مالکؒ بن انس ہیں اور اسی طرح کا قول عبدالرزاق سے بھی منقول ہے۔ اسحٰق بن موسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عُیینہؒ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ اس سے مقصود عُمری زاہد ہے اور اس کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ ہے۔

وضاحت: کسی حدیث کا راوی حدیث کو بیان کرتے وقت روایتاً" کے الفاظ ذکر کرے تو اس سے مقصود مرفوع حدیث ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ عُیینہؒ نے اس حدیث کو صراحتاً" مرفوع ذکر کیا ہے۔ تابعین کرامؒ کے دور میں امام مالکؒ سے بڑا عالم مدینہ منورہ میں کوئی دوسرا نہ تھا البتہ بعد کے دور میں تمام اسلامی شہروں میں جلیلُ القدر ائمہ کرامؒ اور محدّثینِ عظامؒ کثرت کے ساتھ موجود رہے (واللہ اعلم)

٢٤٧ - (٥٠) **وَعَنْهُ**، فِيمَا اَعْلَمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَّنْ يُّجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۲۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ اس حدیث کے بارے میں جس قدر مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ عزّوجل اس اُمّت میں ہر صدی کے بعد ایسے انسانوں کو بھیجے گا جو اُمّتِ مسلمہ کے لیئے دین کی تجدید کریں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ ہر صدی کے اختتام پر ایسے اہلِ علم انسان ہوں گے جو کتاب و سنت کا احیاء اور شرک و بدعت کا استیصال کریں گے۔ مذکورہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول نہیں ہے بلکہ راوی ابو علقمہ کا قول ہے۔ اُمّتِ مسلمہ کے مجدّد بصورتِ تبلیغ یا تالیفِ کتب یا بصورت تدریسُ الکتاب و السُّنّہ کوشاں رہیں گے۔ ضروری نہیں کہ ایک وقت میں ایک ہی مجدّد ہو بلکہ متعدّد مجدّد بھی ہو سکتے ہیں۔
(عونُ المعبود جلد ۴ صفحہ ۱۷۸)

٢٤٨ - (٥١) **وَعَنْ** اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ، يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ، وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ، وَتَاْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيْثَ جَابِرٍ: «فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ» فِيْ بَابِ التَّيَمُّمِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى.

۲۴۸: ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس علم کو پیچھے آنے والوں میں سے ثقہ عادل محفوظ کریں گے' وہ اس علم سے غلو کرنے والوں کی تحریف اور باطل پرست لوگوں کے غلط دعووں اور جاہلوں کی تاویلوں کی نفی کرتے رہیں گے۔ امام بیہقیؒ نے اس حدیث کو "المدخل" میں مُرسَل ذکر کیا ہے۔

ہم عنقریب جابرؓ سے مروی حدیث "ناواقفیت کا علاج دریافت کرنا ہے" کا ذکر اِنْ شآءَ اللہ تیمم کے باب میں کریں گے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۴۹ - (۵۲) عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ طَلَبُ الْعِلْمِ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ، فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۲۴۹: حسنؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص پر موت طاری ہوئی اور وہ طلبِ علم میں مصروف تھا تاکہ علم کے ساتھ اسلام کو تازگی دے تو جنّت میں اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان ایک درجے کا فاصلہ ہو گا (دارمی)

۲۵۰ - (۵۳) وَعَنْهُ مُرْسَلاً، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلَيْنِ كَانَا فِي بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ: أَحَدُهُمَا كَانَ عَالِماً يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ، ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ، وَالْآخَرُ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ؛ أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَضْلُ هٰذَا الْعَالِمِ الَّذِيْ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ثُمَّ يَجْلِسُ فَيُعَلِّمُ النَّاسَ الْخَيْرَ عَلَى الْعَابِدِ الَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۵۰: حسنؒ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو آدمیوں کے بارے میں دریافت کیا گیا کہ ان میں سے افضل کون ہے؟ دو آدمیوں میں ایک عالم تھا' وہ فرض نماز ادا کرتا پھر لوگوں کو علم کی تعلیم دینے بیٹھ جاتا اور دوسرا دن کو روزے رکھتا اور رات کو قیام کرتا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس عالم کی فضیلت جو فرض نماز ادا کرتا ہے پھر لوگوں کو علم سکھانے بیٹھتا ہے اس عابد پر جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے ایسی ہے جیسا کہ میری فضیلت تم میں سے کسی ادنیٰ انسان پر ہے (دارمی)

۲۵۱ - (۵۴) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ؛ إِنِ احْتِيْجَ إِلَيْهِ نَفَعَ ، وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنٰى نَفْسَهُ» . رَوَاهُ رَزِيْنٌ.

۲۵۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص بہترین ہے جو (علم) دین کی سمجھ رکھتا ہے۔ اگر اس کی طرف رجوع کیا جائے تو وہ فائدہ دیتا ہے اور اگر اس سے لوگ بے پروائی کریں تو وہ خود کو بے پرواہ بنا لیتا ہے (رزین)

وضاحت: علّامہ البانی نے اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ راوی متروک الحدیث ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۴)

٢٥٢ ـ (٥٥) **وعن** عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أنَّ ابنَ عبَّاسٍ قالَ: حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مرَّةً، فإنْ أبيتَ فمرَّتينِ، فإنْ أكثرتَ فثلاثَ مرَّاتٍ، ولا تُمِلَّ النَّاسَ هذا القُرآنَ؛ ولا أُلفينَّكَ تأتي القومَ وهم في حديثٍ من حديثِهم فتقُصُّ عليهم فتقطعُ عليهم حديثَهم فتُمِلُّهم، ولكنْ أنصِتْ، فإذا أمروكَ فحدِّثهم وهم يشتهونَهُ، وانظُرِ السَّجْعَ منَ الدُّعاءِ فاجتنبْهُ، فإنِّي عهدتُ رسولَ اللّٰهِ ﷺ وأصحابَهُ لا يفعلونَ ذلكَ. رواهُ البُخاريُّ.

٢٥٢: عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ کیا کرو۔ اگر آپ اس (مشورے) کو تسلیم نہیں کرتے تو دو بار (وعظ کیا کرو) اور اگر زیادہ ہی (وعظ کرنا) ہے تو تین بار (وعظ کیا کرو) اور قرآنِ پاک سے (سنا سنا کر) لوگوں کو اکتاہٹ میں نہ ڈالو اور میں تمہیں اس حال میں نہ دیکھوں کہ تم لوگوں کے ہاں جاؤ اور وہ اپنی باتوں میں (مصروف) ہوں تو تم انہیں وعظ (بیان) کرنا شروع کر دو' ان کی باتوں کے سلسلہ کو منقطع کر دو اور انہیں اکتاہٹ میں ڈال دو بلکہ تم خاموشی اختیار کرو اور جب وہ تم سے وعظ کا مطالبہ کریں تو انہیں وعظ سناؤ بشرطیکہ ان کی چاہت ہو نیز قافیہ بندی والے دعائیہ کلمات سے اجتناب کرو کیونکہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کو پایا ہے کہ وہ (**تکلّف** کے ساتھ) قافیہ بندی نہیں کرتے تھے (بخاری)

٢٥٣ ـ (٥٦) **وعن** وَاثِلَةَ بنِ الأسقعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ: قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ طلبَ العِلمَ فأدركَهُ، كانَ لهُ كِفلانِ منَ الأجرِ؛ فإنْ لم يُدرِكْهُ، كانَ لهُ كِفلٌ منَ الأجرِ». رواهُ الدَّارِميُّ.

٢٥٣: واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے علم کی جستجو کی اور اس کو حاصل کر لیا اس کو دو ثواب حاصل ہوں گے لیکن اگر علم کو حاصل نہ کر سکا تو اس کو ایک ثواب حاصل ہو گا (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ربیعہ راوی ہے جو منکر احادیث بیان کرتا ہے (الجرح والتعدیل جلد۹ صفحہ۱۰۱' الکامل جلد۳ صفحہ۲۴۵' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۴۲۲' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۸۴)

٢٥٤ ـ (٥٧) **وعن** أبي هُريرةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قالَ: قالَ رسولُ اللّٰهِ ﷺ: «إنَّ ممَّا يَلحقُ المؤمنَ منْ عملِهِ وحسناتِهِ بعدَ موتِهِ: عِلماً علَّمَهُ ونشرَهُ، وولداً صالحاً تركَهُ، أو مُصحفاً ورَّثَهُ، أو مسجداً بناهُ، أو بيتاً لابنِ السَّبيلِ بناهُ، أو نهراً أجراهُ، أو صدقةً أخرجَها منْ مالِهِ في صحَّتِهِ وحياتِهِ، تلحقُهُ منْ بعدِ موتِهِ». رواهُ ابنُ ماجةَ والبيهقيُّ في «شُعبِ الإيمانِ».

۲۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایماندار انسان کو اس کی وفات کے بعد اس کے اعمال اور اس کی نیکیوں میں سے جن کا (ثواب) ملتا رہتا ہے' ان میں سے ایک علم ہے جس کو اس نے حاصل کیا اور پھیلایا نیز نیک اولاد ہے جس کو اس نے اپنے پیچھے چھوڑا ہے یا قرآنِ پاک ہے جو اس نے کسی کو دیا اور اس نے وارث بنایا یا اس نے مسجد تعمیر کی یا مسافروں کے لیے سرائے تعمیر کی یا نہر کھدوائی یا تندرستی اور زندگی میں اس نے اپنے مال میں سے صدقہ الگ کر دیا۔ ان تمام کا ثواب اس کو اس کی وفات کے بعد ملتا رہے گا (ابنِ ماجہ' بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۵۵ ـ (۵۸) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اَوْحٰى اِلَيَّ: اَنَّهُ مَنْ سَلَكَ مَسْلَكًا فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ، سَهَّلْتُ لَهُ طَرِيْقَ الْجَنَّةِ، وَمَنْ سَلَبْتُ كَرِيْمَتَيْهِ، اَثَبْتُهُ عَلَيْهِمَا الْجَنَّةَ. وَفَضْلٌ فِيْ عِلْمٍ خَيْرٌ مِنْ فَضْلٍ فِيْ عِبَادَةٍ. وَمِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۲۵۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اللہ عزّوجلّ نے میری جانب وحی کی کہ جو شخص علم کی جستجو میں چلا میں اس کے لیے جنّت کا راستہ آسان کر دوں گا اور میں جس شخص کی دو محبوب چیزیں (یعنی آنکھیں) چھین لوں تو میں ان دونوں کی وجہ سے اس کو جنّت کا ثواب عطا کروں گا اور علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بہتر ہے اور دین (اسلام) کا دار و مدار پرہیزگاری پر ہے (بیہقی شُعَبِ الایمان)

۲۵۶ ـ (۵۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَدَارُسُ الْعِلْمِ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِنْ اِحْيَائِهَا. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۵۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رات کو ایک گھڑی علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات بھر (عبادت میں) بیدار رہنے سے بہتر ہے (دارمی)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۵)

۲۵۷ ـ (۶۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ: «كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ، وَاَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ؛ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ، فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ. وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ اَوِ الْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ، فَهُمْ اَفْضَلُ، وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا». ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۲۵۷: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی مسجد میں دو مجالس کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' "دونوں مجالس خیر پر ہیں (البتہ) ان میں سے ایک کو دوسری پر فضیلت ہے۔ اس مجلس والے اللہ سے دُعا کرتے ہیں اور اس کی طرف رغبت کرتے ہیں اگر اللہ چاہے گا تو ان کو (ان کا مطلوب) عطا کرے گا ورنہ روک لے گا اور دوسری مجلس والے فقہ اور علم (شرعی) سیکھتے ہیں اور جاہل کو تعلیم دیتے ہیں پس یہ افضل ہیں اور بلاشبہ مجھے معلّم (بنا کر) بھیجا گیا ہے۔" بعدازاں آپؐ ان میں تشریف فرما ہوئے (دارمی)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷' مرعاتُ المفاتیح جلد ۱ صفحہ ۲۴۸)

۲۵۸ - (٦١) **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا حَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ إِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهاً؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثاً فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا، بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهاً، وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعاً وَّشَهِيْداً» .

۲۵۸ : ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' علم کی (کتنی) حد ہے؟ جب کوئی شخص وہاں تک رسائی حاصل کرپاتا ہے تو فقیہ (کہلاتا) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میری اُمّت تک دینی امور میں چالیس حدیثیں پہنچا دیں تو اللہ تعالیٰ اس کو فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن ہارون بن عنترہ راوی ضعیف ہے' امام ابنِ معینؒ نے اس کو کذّاب کہا ہے نیز اس حدیث کے تمام طُرق ضعیف ہیں (العِلَل و معرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۳۸۴' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۳۳' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۶۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۶)

۲۵۹ - (٦٢) **وَعَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «هَلْ تَدْرُوْنَ مَنْ اَجْوَدُ جُوْداً؟» قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ. قَالَ: «اَللّٰهُ تَعَالٰى اَجْوَدُ جُوْداً، ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِيْ آدَمَ، وَاَجْوَدُهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ رَجُلٌ عَلِمَ عِلْماً فَنَشَرَهُ، يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَمِيْرًا وَحْدَهُ، اَوْ قَالَ: اُمَّةً وَّاحِدَةً»

۲۵۹ : انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ تم جانتے ہو کہ کون زیادہ سخی ہے؟ انہوں نے جواب دیا' اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ سب سے زیادہ سخی ہے پھر اولاد آدم میں سے میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ وہ شخص سخی ہے جس نے علم حاصل کیا اور اس کو پھیلایا۔ وہ قیامت کے دن آئے گا' وہ اکیلا ہی امیر ہو گا یا فرمایا' ایک اُمّت ہو گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت : اس حدیث کی سند میں سوید بن عبدالعزیز راوی متروکُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۵۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۸۶)

۲۶۰ - (٦٣) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِي ﷺ قَالَ: «مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ: مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ، وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا». رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلَاثَةَ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» وَقَالَ: قَالَ الْاِمَامُ اَحْمَدُ فِي حَدِيْثِ اَبِي الدَّرْدَاءِ: هٰذَا مَتْنٌ مَشْهُوْرٌ فِيمَا بَيْنَ النَّاسِ، وَلَيْسَ لَهُ اِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

۲۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شخص (ایسے) لالچی ہیں جو قناعت سے عاری ہیں۔ ایک علم کا لالچی ہے جو علم کی تحصیل میں سیر نہیں ہوتا اور دوسرا دنیا کا حریص ہے جو اس کی جستجو سے سیر نہیں ہوتا۔ امام بیہقیؒ نے تینوں احادیث کو شُعَبِ الایمان میں ذکر کیا ہے۔ امام بیہقیؒ کہتے ہیں کہ امام احمدؒ نے ابوالدرداءؓ کی حدیث کے بارے میں کہا ہے کہ لوگوں میں اس کا متن مشہور ہے جب کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

۲۶۱ - (٦٤) **وَعَنْ** عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ: مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ، وَصَاحِبُ الدُّنْيَا، وَلَا يَسْتَوِيَانِ؛ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَيَزْدَادُ رِضاً لِلرَّحْمٰنِ، وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْيَا فَيَتَمَادَىٰ فِي الطُّغْيَانِ. ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ: ﴿**كَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰى اَنْ رَّآهُ اسْتَغْنٰى**﴾ قَالَ: وَقَالَ الْآخَرُ: ﴿**اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ**﴾. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۱: عَون سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا' دو لالچی انسان ایسے ہیں جو قناعت نہیں کرتے۔ ایک عالم اور دوسرا دنیا دار (لیکن) وہ دونوں (انجام کے لحاظ سے) برابر نہیں ہیں۔ عالم انسان زیادہ سے زیادہ رحمٰن کی رضا کا طالب ہوتا ہے اور دنیادار سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے۔ بعدازاں عبداللہؓ بن مسعود نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "ہرگز نہیں بلاشبہ انسان سرکش ہو جاتا ہے جب خود کو دیکھتا ہے کہ وہ (لوگوں سے) مستغنی ہے" راوی کہتا ہے کہ دنیادار کے لیے عبداللہ بن مسعودؓ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ سے اس کے بندوں میں سے عُلماء ڈرتے ہیں" (دارمی)

وضاحت: یہ روایت مرسل منقطع ہے' اس کی سند میں ابوبکر داہری راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۱ صفحہ۳۵۱)

۲۶۲ - (٦٥) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اُنَاساً مِنْ اُمَّتِيْ سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَأُوْنَ الْقُرْآنَ، يَقُوْلُوْنَ: نَأْتِي الْاُمَرَآءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا. وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ، كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ، كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا - قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: كَاَنَّهُ يَعْنِيْ - اَلْخَطَايَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۶۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

میری امت میں سے کچھ لوگ دین میں فقاہت کے مدعی ہوں گے اور وہ قرآنِ پاک کی تلاوت کریں گے۔ وہ اس بات کا اظہار کریں گے کہ ہم مالدار لوگوں کے پاس جاتے ہیں کہ ہم ان سے دنیا حاصل کریں اور دین (کے معاملہ) میں ہم ان کے ساتھ شریک نہیں ہوں گے لیکن اس طرح ہونا ممکن نہ ہو گا جیسے کہ کانٹے دار درخت سے سوائے کانٹوں کے کچھ نہیں ملتا اسی طرح ان لوگوں کے قرب سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ محمد بن الصّباح (راوی) نے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد شاید گناہ ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' ولید بن مسلم راوی نے صیغہ "عَن" کے ساتھ روایت کیا ہے نیز عبیداللہ بن ابی بُردہ راوی کو کسی نے ثقہ قرار نہیں دیا (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۸۷)

٢٦٣ - (٦٦) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ، وَوَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ، لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ؛ فَهَانُوْا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمّاً وَّاحِداً هَمَّ آخِرَتِهٖ، كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ [فِيْ] اَحْوَالِ الدُّنْيَا، لَمْ يُبَالِ اللّٰهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۶۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر عُلماء علم شریعت کو (ذلّت سے) تحفّظ عطا کرتے اور اس کو اہل لوگوں کے سپرد کرتے تو وہ اس کی وجہ سے اپنے زمانے کے لوگوں کے سردار بن جاتے لیکن انہوں نے اس کو دنیا دار لوگوں کے سپرد کیا تاکہ وہ اس کے طفیل ان سے دنیا حاصل کر لیں پس وہ ان کے سامنے ذلیل ہو گئے۔ میں نے تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے تمام غموں کی بجائے ایک آخرت کے غم کو اپنا لیا تو اللہ اس کے لیے دنیا کے غموں سے کافی ہو جائے گا اور جس شخص کو دنیا کے مختلف تفکرات سرگرداں رکھیں تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی کس وادی میں ہلاک ہو گیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہشل بن سعید راوی منکر احادیث بیان کرتا ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ۲۸۲' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ۳۰۷' المجروحین جلد۳ صفحہ۵۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۸۸)

٢٦٤ - (٦٧) وَرَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ» عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهٖ: «مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ» اِلٰى آخِرِهٖ.

۲۶۴: نیز بیہقی نے اس حدیث کو شُعَبِ الایمان میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً" اس قول کہ "جس شخص نے اپنے غموں کو ایک غم بنایا" سے (آخر تک) روایت کیا ہے۔

٢٦٥ - (٦٨) **وَعَنِ** الْاَعْمَشِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ، وَاِضَاعَتُهٗ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلاً

۲۶۵: اعمش سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، علم کی آفت اس کو بھول جانا ہے اور اس کو ضائع کرنا یہ ہے کہ تو علم کو نااہل لوگوں کے سامنے بیان کرے۔

(دارمی نے اس حدیث کو مرسلاً" بیان کیا ہے)

وضاحت: یہ روایت منقطع ہے، اعمش کا کسی صحابی سے سماع ثابت نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۸۸)

٢٦٦ - (٦٩) **وَعَنْ** سُفْيَانَ، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ لِكَعْبٍ: مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ؟ قَالَ: اَلَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ. قَالَ: فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَآءِ؟ قَالَ: اَلطَّمَعُ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۶۶: سفیان ثوری بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے کعب احبار سے دریافت کیا کہ اہلِ علم کون ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جو علم کے مطابق عمل کرتے ہیں۔ عمرؓ نے دریافت کیا کہ کس چیز نے علم کو علماء کے دل سے نکالا ہے۔ انہوں نے کہا کہ لالچ نے (دارمی)

وضاحت: یہ حدیث مُعضَل ہے، سُفیان ثوری اور عُمر رضی اللہ عنہ کے درمیان واسطے ہیں۔

(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۸۸)

٢٦٧ - (٧٠) **وَعَنِ** الْاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ. فَقَالَ: «لَا تَسَالُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ، وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ» يَقُوْلُهَا ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: «اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَآءِ، وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَآءِ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۷: اَحوص بن حکیم اپنے والد سے روایت بیان کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا، ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شر کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا، تم مجھ سے شر کے بارے میں سوال نہ کرو (بلکہ) تم مجھ سے خیر کے بارے میں دریافت کرو۔ آپؐ نے اس بات کو تین بار دہرایا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، بُروں کے بدترین (لوگ) بُرے علماء ہیں اور بھلوں کے بہترین (لوگ) بھلے علماء ہیں (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بقیہؔ بن ولید راوی مدلّس اور احوص راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۳۲۸/۱، میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۳۱، تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۱۰۵، مشکوٰۃ البانی جلد ا صفحہ ۸۹)

٢٦٨ - (٧١) **وَعَنْ** اَبِى الدَّرْدَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَالِمٌ لَّا يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۲۶۸: ابوالدّرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے بدترین مقام اس عالم کا ہو گا جس نے اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھایا۔

وضاحت: یہ حدیث موقوف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۸۹)

٢٦٩ - (٧٢) **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ حُدَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ عُمَرُ: هَلْ تَعْرِفُ مَا يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا! قَالَ: يَهْدِمُهُ زَلَّةُ الْعَالِمِ، وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۶۹: زیاد بن حُدَیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے دریافت کیا کہ کیا تجھے معلوم ہے کہ اسلام کو کون سی چیز برباد کرتی ہے؟ زیادؓ کہتے ہیں کہ میں نے نفی میں جواب دیا۔ عمرؓ نے فرمایا' عالم کی لغزش اور منافق کا قرآنِ پاک کے ساتھ مجادلہ کرنا اور راہِ صواب سے بھٹکے ہوئے ائمہ کا (اپنی خواہش کے مطابق) فیصلے کرنا دینِ اسلام کو تباہ کر دیتا ہے (دارمی)

٢٧٠ - (٧٣) **وَعَنِ** الْحَسَنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ: فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمُ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذٰلِكَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۲۷۰: حَسن بصری رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ علم دو قسم کا ہے (ایک) وہ علم جس کے اثرات دل پر (ظاہر) ہوتے ہیں' یہ علم نفع بخش ہے (دوسرا) وہ علم جو زبان (کی حد) تک ہے پس یہ علم آدم کے بیٹے پر اللہ (کی طرف) سے حجت ہو گا (دارمی)

٢٧١ - (٧٤) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ؛ فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ فِيْكُمْ، وَاَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُوْمُ - يَعْنِيْ مَجْرَى الطَّعَامِ -. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۲۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (قسم کے) علم حاصل کیے ہیں جبکہ ان میں سے ایک علم کو تو میں نے تم میں پھیلایا ہے اور دوسرے علم کو اگر میں پھیلاؤں تو (گلے کی) یہ نالی کاٹ دی جائے جس سے کھانا (حلق سے) اترتا ہے (بخاری)

وضاحت: جس علم کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے عام طور پر نہیں پھیلایا اس سے مراد فتنوں اور جنگوں سے متعلق احادیث تھیں۔ بعض سفّاک اور ظالم حکمرانوں کا تذکرہ تھا جن کے ناموں سے بھی ابوہریرہؓ آگاہ تھے اور کبھی کبھار کنایتاً" ان کا ذکر بھی کرتے تھے' البتہ وضاحت سے اجتناب کیا (واللہ اعلم)

٢٧٢ - (٧٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ عَلِمَ شَيْئاً فَلْيَقُلْ بِهٖ، وَمَنْ لَّمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُ اَعْلَمُ، فَاِنَّ مِنَ الْعِلْمِ اَنْ تَقُوْلَ لِمَا لَا تَعْلَمُ:

اللّٰہُ اَعْلَمُ. قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِنَبِیِّہٖ: ﴿قُلْ مَا اَسْاَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ، وَمَا اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ﴾ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۲۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! جس شخص کو کسی چیز کا علم ہے وہ اس کو بیان کرے اور جس شخص کو علم نہیں تو وہ "اللہُ اعلم" (کے الفاظ) کہے۔ اس لیے کہ یہ بھی علم ہے کہ جس مسئلہ کو تم نہیں جانتے اس (کے بارے) میں "اللہُ اعلم" کے کلمات کہو۔ اللہ عزّوجل نے اپنے پیغمبر کو حکم دیا ہے کہ "اے رسول! آپ کہہ دیں کہ میں تم سے تبلیغِ دین پر معاوضہ طلب نہیں کرتا ہوں اور نہ ہی میں تکلف کرنے والوں سے ہوں" (بخاری' مسلم)

۲۷۳ - (۷۶) وَعَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ، قَالَ: اِنَّ ھٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ؛ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِیْنَکُمْ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۲۷۳: محمد بن سیرینؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہ علم (حدیث) دین ہے اس لیے خوب تحقیق کرو کہ تم کس سے اپنا دین حاصل کر رہے ہو یعنی راویوں کے حالات کی جانچ پڑتال کرو (مسلم)

۲۷۴ - (۷۷) وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: یَا مَعْشَرَ الْقُرَّاءِ! اِسْتَقِیْمُوْا، فَقَدْ سَبَقْتُمْ سَبْقًا بَعِیْدًا، وَاِنْ اَخَذْتُمْ یَمِیْنًا وَشِمَالًا لَقَدْ ضَلَلْتُمْ ضَلَالًا بَعِیْدًا. رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا' اے لوگو! جو قرآنِ پاک (اور سنّت) کے حافظ ہو! استقامت اختیار کرو۔ اس لیے کہ تم سب سے آگے ہو اور اگر تم ہی نے دائیں بائیں چلنا شروع کر دیا تو تم سخت گمراہ ہو جاؤ گے (بخاری)

۲۷۵ - (۷۸) وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «تَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ». قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَا جُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ: «وَادٍ فِیْ جَھَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْہُ جَھَنَّمُ کُلَّ یَوْمٍ اَرْبَعَمِائَۃِ مَرَّۃٍ». قِیْلَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! وَمَنْ یَدْخُلُھَا؟ قَالَ: «اَلْقُرَّاءُ الْمُرَاؤُوْنَ بِاَعْمَالِھِمْ». رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ، وَکَذَا ابْنُ مَاجَۃَ، وَزَادَ فِیْہِ: «وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالَی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ». قَالَ الْمُحَارِبِیُّ: یَعْنِی الْجَوَرَۃَ.

۲۷۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اللہ سے غمناکی کے گڑھے میں (داخل کیے) جانے سے پناہ طلب کرو۔ انہوں نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! غمناکی کا گڑھا کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' جہنّم میں ایک وادی ہے' جس کے عذاب سے جہنّم روزانہ چار سو بار پناہ مانگتی ہے۔ آپؐ سے استفسار کیا گیا' اے اللہ کے رسول! اس میں کون داخل ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ علماء داخل ہوں گے جو اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں (ترمذی' ابنِ ماجہ) ابن ماجہ میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ اللہ کے

ہاں سب سے زیادہ مبغوض قاری وہ ہوں گے جو اُمراء (کی ملاقات) کے لیئے ان کے گھروں کا طواف کرتے ہیں۔
محاربی راوی کہتا ہے کہ ان سے مراد ظالم اُمراء ہیں۔

٢٧٦ - (٧٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُوْشِكُ اَنْ يَّأْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَىٰ مِنَ الْإِسْلَامِ اِلَّا اِسْمُهٗ ، وَلَا يَبْقَىٰ مِنَ الْقُرْآنِ اِلَّا رَسْمُهٗ ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَّهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى ، عُلَمَاؤُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ ، مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ، وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ»

۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا کہ اسلام کا صرف نام باقی رہ جائے گا اور قرآن کے صرف حروف باقی رہ جائیں گے۔ ان کی مسجدیں بلند و بالا اور ہدایت (یعنی نمازیوں) سے خالی ہوں گی۔ اس دور کے علماء آسمان کی چھت کے نیچے بدترین لوگ ہوں گے' انہی سے فتنوں کا آغاز ہو گا اور انہی پر ان کا اختتام ہو گا (بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بشر بن ولید قاضی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ۳۲۶' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ۹۱)

٢٧٧ - (٨٠) وَعَنْ زِيَادِ بْنِ لَبِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئاً، فَقَالَ: «ذَاكَ عِنْدَ اَوَانِ ذِهَابِ الْعِلْمِ». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَذْهَبُ الْعِلْمُ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَنُقْرِئُهٗ اَبْنَاءَنَا، وَيُقْرِؤُهٗ اَبْنَاؤُنَا اَبْنَاءَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ؟ فَقَالَ: «ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ زِيَادُ! اِنْ كُنْتُ لَاُرَاكَ مِنْ اَفْقَهِ رَجُلٍ بِالْمَدِيْنَةِ! اَوَلَيْسَ هٰذِهِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ وَالْاِنْجِيْلَ لَا يَعْمَلُوْنَ بِشَيْءٍ مِّمَّا فِيْهِمَا؟!» . رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْهُ نَحْوَهٗ.

۲۷۷: زیاد بن لَبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک (خوفناک) چیز کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس (خوفناک) چیز کا ظہور علم کے اٹھ جانے کے وقت ہو گا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! علم کیسے اٹھ جائے گا جب کہ ہم قرآنِ پاک پڑھتے ہیں اور اپنے بیٹوں کو پڑھاتے ہیں اور قیامت تک ہمارے بیٹے اپنے بیٹوں کو پڑھاتے رہیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' زیاد! تجھے تیری ماں گم پائے' میں تو تجھے مدینہ کا سب سے زیادہ سمجھدار آدمی سمجھتا تھا (دیکھ) کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے ہیں لیکن ان میں جو کچھ ہے اس پر عمل نہیں کرتے (احمد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بھی زیاد بن لبید سے اس حدیث کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' سالم بن اَبِی الجَعد راوی کا زیاد بن لبید سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعاتُ المفاتیح جلد۱ صفحہ ۳۶۳)

٢٧٨ - (٨١) وَكَذَا الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ .

۲۷۸: اسی طرح دارمی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۲۷۹ - (۸۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ، تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ؛ فَإِنِّيْ امْرُؤٌ مَقْبُوْضٌ، وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اِثْنَانِ فِيْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَداً يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۲۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو' تم علم فرائض (وراثت کا علم) سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ' تم قرآن کو سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ۔ بلاشبہ میں انسان ہوں فوت ہو جاؤں گا اور عنقریب علم ختم ہونے لگ جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے یہاں تک کہ کسی فرض کے بارے میں دو آدمیوں میں اختلاف ہو جائے گا تو وہ کسی ایسے عالم انسان کو نہیں پائیں گے جو ان کے درمیان فیصلہ کرے (دارمی' دار قطنی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں سلیمان بن جابر راوی مجہول ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۹۲)

۲۸۰ - (۸۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَثَلُ عِلْمٍ لَا يُنْتَفَعُ بِهٖ كَمَثَلِ كَنْزٍ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ.

۲۸۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس علم کی مثال جس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جاتا اس خزانے کی مانند ہے جس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کیا جاتا۔
(احمد' دارمی)

كِتَابُ الطَّهَارَةِ

(طہارت کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۲۸۱ - (۱) عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ - اَوْ تَمْلَأُ - مَا بَيْنَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ، وَالصَّلَاةُ نُوْرٌ، وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ، وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ: كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ: فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، تَمْلَآنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ». لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ، وَلَا فِيْ «الْجَامِعِ»؛ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا الدَّارِمِيُّ بَدَلَ «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ».

تیسری فصل

۲۸۱: ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پاکیزگی نصف ایمان ہے' الحمدُ للہ (کہنا) ترازو کو بھر دے گا' سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کے کلمات (کا ثواب) آسمانوں اور زمین کے درمیان کو (ثواب سے) بھر دیں گے۔ نماز روشنی ہے' صدقہ دلیل ہے' صبر روشنی ہے اور قرآن (تیرے حق میں) تیرے لئے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ تمام لوگ صبح اٹھتے ہیں۔ (ان میں سے) ہر شخص اپنے نفس کو فروخت کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ یا تو اپنے نفس کو آزاد کر دیتا ہے یا ہلاکت میں ڈال دیتا ہے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے کہ لَا اِلٰہ اِلاَّ اللہ اور اللہُ اکبر کے کلمات (ثواب کے لحاظ سے) آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیں گے۔ اس کتاب کے مصنّف کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو بخاری' مسلم' کتاب الحمیدی اور جامع الاصُول میں نہیں پایا البتہ امام دارمیؒ نے (اپنی کتاب مسند دارمی میں) سُبحانَ اللہ اور الحمدُ للہ کی بجائے اس کلمہ کا ذکر کیا ہے۔

وضاحت: قیامت کے روز الحمدُ للہ' سبحان اللہ اور اللہ اکبر جیسے کلمات کا وزن کیا جائے گا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ان کا محسوس وجود نہیں ہے تو ان کلمات سے ترازو کیسے بھر جائے گا؟ اس کی وضاحت یہ ہے کہ ان

کلمات کے ثواب کو اگر جسم عطا کر دیا جائے تو اس جسم سے ترازو بھر جائے گا۔ قیامت کے روز میزان کے وقت ہر قسم کے اقوال اور اعمال جسم کی شکل اختیار کریں گے اور مزید برآں کتاب و سُنّت کی نصوص سے اعمال کے وزن کا بھی پتہ چلتا ہے (واللہ اعلم)

۲۸۲ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا. وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ؟». قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ، وَكَثْرَةُ الْخُطٰى إِلَى الْمَسَاجِدِ، وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ»

۲۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسی چیز سے خبردار نہ کروں جس سے اللہ تعالیٰ گناہوں کو محو کر دے گا اور درجات کو بلند کر دے گا۔ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا' مشقّت کے اوقات میں مبالغہ آرائی سے وضو کرنا' مساجد کی جانب قدموں کا زیادہ اٹھنا اور نماز کے بعد (دوسری) نماز کا انتظار کرنا۔ یہ رباط ہے۔

وضاحت: مؤطا امام مالک میں بھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث مذکور ہے۔ اس میں "رباط" کا لفظ تین مرتبہ تکرار کے ساتھ آیا ہے (مؤطا امام مالک حدیث نمبر ۳۸۶)

۲۸۳ - (۳) وَفِیْ حَدِيْثِ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ: «فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ» رَدَّدَ مَرَّتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِیِّ: ثَلَاثًا.

۲۸۳: اور مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں کہ یہ رباط ہے' یہ رباط ہے (اس کا) دو بار ذکر ہے (مسلم) ترمذی کی روایت میں یہ جملہ تین بار ذکر ہوا ہے۔

وضاحت: سرحدی چھاؤنی کو دشمن سے محفوظ رکھنے کے لیے وہاں پڑاؤ ڈالنے کو رباط کہتے ہیں۔ جس طرح سرحدی چھاؤنی پر خود کو پابند کرنے سے انسان خود کو دشمن سے محفوظ کر لیتا ہے' اسی طرح نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنے سے انسان اپنے نفس کی بُری خواہشات سے محفوظ رہتا ہے نیز نفس سے جہاد کرنا دراصل جہادِ اکبر ہے (واللہ اعلم)

۲۸۴ - (۴) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهِ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۲۸۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے گناہ اس کے جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٢٨٥ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ - أَوِ الْمُؤْمِنُ - فَغَسَلَ وَجْهَهُ، خَرَجَ مِنْ وَجْهِهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ إِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَاءِ، أَوْ مَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَ مِنْ يَدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ كَانَ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَ كُلُّ خَطِيْئَةٍ مَشَتْهَا رِجْلَاهُ مَعَ الْمَاءِ، أَوْمَعَ آخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ، حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب مسلمان یا مومن شخص وضو کرتا ہے تو جب وہ اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کی آنکھوں کے ساتھ ہوتا ہے' پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے وہ تمام گناہ جن کا تعلق اس کے ہاتھوں کے ساتھ ہوتا ہے پانی سے یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ گناہ جن کا تعلق اس کے پاؤں کے ساتھ ہوتا ہے پانی یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ گناہوں سے صاف ہو جاتا ہے (مسلم)

٢٨٦ - (٦) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنِ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ تَحْضُرُهُ صَلَاةٌ مَّكْتُوْبَةٌ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهَا وَخُشُوْعَهَا وَرُكُوْعَهَا؛ إِلَّا كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا قَبْلَهَا مِنَ الذُّنُوْبِ، مَا لَمْ يُؤْتِ كَبِيْرَةً، وَذٰلِكَ الدَّهْرَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸٦: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کسی مسلمان پر فرض نماز کا وقت آتا ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرتا ہے نیز خشوع' خضوع اور رکوع وغیرہ درست کرتا ہے تو وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک وہ کسی کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے اور یہ کفارہ زمانہ بھر حاصل ہوتا رہے گا (مسلم)

٢٨٧ - (٧) وَعَنْهُ، اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلَاثاً، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلَاثاً، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِيْ هٰذَا. ثُمَّ قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وُضُوْئِيْ هٰذَا، ثُمَّ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ نَفْسَهُ فِيْهِمَا بِشَيْءٍ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۲۸۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (وہ بیان کرتے ہیں کہ) انہوں نے وضو کیا' اپنی دونوں ہتھیلیوں پر تین بار پانی گرایا۔ پھر منہ میں پانی ڈالا اور ناک صاف کیا۔ پھر تین بار چہرہ دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ کو کہنی تک

تین بار دھویا۔ پھر بائیں ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا۔ پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر اپنے داہنے پاؤں کو تین بار دھویا پھر بائیں پاؤں کو تین بار دھویا۔ بعدازاں بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نے میرے اس وضو کی مانند وضو کیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا پھر اس نے دو رکعت نفل نماز ادا کی' ان میں اپنے نفس سے (دنیا کی) باتیں نہ کیں تو اس کے پہلے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری' مسلم) حدیث کے الفاظ بخاری کے ہیں۔

٢٨٨ - (٨) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ، فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، مُقْبِلًا عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، اِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۸۸: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر دل اور نظری توجہ کے ساتھ دو رکعت نفل نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے جنّت واجب ہو جاتی ہے (مسلم)

٢٨٩ - (٩) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ - اَوْ فَيُسْبِغُ - الْوُضُوْءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - اِلَّا فُتِحَتْ لَهُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ». هٰكَذَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ «صَحِيْحِهِ»، وَالْحُمَيْدِيُّ فِيْ «اَفْرَادِ مُسْلِمٍ»، وَكَذَا ابْنُ الْاَثِيْرِ فِيْ «جَامِعِ الْاُصُوْلِ».

وَذَكَرَ الشَّيْخُ مُحْيِي الدِّيْنِ النَّوَوِيُّ فِيْ آخِرِ حَدِيْثِ مُسْلِمٍ عَلٰى مَا رَوَيْنَاهُ، وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ».

وَالْحَدِيْثُ الَّذِيْ رَوَاهُ مُحْيِي السُّنَّةِ فِي «الصِّحَاحِ»: «مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ» اِلٰى آخِرِهِ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ «جَامِعِهِ» بِعَيْنِهِ اِلَّا كَلِمَةَ «اَشْهَدُ» قَبْلَ «اَنَّ مُحَمَّداً».

۲۸۹: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے جو شخص وضو کرتا ہے اور مکمل وضو کرتا ہے پھر "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ "اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہتا ہے تو اس کے لئے جنّت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' وہ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ امام مسلمؒ نے صحیح مسلم میں اور حُمیدیؒ نے مسلم کی مفرد روایات میں اور اسی طرح

ابنُ الاثیرؒ نے جامع الاصول میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور شیخ محیُ الدّین نوویؒ نے مسلم کی حدیث کے آخر میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم نے اس کو بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے (یہ الفاظ) زیادہ کیے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے بنا اور مجھے پاکیزہ رہنے والوں میں سے بنا۔" اور وہ حدیث جس کو امام محیُ السنّہؒ نے "صحاح" میں ذکر کیا ہے (جس کے الفاظ ہیں) کہ "جس شخص نے وضو کیا اور عمدہ وضو کیا" سے آخر تک اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے اپنی جامع میں اسی طرح بعینہٖ ذکر کیا ہے البتہ "اَنَّ مُحَمَّدًا" کے لفظ سے پہلے "اَشْہَدُ" کا لفظ ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: جنّت کے آٹھوں دروازے جنّتی کے اعزاز میں کھولے جاتے ہیں ورنہ جنّت میں تو اس نے ایک دروازے سے داخل ہونا ہے۔ ترمذی میں اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ الخ کے الفاظ کی صحت محلِّ نظر ہے اس لئے کہ سند میں اضطراب اور خطا ہے۔ علاّمہ ناصر الدّین البانی کہتے ہیں کہ یہ الفاظ صحیح سند سے ثابت ہیں' اضطراب مدفوع ہے (ارواءُ الغلیل علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۳۵)

۲۹۰ - (۱۰) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اُمَّتِیْ یُدْعَوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِیْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ. فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ یُّطِیْلَ غُرَّتَهٗ فَلْیَفْعَلْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۲۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت کو قیامت کے دن بلایا جائے گا تو ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی برکت سے چمکتے ہوں گے پس تم میں جو شخص استطاعت رکھتا ہے کہ وہ اپنی سفیدی کو بڑھائے تو وہ ایسا کرے (بخاری' مسلم)

۲۹۱ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَبْلُغُ الْحِلْیَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَیْثُ یَبْلُغُ الْوُضُوْءُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مومن جنت میں وہاں تک زیور پہنے ہو گا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا رہا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۲۹۲ - (۱۲) **عَنْ** ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِسْتَقِیْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا، وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَیْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ، وَلَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ. وَاَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِیُّ.

دوسری فصل

۲۹۲: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' استقامت اختیار کرو اور تم ہرگز اس کا حق ادا نہیں کر سکو گے اور سمجھ لو کہ تمام اعمال میں سے بہتر عمل نماز ہے

اور وضو (کی مداومت) پر صرف مومن ہی محافظت کر سکتا ہے (مالک' احمد' ابن ماجہ' دارمی)

۲۹۳ - (۱۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ عَلٰى طُهْرٍ ، كُتِبَ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۲۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے وضو پر وضو کیا اس کے لیے دس نیکیاں ثبت ہو جاتی ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند افریقی راوی ضعیف اور ابو غلیف ہذلی مجہولُ الحال ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۱ میں' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۶) .

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۲۹۴ - (۱٤) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ . وَمِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۲۹۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ہے' سلیمان بن قرم اور ابویحییٰ قتّات دونوں راوی ضعیف ہیں۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۸۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۷)

۲۹۵ - (۱۵) وَعَنْ شَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ رُوْحٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى صَلَاةَ الصُّبْحِ ، فَقَرَأَ الرُّوْمَ، فَالْتَبَسَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا صَلّٰى ، قَالَ: «مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُصَلُّوْنَ مَعَنَا لَا يُحْسِنُوْنَ الطُّهُوْرَ؟! وَاِنَّمَا يَلْبِسُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ اُولٰئِكَ» رَوَاهُ النَّسَائِيُّ .

۲۹۵: شَبیب بن ابی روح رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی' اس میں سورۃ روم تلاوت کی۔ آپ کو اس میں اشتباہ ہو گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا' ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں (لیکن) وضو صحیح نہیں کرتے۔ یہی تو ہمیں قرآن پاک (پڑھنے) میں اشتباہ پیدا کرتے ہیں (نسائی)

۲۹۶ - (۱٦) وَعَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ ، قَالَ: عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَدِيْ - اَوْ فِيْ

يَدِهٖ ـ قَالَ: «التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ، وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ، وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ، وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۲۹۶: بنو سلیم کے ایک شخص سے روایت ہے (جو صحابی ہیں) وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند خصائل کو میرے ہاتھ یا اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) پر شمار کیا۔ آپؐ نے فرمایا' سُبحانَ اللہ نصف ترازو کو اور الحمد للہ تمام کو اور اللہ اکبر آسمان اور زمین کے درمیان کو بھر دے گا اور روزہ نصف صبر ہے اور طہارت نصف ایمان ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب نہدی راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۳۹۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ۹۷)

۲۹۷ ـ (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَمَضْمَضَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ. وَإِذَا اسْتَنْثَرَ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ أَنْفِهٖ. وَإِذَا غَسَلَ وَجْهَهٗ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ وَّجْهِهٖ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَشْفَارِ عَيْنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ يَدَيْهِ. فَإِذَا مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رَّأْسِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ أُذُنَيْهِ. فَإِذَا غَسَلَ رِجْلَيْهِ، خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ رِّجْلَيْهِ، حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ أَظْفَارِ رِجْلَيْهِ. ثُمَّ كَانَ مَشْيُهٗ إِلَى الْمَسْجِدِ وَصَلَاتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالنَّسَائِيُّ.

۲۹۷: عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ایماندار شخص وضو کرتا ہے (اور) منہ میں پانی ڈالتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کی ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں سے نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے یہاں تک کہ اس کے کانوں سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں اور جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے یہاں تک کہ اس کے پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے گناہ نکل جاتے ہیں اس کے بعد مسجد کی جانب چلنا اور نماز ادا کرنا اس کے لئے زائد ہوتا ہے۔

(مالک' نسائی)

۲۹۸ ـ (۱۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَتَى الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ، وَإِنَّا إِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ، وَدِدْتُّ أَنَّا قَدْ رَأَيْنَا

اِخْوَانَنَا». قَالُوْا: اَوَلَسْنَا اِخْوَانَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَنْتُمْ اَصْحَابِیْ، وَاِخْوَانُنَا الَّذِيْنَ لَمْ يَاْتُوْا بَعْدُ». فَقَالُوْا: كَيْفَ تَعْرِفُ مَنْ لَّمْ يَاْتِ بَعْدُ مِنْ اُمَّتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «اَرَاَيْتَ لَوْ اَنَّ رَجُلًا لَّهٗ خَيْلٌ غُرٌّ مُّحَجَّلَةٌ، بَيْنَ ظَهْرَیْ خَيْلٍ دُهْمٍ بُهْمٍ، اَلَا يَعْرِفُ خَيْلَهٗ؟» قَالُوْا: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «فَاِنَّهُمْ يَاْتُوْنَ غُرًّا مُّحَجَّلِيْنَ مِنَ الْوُضُوْءِ، وَاَنَا فَرَطُهُمْ عَلَى الْحَوْضِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۲۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بقیع) قبرستان میں تشریف لے گئے۔ آپؐ نے فرمایا' "تم پر سلامتی ہو۔ اے ایماندار لوگو! اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ میری آرزو ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھیں۔" صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ ہیں جو ابھی تک نہیں آئے۔ صحابہ کرامؓ نے استفسار کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنی اُمّت کے ان لوگوں کو کیسے پہچانیں گے جو ابھی تک نہیں آئے؟ آپؐ نے جواب دیا' مجھے بتاؤ کہ اگر کسی شخص کا سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والا گھوڑا ایسے گھوڑوں کے درمیان ہو جو بالکل سیاہ رنگ کے ہیں تو کیا وہ اپنے گھوڑے کو پہچان نہ لے گا؟ صحابہ کرامؓ نے کہا' اے اللہ کے رسول! بالکل۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ وہ آئیں گے' ان کے چہرے اور ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے روشن ہوں گے اور میں حوض (کوثر) پر ان کے انتظام کے لیے ہوں گا (مسلم)

۲۹۹ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ بِالسُّجُوْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّؤْذَنُ لَهٗ اَنْ يَّرْفَعَ رَاْسَهٗ، فَاَنْظُرُ اِلٰى مَا بَيْنَ يَدَیَّ، فَاَعْرِفُ اُمَّتِیْ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ، وَمِنْ خَلْفِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَّمِيْنِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ شِمَالِیْ مِثْلَ ذٰلِكَ». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ تَعْرِفُ اُمَّتَكَ مِنْ بَيْنِ الْاُمَمِ فِيْمَا بَيْنَ نُوْحٍ اِلٰى اُمَّتِكَ؟ قَالَ: «هُمْ غُرٌّ مُّحَجَّلُوْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ، لَيْسَ اَحَدٌ كَذٰلِكَ غَيْرُهُمْ، وَاَعْرِفُهُمْ اَنَّهُمْ يُؤْتَوْنَ كُتُبَهُمْ بِاَيْمَانِهِمْ، وَاَعْرِفُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ ذُرِّيَّتُهُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۲۹۹: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میں وہ پہلا وہ شخص ہوں گا جسے سجدہ کی اجازت ہو گی اور میں ہی پہلا شخص ہوں گا جس کو سر اٹھانے کی اجازت ملے گی۔ میں اپنے سامنے نظر دوڑاؤں گا تو دوسری اُمّتوں میں سے اپنی اُمّت کو پہچان لوں گا۔ اسی طرح اپنے پیچھے اور اپنے دائیں بائیں جانب دیکھوں گا اور اپنی اُمّت کو پہچان لوں گا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ (دوسری اُمّتوں میں سے جو نوح علیہ السلام سے لے کر آپ کی اُمّت تک ہیں) اپنی اُمّت کو کیسے پہچانیں گے؟ آپؐ نے فرمایا' ان کی پیشانیاں اور ہاتھ پاؤں وضو کے نشانات کی وجہ سے روشن ہوں گی۔ ان کے علاوہ کوئی اس طرح کا نہ ہو گا۔ میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کے اعمال نامے انہیں ان کے دائیں

ہاتھوں میں دیئے جائیں گے اور میں انہیں پہچان لوں گا کہ ان کی اولاد ان کے آگے چل پھر رہی ہو گی (احمد)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۹۹)

(۱) بَابُ مَا يُوجِبُ الْوُضُوءَ

(وضو کو واجب کرنے والی چیزیں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٣٠٠ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۳۰۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو بے وضو ہے جب تک وہ وضو نہ کرے (بخاری' مسلم)

٣٠١ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ، وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۰۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو کے بغیر نماز قبول نہیں اور حرام مال سے صدقہ قبول نہیں (مسلم)

٣٠٢ - (٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَكُنْتُ أَسْتَحْيِيْ أَنْ أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ، فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ، فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: «يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۰۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں بہت مَذی والا انسان تھا۔ میں شرم محسوس کرتا تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کروں' اس لیے کہ آپؐ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقدادؓ سے کہا۔ اس نے آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے آلہ تناسل کو دھوئے اور وضو کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: مَذِی اس رطوبت کو کہتے ہیں جو شہوت کے وقت یا عورت کے ساتھ لہو و لعب اور بوس و کنار کے وقت آلہ تناسل سے خارج ہوتی ہے وہ نجس ہے' اس کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا۔

اگر مذی کپڑے یا جسم کے کسی حصّہ پر لگ جائے تو اسے دھونا چاہیے (واللہ اعلم)

٣٠٣ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ «تَوَضَّأُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ الْأَجَلُّ مُحْيِيُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ:

٣٠٣: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس چیز کے تناول کرنے سے وضو کرو جو آگ پر تیار ہوئی ہے (مسلم)
شیخ محی السنہؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی ناسخ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔

٣٠٤ - (٥) قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٤: ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کی دستی کا گوشت تناول فرمایا بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری' مسلم)

٣٠٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَتَوَضَّأْ». قَالَ: أَنَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «نَعَمْ! فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُوْمِ الْإِبِلِ». قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: «نَعَمْ». قَالَ: أُصَلِّيْ فِيْ مَبَارِكِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: «لَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٠٥: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا بکری کا گوشت کھانے کے بعد ہمیں وضو کرنا چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر تم چاہو تو وضو کرو اور چاہو تو وضو نہ کرو۔ اس نے دریافت کیا' کیا ہم اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کریں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد وضو کرو۔ اس نے دریافت کیا' کیا میں بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں۔ اس نے دریافت کیا' کیا میں اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں جس وضو کا ذکر ہے اس سے شرعی وضو مراد ہے۔ جہاں تک اونٹ کے گوشت کو کھانے سے وضو ٹوٹنے کا مسئلہ ہے تو اس حدیث میں صراحتاً ذکر ہے کہ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے جبکہ بکری کا گوشت کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور اونٹ کا گوشت کھانے کے بعد دوبارہ وضوء کرنا چاہیئے۔ اس میں کیا حکمت ہے اس سے ہمیں کچھ آگاہی نہیں ہے۔ یہ حکم تعبّدی ہے اور عقل اس کے ادراک سے قاصر ہے۔ اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا کرنے سے اس لیے نہیں منع کیا گیا ہے کہ اس کا گوبر نجس ہے بلکہ اس لیئے

روکا گیا ہے کہ کہیں اونٹوں کی آمدورفت یا بھاگنے کی وجہ سے نماز میں خلل نہ واقع ہو جائے اور نماز ادا کرنے والے انسان کا خشوع و خضوع نہ ٹوٹ جائے (واللہ اعلم)

٣٠٦ - (٧) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَجَدَ اَحَدُكُمْ فِيْ بَطْنِهِ شَيْئاً، فَاَشْكَلَ عَلَيْهِ اَخَرَجَ مِنْهُ شَيْءٌ؟ اَمْ لَا. فَلَا يَخْرُجَنَّ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتاً اَوْ يَجِدَ رِيْحاً» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٠٦: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں ہوا جیسی چیز کو محسوس کرے اور اس کو اشتباہ لاحق ہو جائے کہ آیا پیٹ سے کوئی چیز خارج ہوئی ہے یا نہیں تو اسے چاہیے کہ وہ مسجد سے اس وقت تک نہ نکلے جب تک کہ آواز نہ سنے یا بو نہ پائے (مسلم)

٣٠٧ - (٨) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَرِبَ لَبَناً فَمَضْمَضَ، وَقَالَ: «اِنَّ لَهُ دَسَماً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٣٠٧: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر کلی کی اور فرمایا بلاشبہ اس میں چکناہٹ ہے (بخاری' مسلم)

٣٠٨ - (٩) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصَّلَوَاتِ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئاً لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ! فَقَالَ: «عَمْداً صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ!» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٣٠٨: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن (پانچ) نمازیں ایک وضو کے ساتھ ادا کیں اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے آج ایسا کام کیا ہے جو آپ پہلے نہیں کیا کرتے تھے؟ آپؐ نے فرمایا' اے عمر! میں نے یہ کام جان بوجھ کر کیا ہے (مسلم)

٣٠٩ - (١٠) **وَعَنْ** سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالصَّهْبَاءِ - وَهِيَ مِنْ اَدْنٰى خَيْبَرَ - صَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ دَعَا بِالْاَزْوَادِ، فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ ، فَاَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ ، فَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَاَكَلْنَا، ثُمَّ قَامَ اِلَى الْمَغْرِبِ، فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّاْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٣٠٩: سُوَید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ خیبر کے سال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمراہی میں نکلے اور مقامِ خیبر کے نزدیک صَہباء مقام پر پہنچے۔ آپؐ نے (وہاں) عصر کی نماز ادا کی۔

بعدازاں آپؐ نے زادِ راہ (کھانا) طلب کیا۔ آپؐ کے پاس صرف ستو لائے گئے۔ آپؐ نے حکم دیا کہ اس کو (پانی میں) حل کیا جائے۔ چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول کیا اور ہم نے بھی تناول کیا۔ بعدازاں آپؐ مغرب کی نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) ہم نے بھی منہ میں پانی ڈالا (اور منہ صاف کیا) بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣١٠ - (١١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا وُضُوْءَ إِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۳۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تک ہوا خارج ہونے کی آواز یا بدبو نہ آئے وضو نہیں ٹوٹتا (احمد' ترمذی)

٣١١ - (١٢) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذِيِّ، فَقَالَ: «مِنَ الْمَذِيِّ الْوُضُوْءُ، وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۳۱۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' مذی سے وضو اور منی سے غسل ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد راوی کمزور حافظے والا ہے' صحیح روایت وہی ہے جس میں مقدادؓ کے واسطے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنے کا ذکر ہے (العِلل ومعرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۱۴' التاریخُ الکبیر جلد۸ صفحہ ۳۲۲۰' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۲۳' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۶۵)

٣١٢ - (١٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُوْرُ، وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ ، وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۲: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز کی چابی وضو ہے اور نماز میں (کلام وغیرہ کو) حرام قرار دینے والی تکبیر (تحریمہ) ہے اور (کلام وغیرہ کو) حلال کرنے والا (آخری) سلام ہے (ابوداؤد' ترمذی' دارمی)

٣١٣ - (١٤) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْهُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ.

۳۱۳: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو علی رضی اللہ عنہ اور ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

٣١٤ - (١٥) وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِيْ أَعْجَازِهِنَّ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۳۱۴: علی بن طلق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ وضو کرے اور تم عورتوں سے دبر میں جماع نہ کرو (ترمذی' ابوداؤد)

٣١٥ - (١٦) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِيْ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا الْعَيْنَانِ وِكَاءُ السَّهِ ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ» . رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۳۱۵: معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' آنکھیں دبر کی رسی ہیں جب آنکھیں نیند کرتی ہیں تو رسی کھل جاتی ہے (دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوبکر بن ابی مریم راوی کو امام احمد رحمہ اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔
(الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۱۵۹۰' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳)

٣١٦ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وِكَاءُ السَّهِ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِي السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا فِيْ غَيْرِ الْقَاعِدِ، لِمَا صَحَّ:

۳۱۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دبر کی رسی دونوں آنکھیں ہیں پس جب کوئی شخص نیند کرتا ہے تو اسے چاہیئے کہ وہ (جاگنے کے بعد) وضو کرے۔
(ابوداؤد)

شیخ امام محی السنہؒ نے بیان کیا اس سے مقصود وہ شخص ہے جو بیٹھ کر نہیں سوتا۔ اس لیئے کہ انسؓ سے صحیح حدیث مروی ہے۔

٣١٧ - (١٨) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ ، ثُمَّ يُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّأُوْنَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، إِلَّا أَنَّهُ ذَكَرَ فِيْهِ: يَنَامُوْنَ. بَدَلَ: يَنْتَظِرُوْنَ الْعِشَاءَ حَتّٰى تَخْفِقَ رُؤُوْسُهُمْ

۳۱۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ عشاء (کی نماز) کا انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ ان کے سر (نیند کی وجہ سے) جھکنے لگ جاتے' وہ نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد' ترمذی) البتہ ترمذی کی روایت میں انتظار کرنے کے مقام پر سونے کا ذکر ہے۔
وضاحت: نیند مطلقاً ناقض وضو ہے۔ یہ احادیث' نقض کے حکم سے قبل کی ہیں (ارواء الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۴۹)

۳۱۸ - (۱۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الْوُضُوْءَ عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۳۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو اس شخص پر واجب ہو جاتا ہے جو لیٹ کر سوتا ہے اس لیے کہ جب وہ لیٹ جاتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے ہو جاتے ہیں (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت ۱: دراصل گہری نیند وضو کے لیے ناقض ہے چونکہ لیٹ کر سونے اور ٹیک لگا کر سونے سے غالب طور پر یہی امکان ہوتا ہے کہ نیند گہری ہو گی' احساس اور شعور بھی نہیں رہتا' اس لئے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔
(ارواءُ الغلیل جلد۱ صفحہ۱۴۹)

وضاحت ۲: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے نیز ابو خالد دالانی (راوی) کا قتادہ رحمہُ اللہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۱ صفحہ ۲۹۷)

۳۱۹ - (۲۰) وَعَنْ بُسْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ، فَلْيَتَوَضَّأْ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۱۹: بُسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنی شرمگاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے چاہیے کہ وہ وضو کرے۔
(مالک' احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس مسئلہ میں عورت کا حکم بھی مرد جیسا ہے۔ وہ بھی اگر اپنی شرمگاہ کو اپنا ہاتھ لگائے گی تو اس کا وضو بھی ٹوٹ جائے گا بشرطیکہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو (واللہ اعلم)

۳۲۰ - (۲۱) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: «وَهَلْ هُوَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِّنْهُ؟» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِيُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ؛ لِأَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْلَمَ بَعْدَ قُدُوْمِ طَلْقٍ.

۳۲۰: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آدمی کا اپنی شرمگاہ کو وضو کرنے کے بعد ہاتھ لگانے کے بارے میں (حکم) دریافت کیا گیا؟ آپؐ نے فرمایا' وہ تو اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) ابن ماجہ نے اس حدیث کو نسائی کی مثل بیان کیا ہے۔

شیخ امام محی السنہؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اس لیے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ طلق بن علی کے آنے کے بعد مسلمان ہوئے۔

۳۲۱ ـ (۲۲) وَقَدْ رَوٰى اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «اِذَا اَفْضٰى اَحَدُكُمْ بِيَدِهٖ اِلٰى ذَكَرِهٖ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ فَلْيَتَوَضَّاْ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۲۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ کی طرف لے جائے اور درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو تو اسے وضو کرنا چاہیے (شافعی' دار قطنی)

۳۲۲ ـ (۲۳) وَرَوَاهُ النِّسَائِيُّ عَنْ بُسْرَةَ؛ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: «لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا شَيْءٌ».

۳۲۲: نسائی نے اس حدیث کو بسرۃ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے البتہ اس نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کے اور اس کی شرمگاہ کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

وضاحت: طلق بن علی کی حدیث کو منسوخ یا ضعیف قرار دینے سے بہتر ہے کہ بُسرۃؓ اور طلق بن علیؓ کی حدیث کے درمیان جمع و تطبیق کی جائے۔ ہاتھ اور شرمگاہ کے درمیان اگر کوئی کپڑا حائل نہ ہو تو وضو ٹوٹ جائے گا اگر کوئی کپڑا حائل ہو تو وضو نہیں ٹوٹتا اور اگر شہوت کے ساتھ کپڑے کے اوپر سے بھی شرمگاہ کو چھوا جائے تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا (مرعاۃ جلد ا صفحہ ۳۹۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۰۴' حاشیہ ابوداؤد احمد شاکر جلد ا صفحہ ۳۵)

۳۲۳ ـ (۲٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِهٖ ثُمَّ يُصَلِّيْ وَلَا يَتَوَضَّاُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يَصِحُّ عِنْدَ اَصْحَابِنَا بِحَالٍ اِسْنَادُ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَاَيْضاً اِسْنَادُ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنْهَا.

وَقَالَ اَبُوْ دَاوُدَ: هٰذَا مُرْسَلٌ، وَاِبْرَاهِيْمُ التَّيْمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ

۳۲۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیتے' بعد ازاں نماز ادا کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (ابو داؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ائمہ حدیث کے نزدیک کسی حالت میں بھی عروہ کی اس حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے۔ نیز ابراہیم تیمی کی حدیث کی اسناد عائشہ رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث منقطع ہے اور ابراہیم تیمی کا عائشہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: بیوی کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بخاری و مسلم میں عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹی ہوئی تھی اور میرے پاؤں آپ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے جب آپ سجدہ

کرتے تو مجھے ہاتھ لگاتے' میں پاؤں کھینچ لیتی۔

ابراہیم تیمی کی حدیث جس کو امام ابوداؤد نے مرسل قرار دیا ہے' کو علامہ ناصرالدین البانی نے صحیح قرار دیا ہے اس لیے کہ یہ حدیث دیگر طرق سے بھی مروی ہے جن میں بعض صحیح ہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۰۵)

٣٢٤ - (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَكَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَتِفاً ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ بِمِسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۲۴: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دستی کا (بھنا ہوا) گوشت تناول کیا۔ بعدازاں اپنے ہاتھ کو اس ٹاٹ کے ساتھ صاف کیا جو آپ کے نیچے (بچھا ہوا) تھا۔ بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٢٥ - (٢٦) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: قَرَّبْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ جَنْباً مَشْوِيًّا فَاَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَامَ اِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۲۵: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے دستی کا بُھنا ہوا گوشت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کیا۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا۔ بعدازاں آپؐ نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے وضو نہ کیا (احمد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٢٦ - (٢٧) **عَنْ** اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَشْهَدُ لَقَدْ كُنْتُ اَشْوِيْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَطْنَ الشَّاةِ ، ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۳۲۶: ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بکری کا دل اور کلیجی وغیرہ بھونی (آپؐ) نے اس سے کھایا بعدازاں آپؐ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا (مسلم)

٣٢٧ - (٢٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اُهْدِيَتْ لَهُ شَاةٌ، فَجَعَلَهَا فِي الْقِدْرِ، فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا اَبَا رَافِعٍ؟» فَقَالَ: شَاةٌ اُهْدِيَتْ لَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَطَبَخْتُهَا فِي الْقِدْرِ. قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ يَا اَبَا رَافِعٍ!»، فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ الْآخَرَ» فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ الْآخَرَ. ثُمَّ قَالَ: «نَاوِلْنِي الْآخَرَ» فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّمَا لِلشَّاةِ ذِرَاعَانِ. فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَمَا اِنَّكَ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِيْ ذِرَاعًا فَذِرَاعًا مَا سَكَتَّ» . ثُمَّ دَعَا فَتَمَضْمَضَ

فَاهُ ، وَغَسَلَ اَطْرَافَ اَصَابِعِهِ، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ عَادَ اِلَيْهِمْ ، فَوَجَدَ عِنْدَهُمْ لَحْمًا بَارِدًا ، فَاَكَلَ ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَمَسَّ مَآءً . رَوَاهُ اَحْمَدُ .

۳۲۷: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس کو بکری ہدیہ دی گئی۔ انہوں نے اسے (ذبح کیا اور اس کے گوشت کو) ہنڈیا میں ڈالا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابو رافع! یہ کیا ہے؟ ابو رافع نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں بکری ہدیہ دی گئی تھی۔ میں نے اس (کے گوشت) کو ہنڈیا میں ڈال کر پکایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابو رافع! مجھے دستی کا ٹکڑا دو۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو دستی کا ٹکڑا پیش کیا۔ بعدازاں آپؐ نے فرمایا' مجھے دوسری دستی بھی دو۔ میں نے آپؐ کو دوسری دستی بھی پیش کر دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' مجھے اور دستی دو (اس پر) ابو رافعؓ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! بکری کی دو ہی دستیاں ہوتی ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا' خبردار! اگر تو خاموش رہتا تو تو مجھے یکے بعد دیگرے دستی پکڑاتا رہتا جب تک کہ تو خاموش رہتا بعد ازاں آپؐ نے پانی منگوایا' اپنے منہ کو صاف کیا اور اپنی انگلیوں کے پوروں کو صاف کیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے نماز ادا کی۔ پھر ان کی جانب گئے تو آپؐ نے ان کے ہاں ٹھنڈا گوشت پایا (جو گرم نہ تھا)۔ آپؐ نے اس سے تناول کیا۔ پھر آپؐ مسجد میں داخل ہوئے' آپؐ نے نماز ادا کی اور پانی استعمال نہیں کیا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن اس کے شواہد موجود ہیں جن سے اس کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ۱۰۷)

۳۲۸ ـ (۲۹) وَرَوَاهُ الدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِیْ عُبَيْدٍ اِلَّا اَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ «ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ» اِلٰى آخِرِهٖ .

۳۲۸: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابو عبیدؓ سے بیان کیا ہے البتہ انہوں نے پانی طلب کرنے سے حدیث کے آخر تک کے الفاظ ذکر نہیں کیے۔

۳۲۹ ـ (۳۰) وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنْتُ اَنَا وَاُبَیٌّ وَاَبُوْ طَلْحَةَ جُلُوْسًا ، فَاَكَلْنَا لَحْمًا وَخُبْزًا ، ثُمَّ دَعَوْتُ بِوَضُوْءٍ ، فَقَالَا : لِمَ تَتَوَضَّاُ؟ فَقُلْتُ : لِهٰذَا الطَّعَامِ الَّذِیْ اَكَلْنَا . فَقَالَا : اَتَتَوَضَّاُ مِنَ الطَّيِّبَاتِ؟! لَمْ يَتَوَضَّاْ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ .
رَوَاهُ اَحْمَدُ

۳۲۹: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں' میرے والد اور ابو طلحہ بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے گوشت روٹی تناول کیا۔ بعدازاں میں نے وضو کے لیے پانی طلب کیا۔ ان دونوں نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ آپ کس لیے وضو کرتے ہیں؟ میں نے کہا' اس کھانے کو تناول کرنے کی وجہ سے۔ ان دونوں نے کہا' کیا تم پاکیزہ چیزوں (کے تناول کرنے) سے وضو کرتے ہو۔ ان چیزوں کے تناول سے تو اس شخص نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں کیا تھا جو تجھ سے بہتر تھا (احمد)

۳۳۰ - (۳۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، كَانَ يَقُوْلُ: قُبْلَةُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسُّهَا بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ. وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ اَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ، فَعَلَيْهِ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَالشَّافِعِيُّ.

۳۳۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کسی انسان کا اپنی بیوی کا بوسہ لینا اور اسے ہاتھ لگانا "مُلَامَسَہ" سے ہے اور جس شخص نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا یا اس کو اپنا ہاتھ لگایا تو اس پر وضو واجب ہے (مالک' شافعی)

وضاحت: صحابی کی موقوف روایت اگر صحیح مرفوع روایت کے مخالف ہو تو وہ حُجت نہیں۔ بوسہ لینے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ ہی اس کو مُلَامَسَہ کہا جا سکتا ہے۔ مُلَامَسَہ کی تفسیر جماع ہے۔ قرآنِ پاک کی آیت "اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ الخ" سے مقصود عورت کو ہاتھ لگانا نہیں بلکہ جماع کرنا ہے جیسا کہ اس کی تفسیر ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور بیوی کا بوسہ لینے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اگرچہ بوسہ لینا شہوت سے خالی نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

۳۳۱ - (۳۲) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُوْلُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوْءُ. رَوَاهُ مَالِكٌ

۳۳۱: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خاوند کا اپنی بیوی سے بوسہ لینا وضو کو توڑ دیتا ہے (مالک)

وضاحت: یہ موقوف روایت ہے' مرفوع کے مقابلہ میں اس کو حُجت تسلیم نہیں کیا جا سکتا (واللہ اعلم)

۳۳۲ - (۳۳) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ ، فَتَوَضَّؤُوْا مِنْهَا.

۳۳۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا' بوسہ لینا "مُلَامَسَہ" ہے پس اس سے وضو کرو (دار قطنی)

وضاحت: اس اثر کی سند میں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عثمان راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۹۳ مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۰۸)

۳۳۳ - (۳٤) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ، عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ». رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَقَالَ: عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ وَلَا رَآهُ، وَيَزِيْدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُوْلَانِ

۳۳۳: عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ

رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بہنے والے خون سے وضو ٹوٹ جاتا ہے (دار قطنی)

امام دار قطنیؒ کہتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے تمیم داریؓ سے سنا ہے اور نہ ہی ان کو دیکھا ہے (اس کے علاوہ اس حدیث کی سند میں) یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں راوی مجہول ہیں۔

وضاحت: پیشاب اور پاخانے کے مقامات کے سوا جسم کے کسی حصے سے نکلنے والے خون سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ بخاری شریف میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذاتُ الرقاع میں تھے' ایک شخص کو تیر لگا جس سے اس کے جسم سے خون بہنے لگا۔ اس نے رکوع کیا۔ سجدہ کیا اور نماز میں مصروف رہا۔ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو آپؐ نے دعا کی۔ آپؐ نے وضو کرنے کا حکم نہیں دیا اور نہ ہی نماز لوٹانے کا حکم دیا۔

اس مضمون کی احادیث کو علامہ زیلعیؒ' امام دار قطنیؒ اور امام شوکانیؒ نے بیان کیا ہے۔ جن احادیث میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں' ان کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔ البتہ استحاضہ کے خون کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ فاطمہ بنتِ ابی حبش کو استحاضہ کی تکلیف تھی' نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ تجھے ہر نماز کے لیے وضو کرنا چاہیے۔ یہ خون پیشاب کی جگہ سے نہیں آتا بلکہ ایک رگ سے آتا ہے۔ اسی طرح قے آنے اور نکسیر پھوٹنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا۔ خون بہنے' قے آنے اور نکسیر پھوٹنے کے بارے میں جو احادیث ابنِ ماجہ وغیرہ میں مذکور ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ علامہ شوکانیؒ نے نیلُ الاوطار اور امام زیلعیؒ نے نصبُ الرّایہ میں ان احادیث پر تفصیل سے بحث کی ہے (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

(بیتُ الخلاء کے آداب)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۳۴ - (۱) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِیُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا الْحَدِیْثُ فِی الصَّحْرَاءِ؛ وَاَمَّا فِی الْبُنْیَانِ، فَلَا بَأْسَ لِمَا رُوِیَ :

پہلی فصل

۳۳۴: ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم قضاءِ حاجت کی جگہ میں جاؤ تو نہ قبلہ کی جانب منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو البتہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو (بخاری' مسلم)

شیخ امام محیُ السُّنۃؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کا تعلق جنگل سے ہے اور آبادی میں کچھ حرج نہیں۔

وضاحت: مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ان لوگوں کے لیے ہے جو مدینۃُالرسول میں آباد تھے یا ان لوگوں کے بارے میں حکم ہے جن کا قبلہ مشرق اور مغرب کے علاوہ ہے۔ مقصود یہ ہے کہ ایسی جہت کی طرف منہ یا پیٹھ کرو جس طرف قبلہ نہیں ہے۔ آبادی اور غیر آبادی میں کچھ فرق نہیں (واللہ اعلم)

۳۳۵ - (۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِرْتَقَیْتُ فَوْقَ بَیْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِیْ، فَرَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقْضِیْ حَاجَتَهٗ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

۳۳۵: عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی بہن) حفصہؓ کے گھر کی چھت پر اپنے کسی کام سے گیا۔ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ قضائے حاجت کر رہے تھے۔ قبلہ کی جانب آپؐ کی پیٹھ تھی اور (ملک) شام کی طرف آپ کا چہرہ تھا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب منہ کر کے پیشاب

پاخانہ کرنے سے منع فرمایا لیکن آپؐ کی وفات سے ایک سال قبل میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ قبلہ کی جانب منہ کرکے پیشاب کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آبادی کا حکم جنگل کے حکم سے الگ ہے۔ اس کو پابند نہیں کیا جا سکتا۔ بعض دفعہ بیتُ الخلاء اس انداز سے بنے ہوتے ہیں جن میں قبلہ کی جانب منہ کرنے سے احتراز ممکن نہیں ہوتا جب کہ جنگل میں یہ مشکل پیش نہیں آتی اس لیے وہاں پابند کر دیا گیا۔ صحیح قول یہی ہے کہ صحراء و آبادی ہر جگہ قبلہ کی طرف منہ کرنا یا پیٹھ کرنا منع ہے (زادُ المعاد جلد ۲ صفحہ ۸' ارواءُ الغلیل جلد ۱ صفحہ ۱۰۹)

۳۳۶ - (۳) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَانَا - يَعْنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ - اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ، اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۶: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع کیا کہ ہم پاخانہ یا پیشاب (کی حالت) میں قبلہ کی طرف منہ کریں یا دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں یا تین ڈھیلوں سے کم کے ساتھ طہارت کریں یا گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کریں (مسلم)

وضاحت: گوبر یا ہڈی سے طہارت کرنے سے اس لیے منع کیا گیا ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق جنوں کی خوراک ہے (دیکھیں حدیث نمبر ۳۵۰)

۳۳۷ - (۴) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۷: انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء جاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ "اے اللہ! میں تیرے ساتھ خبیث جنوں اور خبیث مادہ جنوں سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (بخاری' مسلم)

۳۳۸ - (۵) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ: «اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ، وَمَا يُعَذَّبَانِ فِيْ كَبِيْرٍ؛ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ - ؛ وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ» ثُمَّ اَخَذَ جَرِيْدَةً رَطْبَةً، فَشَقَّهَا بِنِصْفَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ فِيْ كُلِّ قَبْرٍ وَّاحِدَةً. قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ فَقَالَ: «لَعَلَّهُ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' ان دونوں قبروالوں کو عذاب ہو رہا ہے لیکن کسی بڑے کام میں ان کو عذاب نہیں ہو رہا بلکہ ان میں سے ایک شخص پیشاب سے بچاؤ اختیار نہیں کرتا تھا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ پیشاب کے چھینٹوں سے (خود کو) دور نہیں رکھتا تھا جب کہ دوسرا انسان چغل خور تھا۔ بعد ازاں آپؐ نے کھجور کی

سبز ٹہنی اٹھائی، اس کے دو حصے کر دیئے۔ پھر آپؐ نے ہر قبر پر ایک کو گاڑ دیا۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! آپؐ نے یہ کام کیوں کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، جب تک یہ دونوں ٹہنیاں خشک نہ ہوں شاید ان دونوں سے عذاب کی تخفیف ہو جائے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر کوئی شخص کسی قبر پر کسی درخت کی سبز ٹہنی رکھے گا تو قبر والے کو اس سے فائدہ ہو گا بلکہ یہ تو آپؐ کی خصوصیت ہے۔ اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے قبروں پر پھول نچھاور کرنے، ان پر چادریں چڑھانے اور ان پر چراغ روشن کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔ یہ بدعت کے کام ہیں اور ان کے کرنے والے گمراہ ہیں۔ آپؐ کی دعا کی برکت سے عذاب میں تخفیف ہوئی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں صراحت ہے۔ وگرنہ سبز ٹہنیوں میں کچھ خصوصیت نہیں (ارواءُ الغلیل جلد۱ صفحہ۱۰)

۳۳۹ - (٦) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ». قَالُوْا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «اَلَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لعنت کا باعث بننے والے دو کاموں سے بچو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! لعنت کے وہ دو کام کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جو لوگوں کی عام گزرگاہ یا ان کی سائے دار جگہ میں قضائے حاجت (کے لئے) بیٹھتے ہیں (مسلم)

۳۴۰ - (۷) **وَعَنْ** أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا شَرِبَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْاِنَاءِ، وَاِذَا اَتَى الْخَلَاءَ، فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِيْنِهِ، وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِيْنِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۰: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص پانی نوش کرے تو وہ (پانی والے) برتن میں سانس نہ لے اور جب قضائے حاجت کے لیے جائے تو اپنی شرمگاہ کو دائیں ہاتھ سے نہ پکڑے اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرے (بخاری، مسلم)

۳۴۱ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص وضو کرے تو اسے چاہیے کہ اپنا ناک صاف کرے اور جو شخص ڈھیلے استعمال کرے تو اسے چاہیے کہ وہ وتر یعنی طاق استعمال کرے (بخاری، مسلم)

٣٤٢ - (٩) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ، فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً ، مِنْ مَّاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَآءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۳۴۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے کھلے میدان میں جاتے تو میں اور ایک لڑکا پانی کی چھاگل اور برچھی اٹھائے رکھتے۔ آپؐ پانی کے ساتھ طہارت کرتے تھے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٣٤٣ - (١٠) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ. وَقَالَ أَبُوْ دَاوُد: هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ. وَفِيْ رِوَايَتِهِ: وَضَعَ بَدَلَ: نَزَعَ

دوسری فصل

۳۴۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت جانے کا ارادہ کرتے تو اپنی انگوٹھی اتارتے (ابوداؤد، نسائی، ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔ امام ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے اور اس کی روایت میں انگوٹھی اتارنے کی جگہ انگوٹھی رکھنے کا ذکر ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانیؒ نے اس حدیث کے منکر ہونے کی تائید کی ہے اور بتایا کہ جمہور محدثین نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۱۱)

٣٤٤ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رفع حاجت کا ارادہ کرتے تو آپؐ (جنگل کی طرف) جاتے یہاں تک کہ کوئی شخص آپؐ کو نہ دیکھ پاتا (ابوداؤد)

٣٤٥ - (١٢) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُوْلَ، فَأَتٰى دَمِثًا فِيْ أَصْلِ جِدَارٍ، فَبَالَ. ثُمَّ قَالَ: «إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُوْلَ، فَلْيَرْتَدْ لِبَوْلِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۳۴۵: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا تو آپؐ دیوار کے قریب نرم جگہ میں آئے اور آپؐ نے

پیشاب کیا بعدازاں آپؐ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو پیشاب کرنے کے لیے نرم جگہ تلاش کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کی وجہ سے امام نوویؒ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔ بعض احادیث جن میں پیشاب سے بچاؤ اختیار کرنے کا ذکر ہے اس کی تائید کر رہی ہیں۔ (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۴۱۹)

٣٤٦ - (١٣) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰى يَدْنُوْ مِنَ الْاَرْضِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اپنا کپڑا اوپر نہیں اٹھاتے تھے یہاں تک کہ زمین کے قریب چلے جاتے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' اعمش راوی کا انس بن مالکؓ سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعاۃ جلد۱ صفحہ۴۱۹)

٣٤٧ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهٖ، اُعَلِّمُكُمْ: اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ، فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ، وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا، وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ. وَنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ . وَنَهٰى اَنْ يَسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ میں تمہارے لیے اسی طرح ہوں جس طرح والد اپنے لڑکوں کے لیے ہوتا ہے۔ میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی جانب نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ کرو اور آپؐ نے تین ڈھیلوں کا حکم دیا اور آپؐ نے گوبر اور ہڈی سے منع فرمایا نیز آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کرے (ابن ماجہ' دارمی)

٣٤٨ - (١٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْيُمْنٰى لِطُهُوْرِهٖ وَطَعَامِهٖ، وَكَانَتْ يَدُهُ الْيُسْرٰى لِخَلَائِهٖ وَمَا كَانَ مِنْ اَذًى . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۳۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دایاں ہاتھ وضو اور کھانے اور بایاں ہاتھ طہارت اور مکروہ کاموں (ناک کے فضلہ وغیرہ) کے لیے تھا (ابوداؤد)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے تسبیح نہیں کرنی چاہیئے جب کہ صحیح حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ سے تسبیح کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

٣٤٩ - (١٦) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا ذَهَبَ اَحَدُكُمْ اِلَى الْغَائِطِ

فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ، فَإِنَّهَا تُجْزِىءُ عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ.

۳۴۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بیت الخلاء جائے تو وہ اپنے ساتھ تین ڈھیلے لے جائے' ان کے ساتھ طہارت کرے بلاشبہ وہ اس کو کفایت کریں گے (احمد' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: پانی کی بجائے اگر صرف ڈھیلوں پر اکتفا کر لیا جائے تو بھی درست ہے (واللہ اعلم)

۳۵۰ ـ (۱۷) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَسْتَنْجُوا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ، فَإِنَّهَا زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ؛ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «زَادُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ».

۳۵۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم گوبر اور ہڈی کے ساتھ طہارت نہ کرو۔ اس لئے کہ یہ تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے (ترمذی' نسائی) البتہ امام نسائیؒ نے "تمہارے جن بھائیوں کی خوراک ہے" کا ذکر نہیں کیا۔

۳۵۱ ـ (۱۸) وَعَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَا رُوَيْفِعُ! لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي، فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ، أَوْ تَقَلَّدَ وَتَراً، أَوِ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ، أَوْ عَظْمٍ؛ فَإِنَّ مُحَمَّداً مِنْهُ بَرِيءٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۳۵۱: رُوَیفع بن ثابتؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (مخاطب کر کے) فرمایا' اے رُوَیفع! شاید میرے بعد تیری زندگی دراز ہو جائے تو لوگوں کو بتانا کہ جس شخص نے اپنی داڑھی کو گرہ دی یا (نظرِبد کو دور کرنے کے لئے) تانت کا قلادہ پہنایا یا جانور کے گوبر یا ہڈی کے ساتھ طہارت کی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں (ابوداؤد)

۳۵۲ ـ (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ، فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ. وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيباً مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ، وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۳۵۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سرمہ لگانا ہے تو وہ طاق تعداد میں لگائے اور جس شخص نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس شخص نے ایسا نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس شخص نے طہارت کرنی ہے تو وہ طاق تعداد میں ڈھیلے استعمال کرے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جس نے (کچھ) کھایا پھر خلال کے ذریعہ جو (ٹکڑا وغیرہ) نکلا اس کو پھینک دے اور جو زبان کے ساتھ مل جائے اس کو نگل جائے جس شخص نے یہ کام کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ حرج نہیں اور جو شخص بیتُ الخلاء میں جائے تو وہ پردے میں بیٹھے اور اگر ریت کے ٹیلے کے علاوہ پردے کے لیے (کوئی چیز) نہ مل سکے تو اس کی جانب پیٹھ کر کے (قضائے حاجت) بیٹھے اس لیے کہ شیطان انسانوں کی پیٹھوں کے ساتھ کھیلتا ہے جس شخص نے یہ کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے نہ کیا (اس پر) کچھ گناہ نہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۱۴)

۳۵۳ - (۲۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ مُسْتَحَمِّهٖ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ، فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ؛ اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا: «ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ، اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيْهِ».

۳۵۳: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر وہیں غسل کرے یا وضو کرے اس لیے کہ اکثر وسوسہ اس سے ہوتا ہے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) البتہ ترمذی اور نسائی نے غسل یا وضو کرنے کا ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حسن راوی مدلّس ہے' وہ عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے لفظ عن کے ساتھ روایت کرتا ہے البتہ غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع پر صحیح حدیث موجود ہے۔ (صحیح ابوداؤد حدیث نمبر۲۱)

۳۵٤ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِيْ جُحْرٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۳۵۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کسی بل میں پیشاب نہ کرے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: بل میں موذی جانور اور زہریلے کیڑے مکوڑے رہتے ہیں اس لیے اس میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (واللہ اعلم)

۳۵۵ - (۲۲) **وَعَنْ** مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ

الثَّلَاثَ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ، وَالظِّلِّ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۵: معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لعنت کے تین اسباب سے دوری اختیار کرو۔ گھاٹوں' شارع عام اور سایوں میں بول و براز کیلئے بیٹھنا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ حدیث کے شواہد ہیں جن سے تقویت حاصل ہو رہی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۱۵)

٣٥٦ - (٢٣) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۶: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو انسان اس طرح قضائے حاجت نہ بیٹھیں کہ انہوں نے شرمگاہ سے کپڑا اٹھایا ہوا ہو اور باتیں کر رہے ہوں اس لیے کہ اللہ اس (کام) پر ناراض ہوتا ہے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٥٧ - (٢٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ ، فَإِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ، فَلْيَقُلْ: أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ» رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۵۷: زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قضائے حاجت بیٹھنے کے مقامات میں (جن شیطان) موجود ہوتے ہیں پس جب تم میں سے کوئی شخص بیتُ الخلاء میں جائے تو وہ یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ خبیث جِنّوں اور خبیث مادہ جِنّوں سے پناہ طلب کرتا ہوں" (ابوداؤد' ابن ماجہ)

٣٥٨ - (٢٥) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَّقُوْلَ: بِسْمِ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَإِسْنَادُهُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ .

۳۵۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنوں کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ (تب) ہوتا ہے جب کوئی شخص بیتُ الخلاء میں داخل ہوتے وقت بسم اللہ کہے (ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند قوی نہیں' البتہ شواہد کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۱۶)

٣٥٩ - (٢٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: «غُفْرَانَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

٣٥٩: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیتُ الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو "غُفرانک" (میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں) کے کلمات کہتے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

٣٦٠ - (٢٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رَكْوَةٍ، فَاسْتَنْجَى، ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ، فَتَوَضَّأَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

٣٦٠: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ الخلاء گئے تو میں آپؐ کے لئے پیتل یا چمڑے کے برتن میں پانی لایا۔ آپؐ نے اس کے ساتھ طہارت کی۔ بعدازاں مٹی کے ساتھ اپنا ہاتھ صاف کیا۔ بعدازاں میں آپؐ کے ہاں دوسرا برتن لایا۔ آپؐ نے (اس سے) وضو کیا (ابوداؤد) دارمی اور نسائی نے اس کا معنیٰ ذکر کیا ہے۔

٣٦١ - (٢٨) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا بَالَ تَوَضَّأَ، وَنَضَحَ فَرْجَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٣٦١: حکم بن سُفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیشاب کرتے تو (فارغ ہونے کے بعد) وضو کرتے اور اپنی شرم گاہ پر (کپڑوں کے اوپر سے) چھینٹے مارتے (ابوداؤد' نسائی)
وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے لیکن بوجہ شواہد کے صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد١ صفحہ١١٢)

٣٦٢ - (٢٩) وَعَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدَحٌ مِنْ عِيْدَانٍ تَحْتَ سَرِيْرِهِ يَبُوْلُ فِيْهِ بِاللَّيْلِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

٣٦٢: اُمَیمہ بنت رُقَیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چارپائی کے نیچے کھجور کی لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپؐ رات کو پیشاب کرتے تھے (ابوداؤد' نسائی)
وضاحت: بخاری' مسلم میں اس مضمون کی حدیث موجود ہے کہ مرضُ الموت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پیالہ منگوایا گیا تاکہ آپؐ اس میں پیشاب کریں۔ معلوم ہوا کہ ضرورت کے پیش نظر ایسا کرنا درست ہے۔
(واللہ اعلم)

٣٦٣ - (٣٠) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا أَبُوْلُ قَائِماً، فَقَالَ: «يَا عُمَرُ! لَا تَبُلْ قَائِماً»، فَمَا بُلْتُ قَائِماً بَعْدُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

قَالَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ مُحْيِىُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللهُ: قَدْ صَحَّ:

۳۶۳: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کھڑے ہو کر پیشاب کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے فرمایا' اے عمر! کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو (عمرؓ نے بیان کیا) میں نے پھر کبھی کھڑے ہو کر پیشاب نہ کیا (ترمذی' ابن ماجہ)
شیخ امام محی السنۃ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (حذیفہؓ سے) یہ روایت صحیح ثابت ہے۔

٣٦٤ - (٣١) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ، فَبَالَ قَائِماً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. قِيلَ: كَانَ ذٰلِكَ لِعُذْرٍ.

۳۶۴: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے صحیح (سند کے ساتھ) ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قوم کے کوڑا خانہ کے پاس گئے (وہاں) آپؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا (بخاری' مسلم) بیان کیا جاتا ہے کہ آپؐ نے عذر کی وجہ سے ایسا کیا۔ شیخ امام محی السنۃ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔
وضاحت: اگر کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی صورت میں کپڑوں اور جسم پر چھینٹے پڑنے کا اندیشہ نہ ہو تو کچھ حرج نہیں' ایسا کرنا بلا کراہت جائز ہے اور جن احادیث میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کی ممانعت ہے وہ سب ضعیف ہیں البتہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ بیٹھ کر ہی پیشاب کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٣٦٥ - (٣٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُوْلُ قَائِماً فَلَا تُصَدِّقُوْهُ؛ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِداً. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۳۶۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جو شخص تمہیں بتائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پیشاب کرتے تو اس کی بات نہ مانو' آپؐ تو بیٹھ کر ہی پیشاب کرتے تھے (احمد' ترمذی' نسائی)
وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ قاضی راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۴' تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۲۳۲' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۱۷)

٣٦٦ - (٣٣) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّ جِبْرِيْلَ اَتَاهُ فِي اَوَّلِ مَا اُوْحِيَ اِلَيْهِ، فَعَلَّمَهُ الْوُضُوْءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوْءِ، اَخَذَ غُرْفَةً مِنَ الْمَاءِ، فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۳۶۶: زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ جرائیل

علیہ السلام شروع وحی (کے دور) میں آپ کے ہاں آئے' انہوں نے آپ کو وضو (کرنے) اور نماز (ادا کرنے) کا طریقہ بتایا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو آپ نے پانی کا ایک چلو لیا اور اس کے ساتھ اپنی شرمگاہ پر (کپڑے کے اوپر سے) چھینٹا مارا (احمد' دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی متکلم فیہ ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴' مرعاۃ جلد ۱ صفحہ ۴۴۳)

٣٦٧ - (٣٤) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «جَاءَنِي جِبْرِيلُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ. وَسَمِعْتُ مُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يَقُولُ: اَلْحَسَنُ بْنُ عَلِي الْهَاشِمِيُّ الرَّاوِي مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

۳۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس جرائیل علیہ السلام آئے اور کہا' اے محمد! جب آپ وضو کریں تو (شرم گاہ پر کپڑے پر) چھینٹے ماریں (ترمذی)

امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور میں نے محمد یعنی امام بخاریؒ سے سنا' وہ کہتے تھے کہ حسن بن علی ہاشمی راوی منکرالحدیث ہے۔

٣٦٨ - (٣٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا يَا عُمَرُ؟». قَالَ: مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ. قَالَ: «مَا أُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ أَتَوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۳۶۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے پانی کا آب خورہ لیے کھڑے تھے۔ آپ نے دریافت کیا' اے عمر! یہ کیا ہے؟ عمرؓ نے جواب دیا' آپ کے وضو کرنے کے لیے پانی ہے۔ آپ نے فرمایا' مجھے یہ حکم نہیں ملا ہے کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں' اگر میں ایسا کروں تو یہ کام سُنّت ہو جائے گا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن یحییٰ التوم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد صفحہ مشکوۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۱۸)

٣٦٩ - (٣٦) **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ، وَأَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ! إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ، فَمَا طُهُورُكُمْ؟» قَالُوا: نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، وَنَغْتَسِلُ

مِنَ الْجَنَابَةِ، وَنَسْتَنْجِي بِالْمَآءِ. قَالَ: «فَهُوَ ذَاكَ، فَعَلَيْكُمُوْهُ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۳۶۹: ابوایوبؓ' جابر اور انسؓ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "اس میں کچھ لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزہ رہنے والوں کو اچھا جانتا ہے۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے انصار! اللہ نے (بوجہ) پاکیزہ رہنے کے تمہاری تعریف کی ہے۔ تمہاری پاکیزگی کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم نماز کی ادائیگی کے لیے وضو کرتے ہیں' جنابت سے غسل کرتے ہیں اور پانی کے ساتھ طہارت کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' بس یہی بات ہے ان کو لازم کر لو (ابن ماجہ)۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ شواہد کی بنا پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۱۸)

۳۷۰ - (۳۷) **وَعَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ بَعْضُ الْمُشْرِكِيْنَ، وَهُوَ يَسْتَهْزِئُ: إِنِّيْ لَأَرٰى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى الْخِرَاءَةَ . قُلْتُ: أَجَلْ! أَمَرَنَا أَنْ لَّا نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِأَيْمَانِنَا، وَلَا نَكْتَفِيَ بِدُوْنِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيْهَا رَجِيْعٌ وَّلَا عَظْمٌ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَأَحْمَدُ وَاللَّفْظُ لَهُ.

۳۷۰: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ بعض مشرکوں نے (بطور) استہزا کے کہا کہ میں تمہارے پیغمبر کو جانتا ہوں کہ وہ تمہیں ہر چیز کی تعلیم دیتا ہے یہاں تک کہ قضائے حاجت (کے آداب) بھی بتاتا ہے۔ میں نے جواب دیا' بالکل درست ہے۔ آپؐ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم قبلہ کی جانب منہ نہ کریں اور نہ ہی دائیں ہاتھ کے ساتھ طہارت کریں اور تین ڈھیلوں سے کم پر اکتفا نہ کریں نیز ڈھیلوں میں گوبر اور ہڈی نہ ہو (مسلم' احمد) اور اس حدیث کے الفاظ مسند احمد کے ہیں۔

۳۷۱ - (۳۸) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَسَنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهِ الدَّرَقَةُ فَوَضَعَهَا، ثُمَّ جَلَسَ فَبَالَ إِلَيْهَا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اُنْظُرُوْا إِلَيْهِ يَبُوْلُ كَمَا تَبُوْلُ الْمَرْأَةُ. فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: «وَيْحَكَ! أَمَا عَلِمْتَ مَا أَصَابَ صَاحِبَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ؟! كَانُوْا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَرَضُوْهُ بِالْمَقَارِيْضِ، فَنَهَاهُمْ، فَعُذِّبَ فِيْ قَبْرِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۳۷۱: عبدالرحمٰن بن حَسَنَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ کے ہاتھ میں چمڑے کی ڈھال تھی' آپؐ نے اس کو رکھا اور اس کی جانب بیٹھ کر پیشاب کیا۔ کسی شخص نے کہا' اس شخص کو دیکھو! یہ اس طرح پیشاب کرتا ہے جس طرح عورت پیشاب کرتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کو سنا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر افسوس ہے! کیا تجھے معلوم نہیں کہ بنو اسرائیل کے (لوگوں کے) ایک شخص کو (عذاب) لاحق ہوا۔ جب بنو اسرائیل کے کپڑوں کو پیشاب کے قطرے

لگ جاتے تو وہ اس کو قینچی کے ساتھ کاٹ دیتے۔ اس شخص نے ان کو (کاٹنے سے) منع کیا تو اس وجہ سے وہ قبر کے عذاب میں گرفتار ہوا (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: بنو اسرائیل کو حکم تھا کہ کپڑے پر جس جگہ پیشاب کے قطرے گر جائیں وہاں سے کپڑے کو کاٹ دیں لیکن اُمتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسلام کے لوگوں پر اللہ پاک کا خصوصی کرم و فضل ہے۔ انہیں صرف یہ حکم ہے کہ وہ کپڑے کو پانی کے ساتھ پاک کریں (واللہ اعلم)

۳۷۲ - (۳۹) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْهُ عَنْ أَبِيْ مُوسَى.

۳۷۲: نیز امام نسائیؒ نے اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن حَسَنَہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۳۷۳ - (٤٠) وَعَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، ثُمَّ جَلَسَ يَبُوْلُ إِلَيْهَا. فَقُلْتُ: يَآ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا؟ قَالَ: بَلْ إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ فِي الْفَضَآءِ. فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ، فَلاَ بَأْسَ. رواه ابو داود.

۳۷۳: مروان اصفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو دیکھا انہوں نے اپنی سواری کو قبلہ رخ بٹھایا۔ بعدازاں بیٹھ کر اس کی جانب پیشاب کیا۔ میں نے اعتراض کیا کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا اس سے روکا نہیں گیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا۔ بالکل (درست ہے) آپؐ نے اس سے کھلے میدان میں منع کیا ہے لیکن جب آپ اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز پردہ بن رہی ہے تو پھر کچھ حرج نہیں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: عبداللہ بن عمر کا اپنا فہم ہے لہذا حجت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۳۷٤ - (٤١) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذٰى وَعَافَانِيْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۳۷۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیتُ الخلاء سے (فارغ ہو کر) باہر آتے تو یہ دعائیہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "سب حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے عافیت عطا کی" (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم مکی راوی ضعیفُ الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۲۶۹' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۴۸' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۷' مشکوٰۃ البانی جلد۱ صفحہ ۱۲۰)

۳۷۵ - (٤٢) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ الْجِنِّ عَلَى

النَّبِيِّ ﷺ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنْهَ اُمَّتَكَ اَنْ يَّسْتَنْجُوْا بِعَظْمٍ اَوْ رَوْثَةٍ اَوْ حُمَمَةٍ ؛ فَاِنَّ اللهَ جَعَلَ لَنَا فِيْهَا رِزْقاً. فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۳۷۵: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب جنّوں کا وفد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ اپنی اُمّت کو اس سے منع فرمائیں کہ وہ ہڈی یا گوبر یا کوئلے کے ساتھ طہارت کریں اس لیے کہ اللہ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان چیزوں سے منع کر دیا (ابوداؤد)

(۳) بَابُ السِّوَاكِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۷۶ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَآءِ، وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۳۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے یہ (خوف) نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت کو مشقّت میں ڈال دوں گا تو میں ان کو حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز تاخیر سے ادا کریں اور ہر نماز کے وقت مسواک کریں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مسواک کرنے سے منہ کی بدبو زائل ہوتی ہے دانت صاف ہو جاتے ہیں' اس سے معدہ کو بھی تقویت حاصل ہوتی ہے۔ بہترین مسواک پیلو کے درخت کی ہے۔ چونکہ نماز ادا کرنے والا نماز میں اللہ سے سرگوشی کرتا ہے اس لیے اس کا منہ جس قدر صاف اور پاکیزہ ہو گا اسی قدر اللہ کا قرب زیادہ ہو گا (واللہ اعلم)

۳۷۷ - (۲) وَعَنْ شُرَیْحِ بْنِ هَانِئٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَاَلْتُ عَائِشَةَ: بِاَیِّ شَیْءٍ كَانَ یَبْدَاُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ بَیْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسِّوَاكِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۷۷: شُریح بن ہانی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لاتے تو پہلا کام کیا کرتے تھے؟ آپؓ نے فرمایا' مسواک کرتے تھے (مسلم)

۳۷۸ - (۳) وَعَنْ حُذَیْفَةَ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ مِنَ اللَّیْلِ یَشُوْصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۷۸: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب تہجّد (کی نماز) کے لئے کھڑے ہوتے تو اپنے دانتوں کو مسواک کے ساتھ صاف کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۳۷۹ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ ، وَنَتْفُ الْإِبِطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ» - يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ - قَالَ الرَّاوِيُّ: وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: «اَلْخِتَانُ» بَدَلَ: «إِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ». لَمْ أَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ» وَلَا فِيْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ «مَعَالِمِ السُّنَنِ»:

۳۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دس کام فطرت سے ہیں۔ لب (کے بالوں) کو تراشنا' داڑھی کو چھوڑنا' مسواک کرنا' ناک میں پانی داخل کرنا' ناخنوں کو تراشنا' (جسم میں میل کچیل کے جمع ہونے کی) جگہوں کو دھونا' بغل کے بالوں کو اکھیڑنا' زیرناف بالوں کو مونڈنا اور پانی کے ساتھ طہارت کرنا (اس حدیث کے راوی کہتے ہیں کہ) میں دسویں کام کو بھول رہا ہوں شائد وہ منہ میں پانی ڈالنا ہے (مسلم)

ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کی جگہ پر ختنہ کرنے کا ذکر ہے (امام بغویؒ فرماتے ہیں) میں نے اس روایت کو بخاری اور مسلم میں اور نہ ہی "حُمیدی" کی کتاب میں پایا ہے البتہ "جامعُ الاصول" کے مؤلف نے اس روایت کو بیان کیا ہے۔ اسی طرح امام خطابیؒ نے "مَعالمُ السنن" میں بیان کیا ہے۔

۳۸۰ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ دَاوٗدَ، بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۳۸۰: یہ روایت ابوداؤد میں بروایت عمّار بن یاسر رضی اللہ عنہ بھی منقول ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۳۸۱ - (٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «السِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ، مَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَرَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ «صَحِيْحِهٖ» بِلَا إِسْنَادٍ.

دوسری فصل

۳۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسواک منہ کی پاکیزگی اور اللہ کی رضا کا سبب ہے (شافعی' احمد' دارمی' نسائی) اور امام بخاریؒ نے اس حدیث کو صحیح بخاری

میں بلاسند ("تعلیقا") ذکر کیا ہے۔

۳۸۲ - (۷) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِیْنَ: اَلْحَیَاءُ - وَیُرْوٰی اَلْخِتَانُ - ، وَالتَّعَطُّرُ، وَالسِّوَاکُ، وَالنِّکَاحُ» . رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ.

۳۸۲: ابو ایوب (انصاری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چار چیزیں انبیاء علیہم السلام کے طریقہ سے ہیں۔ حیا کرنا اور ایک روایت میں (حیا کی جگہ) ختنے کا ذکر ہے' خوشبو لگانا' مسواک کرنا اور نکاح کرنا (ترمذی)

۳۸۳ - (۸) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا، قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَّیْلٍ وَّلَا نَہَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ، اِلَّا یَتَسَوَّکُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّأَ. رَوَاہُ اَحْمَدُ. وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات یا دن کو جب بھی سوتے تو بیدار ہو کر وضو سے پہلے مسواک کرتے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: جس حدیث میں دن کا لفظ ہے وہ حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۲)

۳۸۴ - (۹) وَعَنْهَا، قَالَتْ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَسْتَاکُ، فَیُعْطِیْنِی السِّوَاکَ لِاَغْسِلَہٗ، فَاَبْدَاُ بِہٖ فَاَسْتَاکُ، ثُمَّ اَغْسِلُہٗ وَاَدْفَعُہٗ اِلَیْہِ. رَوَاہُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے' پھر آپ مجھے مسواک پکڑاتے تاکہ میں اس کو صاف کر دوں چنانچہ میں پہلے مسواک کرتی بعد ازاں اس کو صاف کرتی اور آپ کی خدمت میں واپس لوٹا دیتی (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۳۸۵ - (۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: «اَرَانِیْ فِی الْمَنَامِ اَتَسَوَّکُ بِسِوَاکٍ، فَجَاءَنِیْ رَجُلَانِ اَحَدُہُمَا اَکْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَنَاوَلْتُ السِّوَاکَ الْاَصْغَرَ مِنْہُمَا، فَقِیْلَ لِیْ: کَبِّرْ، فَدَفَعْتُہٗ اِلَی الْاَکْبَرِ مِنْہُمَا» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

تیسری فصل

۳۸۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے خواب میں دیکھا کہ میں مسواک کر رہا ہوں۔ میرے پاس دو آدمی آئے' ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا۔

میں نے ان دونوں میں سے کم عمر والے کو مسواک دی تو مجھے کہا گیا کہ مسواک بڑی عمر والے کو دو! چنانچہ میں نے ان دونوں میں سے بڑی عمر والے کو مسواک پکڑائی (بخاری، مسلم)

٣٨٦ - (١١) وَعَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَا جَاءَنِىْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَطُّ اِلَّا اَمَرَنِىْ بِالسِّوَاكِ، لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ اُحْفِىَ مُقَدَّمَ فِىَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۳۸۶: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری پاس جب بھی جبرئیل علیہ السلام آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا۔ مجھے ڈر لاحق ہوا کہ میں اپنے منہ کے اگلے حصے کو اکھیڑ پھینکوں گا (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن یزید الہانی راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر ۲۵۵، الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۱۳۲، میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۱، تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶، مرعات جلد ۱ صفحہ ۳۴۸)

٣٨٧ - (١٢) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَقَدْ اَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِى السِّوَاكِ». رَوَاهُ الْبُخَارِىُّ.

۳۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نے مسواک کے بارے میں تمہیں مبالغہ کی حد تک حکم دیا ہے (بخاری)

٣٨٨ - (١٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَنُّ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ، اَحَدُهُمَا اَكْبَرُ مِنَ الْاٰخَرِ، فَاُوْحِىَ اِلَيْهِ فِىْ فَضْلِ السِّوَاكِ اَنْ كَبِّرْ، اَعْطِ السِّوَاكَ اَكْبَرَهُمَا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۳۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک کر رہے تھے اور آپؐ کے قریب دو شخص تھے۔ ایک شخص دوسرے سے (عمر میں) بڑا تھا۔ آپؐ کی جانب مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی کی گئی اور آپؐ کو حکم دیا گیا کہ ان دونوں میں سے عمر میں بڑے شخص کو مسواک دیں۔ (ابوداؤد)

وضاحت: اگر لوگ ترتیب سے بیٹھے ہوئے ہوں تو دائیں طرف والے انسان کو مقدّم رکھا جائے اور اگر ترتیب مفقود ہو تو جو شخص عمر میں بڑا ہو اس کو مقدّم رکھا جائے (واللہ اعلم)

٣٨٩ - (١٤) وَعَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِىْ يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِىْ لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً». رَوَاهُ الْبَيْهَقِىُّ فِىْ «شُعَبِ الْاِيْمَانِ».

۳۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسواک کرنے کے بعد ادا کی گئی نماز کو اس نماز پر جس کے لئے مسواک نہیں کی گئی ستّر درجہ فضیلت حاصل ہو گی۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: امام ابنِ خزیمہؒ نے اس حدیث کو "صحیح ابنِ خزیمہ" میں ذکر کیا ہے اور واضح کیا ہے کہ اس حدیث کے بارے میں دل مطمئن نہیں ہے۔ خدشہ ہے کہ محمد بن اسحاق راوی نے ابنِ شہاب زہریؒ سے نہیں سنا۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۲۴)

۳۹۰ - (۱۵) وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلٰى أُمَّتِيْ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ». قَالَ: فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلٰى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ، لَا يَقُوْمُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ، ثُمَّ رَدَّهُ إِلٰى مَوْضِعِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَلَأَخَّرْتُ صَلَاةَ الْعِشَاءِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ وَاللهُ أَعْلَمُ

۳۹۰: ابو سلمہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ میں اپنی اُمّت کو مشقت میں ڈال دوں گا تو میں انہیں ہر نماز کے لئے مسواک کا حکم دیتا اور میں عشاء کی نماز کو رات کے تہائی حصے تک مؤخر کر دیتا۔ راوی (ابو سلمہؒ) بیان کرتے ہیں کہ زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ مسجد میں تمام نمازیں ادا کرتے تھے اور ان کی مسواک اپنے کان پر ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے۔ وہ جب بھی نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر مسواک کو اس کے اپنے مقام پر رکھ دیتے تھے (ترمذی' ابوداؤد) البتہ امام ابوداؤد نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) اس جملہ کہ "میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک مؤخر کر دیتا" کو بیان نہیں کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا ہے۔

(٤) بَابُ سُنَنِ الْوُضُوْءِ

وضو کے مسنون افعال

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۳۹۱ - (۱) **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَهٗ فِی الْاِنَاۤءِ حَتّٰی یَغْسِلَهَا، فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ» مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۳۹۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ برتن میں اس وقت تک ہاتھ نہ ڈالے جب تک ہاتھ کو تین بار دھو نہ لے۔ اس لئے کہ اس کو علم نہیں ہے کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گزاری ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: نیند سے بیدار ہونے کے بعد ہاتھوں کو دھونا مستحب ہے وگرنہ ہاتھ ڈالنے سے پانی ناپاک نہیں ہو گا۔ بہرحال احتیاط کی راہ اختیار کی جائے (واللہ اعلم)

۳۹۲ - (۲) **وَعَنْهُ** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ مَّنَامِهٖ فَلْیَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا ، فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَبِیْتُ عَلٰی خَیْشُوْمِهٖ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۳۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نیند سے بیدار ہو (اور وضو کرے) تو اسے چاہئے کہ وہ تین بار ناک صاف کرے اس لئے کہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے (بخاری' مسلم)

۳۹۳ - (۳) وَقِیْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدِ بن عَاصِم ، کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَوَضَّأُ؟ فَدَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی یَدَیْهِ فَغَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، ثم غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ یَدَیْهِ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ اِلَی الْمِرْفَقَیْنِ، ثُمَّ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِیَدَیْهِ، فَاَقْبَلَ بِهِمَا وَاَدْبَرَ، بَدَاَ بِمُقَدَّمِ رَاْسِهٖ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا اِلٰی قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰی رَجَعَ اِلَی الْمَکَانِ الَّذِیْ بَدَاَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَیْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِیُّ. وَلِاَبِیْ دَاوٗدَ نَحْوُهٗ ذَکَرَهٗ صَاحِبُ

«الْجَامِع».

۳۹۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو فرماتے تھے؟ انہوں نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ اپنے دونوں ہاتھوں پر (پانی) ڈالا اور دونوں ہاتھوں کو دو دو بار دھویا۔ اس کے بعد تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی داخل کیا۔ اس کے بعد اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ اس کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ سر کا مسح کیا' دونوں ہاتھوں کو آگے سے لے گئے اور پیچھے سے واپس لے آئے' اپنے سر کے اگلے حصے سے مسح کا آغاز کیا پھر دونوں کو گدی کی جانب لے گئے پھر ان کو واپس کیا یہاں تک کہ ہاتھ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے آغاز کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا (مالک' نسائی) اور ابوداؤد میں بھی اسی طرح روایت ہے۔ نیز جامعُ الاصول کے مؤلف نے بھی اس کو ذکر کیا ہے۔

۳۹۴ - (٤) وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ: قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ: تَوَضَّأْ لَنَا وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ، فَأَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ. فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا، فَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَاسْتَخْرَجَهَا. فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ، فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا كَانَ وُضُوْءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِيْ بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا بِثَلَاثِ غُرُفَاتٍ مِنْ مَّاءٍ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ أُخْرٰى: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: فَمَسَحَ رَأْسَهُ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ مَرَّةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ.

وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِّنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ.

۳۹۴: بخاری و مسلم میں ہے کہ عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسا وضو کر کے دکھلائیں۔ چنانچہ انہوں نے برتن منگوایا اور اس سے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالا اور ان کو تین بار دھویا پھر اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا۔ منہ میں اور ناک میں ایک ہی چلو سے پانی ڈالا۔ آپؐ نے (ہر اعضاء) تین بار دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا تو

اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دوبارہ دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) نکالا اور اپنے چہرے کو تین بار دھویا۔ پھر اپنے ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور اس میں سے (پانی کو) کو نکالا اور اپنے سر کا مسح کیا۔ اپنے دونوں ہاتھوں کو آگے کی طرف سے لے گئے اور پیچھے کی طرف سے واپس لائے۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا۔ پھر بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو اس کیفیت کے ساتھ تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے سر کے اگلے حصّے سے آغاز کیا پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنی گدی تک لے گئے پھر ان کو لوٹایا یہاں تک کہ وہ اس جگہ پر واپس آگئے جہاں سے شروع کیا تھا۔ پھر اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے تین چلوؤں سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک صاف کی۔

اور ایک دوسری روایت میں کہ آپؐ نے ایک چلو سے منہ اور ناک میں پانی ڈالا' آپ نے تین تین بار یہ کام کیا۔ ایک بار آگے سے لے گئے اور پیچھے سے لے کر آئے پھر اپنے دونوں پاؤں کو دونوں ٹخنوں تک دھویا۔

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ پھر آپ نے اپنے سر کا مسح کیا اور بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے ایک چلو سے تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

۳۹۵ ـ (۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، لَمْ يَزِدْ عَلٰى هٰذَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۵: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) ایک ایک بار دھویا اس پر اضافہ نہیں کیا (بخاری)

۳۹۶ ـ (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۳۹۶: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو میں (ہر ہر عضو کو) دو دو بار دھویا (بخاری)

۳۹۷ ـ (۷) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ ، فَقَالَ: اَلَا اُرِيْكُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ نے "مَقَاعِد" (نامی جگہ) میں وضو کیا اور اعلان فرمایا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا طریقہ نہ بتاؤں؟ اس طرح انہوں نے وضو میں تین تین بار اعضاء کو دھویا (مسلم)

وضاحت: وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھونا ضروری ہے اور دو' دو یا تین' تین بار دھونا مستحب ہے اور بعض اعضاء کو ایک بار دھونا اور بعض کو تین بار دھونا بھی جائز ہے۔ البتہ احادیث میں سر کے مسح میں تکرار کا ذکر نہیں ہے' اس لیے کہ سر کا مسح ایک بار ہے (واللہ اعلم)

۳۹۸ ۔(۸) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَجَعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ، حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِمَاءٍ بِالطَّرِيْقِ تَعَجَّلَ قَوْمٌ عِنْدَ الْعَصْرِ، فَتَوَضَّأُوْا وَهُمْ عُجَّالٌ، فَانْتَهَيْنَا إِلَيْهِمْ وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوْحُ لَمْ يَمَسَّهَا الْمَاءُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوْءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ آئے۔ ہم راستے میں ایک تالاب کے قریب سے گزرے تو کچھ ساتھیوں نے عصر (کی نماز) کے وقت جلدی سے وضو کیا۔ ہم وہاں پہنچے' ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں' ان تک پانی نہیں پہنچا تھا (یہ حالت دیکھ کر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایڑیوں کے لئے دوزخ ہے' وضو مکمل کرو (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وضو میں دونوں پاؤں کا دھونا ضروری ہے۔ تمام صحابہ کرامؓ کا یہی مسلک تھا۔ وضو میں جن اعضاء کو دھونے کا ذکر ہے ان میں تحدید ہے یہی وجہ ہے کہ پاؤں کو دھویا جاتا ہے اور سر کا مسح کیا جاتا ہے' اس میں تحدید کا ذکر نہیں ہے۔ اگر پاؤں کا بھی مسح ہوتا تو اس میں تحدید کا ذکر نہ ہوتا۔ (واللہ اعلم)

۳۹۹ ۔(۹) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ وَعَلَى الْخُفَّيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۳۹۹: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا۔ آپؐ نے اپنی پیشانی' پگڑی اور موزوں پر مسح کیا (مسلم)

وضاحت: سر کا مسح احادیثِ صحیحہ سے تین طرح جائز ہے ا۔ صرف سر پر مسح کرنا ۲۔ صرف پگڑی پر مسح کرنا ۳۔ سر اور پگڑی دونوں پر مسح کرنا (واللہ اعلم)

۴۰۰ ۔(۱۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَأْنِهِ كُلِّهِ: فِيْ طُهُوْرِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ استطاعت اپنے تمام کاموں کی ابتدا دائیں جانب سے کرتے تھے (مثلاً" وضو کرتے وقت' کنگھی کرتے وقت اور جوتا پہنتے وقت) (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۴۰۱ - (۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا لَبِسْتُمْ وَاِذَا تَوَضَّأْتُمْ، فَابْدَأُوْا بِاَيَامِنِكُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۴۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم لباس پہنو اور جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں جانب سے ابتدا کرو (احمد' ابوداؤد)

۴۰۲ - (۱۲) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۰۲: سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کا وضو نہیں ہے جو بسم اللہ نہیں کہتا (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: بسم اللہ کہنے کی روایات صحیح نہیں ہیں' اس لئے فرض کا حکم لگانا درست نہیں۔ سنّت کا قول اَرجح ہے۔ (واللہ اعلم)

۴۰۳ - (۱۳) وَرَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ.

۴۰۳: نیز احمد اور ابوداؤد نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۴۰۴ - (۱۴) وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ، وَزَادُوْا فِيْ اَوَّلِهٖ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّا وُضُوْءَ لَهٗ».

۴۰۴: نیز دارمی نے اس حدیث کو ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے' انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے اور حدیث کے شروع میں اضافہ کیا ہے کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔"

وضاحت: مشکوٰۃ المصابیح کے مؤلف کا "دارمی" کی اس حدیث کے بارے میں یہ ذکر کرنا کہ ابوسعید خُدریؓ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے' درست نہیں ہے۔ "دارمی" میں اس طرح ذکر نہیں ہے اور اسی طرح یہ بھی مذکور نہیں کہ "اس شخص کی نماز نہیں جس کا وضو نہیں ہے۔" یہ مؤلف کا سہو ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱' صفحہ ۱۲۷)

۴۰۵ - (۱۵) وَعَنْ لَقِيْطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَخْبِرْنِيْ

عَنِ الْوُضُوْءِ. قَالَ: «اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ ، وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَآئِماً» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَرَوَی ابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِیُّ اِلٰی قَوْلِهٖ: «بَيْنَ الْاَصَابِعِ».

۴۰۵: لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے وضو کے (طریقے کے) بارے میں بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا" مکمل وضو کریں اور انگلیوں کے درمیان خلال کریں اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ سے کام لیں البتہ روزے کی حالت میں مبالغہ نہ کریں۔"
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی) ابنِ ماجہ اور دارمی نے اس کے قول " انگلیوں کے درمیان خلال کریں" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: وضو میں انگلیوں کا خلال' منہ اور ناک میں پانی ڈالنا اور جھاڑنا فرض ہیں (واللہ اعلم)

۴۰۶ - (۱۶) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ بَيْنَ اَصَابِعِ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ. وَرَوَی ابْنُ مَاجَهْ نَحْوَهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۴۰۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کے درمیان خلال کرو (ترمذی) اور ابنِ ماجہ نے اس کی مثل روایت بیان کی ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

۴۰۷ - (۱۷) وَعَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ يَدْلُكُ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۰۷: مستورد بن شدّاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپؐ وضو فرماتے تو اپنے دونوں پاؤں کی انگلیوں کو اپنی چھنگلیا اُنگلی کے ساتھ ملتے تھے۔

(ترمذی' ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

۴۰۸ - (۱۸) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا تَوَضَّاَ اَخَذَ كَفًّا مِّنْ مَّآءٍ، فَاَدْخَلَهُ تَحْتَ حَنَكِهٖ، فَخَلَّلَ بِهٖ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: «هٰكَذَا اَمَرَنِیْ رَبِّیْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضو کرتے تو پانی کا ایک چلو لیتے اور اس کو اپنے حلق کے نیچے داخل کرتے' اس سے داڑھی کا خلال کرتے اور فرماتے' مجھے میرے رب نے اسی طرح کا حکم دیا ہے (ابوداؤد)

وضاحت ۱: داڑھی کا خلال چہرے کے دھونے کے علاوہ الگ نہیں ہے۔ وضو میں داڑھی کا خلال اور اس کا مسح مسنون ہے' فرض نہیں۔ ظاہر ہے کہ گھنی داڑھی والے شخص کے چہرے اور داڑھی کے لئے ایک چلو پانی ناکافی ہے۔ البتہ غسلِ جنابت میں داڑھی کا خلال فرض ہے (واللہ اعلم)

وضاحت ۲: اس حدیث کی سند میں ولید بن زروان راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۳۸' مرعات جلدا صفحہ ۴۷۴)

۴۰۹ - (۱۹) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهٗ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

۴۰۹: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال کیا کرتے تھے (ترمذی' دارمی)

۴۱۰ - (۲۰) **وَعَنْ** اَبِيْ حَيَّةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهٖ مَرَّةً، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طُهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ، ثُمَّ قَالَ: اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۱۰: ابو حیّہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھویا یہاں تک کہ ان دونوں کو اچھی طرح صاف کیا پھر تین بار منہ میں پانی ڈالا اور تین بار ناک میں پانی ڈالا اور تین بار اپنے چہرے کو دھویا اور تین بار اپنے ہاتھوں کو دھویا اور ایک بار اپنے سر کا مسح کیا پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک دھویا بعد ازاں کھڑے ہوئے اور وضو کے بچے ہوئے پانی کو کھڑے ہو کر پیا۔ پھر فرمایا' میں پسند کرتا ہوں کہ تمہیں بتاؤں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسے وضو کیا کرتے تھے (ترمذی' نسائی)

۴۱۱ - (۲۱) **وَعَنْ** عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: نَحْنُ جُلُوْسٌ نَنْظُرُ اِلٰى عَلِيٍّ حِيْنَ تَوَضَّأَ، فَاَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فَمَلَأَ فَمَهٗ، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى، فَعَلَ هٰذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى طُهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَهٰذَا طُهُوْرُهٗ، رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

۴۱۱: عبدِ خیرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنے دائیں ہاتھ کو (برتن میں) ڈالا اور (پانی لے کر) اپنے منہ اور ناک میں ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ (ناک کو) صاف کیا۔ آپؓ نے یہ کام تین مرتبہ کیا۔ بعد ازاں آپؓ نے فرمایا' جس

شخص کو یہ بات پسند ہے کہ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کی کیفیت) کو معلوم کرے (تو وہ جان لے کہ) یہ آپؐ کا وضو تھا (دارمی)

۴۱۲ - (۲۲) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدَةٍ ، فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلَاثًا. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۴۱۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے ایک ہتھیلی سے منہ اور ناک میں پانی ڈلا' آپؐ نے تین بار ایسا کیا (ابوداوٗد' ترمذی)

۴۱۳ - (۲۳) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، وَاُذُنَيْهِ: بَاطِنَهُمَا بِالسَّبَّاحَتَيْنِ ، وَظَاهِرَهُمَا بِإِبْهَامَيْهِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۴۱۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اور اپنے کانوں کے اندرونی حصّوں کو انگشتِ شہادت کے ساتھ اور باہری حصّے کا دونوں انگوٹھوں کے ساتھ مسح کیا (نسائی)

۴۱۴ - (۲۴) وَعَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ، قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَآ أَدْبَرَ ، وَصُدْغَيْهِ، وَاُذُنَيْهِ مَرَّةً وَّاحِدَةً.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، اَنَّهُ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِيْ جُحْرَيْ اُذُنَيْهِ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ الرِّوَايَةَ الْأُوْلٰى، وَاَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ الثَّانِيَةَ.

۴۱۴: رُبَیّع بنت مُعَوِّذ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ وہ کہتی ہیں کہ آپؐ نے اپنے سر کے اگلے اور پچھلے حصّے اور کن پٹیوں اور کانوں کا ایک بار ہی مسح کیا اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے وضو کیا اور اپنی دونوں انگلیوں کو اپنے کانوں کے سوراخ میں داخل کیا (ابوداوٗد) اور ترمذی نے پہلی اور احمد اور ابنِ ماجہ نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

۴۱۵ - (۲۵) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ، وَاَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَآءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ مَعَ زَوَائِدَ.

۴۱۵: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نے اپنے سر کا مسح ہاتھوں کی تری کے بجائے نئے پانی سے کیا (ترمذی) اور مسلم نے اس حدیث کو زوائد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

٤١٦ - (٢٦) وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ذَكَرَ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ يَمْسَحُ الْمَاقَيْنِ ، وَقَالَ: اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَذَكَرَا: قَالَ حَمَّادٌ: لَا أَدْرِيْ: «اَلْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ» مِنْ قَوْلِ أَبِيْ أُمَامَةَ أَمْ مِنْ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ.

۴۱۶: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو (کے طریقے) کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؐ دونوں آنکھوں کے ناک سے ملنے والے حصّے کا مسح فرماتے نیز آپؐ نے فرمایا' دونوں کان سر کے حکم میں ہیں' (ابن ماجہ' ابوداؤد' ترمذی) مؤخر الذکر دونوں نے بیان کیا ہے کہ حمادؒ کا قول ہے " "مجھے معلوم نہیں کہ دونوں کان سر کے حکم میں ہیں" والی بات ابو امامہؓ کا قول ہے یا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

وضاحت: کانوں کے مسح کے لئے الگ پانی لینا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں (الاحادیثُ الصّحیحہ جلد ۱ صفحہ ۵۷' زادُ المعاد جلد ۱ صفحہ ۴۹)

٤١٧ - (٢٧) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَسْأَلُهُ عَنِ الْوُضُوْءِ، فَأَرَاهُ ثَلَاثاً ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ: «هٰكَذَا الْوُضُوْءُ، فَمَنْ زَادَ عَلٰى هٰذَا فَقَدْ أَسَاءَ وَتَعَدّٰى وَظَلَمَ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَرَوَى أَبُوْ دَاوُدَ مَعْنَاهُ.

۴۱۷: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک اَعرابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ وہ آپؐ سے وضو (کی کیفیّت) کے بارے میں دریافت کر رہا تھا۔ آپؐ نے اس کو تین تین بار اعضاء دھو کر دکھائے۔ پھر آپؐ نے فرمایا' وضو اس طرح ہے۔ پس جس شخص نے اس پر زیادتی کی اس نے غلط کیا اور (حدّ سے) تجاوز کیا اور (اپنے آپ پر) ظلم کیا (نسائی' ابنِ ماجہ) امام ابوداؤدؒ نے اس حدیث کا مفہوم بیان کیا ہے۔

وضاحت: ابوداؤد کی روایت میں تین بار سے کم دھونے پر بھی یہی سرزنش ہے لیکن یہ زیادتی شاذ بلکہ منکر ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱)

٤١٨ - (٢٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِيْنِ الْجَنَّةِ. قَالَ: أَيْ بُنَيَّ سَلِ اللّٰهَ الْجَنَّةَ، وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّهُ سَيَكُوْنُ فِيْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُوْنَ فِي الطُّهُوْرِ وَالدُّعَاءِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۱۸: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے سنا "اے اللہ! میں تجھ سے جنّت کی دائیں جانب سفید محل کا سوال کرتا ہوں۔" انہوں نے کہا' اے میرے بیٹے! اللہ سے جنّت کا سوال کر اور دوزخ سے پناہ طلب کر۔ اس لئے کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرما رہے تھے کہ بلاشبہ اس اُمّت میں ایسے لوگ (رونما) ہوں گے جو طہارت اور دعا میں غلو (اختیار) کریں گے
(احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

٤١٩ - (٢٩) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: «إِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَاناً يُقَالُ لَهُ: الْوَلْهَانُ، فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ، لِأَنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَداً أَسْنَدَهُ غَيْرُ خَارِجَةَ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِنَا.

۴۱۹: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وضو میں وسوسہ ڈالنے والے شیطان کو "وَلَہَان" کہا جاتا ہے پس تمہیں پانی کے وسوسہ سے بچنا چاہئے (ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند محدّثین کے ہاں قوی نہیں ہے' اس لئے کہ ہماری دانست کی حد میں اس حدیث کو خارجہ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا اور خارجہ (راوی) محدّثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

٤٢٠ - (٣٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۲۰: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو سے فراغت کے بعد دیکھا کہ آپؐ نے اپنے کپڑے کے کنارے کے ساتھ اپنے چہرۂ مبارک کو صاف کیا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' رشید بن سعد اور عبدالرحمان بن زیاد بن انعم افریقی راوی ضعیف ہیں (الضعفاء الصغیر ۲۲' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۲۳۹' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۰)

٤٢١ - (٣١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا أَعْضَاءَهُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ بِالْقَائِمِ، وَأَبُوْ مُعَاذٍ الرَّاوِيْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۴۲۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک

تولیہ تھا جس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے اعضاء کو خشک کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث درست نہیں نیز ابو معاذ (راوی) محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

وضاحت: وضو کے بعد تولیہ کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک کرنے کی یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں، ان سے استدلال درست نہیں البتہ ایک حدیث جس کا ذکر علامہ عینیؒ نے امام نسائیؒ سے کیا ہے، انہوں نے اس کو اپنی کتاب "الکنیٰ" میں ذکر کیا ہے وہ صحیح ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تولیہ تھا جس کے ساتھ آپؐ وضو کے بعد اپنے چہرے کو صاف کیا کرتے تھے۔

البتہ بخاری شریف میں حدیث ہے کہ میمونہ رضی اللہ عنہا نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رومال دیا، آپؐ نے نہ لیا۔ آپؐ اپنے ہاتھوں کو صاف کر رہے تھے۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رومال کے ساتھ وضو کے اعضاء کو خشک نہ کیا جائے۔ حافظ ابنِ حجرؒ نے فتح الباری میں اس حدیث کے متعدد جواب دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپؐ نے اس لئے رومال نہ لیا کہ آپؐ کو جلدی تھی وگرنہ وضو کے بعد اعضاء کے خشک کرنے کو آپؐ مکروہ نہیں جانتے تھے، اس کے علاوہ بھی احتمالات ہوسکتے ہیں بہرحال وضو کے بعد رومال استعمال کرنا یا نہ کرنا دونوں مباح ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۱ صفحہ ۲ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٢٢ - (٣٢) عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ جَعْفَرٍ - هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ - حَدَّثَكَ جَابِرٌ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَمَرَّتَيْنِ وَمَرَّتَيْنِ، وَثَلَاثًا وَثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

تیسری فصل

۴۲۲: ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر محمد باقر سے دریافت کیا کہ (کیا) آپ سے جابر رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار، دو دو بار اور تین تین بار وضو کیا۔ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (ترمذی، ابنِ ماجہ)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں ثابت بن ابی صفیہ راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

وضاحت ۲: محمد باقر شیعوں کے امامیہ اثنا عشریہ فرقے کے پانچویں امام تھے۔ ان کا شجرۂ نسب اس طرح سے ہے۔ محمد باقرؒ بن علی (زین العابدینؒ) بن حسین رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب۔ محمد باقرؒ کے صاحبزادے کا نام جعفرؒ اور لقب صادق تھا۔ یہ امامیہ اثنا عشریہ فرقے کے چھٹے امام تھے اور ان کے نام کی مناسبت سے ہی اہلِ تشیع نے اپنی فقہ کا نام "فقہ جعفریہ" رکھا ہے۔ (واللہ اعلم)

٤٢٣ ـ (٣٣) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ: «هُوَ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ»

۴۲۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعضاء کو) دو، دو بار دھویا اور فرمایا ''یہ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ'' ہے۔

وضاحت: صحیح بخاری میں وارد ہے کہ آپؐ نے دو دو مرتبہ اعضاء کو دھویا۔ حدیث کا یہ جملہ کہ آپؐ نے فرمایا! ''یہ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ہے'' کا کوئی اصل نہیں۔ شاید سلف صالحین میں سے کسی کا قول ہو۔
(الترغیب والترہیب جلد ا صفحہ ۹۹، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۳۲)

٤٢٤ ـ (٣٤) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: «هٰذَا وُضُوْئِيْ وَوُضُوْءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِيْ، وَوُضُوْءُ إِبْرَاهِيْمَ». رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ، وَالنَّوَوِيُّ ضَعَّفَ الثَّانِيَ فِيْ: «شَرْحِ مُسْلِمٍ».

۴۲۴: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین تین بار اعضاء کو دھویا اور فرمایا کہ یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء علیہم السلام اور ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے۔ رزینؒ نے ان دونوں احادیث کو ذکر کیا اور امام نوویؒ نے شرح مسلم میں دوسری حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

٤٢٥ ـ (٣٥) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكَانَ أَحَدُنَا يَكْفِيْهِ الْوُضُوْءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ.

۴۲۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر (فرض) نماز کے لئے وضو کرتے لیکن ہم میں سے ہر ایک کے لئے وضو کافی رہتا جب تک کہ وہ بے وضو نہ ہوتا (دارمی)

٤٢٦ ـ (٣٦) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: أَرَأَيْتَ وُضُوْءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، عَمَّنْ أَخَذَهُ؟ فَقَالَ: حَدَّثَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِيْ عَامِرٍ الْغَسِيْلَ، حَدَّثَهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ أُمِرَ بِالْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا كَانَ أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُمِرَ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَوُضِعَ عَنْهُ الْوُضُوْءُ إِلَّا مِنْ حَدَثٍ. قَالَ: فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ: يَرٰى أَنَّ بِهٖ قُوَّةً عَلٰى ذٰلِكَ، فَفَعَلَهُ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۴۲۶: محمد بن یحییٰ بن حبان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عُبید اللہ بن عبداللہ بن عمرؓ سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے تھے خواہ باوضو ہوتے یا بے وضو ہوتے! انہوں نے یہ مسئلہ کس سے لیا ہے؟ عبیداللہ نے جواب دیا کہ ان کو اسماء بنتِ زید بن خطاب نے بتایا تھا کہ عبداللہ بن حنظلہ بن ابی عامر (جس کو فرشتوں نے غسل دیا) نے ان کو بتایا تھا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا خواہ آپ باوضو ہوں یا بے وضو ہوں۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر نماز کے لئے وضو کرنا مشکل ہو گیا تو آپ ہر نماز کے لیے مسواک کرنے کا حکم دیے گئے اور (ہر نماز کے لئے نئے) وضو کی پابندی اٹھالی گئی مگر جب وضو ٹوٹ جائے (تو نیا وضو کیا جائے)۔ عبیدُاللہ کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ محسوس کرتے تھے کہ ان میں اس کی قوت موجود ہے چنانچہ وہ تا زندگی ہر نماز کے لئے وضو کرتے رہے (احمد)

٤٢٧ - (٣٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِسَعْدٍ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ: «مَا هٰذَا السَّرَفُ يَا سَعْدُ؟». قَالَ: اَفِي الْوُضُوْءِ سَرَفٌ؟! قَالَ: «نَعَمْ! وَاِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ جَارٍ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَةَ.

۴۲۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سَعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے قریب سے گزرے جب کہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' اے سَعد! یہ اَسراف کیسا؟ انہوں نے جواب دیا' کیا وضو میں بھی اَسراف ہے؟ آپ نے اثبات میں جواب دیا (اور واضح کیا کہ) اگرچہ آپ نہر کے کنارے ہوں جس میں پانی رواں دواں ہو (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے اور وضو میں اِسراف یہ ہے کہ تین سے زیادہ مرتبہ اعضاء کو دھویا جائے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۷۵)

٤٢٨ - (٣٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ، فَاِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ؛ لَمْ يُطَهِّرْ اِلَّا مَوْضِعَ الْوُضُوْءِ».

۴۲۸: ابوہریرہ' ابنِ مسعود' ابنِ عمر رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام لیا اس نے اپنے تمام جسم کو پاک کر لیا اور جس شخص نے وضو کیا اور (اس کے آغاز میں) اللہ کا نام نہ لیا تو اس نے صرف وضو کے اعضاء کو پاک کیا (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کے تینوں طرق میں ضعیف رواۃ موجود ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں مرداس بن محمد بن عبداللہ بن ابی بُردہ راوی مجہول ہے۔ (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ۸۸)
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں یحییٰ بن ہاشم سمسار راوی متہم با لکذب ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۱۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی روایت میں ابوبکر داہری راوی وَضّاع اور متہم با لکذب ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۹۹، مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۴)

٤٢٩ ـ (٣٩) وَعَنْ أَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوْءَ الصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِيْ إِصْبَعِهِ. رَوَاهُمَا الدَّارَقُطْنِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ الأَخِيْرَ.

۴۲۹: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے وضو کرتے تو اپنی انگوٹھی کو حرکت دیتے جو آپؐ کی انگلی میں (پہنی) ہوتی (دار قطنی) اور (ان دونوں روایات کو دار قطنی نے ذکر کیا ہے) اور آخری روایت کو ابنِ ماجہ نے ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مُعمر بن محمد بن عبیداللہ راوی ضعیف اور منکرُ الحدیث ہے نیز محمد بن عبیداللہ راوی بھی ضعیف اور غایت درجہ منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۵۶، مرعات جلد ۱ صفحہ ۴۸۹)

(۵) بَابُ الْغُسْلِ

غسل کے مسائل

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۳۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَیْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ، ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ یُنْزِلْ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۴۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص عورت کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے پھر اس کو مشقت میں ڈالے (یعنی جماع کرے) تو غسل واجب ہو گیا اگرچہ پانی نہیں آیا (بخاری' مسلم)

۴۳۱ -(۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَـآءِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِیُ السُّنَّةِ، رَحِمَهُ اللّٰهُ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ.

۴۳۱: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' غسل (واجب ہونا) پانی نکلنے سے ہے (مسلم)
شیخ امام محیُ السنّہؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث منسوخ ہے۔

۴۳۲ - (۳) وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اِنَّمَا الْمَآءُ مِنَ الْمَآءِ، فِی الْاِحْتِلَامِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَلَمْ اَجِدْهُ فِی «الصَّحِیْحَیْنِ».

۴۳۲: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ غسل (واجب ہونا) پانی (نکلنے) سے ہے (اس سے مقصود) احتلام ہے (ترمذی) اور (امام بغویؒ فرماتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری و مسلم میں نہیں پایا۔

وضاحت: جماع کی صورت میں انزال نہ بھی ہو تب بھی غسل واجب ہے۔ غسل واجب نہ ہونے کی حدیث منسوخ ہے یا اس حدیث کا تعلق احتلام کے ساتھ ہے یعنی اگر خواب میں کوئی شخص عورت سے مجامعت کرتا ہے اور انزال نہیں ہوتا تو غسل واجب نہیں' انزال کی صورت میں غسل واجب ہے۔ مؤلف نے واضح کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو میں نے بخاری اور مسلم میں نہیں پایا۔ دراصل امام بغویؒ یہ ذکر کر کے امام محی السنہؒ پر اعتراض کر رہے ہیں کہ انہیں ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول فصل اوّل میں ذکر نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ جب کہ امام محی السنہؒ نے حدیث کی وضاحت کے ضمن میں یہ قول ذکر کیا ہے۔

٤٣٣ - (٤) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ؛ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ». فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ قَالَ: «نَعَمْ، تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ ، فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا؟!» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۳: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اللہ تعالیٰ حق (بیان کرنے) سے نہیں شرماتا۔ کیا عورت پر غسل فرض (ہو جاتا) ہے جب اس کو احتلام ہو جائے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے وضاحت فرمائی کہ جب وہ (بیدار ہونے کے بعد) منی دیکھے۔ اس پر اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور انہوں نے (تعجّب سے) استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ہاں! تیرا دایاں ہاتھ خاک آلودہ ہو جائے (اگر ایسا نہ ہوتا ہو) تو عورت کا بچہ اس کے مشابہ کس طرح ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

٤٣٤ - (٥) وَزَادَ مُسْلِمٌ بِرِوَايَةِ أُمِّ سُلَيْمٍ: «إِنَّ مَاءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ أَبْيَضُ، وَمَاءُ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ أَصْفَرُ؛ فَمِنْ أَيِّهِمَا عَلَا أَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ».

۴۳۴: مسلم میں اُمِّ سُلَیم رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ آدمی کی منی گاڑھی اور سفید ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد رنگ کی ہوتی ہے ان میں سے جس کو غلبہ حاصل ہو جائے یا پہلے (رحم میں) چلی جائے' اس سبب سے اس سے مشابہت ہو جاتی ہے۔

٤٣٥ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ، فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُوْلَ شَعْرِهِ، ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرُفَاتٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهِ عَلَى

شِمَالِهِ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ.

۴۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسلِ جنابت فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوتے بعد ازاں وضو کرتے جیسا کہ نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنی انگلیوں کو پانی میں داخل کرتے اور ان کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کے ساتھ اپنے سر پر تین چلو پانی ڈالتے۔ بعد ازاں اپنے تمام جسم پر پانی بہاتے (بخاری، مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے کہ شروع میں برتن میں ہاتھوں کو داخل کرنے سے پہلے ان کو دھوتے بعد ازاں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور شرمگاہ کو صاف کرتے، پھر وضو کرتے۔

٤٣٦ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَتْ مَيْمُونَةُ: وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا فَسَتَرْتُهُ بِثَوْبٍ، وَصَبَّ عَلَى يَدَيْهِ، فَغَسَلَهُمَا [ثُمَّ صَبَّ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَهُمَا] ، ثُمَّ صَبَّ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ، فَغَسَلَ فَرْجَهُ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَهَا، ثُمَّ غَسَلَهَا، فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، وَأَفَاضَ عَلَى جَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ . ، فَنَاوَلْتُهُ ثَوْبًا فَلَمْ يَأْخُذْهُ ، فَانْطَلَقَ وَهُوَ يَنْفُضُ يَدَيْهِ. متفق عليه، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِي.

۴۳۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے غسل کا پانی رکھا اور آپؐ کے لئے کپڑے کے ساتھ پردے کا انتظام کیا۔ آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا، ان کو دھویا پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنی شرمگاہ کو صاف کیا پھر ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر صاف کیا پھر منہ اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کو دھویا۔ پھر اپنے سر پر پانی ڈالا اور جسم پر پانی بہایا۔ پھر ذرا دُور ہوئے اور اپنے پاؤں کو دھویا (میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے آپؐ کو رومال دینا چاہا، آپؐ نے رومال نہ لیا۔ آپؐ چل دیئے اور آپؐ اپنے ہاتھوں کو جھاڑ رہے تھے (بخاری، مسلم) الفاظ بخاری کے ہیں۔

٤٣٧ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ امْرَأَةً مِّنَ الْأَنْصَارِ سَأَلَتِ [النَّبِيَّ] ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ، فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ، ثُمَّ قَالَ: «خُذِي فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ . ، فَتَطَهَّرِي بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ فَقَالَ: «تَطَهَّرِي بِهَا». قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! تَطَهَّرِي بِهَا». فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ، فَقُلْتُ لَهَا: تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حیض سے فراغت پر غسل کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد

ازاں آپؐ نے فرمایا تم روئی وغیرہ کا پھاہا جو کستوری لگایا گیا ہو' اس کو وہاں لگاؤ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا' اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگاؤ یعنی شرمگاہ اور جہاں جہاں خون لگا تھا' وہاں خوشبو ملو (بخاری' مسلم)

٤٣٨ - (٩) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ اِمْرَأَةٌ أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِيْ، أَفَأَنْقُضُهُ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ ؟ فَقَالَ: «لَا، إِنَّمَا يَكْفِيْكِ أَنْ تَحْثِيْ عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ ، ثُمَّ تُفِيْضِيْنَ عَلَيْكِ الْمَاءَ؛ فَتَطْهُرِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۳۸: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں' میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں ایسی عورت ہوں کہ اپنے (سر کے) بالوں کی مینڈھیوں کو زور سے باندھتی ہوں' کیا میں انہیں غسلِ جنابت کے لئے کھولوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا (اور فرمایا) تجھے یہ بات کفایت کرتی ہے کہ تو اپنے سر پر تین چلو پانی بہائے پھر تو اپنے جسم پر پانی ڈالے اور پاکیزگی حاصل کرے (مسلم)

وضاحت: غسلِ جنابت میں اگر عورت گندھے ہوئے بالوں کو نہ کھولے تو کچھ حرج نہیں کیونکہ غسل کا اصل مقصد پانی کا بالوں کی جڑوں تک پہنچنا ہے۔ البتہ احرام کے لئے غسل میں بالوں کو کھولنا مستحب ہے تاکہ پاکیزگی حاصل ہو جائے حیض کے غسل میں بال کھولنا لازمی ہیں (الاحادیث الصحیحہ جلد ۱ صفحہ ۲۱۷۔ ۲۲۰ تہذیب السنن لابن قیم جلد ۱ صفحہ ۱۶۸۔ ۱۶۷' مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۱ صفحہ ۱۵۶)

٤٣٩ - (١٠) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ، إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۳۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک مُد پانی کے ساتھ وضو کرتے اور ایک صاع سے پانچ مُد پانی کے ساتھ غسل کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ایک مُد ایک لٹر سے کم ہوتا ہے جب کہ صاع تقریباً ۳ لیٹر کے برابر ہے' مقصود یہ ہے کہ اسراف نہ کیا جائے البتہ طہارت و نظافت حاصل ہونی چاہئے۔ (واللہ اعلم)

٤٤٠ - (١١) وَعَنْ مُعَاذَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُ، فَيُبَادِرُنِيْ ، حَتّٰى أَقُوْلَ: دَعْ لِيْ دَعْ لِيْ. قَالَتْ: وَهُمَا جُنُبَانِ. متفق عليه.

۴۴۰: مُعاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' میں اور رسولُ اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے جو میرے اور آپ کے درمیان ہوتا۔ آپؐ مجھ سے جلدی کرتے تو میں کہتی کہ میرے لیے (پانی) چھوڑیں' میرے لیے (پانی) چھوڑیں۔ مُعاذہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اور وہ دونوں مُجنبی ہوتے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٤١ ـ (١٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَاماً. قَالَ: «يَغْتَسِلُ». وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلاً. قَالَ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ». قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ: هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ، اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَرَوَى الدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجه، اِلٰى قَوْلِهِ: «لَا غُسْلَ عَلَيْهِ».

دوسری فصل

۴۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو (مَنی کی) رطوبت کو (جسم یا کپڑے پر) پاتا ہے اور اسے احتلام کا خیال نہیں آتا۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص غسل کرے نیز اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جسے احتلام ہونا یاد رہتا ہے لیکن (جسم یا کپڑے پر) رطوبت نہیں پاتا۔ آپ نے فرمایا' اس پر غسل واجب نہیں ہے۔ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا' عورت اگر رطوبت دیکھے تو کیا اس پر غسل (واجب) ہے؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا' بلاشبہ عورتیں تو مردوں کی مثل ہیں (ترمذی' ابوداؤد) دارمی اور ابنِ ماجہ نے آپؐ کے اس فرمان کہ "اس پر غسل واجب نہیں ہے" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے قیاس کا ثبوت ملتا ہے نیز احکامِ الٰہیہ میں جب خطاب مردوں کو ہو تو اس میں عورتیں بھی شامل سمجھی جاتی ہیں البتہ اگر تخصیص کے دلائل ہیں تو پھر ان کو ہی دیکھا جائے گا اور ان کے مطابق حکم لگایا جائے گا (واللہ اعلم)

اس حدیث کا جملہ کہ "مرد پر غسل واجب نہیں" ضعیف ہے۔ اس میں عبداللہ عمری المکبر راوی ضعیف ہے۔ البتہ اُمِّ سُلیم کا واقعہ درست ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ 'مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۱۳۸)

٤٤٢ ـ (١٣) وَعَنْهَا، قَالَتْ: [قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ] : «اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ، وَجَبَ الْغُسْلُ». فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَاغْتَسَلْنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ

۴۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب (مرد کی) ختنے کی جگہ (عورت کے) ختنے کی جگہ سے تجاوز کر جائے تو غسل (کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔ میں نے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا اور ہم نے غسل کیا (حالانکہ انزال نہیں ہوا) (ترمذی' ابنِ ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث مرفوع نہیں ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام ابنِ ماجہؒ نے عائشہؓ کا قول ذکر کیا ہے تاہم اس سیاق کے علاوہ عائشہؓ سے مرفوع صحیح حدیث منقول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۸)

۴۴۳ - (۱۴) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ، وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَالْحَارِثُ بْنُ وَجِيْهِ الرَّاوِيْ وَهُوَ شَيْخٌ، لَيْسَ بِذٰلِكَ.

۴۴۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ سب بالوں کو دھوو اور جسم کو صاف کرو (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے اور حارث بن وجیہ راوی کثرت سے بھول جاتا تھا' اس کا یہ مقام نہیں (کہ اس پر اعتماد کیا جائے)

وضاحت: اس حدیث کا دارومدار حارث بن وجیہ راوی پر ہے اور وہ غایت درجہ ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۴۴۵ 'مرعات جلد ا صفحہ ۵۰۴)

۴۴۴ - (۱۵) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَّمْ يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَكَذَا مِنَ النَّارِ». وَقَالَ عَلِيٌّ: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ، ثَلَاثًا. رواه ابو داود، واحمد، والدارمی، اِلَّا اَنَّهُمَا لَمْ يُكَرِّرَا: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ.

۴۴۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے غسل جنابت سے ایک بال کی جگہ کو چھوڑ دیا' اس کو نہ دھویا تو اس (بال) کی وجہ سے اس کو دوزخ کے شدید عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اسی وجہ سے میں اپنے سر (کے بالوں) کا دشمن ہو گیا ہوں' تین بار کہا (ابوداؤد' احمد' دارمی) البتہ احمد اور دارمی نے اس جملہ کہ "میں اپنے سر کے بالوں کا دشمن ہو گیا ہوں" کو تکرار کے ساتھ ذکر نہیں کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حمّاد بن سَلَمَہ راوی نے عطاء بن سائب سے حدیث نقل کی ہے جب کہ اس نے اس سے اختلاط کی حالت میں بھی سنا ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس نے اس سے یہ حدیث اختلاط سے پہلے سنی ہے تو پھر حدیث قابلِ قبول ہے اور ایسا ہونا بعید از امکان ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدّین البانی جلد ا صفحہ ۱۳۹)

٤٤٥ - (١٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۴۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت کے بعد وضو نہیں کرتے تھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابنِ ماجہ)

٤٤٦ - (١٧) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَه بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنُبٌ يَجْتَزِئُ بِذٰلِكَ وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کے غسل میں اپنے سر کو خطمی (بوٹی) کے ساتھ دھوتے تھے اسی پر اکتفا کرتے' سر پر مزید پانی نہیں گراتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: علاّمہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)

٤٤٧ - (١٨) **وَعَنْ** يَعْلٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَأٰى رَجُلًا يَغْتَسِلُ بِالْبَرَازِ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ، وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ يُحِبُّ الْحَيَاءَ وَالتَّسَتُّرَ، فَاِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ؛ فَلْيَسْتَتِرْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَفِيْ رِوَايَتِهِ، قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ سِتِّيْرٌ، فَاِذَا اَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يَغْتَسِلَ فَلْيَتَوَارَ بِشَيْءٍ».

۴۴۷: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھلی جگہ میں (بلاپردہ) غسل کر رہا ہے۔ آپؐ منبر پر بلند ہوئے' اللہ کی حمد و ثنا بیان کی۔ پھر فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت حیا والا ہے' پردہ پوشی کرنے والا ہے۔ حیا اور پردہ پوشی (کے اوصاف) کو محبوب جانتا ہے پس جب تم میں سے کوئی شخص غسل (کا ارادہ) کرے تو کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے (ابوداؤد' نسائی) اور نسائی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ پردہ پوشی کرنے والا ہے پس جب تم میں کوئی شخص غسل کا ارادہ کرے تو کسی کپڑے وغیرہ کے ساتھ پردہ کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٤٨ - (١٩) **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ، ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۴۴۸: اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انزال سے غسل کے واجب ہونے

کے بارے میں شروع اسلام میں رخصت تھی بعد ازاں اس سے منع کر دیا گیا (ترمذی' ابوداؤد' دارمی)

٤٤٩ - (٢٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّي اِغْتَسَلْتُ مِنَ الْجَنَابَةِ، وَصَلَّيْتُ الْفَجْرَ، فَرَأَيْتُ قَدْرَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَآءُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

۴۴۹: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے ذکر کیا کہ میں نے جنابت سے غسل کیا اور صبح کی نماز ادا کی تو میں نے دیکھا کہ ناخن کے برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو اپنے ہاتھ کے ساتھ اس پر مسح کر لیتا تو تجھے کافی ہوتا (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' محمد بن عبیداللہ العزرمی راوی متروکُ الحدیث ہے۔ (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۴۳' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۲۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۳۵' مرعات جلد ا صفحہ ۵۰۸)

٤٥٠ - (٢١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتِ الصَّلَاةُ خَمْسِيْنَ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، وَغَسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثَّوْبِ سَبْعَ مَرَّاتٍ. فَلَمْ يَزَلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْاَلُ، حَتّٰى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْساً، وَغُسْلُ الْجَنَابَةِ مَرَّةً، وَغَسْلُ الثَّوْبِ مِنَ الْبَوْلِ مَرَّةً. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۴۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نمازیں پچاس فرض تھیں اور جنابت سے غسل کرنا سات بار تھا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا سات بار تھا (لیکن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اللہ سے سوال کرتے رہے یہاں تک کہ نمازیں پانچ ہو گئیں اور جنابت سے غسل ایک بار رہ گیا اور کپڑے کو پیشاب سے پاک کرنا (بھی) ایک بار رہ گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایوب بن جابر یمامی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۲۴۳' التاریخ الکبیر جلدا صفحہ ۴۰۹' میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۸۵' تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۸۹)۔

(٦) بَابُ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ

وَمَا يُبَاحُ لَهُ

(جُنبی کے ساتھ اختلاط کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٥١ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْـهُ، قَالَ: لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا جُنُبٌ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ، فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتّٰى قَعَدَ، فَانْسَلَلْتُ، فَاَتَيْتُ الرَّحْلَ ، فَاغْتَسَلْتُ، ثُمَّ جِئْتُ، وَهُوَ قَاعِدٌ. فَقَالَ: «اَيْنَ كُنْتَ يَآ اَبَا هِرٍّ ؟» فَقُلْتُ لَهُ. فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجَسُ». هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ، وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: فَقُلْتُ لَهُ: [لَقَدْ] لَقِيْتَنِيْ وَاَنَا جُنُبٌ، فَكَرِهْتُ اَنْ اُجَالِسَكَ حَتّٰى اَغْتَسِلَ. وَكَذَا الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى.

پہلی فصل

۴۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑا۔ میں آپؐ کے ساتھ چل دیا یہاں تک کہ آپؐ تشریف فرما ہوئے۔ میں آہستگی کے ساتھ (وہاں سے) نکل کھڑا ہوا اور جائے اقامت پر آیا (وہاں) میں نے غسل کیا' پھر میں آیا' آپؐ اسی طرح تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! تو کہاں رہا؟ میں نے آپؐ کو بتایا۔ آپؐ نے فرمایا' "سُبحانَ اللہ! اللہ پاک ہے' مومن تو (کسی حالت میں بھی) ناپاک نہیں ہوتا"۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کا مفہوم ہے اور اس میں ابوہریرہؓ کے اس قول کہ "میں نے آپؐ کو بتایا" کے بعد ہے کہ آپؐ کے ساتھ میری ملاقات ہوئی جب کہ میں جنبی تھا تو میں نے اچھا نہ سمجھا کہ غسل کرنے سے پہلے آپؐ کے ساتھ مجلس کروں اور اسی طرح بخاری نے دوسری روایت میں ذکر کیا۔

٤٥٢ - (٢) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَوَضَّأْ ، وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ، ثُمَّ نَمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۲: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ وہ رات کو جنبی ہو جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' آپ نماز والا وضو کریں اور (وضو سے پہلے) آلہ تناسل کو دھوئیں پھر سوئیں (بخاری' مسلم)

۴۵۳ ـ (۳) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ جُنُباً فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ، تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۵۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی جنبی ہوتے اور کھانا تناول کرنے یا نیند کرنے کا ارادہ کرتے تو نماز والا وضو کرتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جُنبی شخص کا کھانا کھانے یا سونے سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے ضروری نہیں (واللہ اعلم)

۴۵۴ ـ (۴) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ، ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ؛ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءاً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۴: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی یا لونڈی سے جماع کرے' اس کے بعد دوبارہ جماع کا ارادہ کرے تو اسے چاہیئے کہ ان دونوں کے درمیان وضو کرے (مسلم)

وضاحت: وضو کرنا مستحب ہے۔ "طحاوی" کی روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ جماع کرتے اور وضو نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

۴۵۵ ـ (۵) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۵۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کبھی اپنی بیویوں سے جماع کر کے ایک ہی غسل کرتے تھے (مسلم)

۴۵۶ ـ (۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَذْكُرُهُ فِي كِتَابِ الْأَطْعِمَةِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى

۴۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تمام اوقات میں اللہ کا ذکر فرماتے رہتے (مسلم)

ہم ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کو کتابُ "الأطعمہ" میں ذکر کریں گے' اِن شآءَ اللہ تعالیٰ۔

وضاحت: پیشاب کرتے وقت' پاخانہ بیٹھتے وقت اور حالتِ جماع میں ذکرِ الٰہی ممنوع ہے۔ یہ تینوں اوقات مستثنیٰ ہیں۔ جمہور محدّثین جنبی اور حائضہ کے لئے قرآنِ پاک کی تلاوت کو ادبًا حرام قرار دیتے ہیں نیز حائضہ عورت زبانی تلاوت کر سکتی ہے مگر جنبی نہیں کر سکتا' صحیح قول یہی ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ جنبی کے لئے کراہت منقول ہے (اعلام الموقعین لابنِ قیم جلد ۳ صفحہ ۳۵۔ ۳۴)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

٤٥٧ - (٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جَفْنَةٍ ، فَأَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا . فَقَالَ: «إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ» ، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۴۵۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بیوی نے (پانی کے) ٹب میں (ہاتھ ڈال کر) غسل کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ٹب سے وضو کرنے کا ارادہ کیا۔ بیوی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں جنبی تھی۔ آپؐ نے فرمایا۔ پانی تو جنبی نہیں ہوتا۔ (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) دارمی نے ابنِ ماجہ کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: نہی کی احادیث تنزیہ پر محمول ہوں گی یعنی بچنا بہتر ہے۔ جواز کی احادیث ناسخ ہیں (واللہ اعلم)

٤٥٨ - (٨) وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ، عَنْ مَيْمُوْنَةَ، بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۵۸: شرحُ السُّنَّۃ میں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں جب کہ الفاظ مصابیح کے ہیں۔

وضاحت: صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے' میمونہ رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ا صفحہ ۱۴۲)

٤٥٩ - (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ، ثُمَّ يَسْتَدْفِئُ بِيْ قَبْلَ أَنْ أَغْتَسِلَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

۴۵۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت کا غسل

فرماتے پھر میرے ساتھ (اس سے قبل کہ میں غسل کرتی) گرمی حاصل کرتے تھے (ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا اور شرحُ السُّنَّۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عمرو حناط راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

٤٦٠ - (١٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ، وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ؛ وَلَمْ يَكُنْ يَحْجُبُهُ - أَوْ يَحْجُزُهُ - عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ لَيْسَ الْجَنَابَةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۴۶۰: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت سے فارغ ہوتے تو ہمیں قرآن پڑھاتے اور ہمارے ساتھ گوشت تناول کرتے اور آپؐ کو قرآنِ پاک کی تلاوت سے جنابت کے علاوہ کوئی چیز نہیں روکتی تھی (ابوداؤد' نسائی) اور ابن ماجہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سلمہ کوفی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۳۰)

٤٦١ - (١١) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۴۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلمؐ نے فرمایا' حائضہ عورت اور جنبی قرآنِ پاک کا قلیل حصّہ بھی تلاوت نہ کریں (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں اسمٰعیل بن عیاش راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۲ صفحہ ۶۵' تہذیبُ الکمال جلد ۳ صفحہ ۱۶۳' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۲۴۰' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۷۳)

٤٦٢ - (١٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، فَإِنِّيْ لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۴۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان گھروں کے دروازوں کو مسجد کی جانب سے تبدیل کرو۔ میں حائضہ اور جنبی کے لئے مسجد (میں داخل ہونے) کو جائز قرار نہیں دیتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں افلت بن خلیفہ راوی مجہولُ الحال ہے (ضعیف سنن ابوداؤد نمبر ۳۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۳)

٤٦٣ - (١٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَدْخُلُ

الْمَلَائِكَةُ بَيْتاً فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر' کتا اور جنبی ہو (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب اور جہالت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۱۴۴)

٤٦٤ - (١٤) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَائِكَةُ: جِيفَةُ الْكَافِرِ، وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ، وَالْجُنُبُ إِلَّا أَنْ يَتَوَضَّأَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .

۴۶۴: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین انسان ایسے ہیں کہ فرشتے ان کے قریب نہیں جاتے۔ کافر کی لاش' ایسا شخص جس نے خلوق (خوشبو) لگا رکھی ہے اور جنبی شخص البتہ اگر اس نے وضو کیا ہو (ابوداؤد)

وضاحت: یہ روایت متصل نہیں' حسن بصریؒ اور عمارؓ میں انقطاع ہے۔ خلوق وہ خوشبو ہے جس میں زعفران شامل ہوتا ہے۔ زعفران کا چونکہ رنگ ہوتا ہے' اس لئے مرد کے لئے اس کے استعمال کی ممانعت ہے۔ مرد کے لئے وہ خوشبو جائز ہے جس کا رنگ نہ ہو بلکہ خوشبو عمدہ ہو (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ا صفحہ ۱۴۳)

٤٦٥ - (١٥) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ : أَنَّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ «أَنْ لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ». رَوَاهُ مَالِكٌ وَالدَّارَقُطْنِيُّ.

۴۶۵: عبداللہ بن ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تحریر جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام تحریر کیا' اس میں یہ بھی تھا کہ قرآنِ پاک کو پاک صاف انسان ہاتھ لگائے (مالک' دار قطنی)

وضاحت: قرآنِ پاک کو وہ شخص ہاتھ لگائے جو مومن ہو نیز حدثِ اصغر اور حدثِ اکبر سے پاک ہو اور اس کے بدن پر نجاست بھی نہ لگی ہو۔ خیال رہے کہ جو شخص باوضو ہے وہ حدثِ اصغر سے پاک ہے اور جو شخص جنبی نہیں ہے وہ حدثِ اکبر سے پاک ہے (واللہ اعلم)

٤٦٦ - (١٦) وَعَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: إِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ، وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ ، فَلَقِيَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ، حَتَّى إِذَا كَادَ

الرَّجُلُ اَنْ يَتَوَارَىٰ فِي السِّكَّةِ، ضَرَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى، فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا اَنِّي لَمْ اَكُنْ عَلَى طُهْرٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۴۶۶: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک کام کے لئے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کی معیت میں چلا۔ ابنِ عمرؓ نے اپنا کام سرانجام دیا۔ ابنِ عمرؓ نے اس دن جو باتیں بتائیں ان میں یہ بات بھی تھی۔ انہوں نے کہا' ایک شخص کسی رستہ میں چل رہا تھا' اس کی ملاقات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی جب کہ آپؐ رفع حاجت یا پیشاب سے (فارغ ہو کر) نکل رہے تھے۔ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ شخص (آپ کی نظروں سے) اوجھل ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ (تیمّم کے لئے) دیوار پر مارے اور ان کے ساتھ اپنے چہرہ کا مسح کیا پھر دوسری بار ہاتھوں کو مارا اور اپنے دونوں بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں اس شخص کے سلام کا جواب دیا اور وضاحت کی کہ مجھے تیرے سلام کے جواب دینے سے صرف اس بات نے روکے رکھا کہ میں باوضو نہ تھا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں محمد بن ثابت راوی ضعیف ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۹۵)

٤٦٧ - (١٧) وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ. فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأَ، ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِ، وَقَالَ: «إِنِّي كَرِهْتُ اَنْ اَذْكُرَ اللهَ إِلَّا عَلَىٰ طُهْرٍ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ . وَرَوَى النَّسَائِيُّ إِلَى قَوْلِهِ: حَتَّى تَوَضَّأَ. وَقَالَ: فَلَمَّا تَوَضَّأَ رَدَّ عَلَيْهِ.

۴۶۷: مہاجر بن قُنفُذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ انہوں نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے ان کے سلام کا جواب نہ دیا یہاں تک کہ آپؐ نے وضو کیا بعد ازاں ان سے معذرت کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اچھا نہ جانا کہ میں اللہ کا ذکر پاک ہوئے بغیر کروں (ابوداؤد) نسائی نے اس جملہ "یہاں تک کہ آپؐ نے وضو کیا" تک بیان کیا۔ مہاجرؓ کہتے ہیں کہ جب آپؐ نے وضو کر لیا تو اس کے سلام کا جواب دیا۔

وضاحت: جب کوئی شخص پیشاب وغیرہ کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ اس حالت میں وہ سلام کا جواب نہیں دے سکتا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٦٨ - (١٨) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْنُبُ، ثُمَّ

يَنَامُ، ثُمَّ يَنْتَبِهُ، ثُمَّ يَنَامُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۴۶۸: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنبی ہو جاتے بعد ازاں نیند کرتے پھر بیدار ہوتے پھر نیند کرتے (احمد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے لیکن مسند احمد میں ہی اُمِّ سَلَمہؓ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات میں اپنی بیوی سے مجامعت کرتے' آپؐ صبح کے وقت تک جنبی رہتے پھر آپؐ غسل کرتے اور روزہ رکھ لیتے' اس کی سند حسن ہے (مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۲۹۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۵)

٤٦٩ - (١٩) وَعَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى سَبْعَ مِرَارٍ، ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ، فَنَسِيَ مَرَّةً كَمْ اَفْرَغَ، فَسَأَلَنِيْ. فَقُلْتُ: لَآ أَدْرِيْ. فَقَالَ: لَآ أُمَّ لَكَ! وَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَدْرِيَ؟ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وُضُوْءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُفِيْضُ عَلٰى جِلْدِهِ الْمَآءَ، ثُمَّ يَقُوْلُ: هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۴۶۹: شُعبہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عباسؓ جب جنابت کا غسل کرتے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ پر سات بار پانی ڈالتے بعد ازاں اپنی شرمگاہ کو (بھی سات بار) دھوتے تھے' ابنِ عباسؓ ایک بار بھول گئے کہ انہوں نے کتنی بار پانی ڈالا۔ انہوں نے مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے جواب دیا کہ مجھے علم نہیں۔ انہوں نے کہا' تیری ماں نہ ہو تجھے معلوم کرنے سے کس نے روکا ہے؟ بعد ازاں وہ نماز والا وضو کرتے پھر اپنے جسم پر پانی بہاتے۔ پھر فرماتے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح پاکیزگی حاصل کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے غلام شُعبہ بن دینار کو جمہور علماء نے ضعیف قرار دیا ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۴۰۴' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۲۹۱' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۴' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۸' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۴۶)

٤٧٠ - (٢٠) وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلٰى نِسَائِهِ، يَغْتَسِلُ عِنْدَ هٰذِهِ، وَعِنْدَ هٰذِهِ، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَّاحِدًا آخِرًا؟ قَالَ: «هٰذَا اَزْكٰى وَاَطْيَبُ وَاَطْهَرُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۴۷۰: ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں اپنی عورتوں کے ہاں گئے۔ ایک کے ہاں غسل کیا اور پھر دوسری کے ہاں غسل کیا۔ ابو رافعؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ

سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ آخر میں ایک ہی بار غسل کیوں نہیں کرتے؟ آپؐ نے فرمایا' بار بار غسل کرنا زیادہ ثواب کا موجب ہے' زیادہ اچھا ہے اور زیادہ پاکیزگی کی علامت ہے (احمد' ابوداؤد)

٤٧١ - (٢١) وَعَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَّتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طُهُوْرِ الْمَرْأَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَابْنُ مَاجَةَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَزَادَ: اَوْ قَالَ: «بِسُؤْرِهَا». وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۴۷۱: حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ خاوند بیوی کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اضافہ کیا کہ "اس کے جوٹھے (پانی) کے ساتھ" اور ذکر کیا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤٧٢ - (٢٢) وَعَنْ حُمَيْدِ الْحِمْيَرِيِّ، قَالَ: لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ اَرْبَعَ سِنِيْنَ، كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، اَوْ يَغْتَسِلُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ». زَادَ مُسَدَّدٌ: وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيْعاً. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ اَحْمَدُ فِيْ اَوَّلِهِ: «نَهٰى اَنْ يَّمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ اَوْ يَبُوْلَ فِيْ مُغْتَسَلِهٖ»

۴۷۲: حُمَید حِمْیَری رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک شخص کو ملا جو چار سال تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آپؐ کی صحبت میں رہے۔ انہوں نے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ عورت خاوند کے بچے ہوئے یا خاوند عورت کے بچے ہوئے پانی کے ساتھ غسل کرے۔ "مُسَدَّد" کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ دونوں ایک بار چلو لیں (ابوداؤد' نسائی)
اور امام احمدؒ نے اس روایت کے شروع میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپؐ نے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص روزانہ کنگھی استعمال کرے یا غسل خانے میں پیشاب کرے۔

٤٧٣ - (٢٣) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ

۴۷۳: نیز ابنِ ماجہ نے اسی حدیث کو عبداللہ بن سرجسؓ سے ذکر کیا۔

(۷) بَابُ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ

(پانی کے احکامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٤٧٤ - (١) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَبُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَجْرِيْ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ، قَالَ: «لَا يَغْتَسِلُ اَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَهُوَ جُنُبٌ». قَالُوْا: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: يَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلاً.

پہلی فصل

۴۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں جو جاری نہیں ہے پیشاب نہ کرے' پھر اس سے غسل کرے (بخاری، مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب جنبی ہو تو وہ کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ لوگوں نے دریافت کیا' اے ابوہریرہ! وہ کیسے غسل کرے؟ انہوں نے جواب دیا' وہ (وہاں سے) پانی لے (اور غسل کرے)

وضاحت: کھڑے پانی میں پیشاب کرنا منع ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انسان کو بوقت ضرورت اسی پانی سے وضو کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ کوئی ذی شعور انسان ایسے پانی سے غسل نہیں کرے گا جس میں اس نے پیشاب کیا ہو۔ بلکہ اگر کسی تالاب و حوض وغیرہ کے کھڑے پانی سے غسل کرنا ہے تو اسے چاہئے کہ وہ پانی کے تالاب یا حوض میں داخل نہ ہو بلکہ وہاں سے پانی لے کر دوسری جگہ غسل کرے (واللہ اعلم)

٤٧٥ - (٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّبَالَ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۷۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے (مسلم)

٤٧٦ - (٣) وَعَنِ السَّآئِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَهَبَتْ بِىْ خَالَتِىْ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِىْ وَجِعٌ، فَمَسَحَ رَأْسِىْ، وَدَعَالِىْ بِالْبَرَكَةِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ، فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوْئِهٖ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ. فَنَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۷۶: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئیں۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپؐ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے حق میں برکت کی دعا فرمائی بعد ازاں آپؐ نے وضو کیا۔ میں نے آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو پی لیا بعد ازاں میں آپؐ کی پشت کے پیچھے کھڑا ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے کندھوں کے درمیان حجلہ عروسی کی گھنڈی کی مانند نبوت کی مہر تھی (بخاری' مسلم)

وضاحت: وضو کرتے وقت اعضاء سے گرنے والا پانی اگرچہ استعمال شدہ پانی ہے لیکن پاک ہے وگرنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پینے سے روک دیتے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٤٧٧ - (٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَآءِ يَكُوْنُ فِى الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوْبُهُ مِنَ الدَّوَابِ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ: «إِذَا كَانَ الْمَآءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ.

وَفِيْ أُخْرٰى لِأَبِىْ دَاوٗدَ: «فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ».

دوسری فصل

۴۷۷: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو لق و دق صحرا میں ہوتا ہے جہاں چار پائے اور جنگلی درندے (پانی پینے کے لئے) آتے جاتے رہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی' ابن ماجہ) ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ پانی ناپاک نہیں ہوتا۔

وضاحت: ایک روایت میں ہجر شہر کے مٹکوں کا ذکر ہے۔ ایک مٹکے میں دو مشکیزے یا اڑھائی مشکیزے پانی سماتا ہے جو تقریباً" ۸۰ لیٹر کے قریب ہوتا ہے۔ اگر پانی دو قلوں سے کم ہو تو صرف نجاست کے واقع ہونے سے پانی ناپاک ہو جائے گا (مشکوٰۃ سعید اللحام جلد ۱ صفحہ ۱۴۴)

٤٧٨ - (٥) وَعَنْ أَبِىْ سَعِيْدِ ِِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِىَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيْهَا الْحِيَضُ، وَلُحُوْمُ الْكِلَابِ، وَالنَّتْنُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمَاءَ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۴۷۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضاعہ کے کنوئیں سے وضو کریں جبکہ اس میں حیض کے (خون سے ملوث) کپڑے کے ٹکڑے' (مردہ) کتوں کے لوتھڑے اور ناپاک بدبودار چیزیں گرائی جاتی ہیں۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: عام طور پر لوگوں کا معمول ہے کہ وہ پانی کے ذخیرہ کو نجاست سے محفوظ رکھتے ہیں تو کیسے ممکن ہے کہ صحابہ کرامؓ اس میں ناپاک چیزیں گرائیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ کنواں نچلی جگہ میں واقع تھا جب سیلابی پانی آتا تو وہ نجاست وغیرہ کو اٹھا کر کنوئیں میں گرا دیتا تھا' لوگ عمداً" اس میں گندی چیزیں نہیں گراتے تھے چونکہ بضاعہ کنوئیں کا پانی دو قلوں سے بھی زیادہ تھا بلکہ یہ ایک گہری کنواں نما جگہ تھی جہاں پانی چشمے کی طرح جاری رہتا تھا اور اس کیفیت و کمیت کے پانی میں اگر نجاست گرنے سے رنگ' ذائقے یا بو کی تبدیلی واقع نہ ہو تو پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

٤٧٩ - (٦) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ، وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيْلَ مِنَ الْمَاءِ، فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهٖ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ، وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَالدَّارِمِيُّ.

۴۷۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم سمندر میں (کشتی پر) سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑی مقدار میں (میٹھا) پانی لے جاتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی کے ساتھ وضو کریں تو ہم پیاس سے دو چار ہو جائیں گے' کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سمندر کا) پانی پاک ہے اور سمندر میں مرا ہو (سمندری جانور) حلال ہے (مالک' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

٤٨٠ - (٧) وَعَنْ أَبِىْ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهٗ لَيْلَةَ الْجِنِّ: «مَا فِىْ إِدَاوَتِكَ؟»، قَالَ: قُلْتُ: نَبِيْذٌ. قَالَ: «تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ، وَزَادَ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ: فَتَوَضَّأَ مِنْهُ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: أَبُوْ زَيْدٍ مَجْهُوْلٌ.

۴۸۰: ابوزیدؒ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے جنوں کی رات دریافت کیا کہ تیرے لوٹے میں کیا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ میں نے جواب دیا نبیذ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' کھجور عمدہ چیز ہے اور پانی پاک ہے (ابوداؤد) احمد اور ترمذی میں اضافہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کیا۔ اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ابوزید مجہول (راوی) ہے۔

وضاحت: جمہور علماء کا اس حدیث کو ضعیف قرار دینے پر اجماع ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۵۴۳)

۴۸۱ - (۸) وَصَحَّ **عَنْ** عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمْ اَكُنْ لَيْلَةَ الْجِنِّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۸۱: علقمہ کا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرنا درست ہے کہ میں جنوں کی رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا (مسلم)

۴۸۲ - (۹) **وَعَنْ** كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، - وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ - اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا، فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوْءًا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ، فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ حَتّٰى شَرِبَتْ، قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَآنِيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ، فَقَالَ: اَتَعْجَبِيْنَ يَا ابْنَةَ اَخِيْ؟ قَالَتْ: فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ اَوِ الطَّوَّافَاتِ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۴۸۲: کبشہ بنتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہا جو ابوقتادہؓ کے بیٹے (عبداللہ) کے نکاح میں تھیں بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہؓ ان کے ہاں آئے۔ اس نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ اچانک بلی آئی (اور) اس سے پینے لگ گئی۔ ابوقتادہؓ نے بلی کے لئے برتن کو جھکا دیا یہاں تک کہ بلی سیر ہو گئی۔ کبشہؓ کہتی ہیں کہ ابوقتادہؓ نے میری جانب دیکھا (اس لئے) کہ میں انکی جانب دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے کہا' میری بھتیجی! تو تعجب کر رہی ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ انہوں نے کہا' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ بلی ناپاک نہیں ہے' بلی تو ان جانوروں میں سے ہے جو تمہارے درمیان گھومتے پھرتے ہیں۔

(مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابنِ ماجہ' دارمی)

۴۸۳ - (۱۰) **وَعَنْ** دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ، عَنْ اُمِّهٖ، اَنَّ مَوْلَاتَهَا اَرْسَلَتْهَا بِهَرِيْسَةٍ اِلٰى عَائِشَةَ. قَالَتْ: فَوَجَدْتُهَا تُصَلِّيْ، فَاَشَارَتْ اِلَيَّ: اَنْ ضَعِيْهَا، فَجَاءَتْ هِرَّةٌ، فَاَكَلَتْ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفَتْ عَائِشَةُ مِنْ صَلَاتِهَا، اَكَلَتْ مِنْ حَيْثُ اَكَلَتِ الْهِرَّةُ. فَقَالَتْ: اِنَّ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «اِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِيْنَ عَلَيْكُمْ». وَاِنِّيْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۴۸۳: داؤد بن صالح بن دینار رحمہُ اللہ اپنی والدہ سے بیان کرتے ہیں کہ ان کو ان کی آزاد کرنے والی مالکہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی جانب ہریسہ دے کر بھیجا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عائشہؓ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ عائشہؓ نے مجھے اشارے سے کہا کہ ہریسہ رکھ دے۔ اچانک بلی آئی' اس نے اس سے کھایا۔ جب عائشہؓ نماز سے فارغ ہوئیں تو وہیں سے کھانے لگیں جہاں سے بلی نے کھایا تھا اور بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک جانور نہیں ہے' یہ تو تمہارے گرد گھومنے والے جانوروں میں سے ہے اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ بلی کے جھوٹے پانی کے ساتھ وضو کرتے تھے (ابوداؤد)

٤٨٤ - (١١) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَتَوَضَّأُ بِمَا اَفْضَلَتِ الْحُمُرُ ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ كُلُّهَا». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۴۸۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم گدھوں کے باقی ماندہ پانی کے ساتھ وضو کر سکتے ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اس کے علاوہ تمام درندوں کے باقی ماندہ پانی کے ساتھ بھی وضو کیا جاسکتا ہے (شرحُ السنّۃ)

٤٨٥ - (١٢) وَعَنْ أُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِغْتَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَمَيْمُوْنَةُ فِيْ قَصْعَةٍ فِيْهَا اَثَرُ الْعَجِيْنِ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۴۸۵: اُمّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک برتن سے وضو کیا جس میں گندھے ہوئے آٹے کے نشان تھے (نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: شرط یہ ہے کہ پانی دو مٹکوں یعنی ۱۸۰ لیٹر سے کم نہ ہو۔ جیسا کہ حدیث نمبر۷۷ میں وارد ہے۔ اس کے علاوہ پانی کا جب تک رنگ' ذائقہ یا بو متغیّر نہ ہو' پانی پاک ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٤٨٦ - (١٣) عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ خَرَجَ فِيْ رَكْبٍ فِيْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰى وَرَدُوْا حَوْضاً. فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! هَلْ تَرِدُ حَوْضَكَ السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ! لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۴۸۶: یحییٰ بن عبدالرحمان سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر رضی اللہ عنہ ایک جماعت میں نکلے جس میں عمرؓو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے یہاں تک کہ جماعت پانی کے حوض پر پہنچی۔ عمرؓو بن عاص نے (حوض کے نگران سے مخاطب ہوتے ہوئے) دریافت کیا' اے حوض کے نگران! کیا تیرے حوض پر درندے آتے ہیں (اسی دوران میں) عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بھی) حوض کے نگران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں نہ بتانا' ہم درندوں پر وارد ہوں گے اور درندے ہم پر وارد ہوں گے (یعنی درندوں کے پانی پینے کے بعد ہم حوض سے پانی لیتے ہوئے قباحت محسوس نہیں کرتے) (مالک)

٤٨٧ -(١٤) وَزَادَ رَزِيْنٌ، قَالَ: زَادَ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِيْ قَوْلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: وَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَهَا مَآ أَخَذَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا. وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَنَا طَهُوْرٌ وَّشَرَابٌ»

۴۸۷: اور رزین کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں انہوں نے بیان کیا کہ بعض رواۃ نے عُمر رضی اللہ عنہ کے قول میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے' انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ ان درندوں کے لئے ہے جو انہوں نے اپنے پیٹوں میں اٹھایا اور جو پانی باقی چھوڑا وہ ہمارے لئے پاک ہے اور پینے کے لائق ہے۔

وضاحت: یہ حدیث منقطع ہے' یحیٰ کی عُمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے (مرعات جلد۱ صفحہ ۵۴۸)

٤٨٨ -(١٥) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِيْ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ تَرِدُهَا السِّبَاعُ وَالْكِلَابُ وَالْحُمُرُ عَنِ الطُّهْرِ مِنْهَا. فَقَالَ: «لَهَا مَا حَمَلَتْ فِيْ بُطُوْنِهَا، وَلَنَا مَا غَبَرَ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۴۸۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ پانی کے وہ حوض جو مکّہ اور مدینہ کے درمیان ہیں ان پر (پانی پینے کے لئے) درندے' کتے اور گدھے وارد ہوتے ہیں' کیا وہ پاک ہیں؟ آپ نے فرمایا' درندوں وغیرہ نے جو پانی اپنے پیٹوں میں داخل کیا ہے وہ ان کے لئے ہے اور باقی پانی ہمارے لئے پاک ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زید بن اسلم راوی ضعیف ہے (العِلل ومعرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۲۶۵' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۲۳۳' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰)

٤٨٩ -(١٦) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوْا بِالْمَآءِ

الْمُشَمَّسِ، فَإِنَّهُ يُوْرِثُ الْبَرَصَ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ .

۴۸۹: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کی گرمی سے گرم ہوئے پانی کے ساتھ غسل نہ کرو اس لئے کہ اس پانی سے غسل کرنا برص کی بیماری کا باعث ہے (دار قطنی)

(۸) بَابُ تَطْهِيرِ النَّجَاسَاتِ

(نجاستوں کے پاک کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۴۹۰ - (۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِيْ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ؛ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ: «طُهُوْرُ إِنَاءِ اَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، اُوْلَاهُنَّ بِالتُّرَابِ»

پہلی فصل

۴۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتّا پانی پی لے تو اسے چاہئے کہ برتن کو سات بار دھوئے (بخاری' مسلم)

مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا! تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتّا منہ ڈال جائے تو وہ اس وقت پاک ہوگا جب اس کو سات بار دھویا جائے (اور) پہلی بار مٹی کے ساتھ (دھویا جائے)

وضاحت: دورِ حاضر کے اطباء اور ڈاکٹر حضرات بیان کرتے ہیں کہ برتن میں کتّے کے منہ ڈالنے سے سات بار دھونے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے کہ اکثر کتوں کی انتڑیوں میں ایک خطرناک قسم کا چھوٹا سا کیڑا ہوتا ہے۔ وہ تقریباً ۴ ملی میٹر لمبا ہوتا ہے۔ جب کتا پاخانہ کرتا ہے تو اس کے پاخانے میں کثرت کے ساتھ انڈے بھی ہوتے ہیں اکثر و بیشتر وہ انڈے جن میں کیڑے ہوتے ہیں کتے کی دبر کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں' کتے کی عادت ہے کہ جب وہ اپنی زبان کو صاف کرتا ہے تو وہ دُبر کی جانب زبان لے جاتا ہے تو زبان کے ذریعے سے کیڑے اس برتن میں چلے جاتے ہیں جس میں وہ منہ ڈالتا ہے۔ اس طرح ان خطرناک جراثیم سے انسان مختلف قسم کی خطرناک بیماریوں میں مبتلا ہو سکتا ہے۔ اس لئے سختی کے ساتھ حکم دیا گیا کہ برتن کو سات بار دھویا جائے بلکہ پہلی بار مٹی کے ساتھ صاف کیا جائے۔ تاکہ جراثیم کے اثرات سے محفوظ رہا جاسکے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ا صفحہ ۵۵۲)

۴۹۱ - (۲) وَعَنْهُ، قَالَ: قَامَ اَعْرَابِيٌّ، فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ . فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: «دَعُوْهُ وَاَهْرِيْقُوْا عَلٰى بَوْلِهِ سَجْلًا مِّنْ مَّاءٍ - اَوْ ذَنُوْبًا مِّنْ مَّاءٍ - فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ

مُبَشِّرِيْنَ، وَلَمْ تُبْعَثُوْا مُعَسِّرِيْنَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۴۹۱: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی کھڑا ہوا اور اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگوں نے اس کو بُرا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر پانی کا مشکیزہ یا بڑا ڈول بہاؤ۔ تم کو اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تم (لوگوں پر) آسانی کرو اور تم کو مُشقت میں ڈالنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا (بخاری)

۴۹۲ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ، فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ. فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: مَهْ مَهْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُزْرِمُوْهُ، دَعُوْهُ». فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ: «إِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِّنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَالْقَذَرِ؛ إِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللّٰهِ، وَالصَّلَاةِ، وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ». أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ: وَأَمَرَ رَجُلًا مِّنَ الْقَوْمِ، فَجَاءَ بِدَلْوٍ مِّنْ مَّاءٍ، فَسَنَّهُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اچانک مسجد میں ایک دیہاتی شخص آیا۔ اس نے کھڑے ہو کر مسجد میں پیشاب کرنا شروع کر دیا۔ صحابہ کرامؓ نے اس سے کہا' رک جاؤ! رک جاؤ! (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے پیشاب کو نہ روکو۔ اس کو (اس کی حالت پر) چھوڑ دو۔ صحابہ کرامؓ نے اس کو (اس کے حال پر) چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اس سے کہا کہ یہ مساجد پیشاب پاخانہ وغیرہ کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ مساجد تو بس اللہ کا ذکر کرنے' نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کے لئے ہیں یا جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے صحابہ کرامؓ میں سے ایک شخص کو حکم دیا۔ وہ پانی کا ڈول' لایا اور اس کو اس پر گرا دیا (بخاری' مسلم)

۴۹۳ - (۴) وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَاءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۳: اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال دریافت کیا۔ اس نے (آپ کی خدمت میں) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں کہ جب ہم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ کیا کرے؟ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کا کپڑا حیض کے خون سے آلودہ ہو جائے تو وہ اس کو ناخنوں کے ساتھ کھرچے۔ بعد

ازاں اس پر پانی کے چھینٹے مارے (یعنی پانی کے ساتھ صاف کرے) پھر اس میں نماز ادا کرے (بخاری، مسلم)

٤٩٤ - (٥) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ. فَقَالَتْ: كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوْبِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۴: سلیمان بن یسارؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں دریافت کیا (جب) کپڑا (اس سے) ملوث ہو جائے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو دھویا کرتی تھی۔ آپؐ (وہی کپڑا پہن کر) نماز کے لیئے نکلتے اور دھونے کا نشان آپ کے کپڑے میں نظر آتا تھا (بخاری، مسلم)

٤٩٥ - (٦) وَعَنِ الْأَسْوَدِ وَهَمَّامٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۵: اسودؒ اور ہمامؒ سے روایت ہے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کو کھرچتی تھی۔ (مسلم)

٤٩٦ - (٧) وَبِرِوَايَةِ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، وَفِيْهِ: ثُمَّ يُصَلِّيْ فِيْهِ.

۴۹۶: اور علقمہ اور اسودؒ سے ایک روایت ہے وہ عائشہؓ سے اسی طرح بیان کرتے ہیں اور اس میں ذکر ہے کہ بعد ازاں آپؐ اس میں نماز ادا کرتے تھے۔

٤٩٧ - (٨) وَعَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَّهَا صَغِيْرٍ لَّمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حِجْرِهِ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ، وَلَمْ يَغْسِلْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۷: اُمِّ قیس بن بنتِ محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ اس نے اپنے ننھے بیٹے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں دیا جو کھاتا پیتا نہ تھا۔ اس نے آپؐ کے کپڑوں پر پیشاب کر دیا۔ آپؐ نے پانی منگوایا۔ اس کے ساتھ اپنے کپڑوں پر چھینٹے مارے اور کپڑوں کو نہ دھویا (بخاری، مسلم)

وضاحت: جو بچہ صرف دودھ پر اکتفا کرتا ہے، اگر وہ کپڑوں پر پیشاب کر دے تو کپڑوں پر صرف چھینٹے مارنا کافی ہیں اور جو بچہ دودھ کے علاوہ دوسری خوراک بھی کھاتا ہے تو اس کے پیشاب کرنے سے کپڑا دھونا پڑے گا البتہ اگر بچی صرف دودھ پینے پر اکتفا کرتی ہے تو اس کے پیشاب سے کپڑوں کو دھونا پڑے گا۔ اس فرق کی وضاحت آئندہ حدیث نمبر ۵۰۱-۵۰۲ میں ملاحظہ فرمائیں (واللہ اعلم)

٤٩٨ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۴۹۸: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب چمڑے کو رنگا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: ہر حیوان کا چمڑا خواہ اس کا گوشت کھانا جائز ہے یا نہیں' رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے خواہ حیوان مر چکا ہے البتہ خنزیر کا چمڑا مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ نجسُ العین ہے۔ خیال رہے کہ دباغت سے مقصود ناپاک رطوبتوں کو کیمیکل وغیرہ کے ساتھ زائل کرنا ہے۔ ملاحظہ ہو (التعلیق جلد ا صفحہ ۱۱۸' سُبُل السلام جلد ا صفحہ ۳۰)

٤٩٩ - (١٠) وَعَنْهُ، قَالَ: تُصُدِّقَ عَلٰى مَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ بِشَاةٍ، فَمَاتَتْ، فَمَرَّ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «هَلَّا أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوْهُ، فَانْتَفَعْتُمْ بِهٖ!»، فَقَالُوْا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: «إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۴۹۹: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی (جانب سے آزاد کردہ) لونڈی پر ایک بکری کا صدقہ کیا گیا' بکری فوت ہو گئی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس بکری کے پاس سے گزرے۔ آپؐ نے فرمایا' تم نے اس کا چمڑا کیوں نہیں اتارا؟ تم اس کی دباغت کرتے اور اس سے فائدہ حاصل کرتے۔ انہوں نے کہا کہ بکری مردہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کا صرف (گوشت) کھانا ہی حرام ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ موت کا اثر صرف گوشت پر واقع ہوتا ہے' اس کا کھانا حرام ہو جاتا ہے اور اس کا چمڑا رنگنے سے پاک ہو جاتا ہے نیز معلوم ہوا کہ مردہ جانور کی کھال کے بال' سینگ اور دانت وغیرہ سے فائدہ اٹھانا جائز ہے' اس لئے کہ ان میں زندگی نہیں ہوتی۔ حیوان کے مرنے سے یہ چیزیں ناپاک نہیں ہوتیں اسی لئے ہاتھی دانت کے استعمال اور اس کے تجارت کی اجازت ہے (مرعات جلد ا صفحہ ۵۶۲)

٥٠٠ - (١١) وَعَنْ سَوْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ، فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ، ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيْهِ حَتّٰى صَارَ شَنًّا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۰۰: سودہ رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ ہم نے اس کی کھال کو رنگ لیا بعد ازاں ہم اس میں نبیذ بناتے رہے یہاں تک کہ وہ خراب ہو گئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٠١ - (١٢) عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ

عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، فِي حِجْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَبَالَ عَلَىٰ ثَوْبِهِ. فَقُلْتُ: اِلْبَسْ ثَوْباً، وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهُ، قَالَ: «اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْاُنْثٰى، وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

دوسری فصل

۵۰۱: لبابہ بنتِ حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں تھے۔ انہوں نے آپؐ کے تہ بند پر پیشاب کر دیا۔ میں نے عرض کیا کہ آپؐ دوسرا کپڑا پہن لیں اور اپنا تہ بند مجھے دے دیں تاکہ میں اس کو دھو ڈالوں۔ آپؐ نے فرمایا' لڑکی کے پیشاب سے (کپڑے کو) دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جائیں (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

۵۰۲ - (۱۳) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِأَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ، عَنْ أَبِي السَّمْحِ، قَالَ: «يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ».

۵۰۲: ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ابوالسمح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بیان کیا کہ لڑکی کے پیشاب سے دھویا جائے اور لڑکے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جائیں۔

۵۰۳ - (۱٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذٰى، فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

وَلِابْنِ مَاجَهْ مَعْنَاهُ.

۵۰۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص اپنے جوتے کے ساتھ گندگی پر چلتا ہے تو مٹی جوتے کو پاک کر دیتی ہے (ابوداؤد) اور ابنِ ماجہ میں اس کا معنیٰ مذکور ہے۔

وضاحت: ابنِ ماجہ کی روایت کی سند میں ابراہیم بن اسمٰعیل یشکری راوی مجہولُ الحال ہے۔ اگر جوتے یا موزے کو نجاست لگ جائے خواہ وہ نجاست کثیف ہو یا رقیق تر ہو' خشک زمین پر رگڑنے سے جوتا یا موزہ پاک ہو جاتا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۰' مرعات جلد ا صفحہ ۵۶۵)

۵۰٤ - (۱۵) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيْلُ ذَيْلِيْ، وَأَمْشِيْ فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ. قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَقَالَا: الْمَرْأَةُ أُمُّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

۵۰۴: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے ایک عورت نے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی چادر کے کنارے کو ناپاک جگہ میں نیچے کر کے چل لیا کروں؟ اُمّ سَلَمہؓ نے جواب دیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اس کو اس کے بعد والی جگہ پاک بنا دے گی (مالک' احمد' ترمذی' ابوداؤد' دارمی) ابوداؤد اور دارمی بیان کرتے ہیں کہ دریافت کرنے والی عورت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی اُمّ ولد ہے۔

۵۰۵ - (۱۶) وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْ كَرِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَىٰ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۵۰۵: مِقدام بن معدِی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کے چمڑے کو پہننے اور ان پر سوار ہونے سے روک دیا ہے (ابوداؤد' نسائی)

۵۰۶ - (۱۷) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ بْنِ اُسَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ، رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ: اَنْ تُفْتَرَشَ.

۵۰۶: ابو المليح بن اُسامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے درندوں کے چمڑوں (کو پہننے) سے منع کیا (احمد' ابوداؤد' نسائی) ترمذی اور دارمی کی روایت میں اضافہ ہے کہ چمڑوں کو بچھایا جائے (اس سے بھی منع کیا ہے)

۵۰۷ - (۱۸) وَعَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ، اَنَّهٗ كَرِهَ ثَمَنَ جُلُوْدِ السِّبَاعِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ [كِتَابِ] اللِّبَاسِ. [بِلَفْظِ: كَرِهَ جُلُوْدَ السِّبَاعِ] وَسَنَدُهٗ جَيِّدٌ .

۵۰۷: اور ابوالمليح بن اُسامہ سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے درندوں کے چمڑوں کی قیمت کو مکروہ قرار دیا ہے (ترمذی کتاب اللباس) ترمذی میں یہ لفظ ہیں کہ درندوں کے چمڑوں کو مکروہ قرار دیا۔ اس حدیث کی سند جیّد درجہ کی ہے۔

۵۰۸ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: «اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ، وَّلَا عَصَبٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۰۸: عبداللہ بن عُکیم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہمارے پاس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب آیا (جس میں تحریر کیا گیا تھا) کہ تم مردار کے چمڑے اور پٹھوں سے فائدہ حاصل نہ کرو۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث سے مقصود یہ ہے کہ مردار کے اس چمڑے سے فائدہ نہ اٹھایا جائے جو رنگا ہوا نہیں ہے (اہاب) اس چمڑے کو کہتے ہیں جو رنگا ہوا نہیں جو رنگا جاچکا ہے اس سے فائدہ اٹھانا درست ہے جیسا کہ سابقہ حدیث میں اس کی وضاحت گزر چکی ہے اور پٹھوں میں چونکہ زندگی ہوتی ہے اس لئے جیسا کہ مردار کے گوشت سے فائدہ اٹھانا ناجائز ہے' اس کے پٹھوں سے بھی فائدہ حاصل کرنا ناجائز ہے۔ اس حدیث کی سند اور متن میں اضطراب پایا جاتا ہے تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔ (تلخیص الجبیر صفحہ ۱۶'۱۷)

۵۰۹ - (۲۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ اَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ اِذَا دُبِغَتْ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۰۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مردہ جانوروں کے چمڑوں کو جب رنگ لیا جائے تو ان سے فائدہ اٹھایا جائے (مالک' ابوداؤد)

۵۱۰ - (۲۱) **وَعَنْ** مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِّثْلَ الْحِمَارِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ اَخَذْتُمْ اِهَابَهَا». قَالُوْا: اِنَّهَا مَيْتَةٌ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ قریش (قبیلہ) کے کچھ لوگ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے۔ وہ گدھے کی طرح اپنی (مردہ) بکری کو کھینچ کر لے جارہے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا' کاش تم اس کا چمڑا اتار لیتے۔ انہوں نے کہا' وہ تو مُردہ ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کے چمڑے کو پانی اور کیکر کا چھلکا پاک بنا دیں گے (احمد' ابوداؤد)

۵۱۱ - (۲۲) **وَعَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ، فَاِذَا قِرْبَةٌ مُّعَلَّقَةٌ، فَسَاَلَ الْمَاءَ. فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّهَا مَيْتَةٌ . فَقَالَ: «دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۵۱۱: سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں ایک گھر میں تشریف لائے۔ وہاں (پانی کا) مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ آپؐ نے پانی طلب کیا۔ انہوں نے بتایا کہ اے اللہ کے رسول! مشکیزہ مردار کے (رنگے ہوئے) چمڑے سے ہے۔ آپؐ نے فرمایا' دباغت نے اس کو پاک کر دیا ہے (احمد' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۱۲ - (۲۳) **عَنِ** امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ

اللهِ! إِنَّ لَنا طَرِيقاً إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتِنَةً ، فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا؟ فَقَالَ : «أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟» قُلْتُ : بَلَى . قَالَ : «فَهٰذِهِ بِهٰذِهِ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ .

تیسری فصل

۵۱۲: بنو عبدالاشہل (قبیلہ) کی ایک عورت سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارا مسجد کی طرف جانے والا راستہ نجاست والا ہے۔ جب بارش برسے تو ہم کیا کریں؟ وہ کہتی ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کے بعد اس سے زیادہ پاکیزہ راستہ نہیں ہے؟ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ اس کے مقابلہ میں ہے (ابوداؤد)

وضاحت: جب پاک راستہ موجود ہے تو نجاست والے راستے پر جانے سے احتراز کرنا چاہئے (واللہ اعلم)

۵۱۳ ـ (۲٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قَالَ : كُنَّا نُصَلِّيْ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنَ الْمَوْطِيءِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۱۳: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور نجاست کی جگہ کو پامال کرنے سے (پاؤں کو) دھوتے نہیں تھے (ترمذی)

٥١٤ ـ (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ : كَانَتِ الْكِلَابُ تُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، فَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرُشُّوْنَ شَيْئاً مِّنْ ذٰلِكَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۵۱۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کتے مسجد میں آتے جاتے تھے۔ صحابہ کرامؓ کتوں کے آنے جانے کی وجہ سے (مسجد میں) پانی نہیں گراتے تھے (بخاری)

وضاحت: زندہ کتے کے نجس ہونے کی دلیل نہیں بشرطیکہ اس کے بدن پر کوئی نجاست نہ ہو (واللہ اعلم)

٥١٥ ـ (٢٦) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ [بْنِ عَازِبٍ] رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ» .

۵۱۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس جانور کا گوشت کھانا حلال ہے اس کے پیشاب کا کچھ حرج نہیں (یعنی وہ پاک ہے)(دار قطنی)

٥١٦ ـ (٢٧) وَفِيْ رِوَايَةِ جَابِرٍ، قَالَ : «مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ

۵۱۶: اور جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے پیشاب میں کچھ حرج نہیں (احمد' دار قطنی)

وضاحت: دونوں حدیثیں ضعیف ہیں۔ پہلی حدیث میں سوار راوی ضعیف ہے۔ جابرؓ سے مروی حدیث مسند احمد میں نہیں ہے' دار قطنی کی روایت کی سند میں عمرو بن حُصَین اور یحییٰ بن علاء راوی متروک ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۵۲ جلد۴ صفحہ ۳۹۷' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۵۵' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۵۹)

(۹) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

(موزوں پر مسح کرنے کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۱۷ - (۱) عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَلِيَّ بْنَ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَيَوْماً وَّلَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۱۷: شُریح بن ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ سے موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لئے تین دن اور تین راتیں اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کا عرصہ مقرر کیا ہے (مسلم)

۵۱۸ - (۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ غَزَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ. قَالَ الْمُغِيْرَةُ: فَتَبَرَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْغَائِطِ ، فَحَمَلْتُ مَعَهُ اِدَاوَةً قَبْلَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا رَجَعَ اَخَذْتُ اُهْرِيْقُ عَلَى يَدَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ، وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِّنْ صُوْفٍ، ذَهَبَ يَحْسُرُ عَنْ ذِرَاعَيْهِ، فَضَاقَ كُمُّ الْجُبَّةِ، فَاَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْجُبَّةِ، وَاَلْقَى الْجُبَّةَ عَلَى مَنْكِبَيْهِ، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ مَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى الْعِمَامَةِ، ثُمَّ اَهْوَيْتُ ، لِاَنْزِعَ خُفَّيْهِ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا فَاِنِّي اَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ» فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ رَكِبَ وَرَكِبْتُ، فَانْتَهَيْنَا اِلَى الْقَوْمِ، وَقَدْ قَامُوْا اِلَى الصَّلَاةِ، وَيُصَلِّيْ بِهِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً، فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ، ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ، فَاَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ اِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ مَعَهُ. فَلَمَّا سَلَّمَ، قَامَ النَّبِيُّ ﷺ، وَقُمْتُ مَعَهُ، فَرَكَعْنَا الرَّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَتْنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۱۸: مُغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ جنگِ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ مغیرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کے لئے فجر

کی نماز سے قبل کھلے میدان کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے آپؐ کے ساتھ (پانی سے بھرا) لوٹا اٹھایا۔ جب آپؐ واپس آئے تو میں نے آپؐ کے ہاتھوں پر لوٹے سے پانی ڈالا۔ آپؐ نے اپنے ہاتھوں اور چہرے کو دھویا۔ آپؐ نے اونی کوٹ پہن رکھا تھا (اس لئے) آپؐ نے اپنے بازوؤں سے کپڑا ہٹانا چاہا لیکن کوٹ کی آستینیں تنگ ہونے کی وجہ سے آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو کوٹ کے نیچے سے نکالا اور کوٹ کو اپنے کندھوں پر رکھا اور اپنے بازوؤں کو دھویا۔ پھر اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا بعد ازاں میں جھکا تاکہ آپؐ کے (پاؤں سے) موزے اتاروں۔ آپؐ نے فرمایا' انہیں رہنے دیجئے اس لئے کہ میں نے ان کو جب (پاؤں میں) ڈالا تھا تو پاؤں پاک تھے۔ آپؐ نے ان پر مسح کیا بعد ازاں آپؐ سوار ہوئے اور میں بھی سوار ہوا اور ہم رفقاء کے ہاں پہنچے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے اور عبدالرحمان بن عوف امامت کرا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو محسوس کیا تو وہ پیچھے آنے لگے۔ آپؐ نے ان کی طرف اشارہ کیا (کہ وہ اپنی حالت پر قائم رہیں) چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی اقتداء میں ایک رکعت ادا کی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور میں (بھی) آپؐ کے ساتھ کھڑا ہوا تو ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے رہ گئی تھی۔ (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥١٩ ـ (٣) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: اَنَّهٗ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ، وَلِلْمُقِيْمِ يَوْماً وَّلَيْلَةً، اِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ اَنْ يَّمْسَحَ عَلَيْهِمَا، رَوَاهُ الْأَثْرَمُ فِيْ «سُنَنِهٖ»، وَابْنُ خُزَيْمَةَ، وَالدَّارَقُطْنِيُّ. وَقَالَ الْخَطَّابِيُّ: هُوَ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ، هٰكَذَا فِيْ «الْمُنْتَقٰى»

دوسری فصل

۵۱۹: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے مسافر کو تین دن اور تین رات اور مقیم کو ایک دن اور ایک رات کی رخصت عطا کی بشرطیکہ اس نے وضو کر کے موزے پہنے ہوں کہ وہ ان پر مسح کرے۔ (سنن اثرم' ابن خزیمہ' دار قطنی) امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح سند والی ہے۔ "اَلْمُنْتَقٰی" میں اسی طرح ہے۔

٥٢٠ ـ (٤) **وَعَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْراً اَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ ، وَّلٰكِنْ مِّنْ غَائِطٍ وَّبَوْلٍ وَّنَوْمٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

۵۲۰: صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم سفر میں ہوتے تو رسولؐ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم فرماتے کہ ہم تین دن اور تین رات اپنے موزوں کو نہ اُتاریں البتہ جنابت سے (اتاریں) جبکہ پاخانہ' پیشاب اور نیند سے نہ اتاریں (ترمذی' نسائی)

۵۲۱ - (۵) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ مَعْلُوْلٌ. وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ وَمُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ، فَقَالَا: لَيْسَ بِصَحِيْحٍ. وَكَذَا ضَعَّفَهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۵۲۱: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جنگِ تبوک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو کرایا۔ آپؐ نے موزے کے اوپر اور نیچے مسح کیا (ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے ذکر کیا کہ یہ حدیث علّت والی ہے اور میں نے ابوزُرعہؒ اور امام بُخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا' یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اسی طرح ابوداؤد نے بھی اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: رجاء راوی کا کاتب مغیرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے (مرعات جلد۱ صفحہ ۵۸۱)

۵۲۲ - (۶) **وَعَنْهُ،** أَنَّهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلٰى ظَاهِرِهِمَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ.

۵۲۲: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ دونوں موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)

۵۲۳ - (۷) **وَعَنْهُ،** قَالَ: تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۲۳: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور جرابوں پر جوتوں کے ساتھ مسح کیا (احمد' ترمذی' ابوداؤد اور ابنِ ماجہ)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں کے اوپر جوتے پہن رکھے تھے۔ آپؐ نے جرابوں اور جوتوں دونوں پر مسح کیا ہے۔ جرابوں پر آپ کا مسح قصداً" تھا۔ خیال رہے کہ جراب موٹی ہو یا باریک' روئی سے بنی ہوئی یا اون سے بنی ہوئی ہو سب پر مسح جائز ہے۔ اس لئے کہ حدیث مطلق ہے' اس میں کچھ قید نہیں ہے اور حدیث صحیح ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٢٤ - (٨) عَنِ الْمُغِيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْخُفَّيْنِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! نَسِيْتَ ؟ قَالَ: «بَلْ اَنْتَ نَسِيْتَ؛ بِهٰذَا اَمَرَنِيْ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ

تیسری فصل

۵۲۴: مُغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں موزوں پر مسح کیا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بلکہ تو بھول گیا ہے' میرے رب نے مجھے اس بات کا حکم دیا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکیر بن عامر بجلی راوی متروکُ الحدیث ہے۔

(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۳۵' مرعات جلدا صفحہ ۵۸۳)

٥٢٥ - (٩) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّيْنُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ اَسْفَلُ الْخُفِّ اَوْلٰى بِالْمَسْحِ مِنْ اَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلٰى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَلِلدَّارِمِيِّ مَعْنَاهُ.

۵۲۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اگر دین رائے اور قیاس کے مطابق ہوتا تو موزوں کا نچلا حصّہ اس کے اوپر کے حصّہ سے زیادہ مناسب تھا کہ اس کا مسح کیا جائے جب کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپؐ موزوں کے اوپر کے حصہ پر مسح کرتے تھے (ابوداؤد) دارمی میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے۔

(۱۰) بَابُ التَّيَمُّمِ

(تیمّم کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۵۲٦ - (۱) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فُضِّلْنَا عَلَى النَّاسِ بِثَلَاثٍ: جُعِلَتْ صُفُوْفُنَا كَصُفُوْفِ الْمَلَائِكَةِ، وَجُعِلَتْ لَنَا الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِداً، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُوْراً إِذَا لَمْ نَجِدِ الْمَاءَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۲٦: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیں (دیگر) تمام لوگوں پر تین فضیلتیں حاصل ہیں۔ ہماری نماز کی صفیں فرشتوں کی صفوں کی مانند ہیں اور ہمارے لئے تمام زمین مسجد بنا دی گئی ہے اور زمین کی مٹی ہمارے لئے وضو کے قائم مقام ہے جب ہم (وضو کے لئے) پانی نہ پائیں (مسلم)

۵۲۷ - (۲) وَعَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَصَلَّى بِالنَّاسِ، فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلَاتِهِ، إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، فَقَالَ: «مَا مَنَعَكَ يَا فُلَانُ! اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟» قَالَ: اَصَابَتْنِيْ جَنَابَةٌ، وَلَا مَاءَ. قَالَ: «عَلَيْكَ بِالصَّعِيْدِ، فَإِنَّهُ يَكْفِيْكَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۲۷: عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سفر میں تھے۔ آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ایک شخص کو پایا جو (لوگوں سے) الگ تھا' وہ لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ نماز ادا کرنے سے کس نے روکا تھا؟ اس نے جواب دیا' میں جنبی ہو گیا اور (غسل کے لیے) پانی نہیں تھا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھ پر لازم تھا کہ تو مٹی کے ساتھ تیمّم کرے وہ تیرے لئے کافی ہے (بخاری' مسلم)

۵۲۸ - (۳) وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ، فَقَالَ: اِنِّیْ اَجْنَبْتُ فَلَمْ اُصِبِ الْمَاءَ، فَقَالَ عَمَّارٌ لِعُمَرَ: اَمَا تَذْكُرُ اَنَّا كُنَّا فِیْ سَفَرٍ اَنَا وَاَنْتَ؟ فَاَمَّا اَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَاَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ ﷺ. فَقَالَ: «اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْكَ هٰكَذَا» فَضَرَبَ النَّبِیُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الْاَرْضَ وَنَفَخَ فِيْهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ. وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ، وَفِيْهِ: قَالَ: «اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ الْاَرْضَ. ثُمَّ تَنْفُخَ، ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ».

۵۲۸: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں جنبی ہو گیا اور مجھے پانی نہ مل سکا۔ اس نے عمرؓ سے کہا' آپ کو یاد ہو گا کہ میں اور آپ سفر میں تھے (ہم دونوں جنبی ہو گئے) آپ نے تو نماز ادا نہ کی۔ میں مٹی میں لیٹ گیا اور نماز ادا کر لی۔ میں نے اس واقعہ کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' تجھے اس طرح (کرنا) کافی تھا (چنانچہ) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک ماری۔ ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیرا (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور اس میں ذکر ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تجھے کافی تھا کہ تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارتا پھر ان میں پھونک مارتا بعد ازاں ان کے ساتھ اپنے چہرے اور اپنی ہتھیلیوں کا مسح کرتا۔

۵۲۹ - (٤) وَعَنْ اَبِی الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ يَبُوْلُ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَیَّ حَتّٰی قَامَ اِلٰی جِدَارٍ، فَحَتَّهُ بِعَصًی كَانَتْ مَعَهُ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَی الْجِدَارِ، فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ. وَلَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِیْ: «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِیْ: «كِتَابِ الْحُمَيْدِیِّ»؛ وَلٰكِنْ ذَكَرَهُ فِیْ: «شَرْحِ السُّنَّةِ» قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۵۲۹: ابوالجہیم بن حارث بن رمۃؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا' آپؐ پیشاب کر رہے تھے۔ میں نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے مجھے جواب نہ دیا بلکہ آپؐ دیوار کی جانب گئے' آپؐ نے دیوار کو اپنی لاٹھی کے ساتھ کریدا بعد ازاں آپ نے دونوں ہتھیلیوں کو دیوار پر رکھا اور اپنے چہرے اور بازوؤں کا مسح کیا بعد ازاں میرے سلام کا جواب دیا (امام بغویؒ کہتے ہیں) میں نے اس حدیث کو بخاری' مسلم اور کتابُ الحمیدی میں نہیں پایا البتہ شرحُ السُّنّۃ (کے مؤلف) نے اس کا ذکر کیا ہے اور بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی متہم با لکذب ہے اور ابو الحویرث راوی ضعیف ہے مزید برآں اس حدیث میں دونوں بازوؤں کے مسح کا ذکر صحیح نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۵)
صاحبُ المرعات نے بیان کیا ہے کہ اصل حدیث تو بخاری' مسلم کی ہے لیکن ان کی روایت میں بازوؤں کے مسح کا ذکر نہیں ہے' نہ لاٹھی کے ساتھ دیوار کریدنے کا ذکر ہے اور نہ ہی یہ ذکر ہے کہ جب آپؐ پیشاب کر رہے تھے تو

اس وقت ابوالجہیم نے آپؐ پر سلام کہا (مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۹۱)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۳۰ - (۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِنَّ الصَّعِیْدَ الطَّیِّبَ وَضُوْءُ الْمُسْلِمِ، وَاِنْ لَمْ یَجِدِ الْمَآءَ عَشْرَ سِنِیْنَ. فَاِذَا وَجَدَ الْمَآءَ فَلْیُمِسَّہٗ بَشَرَہٗ. فَاِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ». رَوَاہُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْدَاوٗدَ.

وَرَوَی النَّسَائِیُّ نَحْوَہٗ اِلٰی قَوْلِہٖ: «عَشْرَ سِنِیْنَ».

دوسری فصل

۵۳۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پاک مٹی مسلمان کا وضو ہے اگرچہ اسے دس سال پانی دستیاب نہ ہو۔ جب پانی دستیاب ہو تو (اسے) اپنے جسم کو پہنچائے' یہ بہتر ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد) امام نسائیؒ نے اس کے مثل "دس سال" کے الفاظ تک بیان کیا ہے۔

وضاحت: جس طرح آدمی وضو کے ٹوٹنے تک ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے اسی طرح تیمّم کے ساتھ بھی جب تک وضو نہ ٹوٹے ایک سے زیادہ نمازیں ادا کر سکتا ہے گویا کہ تیمّم وضو کا مطلق بدل ہے (واللہ اعلم)

۵۳۱ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: خَرَجْنَا فِیْ سَفَرٍ، فَاَصَابَ رَجُلًا مِّنَّا حَجَرٌ فَشَجَّہٗ فِیْ رَاْسِہٖ، فَاحْتَلَمَ، فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ: ھَلْ تَجِدُوْنَ لِیْ رُخْصَۃً فِی التَّیَمُّمِ؟ قَالُوْا: مَا نَجِدُ لَکَ رُخْصَۃً وَاَنْتَ تَقْدِرُ عَلَی الْمَآءِ. فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ. فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اُخْبِرَ بِذٰلِکَ. قَالَ: «قَتَلُوْہُ، قَتَلَھُمُ اللّٰہُ، اَلَا سَاَلُوْا اِذْ لَمْ یَعْلَمُوْا! فَاِنَّمَا شِفَاءُ الْعِیِّ السُّؤَالُ، اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْہِ اَنْ یَّتَیَمَّمَ، وَیَعْصِبَ عَلٰی جُرْحِہٖ خِرْقَۃً، ثُمَّ یَمْسَحَ عَلَیْھَا، وَیَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِہٖ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۵۳۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سفر میں نکلے۔ ہم میں سے ایک شخص کے سر پر پتھر لگا جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا پس (رات کو) وہ محتلم ہو گیا۔ اس نے اپنے رفقاء سے دریافت کیا' بھلا مجھے تیمم کرنے کی اجازت ہے؟ انہوں نے جواب دیا' ہم تیرے لئے رخصت نہیں پاتے جب کہ تو پانی پر قادر ہے۔ (چنانچہ) اس نے غسل کیا (جس سے) وہ فوت ہو گیا۔ جب ہم (واپس) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور آپؐ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ آپؐ نے فرمایا' انہوں نے اس کو موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ اللہ کی ان

پر لعنت ہو' انہوں نے کیوں نہ دریافت کیا جب ان کو علم نہ تھا۔ جہالت کا علاج دریافت کرنا ہے' اس کے لئے تیمم کافی تھا اور وہ اپنے زخم پر پٹی باندھتا پھر اس پر مسح کرتا اور باقی جسم کا غسل کرتا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زبیر بن خریق راوی لین الحدیث ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۶۸' مرعات جلد ۱ صفحہ ۵۹۴)

۵۳۲ - (۷) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۵۳۲: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے انہوں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔

وضاحت: علامہ ناصر الدین البانی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے البتہ امام اوزاعیؒ کے استاد کا تعین نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۱۶۶)

۵۳۳ - (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِيْ سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ، فَتَيَمَّمَا صَعِيْداً طَيِّباً، فَصَلَّيَا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ، فَاَعَادَ اَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوْءٍ، وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ. ثُمَّ اَتَيَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَا ذٰلِكَ. فَقَالَ لِلَّذِيْ لَمْ يُعِدْ: «أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَاَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ». وَقَالَ لِلَّذِيْ تَوَضَّأَ وَاَعَادَ: «لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۵۳۳: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دو شخص سفر میں نکلے' نماز کا وقت آگیا لیکن ان دونوں کے پاس پانی نہ تھا ان دونوں نے پاک مٹی کے ساتھ تیمم کیا اور نماز ادا کر لی بعد ازاں انہوں نے نماز کے وقت پانی پایا۔ ایک شخص نے وضو کرکے نماز کو دوبارہ ادا کیا اور دوسرے نے نماز کو نہ لوٹایا بعد ازاں وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے (آپؐ سے) اس کا تذکرہ کیا۔ آپؐ نے اس شخص سے کہا جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا کہ تو نے سُنّت کی موافقت کی ہے تیری نماز تیرے لئے کافی ہے اور جس نے وضو کرکے نماز کا اعادہ کیا تھا اس سے فرمایا کہ تجھے دوگنا ثواب ہے (ابوداؤد' دارمی) اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۵۳۴ - (۹) وَقَدْ رَوَىٰ هُوَ وَاَبُوْ دَاوُدَ اَيْضاً عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلاً.

۵۳۴: نسائی اور ابوداؤد نے اس حدیث کو عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۳۵ - (۱۰) **عَنْ** اَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلَ

النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَّحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۵۳۵: ابوالجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بئرِ جمل کی جانب سے تشریف لائے۔ آپؐ سے ایک شخص ملا۔ اس نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا۔ آپؐ دیوار کے پاس پہنچے۔ آپؐ نے اپنے چہرے اور اپنے ہاتھوں کا مسح کیا بعد ازاں اس کے سلام کا جواب دیا (بخاری، مسلم)

۵۳۶ - (۱۱) وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّعِيْدِ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ، ثُمَّ مَسَحُوا بِوُجُوْهِهِمْ مَسْحَةً وَّاحِدَةً، ثُمَّ عَادُوْا، فَضَرَبُوا بِأَكُفِّهِمُ الصَّعِيْدَ مَرَّةً أُخْرٰى، فَمَسَحُوا بِأَيْدِيْهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْآبَاطِ مِنْ بُطُوْنِ أَيْدِيْهِمْ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۵۳۶: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فجر کی نماز ادا کرنے کے لئے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تیمم کیا۔ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا۔ پھر اپنے چہرے کا ایک بار مسح کیا۔ پھر دوبارہ اپنی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا اور اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ (بازوؤں کا) کندھوں اور بازوؤں کے نیچے سے بغلوں تک کا مسح کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو اس طرح تیمم کرنے کا حکم دیا ہو (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ الْغُسْلِ الْمَسْنُوْنِ

(مسنون غسل کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۳۷ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا جَاءَ اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

پہلی فصل

۵۳۷: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز ادا کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ غسل کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرینہ ہے کہ اس حدیث میں امرِ استحبابِ مؤکدہ کے لئے ہے اور وجوب اصطلاحی معنوں میں نہیں ہے بلکہ تاکید کے معنوں میں ہے اس لئے غسل جمعہ کی فرضیت کا قول مرجوح ہے (واللہ اعلم)
مزید تفصیل کے لئے حدیث نمبر ۵۴۰ اور حدیث نمبر ۵۴۴ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۳۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُحْتَلِمٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۳۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن غسل کرنا ہر بالغ پر فرض ہے (بخاری' مسلم)

۵۳۹ - (۳) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِیْ كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا، يَغْسِلُ فِيْهِ رَاْسَهُ وَجَسَدَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۵۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ سات دنوں میں ایک دن غسل کرے۔ اس میں اپنے سَر اور جسم کو دھوئے۔
(بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

٥٤٠ ـ (٤) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ، وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۵۴۰: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ کافی ہے اور اچھا ہے اور جس شخص نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی' دارمی)

وضاحت: حسنؒ کا سمرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے جب کہ وہ مدلس ہے اور لفظ عن کے ساتھ روایت کر رہا ہے البتہ حدیث کے شواہد کثرت کے ساتھ ہیں اس لئے حدیث قوی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۸)

٥٤١ ـ (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَسَّلَ مَيِّتاً فَلْيَغْتَسِلْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه .

وَزَادَ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ: «وَمَنْ حَمَلَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ»

۵۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میّت کو غسل دیا اسے چاہیئے کہ وہ غسل کرے (ابن ماجہ) احمد' ترمذی اور ابوداؤد نے اضافہ کیا ہے کہ جو شخص جنازہ اٹھائے وہ وضو کرے۔

وضاحت: غُسلِ میّت کے بعد غسل کرنا مستحب ہے۔ دیگر دلائل کی بناء پر امر استحباب کے لیئے ہے۔ (احکام الجنائز علاّمہ ناصر الدین البانی صفحہ ۳۲)

٥٤٢ ـ (٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَيَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَمِنَ الْحِجَامَةِ، وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۵۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چار (قسم کے) غسل فرماتے تھے۔ جنابت سے' جمعہ کے روز' سینگی لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد (ابوداؤد)

٥٤٣ ـ (٧) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهُ اَسْلَمَ، فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ

يَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

۵۴۳: قیس بن عاصم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام لایا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پانی میں بیری (کے پتے) ڈال کر غسل کرنے کا حکم دیا (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٤٤ - (٨) عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: اِنَّ نَاساً مِّنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ جَاءُوْا فَقَالُوْا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ! أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا؛ وَلٰكِنَّهُ اَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِّمَنِ اغْتَسَلَ، وَمَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ. وَسَأُخْبِرُكُم كَيْفَ بَدْءُ الْغُسْلِ: كَانَ النَّاسُ مَجْهُوْدِيْنَ يَلْبَسُوْنَ الصُّوْفَ، وَيَعْمَلُوْنَ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ ، وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضَيِّقاً مُّقَارِبَ السَّقْفِ ، اِنَّمَا هُوَ عَرِيْشٌ ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ يَوْمٍ حَارٍ، وَعَرِقَ النَّاسُ فِيْ ذٰلِكَ الصُّوْفِ، حَتّٰى ثَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذٰى بِذٰلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً. فَلَمَّا وَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيَاحَ، قَالَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! اِذَا كَانَ هٰذَا الْيَوْمُ؛ فَاغْتَسِلُوْا، وَلْيَمَسَّ اَحَدُكُمْ اَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيْبِهِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَاءَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ، وَلَبِسُوْا غَيْرَ الصُّوْفِ ، وَكُفُوا الْعَمَلَ، وَوُسِّعَ مَسْجِدُهُمْ، وَذَهَبَ بَعْضُ الَّذِيْ كَانَ يُؤْذِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضاً مِنَ الْعَرَقِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

تیسری فصل

۵۴۴: عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عراق کے چند اشخاص ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے۔ ان سے کہا' اے ابنِ عباس! کیا آپ سمجھتے ہیں کہ جمعہ کے روز غسل واجب ہے؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا' البتہ غسل کرنا باعث پاکیزگی اور بہتر ہے اور جو شخص غسل نہ کرے اس پر غسل واجب بھی نہیں ہے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل کا آغاز کیسے ہوا۔ لوگ (فقرو فاقہ کی وجہ سے) مشقّت کی زندگی بسر کرتے تھے' اُونی لباس پہنتے تھے اور اپنی پیٹھوں پر (بوجھ اٹھانے کا) کام کرتے تھے اور ان کی مسجد تنگ تھی۔ اس کی چھت زمین کے قریب تھی بس وہ تو ایک کٹیا ہی تھی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے روز گرم دن میں نکلے اور لوگ اُونی لباس میں پسینے سے شرابور تھے اور اُن سے بدبودار ہوا کے جھونکے پھیل رہے تھے جس سے دوسرے کو اذیّت اُٹھانا پڑتی تھی۔ جب آپؐ نے ان متعفّن جھونکوں کو محسوس کیا تو آپؐ نے فرمایا' اے لوگو! جب یہ دن آئے تو غسل کرو اور تم میں سے ہر شخص جس قدر خوشبودار تیل عطروغیرہ مہیا کر سکتا ہے (بدن اور کپڑوں پر) چھڑکے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ بعد ازاں اللہ عزّوجل نے (انہیں) خوشحالی سے نوازا اور انہوں نے اُونی لباس کے علاوہ دوسرے لباس پہنے اور محنت مزدوری سے بھی تحفظ حاصل ہو گیا اور مسجدِ نبوی بھی وسیع ہو گئی اور پسینے کے بدبودار جھونکے جن سے ایک دوسرے کو اذیّت پہنچتی تھی وہ بھی ختم ہو گئے (ابوداؤد)

(۱۲) بَابُ الْحَيْضِ

(حیض کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۴۵ - (۱) عَنْ اَنَسٍ [بْنِ مَالِكٍ] رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ الْيَهُوْدَ كَانُوْا اِذَا حَاضَتِ الْمَرْاَةُ فِيْهِمْ لَمْ يُؤَاكِلُوْهَا ، وَلَمْ يُجَامِعُوْهُنَّ ، فِی الْبُيُوْتِ، فَسَاَلَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ ﷺ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ﴾ الآية. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِصْنَعُوْا كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّكَاحَ». فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْيَهُوْدَ. فَقَالُوْا: مَا يُرِيْدُ هٰذَا الرَّجُلُ اَنْ يَدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ. فَجَاءَ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ، فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْيَهُوْدَ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا، اَفَلَا نُجَامِعُهُنَّ؟ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا . فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ، فَاَرْسَلَ فِیْ آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَعَرَفَا اَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا . رواه مسلم.

پہلی فصل

۵۴۵: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہودیوں میں جب ان کی عورت حائضہ ہو جاتی تو وہ اس سے کھانا پینا نہیں رکھتے تھے اور گھروں میں ان سے میل جول نہیں رکھتے تھے۔ صحابہ کرامؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ چنانچہ اللہ تعالٰی نے یہ آیت نازل فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "لوگ آپؐ سے حیض کے بارے میں استفسار کرتے ہیں" آخر آیت تک۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ہر طرح کا ان سے فائدہ اٹھا سکتے ہو البتہ جماع نہیں کر سکتے۔ آپؐ کی یہ بات یہودیوں کو پہنچی۔ انہوں نے کہا' یہ شخص ہر معاملہ میں ہماری مخالفت کرتا ہے۔ چنانچہ اسید بن حضیر اور عبادہ بن بشر رضی اللہ عنہ آئے۔ انہوں نے کہا' اے اللہ کے رسول! یہودی اس قسم کی باتیں کرتے ہیں' کیا ہم (ان کی مخالفت کرتے ہوئے) حیض کے حالت میں بیویوں سے جماع نہ کرنے لگ جائیں؟ (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ متغیر ہو گیا یہاں تک کہ ہم نے سمجھا کہ آپؐ ان دونوں پر ناراض ہو گئے ہیں چنانچہ وہ (مزید ناراضگی سے بچتے ہوئے) باہر نکل گئے (جاتے ہوئے) انہیں ایک شخص سامنے سے ملا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دودھ کا ہدیہ لایا تھا۔ آپؐ نے ان کے پیچھے (قاصد) بھیجا (دونوں واپس آئے) آپؐ نے انہیں (دودھ) پلایا انہیں معلوم ہوا کہ آپؐ ان پر ناراض نہیں ہیں (مسلم)

٥٤٦ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَّاحِدٍ، وَكِلَانَا جُنُبٌ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے (جب کہ) ہم دونوں جنبی ہوتے۔ آپ مجھے حکم دیتے، میں تہ بند اوڑھ لیتی، آپؐ مجھ سے مباشرت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی۔ آپؐ اعتکاف میں ہوتے تو آپؐ اپنا سر مبارک میری طرف نکالتے، میں آپؐ کے سر کو دھوتی (حالانکہ) میں حیض والی ہوتی (بخاری، مسلم)

٥٤٧ - (٣) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ، فَيَشْرَبُ؛ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ، وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ؛ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں (پانی) پیتی بعد ازاں برتن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی۔ آپؐ میرے ہونٹوں کی جگہ پر اپنے ہونٹ رکھتے اور پانی پیتے اور میں (دانتوں کے ساتھ) ہڈی سے گوشت اتارتی جب کہ میں حائضہ ہوتی بعد ازاں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہڈی دے دیتی، آپؐ اپنے دانت میرے دانتوں کی جگہ پر رکھتے (مسلم)

٥٤٨ - (٤) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حِجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۴۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں ٹیک لگاتے اور قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری، مسلم)

٥٤٩ - (٥) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ: «نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ». فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ: «إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۴۹: عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ مجھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد سے مصلّٰی پکڑانے کو کہا۔ میں نے عرض کیا، میں حائضہ ہوں۔ آپؐ نے فرمایا، تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے (مسلم)

٥٥٠ - (٦) **وَعَنْ** مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مِرْطٍ، بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ، وَأَنَا حَائِضٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۵۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر میں نماز ادا کرتے۔ چادر کا کچھ حصّہ مجھ پر اور کچھ حصّہ آپؐ پر ہوتا جب کہ میں حائضہ ہوتی (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۵۵۱ - (۷) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَتٰی حَآئِضاً، اَوْ اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا، اَوْ کَاهِناً ؛ فَقَدْ کَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِیُّ وَفِیْ رِوَایَتِهِمَا: «فَصَدَّقَهٗ بِمَا یَقُوْلُ؛ فَقَدْ کَفَرَ».

وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ: لَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِیْثَ اِلَّا مِنْ حَدِیْثِ حَکِیْمِ نِ الْاَثْرَمِ، عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ، عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ.

دوسری فصل

۵۵۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے حائضہ سے جماع کیا یا بیوی کی دبر میں جماع کیا یا مستقبل کی باتیں بتانے والے کی تصدیق کی تو اس نے اس (کتاب و سُنّت) کے ساتھ کفر کیا جس کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا تھا (ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)
اور ان دونوں کی روایت میں ہے کہ اگر اس نے کاہن کی بات کی تصدیق کی تو اس نے کفر کیا۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ہم اس حدیث کو حکیم اثرمؒ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو تمیمہؒ سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

۵۵۲ - (۸) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا یَحِلُّ لِیْ مِنِ امْرَأَتِیْ وَهِیَ حَآئِضٌ؟ قَالَ: «مَا فَوْقَ الْاِزَارِ، وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذٰلِكَ اَفْضَلُ». رَوَاهُ رَزِیْنٌ. وَقَالَ مُحْیِی السُّنَّةِ: اِسْنَادُهٗ لَیْسَ بِقَوِیٍّ.

۵۵۲: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! جب میری بیوی حائضہ ہو تو میرے لئے (اس سے) کیا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا، تہ بند سے اوپر کا جسم (حلال ہے لیکن) اس سے بچنا افضل ہے (رزین) امام محیُ السُّنّہؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، بَقِیّہ بن ولید راوی مدلّس اور سعد اغطش راوی لینُ الحدیث ہے جب کہ عبدالرحمان بن عائذ نے معاذ راوی سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲، تہذیبُ الکمال جلد۴ صفحہ ۱۹۲، میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۳۱، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵، مرعات جلد۱ صفحہ ۶۱۳)

۵۵۳ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ بِأَهْلِهِ ، وَهِيَ حَائِضٌ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِيْنَارٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۵۵۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرے جب کہ وہ حائضہ ہے تو وہ نصف دینار صدقہ کرے۔
(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی' ابن ماجہ)

وضاحت: علاّمہ البانیؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۷۳)

۵۵۴ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ فَدِيْنَارٌ؛ وَإِذَا كَانَ دَمًا أَصْفَرَ ، فَنِصْفُ دِيْنَارٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۵۵۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جب خون سرخ رنگ کا ہو تو دینار اور جب زرد رنگ ہو تو آدھا دینار صدقہ کیا جائے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبدالکریم راوی کے ضعف پر اجماع ہے (الجرح والتعدیل جلد۶ صفحہ ۳۱' التاریخُ الکبیر جلد۶ صفحہ ۱۷۹۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۴۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۶۴۶' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۵۱۶' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۷۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۵۵ - (۱۱) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارَهَا، ثُمَّ شَأْنَكَ بِأَعْلَاهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا

تیسری فصل

۵۵۵: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جب میری عورت حائضہ ہو تو میرے لئے کیا حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وہ اپنے تہ بند کو مضبوط باندھے بعد ازاں تو اس کے اوپر کے حصّے کے ساتھ فائدہ حاصل کر (مالک' دارمی نے مرسل روایت کیا)

٥٥٦ - (١٢) وَعَنْ عَـائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَـا، قَـالَتْ: كُنْتُ إِذَا حِضْتُ نَـزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ، فَلَمْ نَقْرَبْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، وَلَمْ نَدْنُ مِنْهُ حَتّٰى نَطْهُرَ. رَوَاهُ اَبُـوْ دَاوُدَ.

۵۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں حائضہ ہوتی تو میں بستر سے اتر جاتی پھر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب نہ جاتیں جب تک پاک نہ ہو جاتیں (ابوداؤد)

وضاحت: علامہ البانی نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۱۷۴)

(۱۳) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ

(استحاضہ والی عورت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۵۷ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَبِيْ حُبَيْشٍ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ امْرَاَةٌ اُسْتَحَاضُ فَلَا اَطْهُرُ؛ اَفَاَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: «لَا، اِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَاِذَا اَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ، وَاِذَا اَدْبَرَتْ فَاغْسِلِيْ عَنْكِ الدَّمَ، ثُمَّ صَلِّيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حُبیش رضی اللہ عنہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ سے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں استحاضہ والی عورت ہوں' پاک نہیں ہوتی' کیا میں نماز ترک کر سکتی ہوں؟ آپؐ نے نفی میں جواب دیا اور فرمایا' یہ رگ (کا خون) ہے' حیض (کا خون) نہیں ہے جب تجھے حیض آنے لگے تو نماز ترک کر دینا اور جب ختم ہو جائے تو جسم کو خون سے صاف کر لینا پھر نماز ادا کرتے رہنا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۵۸ - (۲) وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَبِيْ حُبَيْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: «اِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَاِنَّهُ دَمٌ اَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَاِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَاَمْسِكِيْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَاِذَا كَانَ الْآخَرُ، فَتَوَضَّئِيْ وَصَلِّيْ، فَاِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۵۵۸: عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فاطمہ بنتِ ابی حُبیش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان

کو استحاضہ آتا تھا۔ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ جب حیض کا خون ہو تو وہ سیاہ رنگ کا ہوتا ہے' پہچانا جاتا ہے پس جب حیض کا خون ہو تو نماز سے رک جائیں اور جب دوسرا خون ہو تو وضو کر اور نماز ادا کر اس لئے کہ وہ رگ کا خون ہے (ابوداؤد)

۵۵۹ - (۳) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: «لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُّصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ، فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْدَاوُدَ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ.

۵۵۹: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک عورت کا خون بہتا رہتا تھا۔ اُمِّ سلمہؓ نے اس کے بارے میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ حاصل کیا۔ آپؐ نے فرمایا' اس بیماری کے لاحق ہونے سے قبل وہ مہینہ کی جن راتوں اور دنوں میں حیض والی ہوتی تھی اس گنتی کے مطابق ہر ماہ میں نماز ترک کرے جب یہ دن گزر جائیں تو غسل کرے اور کپڑے لپیٹ لے پھر نماز ادا کرے (مالک' ابوداؤد' دارمی) امام نسائیؒ نے اس کی ہم معنیٰ روایت ذکر کی ہے۔

۵۶۰ - (۴) **وَعَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهٖ - قَالَ: يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ: جَدُّ عَدِيٍّ اِسْمُهٗ دِيْنَارٌ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: «تَدَعُ الصَّلَاةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ، وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، وَتَصُوْمُ، وَتُصَلِّيْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ.

۵۶۰: عدی بن ثابت رحمہُ اللہ علیہ اپنے والد سے وہ عدی کے دادا سے بیان کرتے ہیں (یحیٰ بن معین کہتے ہیں کہ عدی کے دادا کا نام دینار ہے) وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے استحاضہ والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ جن دنوں وہ حیض والی رہتی ہے ان دنوں نماز ترک کرے بعد ازاں غسل کرے اور ہر نماز کے وقت وضو کرے اور روزہ رکھے اور نماز ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اگرچہ اس حدیث میں شریک اور ابو الیقظان راوی ضعیف ہیں لیکن عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث اس کی شاہد ہے جس کی سند بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے۔ اس سے اس حدیث کو تقویت مل رہی ہے (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد۹ صفحہ ۲۷۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۱' تذکرۃُ الحفّاظ جلد۱ صفحہ ۲۳۲' مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدین جلد۱ صفحہ ۱۷۶)

۵۶۱ - (۵) **وَعَنْ** حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اُسْتَحَاضُ

حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيْرَةً شَدِيْدَةً، فَمَا تَأْمُرُنِيْ فِيْهَا؟ قَدْ مَنَعَتْنِيَ الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ. قَالَ: «اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ ، فَاِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ». قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَتَلَجَّمِيْ» . قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ. قَالَ: «فَاتَّخِذِيْ ثَوْبًا» . قَالَتْ: هُوَ اَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ، اِنَّمَا اَثُجُّ ثَجًّا . فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَآمُرُكِ بِاَمْرَيْنِ، اَيَّهُمَا صَنَعْتِ اَجْزَاَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ ، وَاِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا ، فَاَنْتِ اَعْلَمُ». قَالَ لَهَا: «اِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِّنْ رَّكَضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحَيَّضِيْ سِتَّةَ اَيَّامٍ اَوْ سَبْعَةَ اَيَّامٍ فِيْ عِلْمِ اللهِ ، ثُمَّ اغْتَسِلِيْ، حَتّٰى اِذَا رَأَيْتِ اَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَاْتِ ؛ فَصَلِّيْ ثَلَاثًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، اَوْ اَرْبَعًا وَّعِشْرِيْنَ لَيْلَةً، وَاَيَّامَهَا ، وَصُوْمِيْ؛ فَاِنَّ ذٰلِكَ يُجْزِئُكِ. وَكَذٰلِكَ فَافْعَلِيْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيْضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ. مِيْقَاتَ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ. وَاِنْ قَوِيْتِ عَلٰى اَنْ تُؤَخِّرِيْنَ الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعَصْرَ ، فَتَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ: الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَتُؤَخِّرِيْنَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِيْنَ الْعِشَاءَ. ثُمَّ تَغْتَسِلِيْنَ وَتَجْمَعِيْنَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ؛ فَافْعَلِيْ. وَتَغْتَسِلِيْنَ مَعَ الْفَجْرِ فَافْعَلِيْ؛ وَصُوْمِيْ اِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذٰلِكَ». قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «وَهٰذَا اَعْجَبُ الْاَمْرَيْنِ اِلَيَّ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ؛ وَاَبُوْ دَاوُدَ؛ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۱۱: حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا تھی۔ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ میں آپؐ کو صورتِ حال سے آگاہ کر کے آپؐ سے فتوی طلب کروں لیکن میں نے آپؐ کو اپنی بہن زینبؓ بنت جحش کے گھر میں پایا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں شدید قسم کے استحاضہ میں مبتلا ہوں! آپؐ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ اس استحاضہ نے تو مجھے نماز ادا کرنے اور روزہ رکھنے سے روک دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' میں تیرے لئے روئی (کے استعمال) کو ضروری خیال کرتا ہوں' روئی کا استعمال خون کو ختم کر دے گا۔ زینبؓ نے عرض کیا' خون اس سے زیادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو (شرمگاہ) پر مضبوطی سے کپڑا باندھ لے۔ زینبؓ نے عرض کیا' وہ تو اس سے کہیں زیادہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو ایک کپڑا مزید رکھ لے۔ اس نے عرض کیا' وہ تو (مبالغہ کی حد سے بھی) بہت زیادہ ہے' میرا خون (تو تیزی کے ساتھ) بہتا ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تجھے دو کاموں کا حکم دیتا ہوں ان میں سے جو تو کرے گی تجھے کفایت کرے گا اور اگر تو ان دونوں کے کرنے پر قدرت رکھے تو پھر تو خوب جانتی ہے۔ آپؐ نے اس سے کہا کہ یہ خون کا بہنا شیطان کی جانب سے (پیش آنے والی) مصیبتوں میں سے ایک مصیبت ہے تو چھ یا سات روز کو اللہ کے علم کے مواقق حیض شمار کر کے بعد ازاں غسل کر یہاں تک کہ جب تو محسوس کرے کہ تو پاک ہو چکی ہے اور بالکل صاف ہو چکی ہے تو تیئس یا چوبیس' رات اور دن نماز ادا کر اور روزے رکھ۔ یہ تجھے کافی ہیں اور اسی طرح ہر ماہ کر جیسا کہ عورتیں حیض والی ہوتی ہیں اور جیسا کہ وہ اپنے اپنے وقت پر حیض سے پاک ہوتی ہیں

اور اگر تجھے قدرت حاصل ہو کہ تو ظہر کی نماز کو مؤخر کرے اور عصر کی نماز جلد ادا کرے پس تو غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے ادا کر اور مغرب کی نماز کو تاخیر کے ساتھ اور عشاء کی نماز کو جلدی ادا کر اور غسل کر کے ان دونوں کو جمع کر کے ادا کر اور فجر کی نماز کے لئے غسل کر اور اگر تجھے روزہ رکھنے پر قدرت ہو تو روزہ بھی رکھ۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دونوں کاموں میں سے یہ کام مجھے زیادہ پسند ہے۔
(احمد' ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٦٢ ـ (٦) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْس رَضِىَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ؛ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ اَبِى حُبَيْش اُسْتُحِيْضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ تُصَلِّ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سُبْحَانَ اللهِ! اِنَّ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ . لِتَجْلِسْ فِىْ مِرْكَنٍ ، فَاِذَا رَأَتْ صُفَارَةً فَوْقَ الْمَاءِ ؛ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلاً وَاحِداً ، وَتَغْتَسِلْ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلاً وَاحِدًا ، وَتَغْتَسِلْ لِلْفَجْرِ غُسْلاً وَاحِدًا ، وَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذٰلِكَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ:

تیسری فصل

۵۶۲: اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنتِ عمیس اتنے سالوں سے استحاضہ (کی بیماری) میں مبتلا ہے اس نے نماز ادا نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے! یہ شیطان کی طرف سے ہے۔ وہ ایک بڑے برتن میں بیٹھے جب اسے پانی کے رنگ میں زردی نظر آئے تو ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل کرے اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کرے اور فجر کے لئے ایک غسل کرے اور ان کے درمیان وضو کرے (ابوداؤد)

٥٦٣ ـ (٧) رَوٰى مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ، اَمَرَهَا اَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ .

۵۶۳: امام ابوداؤد نے ذکر کیا کہ مجاہدؒ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کی ہے کہ جب استحاضہ والی عورت پر (ہر نماز کے لئے) غسل کرنا دشوار ہو گیا تو آپؐ نے اس کو حکم دیا کہ وہ دو نمازوں کو جمع کر کے ادا کرے۔

وضاحت: مؤلف نے نفاس کے خون اور اس کے احکام کو بیان نہیں فرمایا اس لئے کہ نفاس کا خون دراصل حیض کا خون ہوتا ہے جو حمل کے دنوں میں بچے کی خوراک بنتا ہے اور باقی ماندہ خون بچے کی پیدائش پر آنا شروع ہوتا ہے اور زیادہ سے زیادہ چالیس دن رہتا ہے۔ اس مدت میں عورت کے لئے نماز کی رخصت ہے البتہ روزوں

کی قضا ہوگی اور استحاضہ ایک بیماری ہے اس میں عورت ہر ماہ کے چھ سات روز حیض کے دنوں کی عادت کے مطابق نماز نہ پڑھے اور مہینے کے دیگر دنوں میں ہر نماز کے لئے الگ الگ وضو کر کے نماز ادا کرے یا دونوں نمازوں کو جمع کرے اور غسل کرے یہ صورت زیادہ مناسب ہے (واللہ اعلم)

كِتَـابُ الصَّلَاةِ

(نماز کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٥٦٤ ـ (١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ، وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ، وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ؛ مُكَفِّرَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَتِ الْكَبَائِرَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ نمازیں اور جمعہ کی نماز اگلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے اگلے رمضان کے روزوں تک ان گناہوں کو مٹا دیں گے جو ان کے درمیانی عرصہ میں ہوئے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے (مسلم)

وضاحت: کبیرہ گناہوں کی معافی توبہ کے ساتھ ہے اور حقوق العباد میں کوتاہی کی معافی یہ ہے کہ جس شخص کا حق غصب کیا ہے یا جس شخص کی عزت خاک میں ملائی ہے اس سے رابطہ قائم کر کے اس سے معافی طلب کی جائے وگرنہ فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے (واللہ اعلم)

٥٦٥ ـ (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْراً بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً، هَلْ يَبْقَىٰ مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ؟» قَالُوْا: لَا يَبْقَىٰ مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ. قَالَ: «فَذٰلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ بار غسل کرتا ہو تو کیا اس (کے بدن) پر کچھ میل کچیل باقی رہ جائے گی؟ صحابہ کرامؓ نے جواب دیا' اس (کے جسم) پر کچھ بھی میل کچیل باقی نہیں رہے گی۔ آپؐ نے فرمایا' اسی طرح پانچ نمازوں کی مثال ہے' اللہ ان کے ساتھ گناہوں کو معاف کر دے گا ۔ (بخاری' مسلم)

٥٦٦ - (٣) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ، إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَلِيْ هٰذَا؟ قَالَ: «لِجَمِيْعِ أُمَّتِيْ كُلِّهِمْ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِيْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۶: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؐ کو بتایا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی۔ (جس کا ترجمہ ہے) "دن کے دونوں کناروں میں نماز اور رات کے اوقات میں نماز ادا کرو یقیناً نیک کام بُرے کاموں کو ختم کر دیتے ہیں" اس شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کیا یہ (آیت صرف میرے حق میں نازل ہوئی) ہے؟ آپؐ نے فرمایا' (یہ آیت) میری تمام اُمّت کے لئے ہے اور ایک روایت میں کہ (یہ آیت) ہر اس شخص کے بارے میں ہے جو میری اُمّت میں سے یہ عمل کرے گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: جو شخص کسی عورت کا بوسہ لیتا ہے یا اس کو ہاتھ لگاتا ہے تو اس پر حد نہیں ہے البتہ اسے اپنے اس گناہ پر نادم ہونا چاہئے اور توبہ کرنی چاہئے۔ اگرچہ یہ گناہ حد کو واجب نہیں کرتا تاہم اس پر اصرار کرنے سے خطرہ ہے کہ انسان کہیں ایسے گناہوں کا مرتکب نہ ہو جائے جن پر حد واجب ہوتی ہے' ایسے کاموں سے دور رہنا چاہئے (واللہ اعلم)

٥٦٧ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ. قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ. وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ أَصَبْتُ حَدًّا، فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللّٰهِ. قَالَ: «أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ - أَوْ حَدَّكَ -». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں حد (کے کام) کو پہنچا ہوں۔ آپ مجھ پر حد قائم کریں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس کے بارے میں دریافت نہ کیا حتی کہ نماز کا وقت ہو گیا۔ اس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے (تو) وہ شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں نے حد کا کام کیا ہے' مجھ پر اللہ کی کتاب (کا حکم) قائم فرمائیں۔ آپؐ نے (اس سے) کہا' کیا تُو نے ہمارے ساتھ نماز ادا نہیں کی ہے؟ اس نے اثبات میں جواب دیا' آپؐ نے فرمایا' اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد کو معاف کر دیا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ ایک ہی واقعہ ہے' سائل نے شدّتِ خوف کی بناء پر اپنے فعل کو لائقِ حد سمجھا۔ پہلی حدیث

میں حد کا ذکر نہیں ہے اور ایک روایت میں وضاحت بھی ہے کہ میں نے بوسہ لیا ہے جماع نہیں کیا۔ اس حدیث میں اگرچہ اس شخص نے حد کا اقرار کیا ہے لیکن آپؐ نے اس سے وضاحت طلب نہیں کی۔ شاید اس لئے کہ آپؐ نے پردہ پوشی کو مناسب سمجھا ہے۔ امام بخاریؒ نے اس حدیث پر اس باب کا انعقاد کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے اور اس کی وضاحت نہ کرے تو امام اس پر پردہ پوشی کرے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس کے تحت بیان کیا ہے کہ جب کوئی شخص حد کا اقرار کرے لیکن اس کی وضاحت نہ کرے تو خلیفہ وقت پر واجب نہیں ہے کہ اس پر حد قائم کرے بشرطیکہ وہ تائب ہو جائے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۲ صفحہ ۴)

٥٦٨ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا». قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «بِرُّ الْوَالِدَيْنِ». قُلْتُ: ثُمَّ اَيٌّ؟ قَالَ: «اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». قَالَ: حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۶۸: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کو زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا' وقت پر نماز ادا کرنا۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا' ماں باپ سے نیکی کرنا۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا' اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے مجھے یہ باتیں بتائیں اور اگر میں آپؐ سے مزید دریافت کرتا تو آپؐ مجھے زیادہ (معلومات) دیتے (بخاری' مسلم)

٥٦٩ - (٦) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۶۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا چھوڑنا ہے (مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز چھوڑنا کفر کے تقاضوں میں سے ہے اور اس بات پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جو شخص نماز کے وجوب کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔ اگر وہ سستی کے ساتھ نماز چھوڑتا ہے تو اس کو ترغیب و ترہیب کے ذریعہ نماز ادا کرنے کا عادی بنایا جائے۔ اگرچہ اس شخص کو بھی علماء کافر کہتے ہیں لیکن یہ بڑا کفر نہیں ہے' اس لئے کہ کفر کے کئی مراتب ہیں۔ اس کفر کی وجہ سے وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٥٧٠ - (٧) **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَمْسُ صَلَوَاتٍ اِفْتَرَضَهُنَّ اللّٰهُ تَعَالٰى، مَنْ اَحْسَنَ وُضُوْءَهُنَّ، وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ، وَاَتَمَّ

رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ، كَانَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ. وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهٗ عَلَى اللّٰهِ عَهْد اِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ، وَ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ. وَرَوٰى مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهٗ.

دوسری فصل

۵۷۰: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص (ان کی ادائیگی کے لئے) اچھی طرح وضو کرتا ہے اور اوقات پر نمازیں ادا کرتا ہے اور رکوع درست طور پر کرتا ہے اور نماز خشوع کے ساتھ ادا کرتا ہے تو اس کے لیئے اللہ کا وعدہ ہے کہ اللہ اس کو معاف کرے گا اور جو شخص یہ نہیں کرتا تو اس کے لئے اللہ کا وعدہ نہیں ہے۔ اگر اللہ چاہے تو اس کو معاف کرے گا اور اگر چاہے تو عذاب میں مبتلا کرے گا (احمد' ابوداؤد) اور مالک اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

۵۷۱ ـ (۸) **وَعَنْ** اَبِيْ اَمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَاَدُّوْا زَكَاةَ اَمْوَالِكُمْ، وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ، تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ.

۵۷۱: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ نمازیں ادا کرو' ماہِ رمضان کے روزے رکھو' مال کی زکوٰۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو۔ تم سلامتی کے ساتھ اپنے پروردگار کی جنّت میں داخل ہو جاؤ گے (احمد' ترمذی)

۵۷۲ ـ (۹) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَكَذَا رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ.

۵۷۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے روایت کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز چھوڑنے پر مار پیٹ کرو اور خواب گاہ میں ان کے بستر الگ الگ کر دو (ابوداؤد' شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: دس سال کی عمر کے بچوں کے بستر جدا ہونے چاہئیں۔ لڑکوں کو ان کے بھائیوں سے اور بیٹیوں کو ان کی بہنوں سے الگ سلانے کا اہتمام کرنا چاہئے' ایک بستر میں نہ لیٹنے دیا جائے۔ اس لئے کہ اس عمر میں شہوت جنم لیتی ہے اور اخلاق کے خراب ہونے کا خطرہ رہتا ہے (واللہ اعلم)

۵۷۳ - (۱۰) وَفِي «الْمَصَابِيْح» عَنْ سَبْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ .

۵۷۳: اور مصابیح میں یہ حدیث سبرۃ بن معبد رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

۵۷٤ - (۱۱) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْه، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْعَهْدُ الَّذِيْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ، فَمَنْ تَرَكَهَا؛ فَقَدْ كَفَرَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۵۷۴: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ عہد جو ہمارے اور منافقین کے درمیان ہے' وہ نماز ہے جس شخص نے نماز کو ترک کر دیا وہ کافر ہو گیا۔
(احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ جو شخص اسلام میں داخل ہو گیا خواہ وہ صحیح مسلمان ہے یا منافق وہ مسلمان تصوّر ہو گا۔ جب تک منافق نماز ادا کرتا رہے گا اسے قتل نہیں کیا جائے گا اور جو شخص نماز ترک کر دے گا وہ اس ذمّہ سے بری ہو گیا بلکہ وہ ترکِ نماز کی وجہ سے کافر ہو گیا اگرچہ یہ کفر بڑے درجہ کا نہیں ہے یعنی ایسا کفر نہیں ہے جو اس کو ملّتِ اسلام سے خارج کر دے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۵۷۵ - (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَأَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ، وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا . فَاَنَا هٰذَا، فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ. فَقَالَ عُمَرُ: لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ. قَالَ: وَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهِ شَيْئاً. فَقَامَ الرَّجُلُ، فَانْطَلَقَ. فَاَتْبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً فَدَعَاهُ، وَتَلَا عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ، ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذَّاكِرِيْنَ﴾ . فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! هٰذَا لَهُ خَاصَّةً؟ فَقَالَ: «بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً» رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

تیسری فصل

۵۷۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا' اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے مدینہ کے نواح میں ایک عورت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہے لیکن اس سے جماع نہیں کیا ہے۔ میں حاضر ہوں' میرے بارے میں آپ جو چاہیں فیصلہ کریں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا' اللہ نے تیرا پردہ رکھا تھا کاش تو خود پردہ رکھتا۔ ابنِ مسعود

رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات کا جواب نہ دیا وہ شخص اٹھا اور چل دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اس نے اس کو بلایا۔ آپؐ نے اس پر یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور نماز پر مداومت کرو' دن کے دونوں کناروں اور رات کے وقت میں۔ بلاشبہ نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو نصیحت حاصل کرنے والے ہیں" حاضرین میں سے ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے نبی! کیا یہ حکم صرف اسی کے لئے خاص ہے۔ آپؐ نے فرمایا' (نہیں) بلکہ تمام لوگوں کے لئے ہے (مسلم)

٥٧٦ - (١٣) **وَعَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ، وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ. قَالَ: فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ. قَالَ: فَقَالَ: «يَا اَبَا ذَرٍّ!» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوْبُهُ، كَمَا تَهَافَتُ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۷۶: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم موسم سرما میں باہر تشریف لے گئے جب کہ (درختوں کے) پتے مسلسل گر رہے تھے آپؐ نے ایک درخت کی دو شاخیں پکڑیں (راوی نے بیان کیا) اس سے پتے تیزی کے ساتھ گرنے لگے۔ آپؐ نے فرمایا' اے ابوذر! میں نے جواب دیا' حاضر ہوں۔ اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا' مسلمان نماز ادا کرتا ہے' وہ نماز ادا کر کے اللہ کی رضا جوئی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہ اس سے یوں گرتے ہیں جیسا کہ یہ پتے اس درخت سے گر رہے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مزاحم بن معاویہ الضبی راوی مجہول ہے۔ اس کے باوجود امام منذریؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۱۸۲)

٥٧٧ - (١٤) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى سَجْدَتَيْنِ لَا يَسْهُوْ فِيْهِمَا ؛ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۵۷۷: زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو رکعت نماز ادا کی' ان میں غفلت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے پہلے گناہ معاف کر دے گا۔ (احمد)

٥٧٨ - (١٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْماً فَقَالَ: «مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا، كَانَتْ لَهُ نُوْراً وَبُرْهَاناً وَنِجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا، لَمْ تَكُنْ لَّهُ نُوْراً وَّلَا بُرْهَاناً وَّلَا نِجَاةً، وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ

وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْاِيْمَانِ» .

۵۷۸: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ایک دن نماز کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے نماز پر ہمیشگی اختیار کی نماز اس کے لئے روشنی' دلیل اور قیامت کے دن نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے نماز پر ہمیشگی اختیار نہ کی تو نماز اس کے لیئے روشنی' دلیل اور نجات کا باعث نہ ہو گی اور وہ قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور اُبَیّ بن خلف کے ساتھ ہو گا (احمد' دارمی' بیہقی شُعبِ الایمان)

۵۷۹ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ، لَا يَرَوْنَ شَيْئاً مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْكُهُ كُفْرٌ غَيْرَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۵۷۹: عبداللہ بن شقیق سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ نے اس کو غسل کی کیفیت سے آگاہ کیا بعد ازاں آپؐ نے فرمایا تم روئی وغیرہ کا پھاہا جو کستوری لگایا گیا ہو' اس کو وہاں لگاؤ اس سے پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے تعجب سے دریافت کیا کہ اس کے ساتھ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا۔ اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو۔ اس نے (پھر) دریافت کیا کہ میں کیسے پاکیزگی حاصل کروں؟ آپؐ نے فرمایا' تعجب ہے اس کے ساتھ پاکیزگی حاصل کرو (عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے اس کو کھینچ کر اپنے قریب کیا اور اس سے کہا' اس کو خون کے نشان کی جگہ پر لگاؤ یعنی شرمگاہ اور جہاں جہاں خون لگا تھا' وہاں خوشبو ملو (بخاری' مسلم)

۵۸۰ - (۱۷) وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَوْصَانِي خَلِيلِي «اَنْ لَّا تُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئاً، وَّاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ. وَلَا تَتْرُكْ صَلَاةً مَكْتُوبَةً مُتَعَمِّداً؛ فَمَنْ تَرَكَهَا مُتَعَمِّداً، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ. وَلَا تَشْرَبِ الْخَمْرَ؛ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ» رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۵۸۰: ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نے مجھے وصیت کی ہے کہ تجھے اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا ہو گا اگرچہ تیرے (جسم کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں اور تو جلایا جائے اور تو فرض نماز کو جان بوجھ کر نہ چھوڑنا پس جو شخص فرض نماز کو جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے تو اس سے امن و امان ختم ہو گیا اور تو شراب نہ پینا اس لیئے کہ شراب ہر برائی کی چابی ہے (ابن ماجہ)

(۱) بَابُ الْمَوَاقِيْتُ

(نمازوں کے اوقات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۱ ـ (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَقْتُ الظُّهْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَكَانَ ظِلُّ الرَّجُلِ كَطُوْلِهِ، مَا لَمْ يَحْضُرِ الْعَصْرُ. وَوَقْتُ الْعَصْرِ مَا لَمْ تَصْفَرَّ الشَّمْسُ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ مَا لَمْ يَغِبِ الشَّفَقُ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الْعِشَآءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ. وَوَقْتُ صَلَاةِ الصُّبْحِ مِنْ طُلُوْعِ الْفَجْرِ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَأَمْسِكْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۵۸۱: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظہر(کی نماز) کا وقت جب سورج ڈھل جائے یعنی زوال کا وقت ختم ہوجائے اور(اس وقت تک رہے گا) جب آدمی کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے(یعنی) جب تک عصر کا وقت نہ ہو اور عصر کا وقت اس وقت تک رہے گا جب تک کہ سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کی نماز کا وقت (اس وقت تک شروع نہیں ہو گا) جب تک سرخی غائب نہ ہو جائے اور عشاء کی نماز کا وقت آدھی رات تک ہے اور صبح کی نماز کا وقت فجر کے ظاہر ہونے سے لے کر سورج کے طلوع ہونے تک ہے(طلوع شمس کے وقت) نماز ادا کرنے سے رک جاؤ اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے(مسلم)

وضاحت: عشاء کی نماز کا مستحب وقت رات کے تیسرے حصے تک ہے البتہ جواز کا وقت آدھی رات تک ہے۔
(مرعات جلد۲ صفحہ ۱۸)

۵۸۲ ـ (۲) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ لَهُ: «صَلِّ مَعَنَا هٰذَيْنِ» ـ يَعْنِي الْيَوْمَيْنِ ـ. فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ

حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ. فَلَمَّا اَنْ كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِيْ اَمَرَهُ: «فَاَبْرِدْ بِالظُّهْرِ» . فَاَبْرَدَ بِهَا- فَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ بِهَا- ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ- اَخَّرَهَا فَوْقَ الَّذِيْ كَانَ- ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَآءَ بَعْدَمَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، وَصَلَّى الْفَجْرَ فَاَسْفَرَ بِهَا . ثُمَّ قَالَ: «اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟». فَقَالَ الرَّجُلُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «وَقْتُ صَلَاتِكُمْ بَيْنَ مَا رَاَيْتُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۵۸۲: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے اس سے کہ آپ ہمارے ساتھ دو روز نمازیں ادا کریں۔ جب سورج زائل ہوا تو آپؐ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا۔ اس نے اذان کہی۔ پھر بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا' اس نے ظہر (کی نماز) کی اقامت کہی۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے عصر کی اقامت کہی جب کہ سورج بلند سفید اور صاف تھا۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے مغرب کی اقامت کہی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے عشاء کی اقامت کہی جب سرخی غائب ہو گئی۔ پھر اس کو حکم دیا' اس نے فجر کی اقامت کہی جب صبح صادق ظاہر ہوئی لیکن جب دوسرا دن ہوا تو اس کو حکم دیا کہ وہ اس کو یعنی ظہر کو ٹھنڈا کرے چنانچہ اس نے اچھی طرح اس کو ٹھنڈا کیا اور عصر کی نماز کی امامت کرائی جبکہ سورج اونچا تھا' اس کو پہلے دن سے تاخیر سے ادا کیا اور مغرب کی نماز سرخی غائب ہونے سے پہلے ادا کی اور عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّے کے بعد ادا کی اور فجر کی نماز خوب روشنی میں ادا کی۔ پھر آپؐ نے فرمایا' نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کرنے والا کہاں ہے؟ اس شخص نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تمہاری نمازوں کے اوقات (وہ اوقات ہیں) جو ان اوقات کے درمیان ہیں جن کا تم نے مشاہدہ کیا ہے (مسلم)

وضاحت: پہلے دن اوّل وقت میں نماز کا اہتمام کیا گیا اور دوسرے دن آخری وقت میں نماز ادا کی گئی۔ معلوم ہوا کہ ان کے درمیان نمازوں کے اوقات ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۵۸۳- (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَمَّنِيْ جِبْرِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ، فَصَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَكَانَتْ قَدْرَ الشِّرَاكِ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ صَارَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ. وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ حِيْنَ حَرُمَ الطَّعَامُ وَالشَّرَابُ عَلَى الصَّائِمِ. فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ؛ صَلّٰى بِيَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَهُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّهُ مِثْلَيْهِ، وَصَلّٰى بِيَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ اَفْطَرَ الصَّائِمُ، وَصَلّٰى بِيَ الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَصَلّٰى بِيَ الْفَجْرَ

فَاسْفَرَ. ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ! هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ، وَالْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرمِذِيُّ.

دوسری فصل

۵۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بیت اللہ کے پاس جرائیلؑ نے دو دن میری امامت کرائی۔ مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہو گیا' مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ رکھنے والا (روزہ) افطار کرتا ہے' مجھے عشاء کی نماز پڑھائی جب سرخی غائب ہو گئی اور مجھے صبح کی نماز پڑھائی جب روزے دار پر کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا دن ہوا تو جرائیلؑ نے مجھے ظہر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو گیا' مجھے عصر کی نماز پڑھائی جب ہر چیز کا سایہ اس کے دو مثل ہو گیا' مجھے مغرب کی نماز پڑھائی جب روزہ دار نے (روزہ) افطار کردیا' عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّے (کے اختتام) پر ختم کی اور مجھے فجر کی نماز نہایت روشنی میں پڑھائی۔ بعد ازاں جرائیلؑ نے میری جانب التفات کیا اور کہا' اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت آپؐ سے پہلے انبیاء کا ہے اور (نمازوں کے) اوقات ان دونوں وقتوں کے درمیان ہیں (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: سورج کا سایہ مختلف شہروں میں مختلف ہوتا ہے جو شہر خطِ استواء کے قریب ہے وہاں سایہ کم ہوتا ہے اور جو شہر استواء سے دور ہوتا ہے وہاں سایہ لمبا ہوتا ہے۔ مکہ مکرمہ ان شہروں میں سے ہے جن میں سایہ کم ہوتا ہے۔ جب دن بہت لمبا ہو اور سورج کعبہ مکرمہ کے عین اوپر ہو تو کعبہ کا سایہ نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ذہن میں رہے کہ کعبہ مکرمہ کا وقوع روئے زمین میں بالکل درمیان میں ہے نیز یہ بھی خیال میں رہے کہ پہلے دن میں جرائیلؑ نے جب نماز کا آغاز کیا ہے تو اس میں وقت کا ذکر ہے اور دوسرے دن جرائیلؑ کے نماز پڑھانے سے مقصود نماز کا شروع کرنا نہیں ہے بلکہ نماز سے فارغ ہونا ہے اور وہ اس نماز کا آخری وقت ہے جیسا کہ ذکر ہے کہ عصر کی نماز پڑھائی جب سایہ دو مثل ہو گیا یعنی یہاں عصر کی نماز کا اختتامی وقت بتایا گیا ہے جب کہ اس کا آغاز ایک مثل سے ہوتا ہے البتہ مغرب کی نماز کا وقت دونوں دنوں میں ایک ہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی نماز کے وقت میں گنجائش نہیں ہے اور حدیث میں یہ وضاحت کہ یہ آپ سے پہلے انبیاءؑ کے اوقات ہیں۔ اس سے مقصود مکمل مشابہت نہیں ہے' مقصود صرف نمازوں کے اوّل و آخر اوقات ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٥٨٤ - (٤) عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ أَخَّرَ الْعَصْرَ شَيْئًا، فَقَالَ لَهُ عُرْوَةُ: أَمَا إِنَّ جِبْرِيلَ قَدْ نَزَلَ فَصَلَّى أَمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اِعْلَمْ مَا تَقُولُ يَا عُرْوَةُ! فَقَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ

رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَاَمَّنِیْ، فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ، ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهٗ» يَحْسِبُ بِاَصَابِعِهٖ خَمْسَ صَلَوَاتٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

تیسری فصل

۵۸۴: ابنِ شہاب رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عُمر بن عبدالعزیزؒ نے عصر کی نماز کو (وقت سے) ذرا مؤخر کر دیا۔ عروہؒ نے ان سے کہا' خیال کیجئے بلاشبہ جبرائیلؑ نازل ہوئے تھے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت کروائی تھی۔ عُمر بن عبدالعزیز رحمہُ اللہ نے ان سے کہا' ہوش سے بات کرو اے عروہ! تم کیا کہہ رہے ہو؟ عروہؒ نے بیان کیا' میں نے بشیر بن ابی مسعودؓ سے سنا اس نے کہا کہ میں نے ابو مسعود سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جبرائیلؑ (آسمان سے) نازل ہوئے انہوں نے میری امامت کرائی۔ میں نے ان کی امامت میں نماز ادا کی (یہ جملہ پانچ مرتبہ دہرایا)

۵۸۵ - (۵) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰی عُمَّالِهٖ اَنَّ اَهَمَّ اُمُوْرِكُمْ عِنْدِیْ الصَّلَاةُ، مَنْ حَفِظَهَا وَحَافَظَ عَلَيْهَا حَفِظَ دِيْنَهٗ، وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا اَضْيَعُ. ثُمَّ كَتَبَ: اَنْ صَلُّوا الظُّهْرَ اَنْ كَانَ الْفَیْءُ ذِرَاعًا، اِلٰی اَنْ يَّكُوْنَ ظِلُّ اَحَدِكُمْ مِثْلَهٗ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَدْرَ مَا يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فَرْسَخَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ، وَالْمَغْرِبَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ، وَالْعِشَاءَ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلٰی ثُلُثِ اللَّيْلِ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، فَمَنْ نَامَ فَلَا نَامَتْ عَيْنُهٗ، وَالصُّبْحَ وَالنُّجُوْمُ بَادِيَةٌ مُشْتَبِكَةٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۵۸۵: عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے امراء کی جانب خط لکھ کہ میرے نزدیک تمہارے تمام کاموں میں سے زیادہ اہمیت نماز کو ہے جس شخص نے نماز کی حفاظت کی اور اس پر ہمیشگی اختیار کی اس نے اپنا دین محفوظ کرلیا اور جس شخص نے نماز کو ضائع کر دیا وہ اس کے علاوہ دیگر امور کو زیادہ ضائع کرے گا۔ پھر تحریر کیا کہ ظہر کی نماز ادا کرو جب سایہ ایک ہاتھ کے برابر ہو یہاں تک کہ تم میں سے ہر شخص کا سایہ اس کے برابر ہو جائے اور عصر کی نماز ادا کرو جب سورج بلند سفید صاف ہو کر سورج غروب ہونے سے پہلے سوا چھ میل یا نو میل کی مسافت طے کرے اور مغرب کی نماز ادا کرو' جب سورج غروب ہو جائے اور عشاء کی نماز ادا کرو جب سرخی ہو جائے اور رات کے تیسرے حصّہ تک ادا کرو پس جو شخص عشاء کی نماز سے قبل نیند میں چلا جائے اس کی آنکھ کو آرام حاصل نہ ہو پس صبح کی نماز دا کرو جب ستارے ظاہر ہوں اور ایک دوسرے میں ملے جلے ہوں (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ نافعؒ کی عُمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

(مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۷)

٥٨٦ - (٦) وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ قَدْرُ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فِي الصَّيْفِ ثَلَاثَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى خَمْسَةِ أَقْدَامٍ، وَفِي الشِّتَاءِ خَمْسَةَ أَقْدَامٍ إِلٰى سَبْعَةِ أَقْدَامٍ . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ!

۵۸۶: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہر کی نماز پڑھنے کا وقت گرمیوں میں تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک سایہ ہوتا اور سردیوں میں پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہوتا (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: گرمیوں میں ظہر کی نماز ادا کرنے کا وقت اس وقت شروع ہو گا جب انسان کا سایہ اس کے تین قدموں سے لے کر پانچ قدموں تک ہو اور سردیوں میں اس کا سایہ پانچ قدموں سے لے کر سات قدموں تک ہو یعنی اصلی سایہ اور زائد سایہ دونوں کا مجموعہ یہ ہو (واللہ اعلم)

(۲) بَابُ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوٰتِ

فرض نمازیں جلدی (اوّل وقت پر) ادا کرنا

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۵۸۷ - (۱) وَعَنْ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ اَنَا وَاَبِيْ عَلٰى اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ، فَقَالَ لَهٗ اَبِيْ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الْمَكْتُوْبَةَ ؟ فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الْهَجِيْرَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْاُوْلٰى حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَرْجِعُ اَحَدُنَا اِلٰى رَحْلِهٖ فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيْتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَكَانَ يَسْتَحِبُّ اَنْ يُؤَخِّرَ الْعِشَاءَ الَّتِيْ تَدْعُوْنَهَا الْعَتَمَةَ، وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا، وَكَانَ يَنْفَتِلُ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حِيْنَ يَعْرِفُ الرَّجُلُ جَلِيْسَهٗ وَيَقْرَأُ بِالسِّتِّيْنَ اِلَى الْمِائَةِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: وَلَا يُبَالِيْ بِتَأْخِيْرِ الْعِشَاءِ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ، وَلَا يُحِبُّ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۵۸۷: سیّار بن سَلَامَہ رحمۃُ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد' ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ میرے والد نے ان سے کہا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نمازیں (بلحاظ اوقات کے) کیسے ادا کرتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا' آپ سخت گرمی والی (یعنی ظہر کی) نماز کو جسے تم پہلی نماز کہتے ہو جب سورج زائل ہو جاتا تو ادا کرتے تھے اور (پھر) عصر کی نماز ادا کرتے' پھر ہم میں سے کوئی شخص جب مدینہ منورہ کے کنارے اپنے گھر میں آتا تو (اس وقت بھی) سورج روشن ہوتا تھا اور مغرب کی نماز کے بارے میں آپؐ نے جو فرمایا' وہ میں بھول گیا ہوں اور آپؐ اچھا جانتے تھے کہ عشاء کی نماز کو تاخیر سے ادا کیا جائے جسے تم اندھیرے والی نماز کہتے ہو اور آپؐ عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے اور عشاء کی نماز کے بعد (دُنیوی) باتوں کو مکروہ جانتے تھے اور آپؐ صبح کی نماز کے بعد جب (مقتدیوں کی جانب چہرہ مبارک) پھیرتے تو ہر شخص اپنے قریب والے کو پہچان لیتا تھا اور آپؐ ساٹھ آیات سے سو آیات تک تلاوت فرماتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے اگر عشاء کی نماز رات کے تیسرے حصّہ تک مؤخر ہو جائے اور عشاء کی نماز سے پہلے نیند کرنے کو اچھا نہیں جانتے تھے اور عشاء کے بعد دُنیوی باتوں کو اچھا نہیں جانتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٨٨ - (٢) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: سَأَلْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ، وَالْعِشَاءَ: إِذَا كَثُرَ النَّاسُ عَجَّلَ، وَإِذَا قَلُّوا أَخَّرَ، وَالصُّبْحَ بِغَلَسٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۸۸: محمد بن عمرو بن حسن بن علی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جابر بن عبداللہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کے اوقات) کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ ظہر (کی نماز) زوال کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے اور عصر (کی نماز) اس حال میں کہ سورج تیز روشنی والا ہوتا اور مغرب (کی نماز) جب سورج غروب ہو جاتا اور عشاء (کی نماز) جب لوگ کثرت کے ساتھ ہوتے تو جلدی ادا کرتے اور جب لوگ کم ہوتے تو تاخیر سے ادا کرتے اور صبح (کی نماز) اندھیرے میں ادا کرتے (بخاری، مسلم)

٥٨٩ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ.

۵۸۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں (ظہر کی نماز) نصفُ النّہار کے بعد ادا کرتے تو ہم گرمی سے بچاؤ اختیار کرتے ہوئے اپنے کپڑوں پر سجدہ کرتے (بخاری، مسلم) البتہ الفاظ بخاری کے ہیں۔

٥٩٠ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ».

۵۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب گرمی شدید ہو تو نماز کو ٹھنڈا کرو۔

٥٩١ - (٥) وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ «بِالظُّهْرِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ، وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ! أَكَلَ بَعْضِي بَعْضاً، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ: نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ، وَنَفَسٍ فِي الصَّيْفِ، أَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدَّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ: «فَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ فَمِنْ سَمُومِهَا، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْبَرْدِ فَمِنْ زَمْهَرِيرِهَا».

۵۹۱: اور بخاری کی روایت میں جو ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ نمازِ ظہر کو (ٹھنڈا کرو) اس لئے کہ گرمی کی شدّت جہنّم کے جوش مارنے سے ہے اور دوزخ نے اپنے رب کی بارگاہ میں شکوہ کیا اس نے کہا، اے میرے پروردگار! میرا بعض بعض کو جلا رہا ہے اللہ نے اس کو دو سانسوں کی اجازت دی۔

ایک سانس (موسم) سرما میں اور دوسری سانس (موسم) گرما میں۔ یہ شدید گرمی ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور یہ شدید ٹھنڈک ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔ (بخاری، مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ شدید گرمی جو تم محسوس کرتے ہو دوزخ کی گرم لُو سے ہے اور شدید سردی جو تم محسوس کرتے ہو وہ اس کی ٹھنڈک سے ہے۔

وضاحت: ظہر کی نماز میں تاخیر کرنے کا سبب یہ ہے کہ گرمی کا زور کم ہو جائے تاکہ نمازی کو مُشقّت نہ ہو دنیا کی شدید ترین گرمی اور شدید ترین سردی دوزخ کی گرمی و سردی کا ایک نمونہ ہے (واللہ اعلم)

۵۹۲ ـ (٦) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ، وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ اِلَى الْعَوَالِيْ، فَيَأْتِيْهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِيْ مِنَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى اَرْبَعَةِ اَمْيَالٍ اَوْ نَحْوِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر کی نماز ادا کرتے جب کہ سورج اونچا صاف رنگ والا ہوتا۔ عُوالی (بستیوں) کی جانب عصر کی نماز کے بعد جانے والا جب وہاں پہنچتا تو سورج بھی بلند ہوتا تھا اور بعض عُوالی (بستیاں) مدینۃُ الرسول سے چار میل یا اس کے قریب قریب تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مدینۃُ الرسول سے عوالی بستیوں کی مسافت کے بارے میں بیان امام زہریؒ کا قول ہے (واللہ اعلم)

۵۹۳ ـ (۷) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تِلْكَ صَلَاةُ الْمُنَافِقِ: يَجْلِسُ يَرْقُبُ الشَّمْسَ، حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ، وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ؛ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعاً لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْهَا اِلَّا قَلِيْلاً». رواه مسلم.

۵۹۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ یہ منافق کی نماز ہے، وہ بیٹھا رہتا ہے، سورج (کے غروب ہونے) کا انتظار کرتا ہے۔ جب سورج زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے (سر کے) دونوں کناروں کے درمیان ہوتا ہے تو منافق (نماز کے لئے) کھڑا ہوتا ہے اور جلدی جلدی چار رکعت ادا کرتا ہے ان میں بہت ہی کم اللہ کا ذکر کرتا ہے (مسلم)

وضاحت: بلا عُذر عصر کی نماز میں تاخیر جائز نہیں اور چونکہ شیطان سورج کے طلوع، غروب اور زوال کے وقت سورج کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تاکہ سورج کی عبادت کرنے والوں کی عبادت اس کے لیئے ہو۔ حدیث میں منافق کی نماز کو پرندے کے زمین سے دانہ اٹھانے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ جس طرح پرندہ ٹھونگیں مارتا ہے اسی طرح منافق نماز جلدی جلدی ادا کرتا ہے، اس کی نماز میں اطمینان و اعتدال مفقود ہوتا ہے۔
(واللہ اعلم)

٥٩٤ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلَّذِيْ تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهُ وَمَالُهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص سے عصر کی نماز فوت ہو گئی گویا اس کا گھر اور مال تباہ و برباد ہو گیا (بخاری' مسلم)

٥٩٥ - (٩) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۵: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے عصر کی نماز کو ترک کیا اس کے اعمال ضائع ہو گئے (بخاری)

٥٩٦ - (١٠) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ اَحَدُنَا وَاِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۶: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کرتے پس ہم میں سے ایک شخص جب نماز سے فارغ ہوتا تو وہ اپنے تیروں کے گرنے کے مقام کو دیکھتا تھا (بخاری' مسلم)

٥٩٧ - (١١) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانُوْا يُصَلُّوْنَ الْعَتَمَةَ فِيْمَا بَيْنَ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عشاء کی نماز سرخی غائب ہونے کے بعد رات کو تیسرے حصّہ تک ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

٥٩٨ - (١٢) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ، فَتَنْصَرِفُ النِّسَاءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ، مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۵۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز ادا کرتے۔ عورتیں (آپؐ کے ساتھ نماز ادا کر کے) واپس جاتیں' وہ اپنی چادروں میں لپٹی ہوتی تھیں اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہیں جاتی تھیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: فجر کی نماز اندھیرے میں ہوتی تھی یہی وجہ ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد بھی یہ پتہ نہیں چلتا تھا کہ جو عورتیں چادروں میں لپٹی ہوئی ہیں کون ہیں۔ مثلاً وہ زینب ہے یا اُمّ سلمہ ہے یا خولہ ہے وغیرہ۔

۵۹۹ - (۱۳) وَعَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، تَسَحَّرَا، فَلَمَّا فَرَغَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا؛ قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى. قُلْنَا لِأَنَسٍ: كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا مِنْ سُحُوْرِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِى الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: قَدْرَ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ آيَةً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۵۹۹: قتادہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سحری کا کھانا کھایا۔ جب وہ کھانے سے فارغ ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کی ادائیگی کے لئے اٹھے۔ آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ان کے سحری سے فراغت اور نماز میں داخل ہونے کے درمیان کتنا وقت تھا؟ انہوں نے بتایا' بس اتنا وقت کہ کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کر پائے (بخاری)

۶۰۰ - (۱٤) وَعَنْ أَبِىْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلَاةَ - أَوْ قَالَ: يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ عَنْ وَقْتِهَا - ؟ قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِىْ؟ قَالَ: «صَلِّ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا. فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ؛ فَصَلِّ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۰: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا' تیرا کیا حال ہو گا جب تجھ پر ایسے حاکم مسلّط ہوں گے جو نماز تاخیر سے ادا کریں گے گویا کہ وہ نماز کو مردار کی شکل میں پیش کریں گے۔ ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' نماز وقت پر ادا کرنا' اگر ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پھر ادا کرنا وہ تیری نفل نماز ہو گی (مسلم)

۶۰۱ - (۱۵) وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ. وَمَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَقَدْ أَدْرَكَ الْعَصْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح کی ایک رکعت کو ادا کر لیا اس نے صبح کی نماز کو ادا کر لیا اور جس شخص نے سورج غروب ہونے سے پہلے عصر کی ایک رکعت کو ادا کر لیا۔ اس نے عصر (کی نماز) کو ادا کر لیا۔
(بخاری' مسلم)

وضاحت: ارادتاً نماز کی ادائیگی میں تاخیر جائز نہیں البتہ اگر عذر لاحق ہو گیا یا بھول ہو گئی تو یہ حکم اس کے لئے ہے (واللہ اعلم)

٦٠٢ - (١٦) **وعنه**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا اَدْرَكَ اَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ. وَاِذَا اَدْرَكَ سَجْدَةً مِّنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص عصر کی نماز کی ایک رکعت سورج غروب ہونے سے پہلے ادا کر لے تو اسے چاہیئے کہ وہ اپنی نماز مکمل کرے اور جب سورج کے طلوع ہونے سے پہلے صبح کی نماز سے ایک رکعت ادا کر لے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے (بخاری)

٦٠٣ - (١٧) **وعن** اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَسِيَ صَلَاةً، اَوْ نَامَ عَنْهَا، فَكَفَّارَتُهُ اَنْ يُّصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرَهَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۰۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نماز (ادا کرنا) بھول جائے یا سو جائے اس کا کفّارہ یہ ہے کہ جب اس کو یاد آئے تو ادا کرے اور ایک روایت میں ہے بس اس کا کفّارہ یہی ہے (بخاری' مسلم)

٦٠٤ - (١٨) **وعن** اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيْطٌ، اِنَّمَا التَّفْرِيْطُ فِي الْيَقْظَةِ. فَاِذَا نَسِيَ اَحَدُكُمْ صَلَاةً اَوْ نَامَ عَنْهَا؛ فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا، فَاِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَاَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِيْ﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۰۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نیند میں کوئی کوتاہی نہیں' گناہ تو بیداری میں ہے جب تم میں سے کوئی شخص نماز بھول جائے یا سو جائے تو جب اسے نماز یاد آئے تو نماز ادا کرے۔ ارشادِ ربّانی ہے "نماز ادا کرو جس وقت میری یاد آئے" (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٠٥ - (١٩) **عن** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا عَلِيُّ! ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا: اَلصَّلَاةُ اِذَا اَتَتْ، وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۶۰۵: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علی! تین کام (اہم) ہیں ان میں تاخیر نہ کرنا۔ نماز جب اس کا وقت آجائے' جنازہ جب حاضر ہو جائے اور وہ عورت جو بلا خاوند ہے جب تو اس کا جوڑ پائے (ترمذی)

وضاحت: معنیٰ کے لحاظ سے حدیث صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۲)

٦٠٦ - (٢٠) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز کا اول وقت اللہ کی رضا (کا موجب) ہے اور آخری وقت اللہ کے عفو و کرم کا (موجب) ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید راوی منکرُ الحدیث ہے اس لئے حدیث ساقطُ الاعتبار ہے۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۲)

٦٠٧ - (٢١) وَعَنْ اُمِّ فَرْوَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: «اَلصَّلَاةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَا يُرْوَى الْحَدِيْثُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، وَهُوَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ.

۶۰۷: اُمِّ فروۃ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اوّل وقت نماز ادا کرنا۔ (احمد' ترمذی' ابوداؤد)
امام ترمذی رحمۃُ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ یہ عبداللہ بن عُمر عُمری (راوی) سے ہی منقول ہے جب کہ یہ راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث شواہد کی بناء پر صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۱۹۳۔ ۱۹۲)

٦٠٨ - (٢٢) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً لِوَقْتِهَا الْآخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اس کے آخری وقت پر دو بار ادا نہیں کی یہاں تک کہ اللہ نے آپؐ کو فوت کرلیا (ترمذی)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک بار آخری وقت میں تمام نمازیں ادا کیں۔ جب ایک شخص نے آپ سے نمازوں کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو آپؐ نے اس سے فرمایا کہ تم یہاں ہمارے پاس رہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تعلیم دینے کے لئے دوسرے روز تمام نمازیں آخری وقت میں ادا کیں (واللہ اعلم)

٦٠٩ - (٢٣) **وَعَنْ** اَبِیْ اَیُّوْبَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ اُمَّتِیْ بِخَیْرٍ - اَوْ قَالَ: عَلَی الْفِطْرَةِ - مَا لَمْ یُؤَخِّرُوا الْمَغْرِبَ اِلٰی اَنْ تَشْتَبِكَ النُّجُوْمُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۰۹: ابو ایّوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمیشہ میری امت خیر پر رہے گی یا فرمایا کہ فطرت پر رہے گی جب تک کہ مغرب کی نماز کو ستاروں کے ظاہر ہونے تک موخر نہیں کرے گی (ابوداوٗد)

٦١٠ - (٢٤) وَرَوَاهُ الدَّارِمِیُّ عَنِ الْعَبَّاسِ

۶۱۰: نیز اس حدیث کو امام دارمیؒ نے عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

٦١١ - (٢٥) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ یُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰی ثُلُثِ اللَّیْلِ اَوْ نِصْفِهٖ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۶۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر مجھے خوف نہ ہوتا کہ میں اپنی اُمّت پر مُشقّت ڈالوں گا تو میں انہیں حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز کو رات کے ثلث یا آدھی رات تک تاخیر سے ادا کرتے (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

٦١٢ - (٢٦) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَعْتِمُوْا بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ، فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰی سَائِرِ الْاُمَمِ، وَلَمْ تُصَلِّهَا اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۱۲: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس (عشاء کی) نماز کو تاخیر سے ادا کرو بلاشبہ تمہیں اس نماز کی وجہ سے دیگر اُمّتوں پر فضیلت عطا کی گئی ہے اور تم سے پہلے کسی اُمّت نے یہ نماز ادا نہیں کی (ابوداوٗد)

٦١٣ - (٢٧) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَنَا اَعْلَمُ بِوَقْتِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یُصَلِّیْهَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ. رَوَاهُ اَبُوْ

دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ

۶۱۳: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عشاء کی نماز کے وقت کا مجھے خوب علم ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز تیسری رات کے چاند کے غروب ہونے کے وقت ادا کرتے تھے۔
(ابوداؤد' دارمی)

٦١٤ - (٢٨) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ ، فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَلَيْسَ عِنْدَ النَّسَائِيِّ: «فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ».

۶۱۴: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' فجر کی نماز روشن کر کے ادا کرو' اس لئے کہ فجر کو روشن کرنے میں ثواب زیادہ ہے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی) اور نسائی میں یہ الفاظ کہ "اس کا ثواب زیادہ ہے" نہیں ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ صبح کی نماز اندھیرے میں شروع کی جائے اور قرأت طویل ہو اور نماز اس وقت ختم کی جائے جب روشنی ہو جائے تاہم اندھیرے میں شروع کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جب فجر کے طلوع ہونے کا یقین ہو جائے تو تب نماز کا آغاز کیا جائے۔ اگر یہ نماز صحیح وقت پر ادا ہو تو اس کا ثواب زیادہ ہو گا۔ (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦١٥ - (٢٩) **وَعَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُوْرُ فَتُقْسَمُ عَشَرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ، فَنَاْكُلُ لَحْماً نَضِيْجاً قَبْلَ مَغِيْبِ الشَّمْسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۱۵: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کرتے پھر ہم اونٹنی ذبح کرتے' اس (کے گوشت) کو دس حصّوں میں تقسیم کرتے پھر اس کو پکایا جاتا ہم سورج غروب ہونے سے پہلے بھنا ہوا گوشت کھالیتے تھے (بخاری' مسلم)

٦١٦ - (٣٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَكَثْنَا ذَاتَ لَيْلَةٍ نَنْتَظِرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ. فَخَرَجَ اِلَيْنَا حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ اَوْ بَعْدَهٗ، فَلَا نَدْرِيْ: اَشَيْءٌ شَغَلَهٗ فِيْ اَهْلِهٖ اَوْ غَيْرُ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ حِيْنَ خَرَجَ: «اِنَّكُمْ لَتَنْتَظِرُوْنَ صَلَاةً مَا يَنْتَظِرُهَا اَهْلُ

دِيْنٍ غَيْرُكُمْ، وَلَوْلَا اَنْ يَّثْقُلَ عَلٰى اُمَّتِىْ لَصَلَّيْتُ بِهِمْ هٰذِهِ السَّاعَةَ». ثُمَّ اَمَرَ الْمُؤَذِّنَ، فَاَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَلّٰى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۶: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات ہم مسجد میں تھے۔ عشاء کی نماز (ادا کرنے) کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کے آنے) کے انتظار میں تھے۔ آپ ہمارے ہاں آئے جب رات کا تیسرا حصّہ گزر گیا تھا یا اس کے بعد (آئے) ہم نہیں جانتے کہ آپ کے اہلِ خانہ نے کسی چیز میں آپ کو مشغول رکھا یا اس کے علاوہ کوئی اور سبب تھا (کہ آپ اصل وقت پر تشریف نہ لائے) جب آپ تشریف لائے تو آپؐ نے فرمایا' تم ایسی نماز کے انتظار میں ہو کہ تمہارے سوا (کوئی دوسرے) دین والے اس کے انتظار میں نہیں ہیں اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اس قدر تاخیر سے میری اُمّت پر بوجھ ہو گا تو میں انہیں ہمیشہ اس وقت نماز پڑھاتا پھر آپؐ نے مؤذن کو حکم دیا' اس نے نماز کی تکبیر کہی اور آپؐ نے نماز پڑھی (مسلم)

۶۱۷ - (۳۱) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سُمْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الصَّلَوَاتِ نَحْواً مِّنْ صَلَاتِكُمْ، وَكَانَ يُؤَخِّرُ الْعَتَمَةَ بَعْدَ صَلَاتِكُمْ شَيْئاً، وَكَانَ يُخَفِّفُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۱۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نمازوں کے (اوقات کے) مطابق نمازیں ادا کرتے البتہ عشاء کی نماز تمہاری نماز کے وقت سے ذرا تاخیر سے ادا کرتے اور (جب آپؐ امام ہوتے) نماز میں تخفیف کرتے (مسلم)

۶۱۸ - (۳۲) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى مَضٰى نَحْوٌ مِّنْ شَطْرِ اللَّيْلِ، فَقَالَ: «خُذُوْا مَقَاعِدَكُمْ»، فَاَخَذْنَا مَقَاعِدَنَا، فَقَالَ: «اِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا وَاَخَذُوْا مَضَاجِعَهُمْ، وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا فِىْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ، وَلَوْلَا ضُعْفُ الضَّعِيْفِ وَسَقَمُ السَّقِيْمِ، لَاَخَّرْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ اِلٰى شَطْرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ. وَالنَّسَائِىُّ.

۶۱۸: ابو سعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی۔ واقعہ اس طرح ہوا کہ جب آپؐ تشریف لائے تو قریباً" رات آدھی ہو چکی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' اپنی جگہوں پر رہو چنانچہ ہم اپنی اپنی جگہ پر رہے۔ آپؐ نے فرمایا' (اس مسجد کے علاوہ) لوگ نماز ادا کر چکے ہیں اور اپنی خواب گاہوں میں جا چکے ہیں اور تم نماز میں ہی رہے ہو' جب تک تم نماز کے انتظار میں رہے ہو اور اگر کمزور انسان کی کمزوری اور بیمار کی بیماری کا خیال نہ ہوتا تو میں اس نماز کو نصف رات تک مؤخر کر دیتا (ابوداؤد' نسائی)

٦١٩ - (٣٣) **وَعَنْ** اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَشَدَّ تَعْجِيْلاً لِّلظُّهْرِ مِنْكُمْ، وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِيْلاً لِّلْعَصْرِ مِنْهُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۶۱۹: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تم سے جلدی ادا کرتے تھے اور تم عصر کی نماز ان سے جلدی ادا کرتے ہو (احمد' ترمذی)

وضاحت: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے مخاطب بظاہر صحابہ کرامؓ نہیں ہیں اس لئے کہ صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔ اُمّ سَلَمہؓ کا مقصد یہ ہے کہ جس قدر ظہر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ سے تعجیل چاہئے اس قدر عصر کی نماز میں اس کے اپنے وقت کے لحاظ تعجیل نہیں چاہئے وگرنہ ہرگز یہ مقصد نہیں ہے کہ عصر کی نماز میں تاخیر مستحب ہے۔ البتہ حدیث اپنے مفہوم کے لحاظ سے مبہم ہے اس لئے کہ اجمالی الفاظ میں سے کسی فیصلہ کن نتیجہ پر پہنچنا مشکل ہے۔ اس قسم کی مبہم حدیث کے بالمقابل بہت سی صحیح احادیث ثابت ہیں جن سے عصر کی نماز کا اول وقت میں ادا کرنا مستحب ثابت ہوتا ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۹)

٦٢٠ - (٣٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، وَاِذَا كَانَ الْبَرْدُ عَجَّلَ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۶۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب گرمی ہوتی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے اور جب سردی ہوتی تو ظہر کی نماز جلدی سے ادا کرتے (نسائی)

٦٢١ - (٣٥) **وَعَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ بَعْدِيْ اُمَرَآءُ يَشْغَلُهُمْ اَشْيَآءُ عَنِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا حَتّٰى يَذْهَبَ وَقْتُهَا، فَصَلُّوْا الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا». فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ قَالَ: «نَعَمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۲۱: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخاطب کیا اور فرمایا' میرے بعد تم پر امراء مسلّط ہوں گے ان کے لئے وقت پر نمازوں کی ادائیگی سے چند امور رکاوٹ ہوں گے یہاں تک کہ (نمازوں کے) اوقات نہیں رہیں گے پس تم (اصل) اوقات پر نمازیں ادا کرو۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسولؐ! کیا میں ان کے ساتھ نماز ادا کروں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا (ابوداؤد)

٦٢٢ - (٣٦) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَآءُ مِنْ بَعْدِيْ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلَاةَ، فَهِيَ لَكُمْ، وَهِيَ عَلَيْهِمْ؛ فَصَلُّوْا مَعَهُمْ مَا صَلُّوا الْقِبْلَةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۶۲۲: قبیصہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے بعد تم پر ایسے امراء (امیر) بنیں گے جو نمازیں تاخیر سے پڑھائیں گے۔ تمہاری نمازیں تمہارے لئے (نفع دینے والی) ہوں گی اور ان کی نمازیں انکے لئے (نقصان دہ) ہوں گی پس تم ان کی امامت میں نماز ادا کرو جب تک وہ قبلہ کی جانب (رخ کرکے) نماز ادا کرتے رہیں (ابوداوٗد)

٦٢٣ - (٣٧) وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِي بْنِ الْخَيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ ، فَقَالَ: اِنَّكَ اِمَامُ عَامَةٍ، وَنَزَلَ بِكَ مَا تَرٰى، وَيُصَلِّى لَنَا اِمَامُ فِتْنَةٍ، وَنَتَحَرَّجُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ اَحْسَنُ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ، فَاِذَا اَحْسَنَ النَّاسُ فَاَحْسِنْ مَعَهُمْ، وَاِذَا اَسَاءُوْا فَاجْتَنِبْ اِسَاءَتَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۲۳: عبید اللہ بن عَدی بن خیار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ عُثمان رضی اللہ عنہ کے ہاں گئے جب کہ وہ محصور تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ آپ مسلمانوں کے امام ہیں اور آپ پر ایسی (مصیبت) نازل ہو چکی ہے جس کا آپ مشاہدہ کر رہے ہیں اور ہماری امامت اس فتنے کا قائد کرا رہا ہے اور ہم اس کی امامت میں نماز ادا کرنے میں حرج محسوس کرتے ہیں۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا' لوگوں کے تمام اعمال سے زیادہ بہتر عمل نماز ہے جب لوگ نیک عمل کریں تو آپ ان کے ساتھ شریک ہوں اور جب وہ برے کام کریں تو انکے برے کاموں سے کنارہ کش رہو (بخاری)

(۳) بَابُ فَضِيلَةِ الصَّلوٰاتِ

(نمازوں کے فضائل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٢٤ - (١) **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَنْ يَلِجَ النَّارَ اَحَدٌ صَلّٰى قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ، وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا» يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۲۴: عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وہ شخص جس نے طلوعِ شمس سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے نماز ادا کی وہ ہرگز دوزخ میں داخل نہیں ہو گا۔ اس سے مراد فجر اور عصر کی نماز ہے (مسلم)

٦٢٥ - (٢) **وَعَنْ** اَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۵: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دو ٹھنڈی نمازیں ادا کیں وہ جنّت میں داخل ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: ٹھنڈی نمازوں سے مقصود فجر اور عصر کی نماز ہے اس لئے کہ وہ ٹھنڈے اوقات میں ادا کی جاتی ہیں۔ (واللہ اعلم)

٦٢٦ - (٣) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَتَعَاقَبُوْنَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَمِعُوْنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ، ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِيْنَ بَاتُوْا فِيكُمْ، فَيَسْاَلُهُمْ رَبُّهُمْ - وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ - : كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُوْلُوْنَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ، وَاَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں یکے بعد دیگرے رات دن میں فرشتے آتے جاتے رہتے ہیں اور فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر وہ فرشتے جو تم میں ہوتے ہیں آسمانوں کی جانب چڑھتے ہیں تو ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے (حالانکہ اللہ پاک ان کے بارے میں بہتر جانتا ہے) تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا؟ وہ جواب دیں گے' ہم نے انہیں چھوڑا جب وہ نماز ادا کر رہے تھے اور ہم ان کے ہاں آئے تو وہ نماز ادا کر رہے تھے (بخاری' مسلم)

٦٢٧ - (٤) **وَعَنْ** جُنْدُبٍ الْقَسْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ؛ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ ، فَلَا يَطْلُبَنَّكُمُ اللّٰهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ؛ فَإِنَّهُ مَنْ يَطْلُبْهُ مِنْ ذِمَّتِهِ بِشَيْءٍ يُدْرِكْهُ ثُمَّ يُكِبُّهُ عَلٰى وَجْهِهِ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِيْ بَعْضِ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ»: الْقُشَيْرِيِّ بَدَلَ الْقَسْرِيِّ.

۶۲۷: جُندب قَسری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے صبح کی نماز ادا کی وہ اللہ کی ضمانت میں ہے۔ پس تم ہرگز ایسا کام نہ کرنا جس کی وجہ سے اللہ تم سے اپنے ذمہ کا حساب مانگے (یعنی نمازی کو کوئی نقصان نہ پہنچانا) اللہ اپنے ذمّہ کا جس سے حساب مانگے گا اس کو پکڑے گا پھر اسے چہرے کے بل دوزخ کی آگ میں گرا دے گا (مسلم) اور مصابیح کے بعض نسخوں میں لفظ "قَسرِی" کے بجائے "قُشَیرِی" ہے۔

٦٢٨ - (٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ، لَاسْتَهَمُوْا ؛ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ ، لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ؛ وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ ، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا (خیر و برکت) ہے تو پھر وہ اذان اور پہلی صف کو قُرعہ اندازی کے علاوہ حاصل نہ کر سکیں تو ضرور قرعہ اندازی کریں گے اور اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ عشاء اور صبح کی نماز باجماعت ادا کرنے میں کیا خیر وبرکت ہے تو ان دونوں نمازوں میں حاضر ہوں اگرچہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑے (بخاری' مسلم)

٦٢٩ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ ، وَلَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا، لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بوجھل کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر انہیں ان دونوں (نمازوں) کے اجر و ثواب کا علم ہو جائے تو ان دونوں نمازوں میں ضرور شریک ہوں اگرچہ گھسٹ کر آنا پڑے (بخاری، مسلم)

٦٣٠ - (٧) وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا قَامَ نِصْفَ اللَّيْلِ، وَمَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فِي جَمَاعَةٍ؛ فَكَأَنَّمَا صَلَّى اللَّيْلَ كُلَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۰: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے عشاء (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس شخص نے صبح (کی نماز) باجماعت ادا کی گویا اس نے تمام رات قیام کیا (مسلم)

٦٣١ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ: «وَتَقُوْلُ الْأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ».

۶۳۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دیہاتی تمہاری مغرب کی نماز کے نام پر غالب نہ آجائیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ دیہاتی مغرب (کی نماز) کا نام عِشاء رکھتے ہیں۔

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ اس نماز کا نام "مغرب" مسمّی کے لحاظ سے ہے اور اگر عِشاء نام رکھو گے جیسا کہ دیہاتی اس کو عِشاء کہتے ہیں تو وہ تم پر غالب آجائیں گے اور عشاء کی نماز کے ساتھ التباس ہو جائے گا لیکن صحیح حدیث میں مغرب کی نماز کا نام عِشاءِ اُولیٰ اور عشاء کی نماز کا نام عشاءِ اخری موجود ہے اس لئے نام کی حد تک التباس کو ختم کرنے کے لئے اس کا نام مغرب رکھا گیا (واللہ اعلم)

٦٣٢ - (٩) وَقَالَ: «لَا يَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلَاتِكُمُ الْعِشَاءِ، فَإِنَّهَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ الْعِشَاءُ. فَإِنَّهَا تُعْتِمُ بِحِلَابِ الْإِبِلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۳۲: اور آپؐ نے فرمایا تمہاری نماز عِشاء کے نام پر دیہاتی غالب نہ آئیں اس لئے کہ اللہ کی کتاب میں اس کا نام عِشاء ہے (دیہاتی عِشاء کا نام اس لئے عَتمہ رکھتے ہیں) کہ وہ اونٹنیوں کا دودھ غروبِ شفق کے بعد اندھیرے میں دوہتے ہیں (اور اس وقت کو عَتمہ کہتے ہیں) (مسلم)

٦٣٣ - (١٠) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ: «حَبَسُوْنَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى: صَلَاةِ الْعَصْرِ، مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَقُبُوْرَهُمْ نَارًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

۶۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کے دن فرمایا' انہوں نے ہمیں نماز وسطیٰ یعنی عصر کی نماز ادا کرنے سے روک لیا اللہ ان کے گھروں اور ان کی قبروں کو آگ سے بھرے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٣٤ - (١١) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، وَسَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الْعَصْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۶۳۴: ابنِ مسعود اور سَمُرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے (ترمذی)

٦٣٥ - (١٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، . عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى: ﴿اِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً﴾ ، قَالَ: «تَشْهَدُهٗ مَلَآئِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۶۳۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ فجر کی نماز کی قرات میں حاضری ہوتی ہے" کے بارے میں فرمایا کہ اس قرأت میں رات اور دن کے فرشتے موجود ہوتے ہیں (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٣٦ - (١٣) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الظُّهْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ زَيْدٍ ، وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْهُمَا تَعْلِيْقاً

تیسری فصل

۶۳۶: زید بن ثابت اور عائشہ رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ وسطیٰ کی نماز سے مراد ظہر کی نماز ہے امام مالکؒ نے زید رضی اللہ عنہ سے اور امام ترمذیؒ نے دونوں سے معلق بیان کیا ہے۔

٦٣٧ - (١٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْ صَلَاةً اَشَدَّ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا. فَنَزَلَتْ: ﴿حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى﴾ . وَقَالَ اِنَّ قَبْلَهَا صَلَاتَيْنِ وَبَعْدَهَا

صَلَاتَيْنِ . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۶۳۷: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز شدید گرمی میں (زوال کے بعد) ادا کرتے تھے اور آپؐ کوئی نماز ادا نہیں کرتے تھے جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ پر اس نماز سے زیادہ دشوار ہو پس یہ آیت نازل ہوئی (جس کا ترجمہ ہے) "تم سب نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز کی بھی" آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اس سے پہلے اور بعد دو نمازیں ہیں (احمد' ابوداؤد)

۶۳۸ - (۱۵) وَعَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَا يَقُوْلَانِ: الصَّلَاةُ الْوُسْطٰى صَلَاةُ الصُّبْحِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأ.

۶۳۸: مالک رحمہ اللہ کو یہ خبر پہنچی کہ علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کا قول ہے کہ درمیانی نماز صبح کی نماز ہے (مؤطا)

وضاحت: صحیح قول یہی ہے کہ صلاۃِ وسطٰی سے مراد نمازِ عصر ہے (واللہ اعلم)

۶۳۹ - (۱۶) وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ تَعْلِيْقاً.

۶۳۹: نیز امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ابنِ عباس اور ابنِ عمر رضی اللہ عنہم سے معلّق روایت کیا ہے۔

۶۴۰ - (۱۷) وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ غَدَا اِلٰى صَلَاةِ الصُّبْحِ غَدَا بِرَايَةِ الْاِيْمَانِ، وَمَنْ غَدَا اِلَى السُّوْقِ غَدَا بِرَايَةِ اِبْلِيْسَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۶۴۰: سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے لئے صبح سویرے گیا تو وہ ایمان کے جھنڈے کے ساتھ گیا اور جو شخص صبح سویرے بازار گیا وہ ابلیس کا جھنڈا اٹھا کر گیا (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیس بن میمون بصری راوی منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)

(٤) بَـابُ الْاَذَانِ

(اذان کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٤١ - (١) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَكَرُوا النَّارَ وَالنَّاقُوْسَ، فَذَكَرُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى، فَاُمِرَ بِلَالٌ اَنْ يَّشْفَعَ الْاَذَانَ، وَاَنْ يُّوْتِرَ الْاِقَامَةَ. قَالَ اِسْمَاعِيلُ: فَذَكَرْتُهُ لِاَيُّوْبَ. فَقَالَ: اِلَّا الْاِقَامَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آگ (جلانے) اور ناقوس (بجانے) کا ذکر کیا تو دوسرے صحابہ کرامؓ نے یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا پس بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کے کلمات دو دو بار کہے اور تکبیر کے کلمات ایک ایک بار کہے۔

اسمٰعیل راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ایوب سے بیان کی ہے' انہوں نے کہا' البتہ "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" کے کلمات دو بار ہیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مدینۃُ الرسول میں جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعداد میں مزید اضافہ ہوا تو نمازوں کے اوقات معلوم کرنے کا طریقہ کار اختیار کرنے پر مشورہ کیا گیا۔ بعض کی رائے تھے کہ آگ جلائی جائے۔ بعض نے کہا کہ ناقوس بجایا جائے۔ جب کہ بعض نے کہا کہ سینگ بجایا جائے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آراء سنیں اور فرمایا' آگ مجوسی جلاتے ہیں اور سینگ یہودی بجاتے ہیں جب کہ ناقوس عیسائی بجاتے ہیں۔ اس لیے یہ تینوں آراء صحیح نہیں ہیں۔ کچھ زیادہ عرصہ نہ گزرا کہ عبداللہ بن زید بن عبدِ ربّہٖ نے اذان کے کلمات کے بارے میں اپنا خواب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؐ نے ان کے خواب کو صحیح قرار دیتے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہا کریں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اقامت کے کلمات بھی انہیں بتائے (واللہ اعلم)

٦٤٢ - (٢) **وَعَنْ** اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ. فَقَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ،

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . ثُمَّ تَعُوْدُ فَتَقُوْلُ : اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ . اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ . حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ . حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ . اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ . لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ » . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۴۲: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنفسِ نفیس مجھ پر اذان کے کلمات کا القاء کیا۔ آپؐ نے فرمایا (اذان ان الفاظ کے ساتھ) کہو۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پھر دوبار **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٤٣ - (٣) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ ، وَالْاِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً ؛ غَيْرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ .

دوسری فصل

۶۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں اذان کے کلمات دو' دو بار تھے اور اقامت کے کلمات ایک ایک بار تھے البتہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ (دو بار) کہتے (ابوداوٗ' نسائی' دارمی)

٦٤٤ - (٤) **وَعَنْ** اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً ، وَالْاِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً . رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَاَبُوْ دَاوُدَ ، وَالنَّسَائِيُّ ، وَالدَّارِمِيُّ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۴۴: ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اذان کے انیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات کی تعلیم دی (احمد' ترمذی' ابوداوٗد' نسائی' دارمی' ابنِ ماجہ)

٦٤٥ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! عَلِّمْنِيْ سُنَّةَ الْاَذَانِ ، قَالَ : فَمَسَحَ مُقَدَّمَ

رَأْسِهِ. قَالَ: «تَقُوْلُ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، تَرْفَعُ بِهَا صَوْتَكَ. ثُمَّ تَقُوْلُ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، تَخْفِضُ بِهَا صَوْتَكَ. ثُمَّ تَرْفَعُ صَوْتَكَ بِالشَّهَادَةِ: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ. حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ. فَاِنْ كَانَ صَلَاةُ الصُّبْحِ، قُلْتَ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۶۴۵: ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اذان کا طریقہ بتائیں۔ وہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے اس کے سر کے اگلے حصے پر ہاتھ پھیرا۔ آپؐ نے فرمایا (اذان یوں) کہہ ' **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ'** ان کلمات کو بلند آواز سے ادا کر بعد ازاں تو کہہ **اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** ان کلمات کو قدرے آہستہ آواز کے ساتھ ادا کر بعد ازاں شہادتین کے کلمات بلند آواز سے کہہ **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** (اس کے بعد کہہ **حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ' حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ'** اگر صبح کی نماز کی اذان ہو تو **اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ** دو مرتبہ کہہ (پھر آخر میں) **اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے کلمات کہہ (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ کثرتِ طرق کی وجہ سے یہ صحیح ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۰۳)

۶۴۶ - (۶) **وَعَنْ** بِلَالٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ اِلَّا فِيْ صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: اَبُوْ اِسْرَآئِيْلَ الرَّاوِيْ لَيْسَ هُوَ بِذَاكَ الْقَوِيِّ عِنْدَ اَهْلِ الْحَدِيْثِ

۶۴۶: بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ فجر کی نماز (کی اذان) کے علاوہ کسی دوسری (نماز کی) اذان میں **"اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ"** کے کلمات نہ کہنا (ترمذی' ابن ماجہ) اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ ابو اسرائیل راوی محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے (البتہ حدیث کا معنیٰ صحیح ہے)

۶۴۷ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبِلَالٍ: «اِذَا اَذَّنْتَ

فَتَرَسَّلْ ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ ، وَاجْعَلْ مَا بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ ، وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ ، وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ ، وَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَقَالَ : لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمُنْعِمِ ، وَهُوَ إِسْنَادٌ مَجْهُولٌ .

۶۴۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب تو اذان کہے تو (اس کے کلمات) ٹھہر ٹھہر کر ادا کر اور جب تو تکبیر کہے تو (اس کے کلمات) جلدی جلدی ادا کر نیز اذان اور تکبیر کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ کھانا کھانے والا اپنے کھانے سے اور پانی پینے والا اپنے پینے سے اور قضائے حاجت کرنے والا اپنی قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے۔ جب تک تم مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہوا کرو (ترمذی)

امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو عبدالمنعم راوی سے جانتے ہیں اور اس کی سند مجہول ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا یہ جملہ کہ "جب تک مجھے نہ دیکھ لیا کرو نہ کھڑے ہو اکرو۔" صحیح ہے۔ (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۲ صفحہ ۲۰۴)

۶۴۸ - (۸) **وَعَنْ** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « أَنْ أُذِّنَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ » فَأَذَّنْتُ . فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ : « إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ ، وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ » . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُو دَاوُدَ ، وَابْنُ مَاجَهْ .

۶۴۸: زیاد بن حارث صُدائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فجر کی نماز کے لئے اذان کہوں چنانچہ میں نے اذان کہی تو بلال رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہنے کا ارادہ کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صُداء (قبیلہ) کے فرد نے اذان کہی ہے اور جو شخص اذان کہے وہی تکبیر کہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۱۸۳۰' الضعفاء الصغیر ۵۰۴' المجروحین جلد۲ صفحہ ۱۳۶' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۶۲۸' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۵۰۹' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۵)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۶۴۹ - (۹) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ لِلصَّلَاةِ ، وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ ، فَتَكَلَّمُوا يَوْماً فِي ذٰلِكَ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : اِتَّخِذُوا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى . وَقَالَ بَعْضُهُمْ : قَرْناً مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ . فَقَالَ عُمَرُ : أَوَلَا

تَبْعَثُوْنَ رَجُلاً يُّنَادِيْ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا بِلَالُ! قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۶۴۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب (مکّہ سے ہجرت کرکے) مدینۃُ الرسول آئے تو (مسجد میں) جمع ہو جایا کرتے اور وقت کا اندازہ کیا کرتے تھے اور نماز کی منادی کرنے والا کوئی نہ تھا۔ ایک دن اس مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ بعض نے کہا کہ عیسائیوں کی طرح ناقوس کا انتظام کرو اور بعض نے کہا کہ یہودیوں کی طرح سینگ کا انتظام کرو۔ عُمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ تم ایک شخص کو نماز (کی منادی کرنے) کے لئے کیوں نہیں بھیجتے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بلال! اٹھو اور باجماعت نماز کے لئے منادی کرو (بخاری' مسلم)

٦٥٠ -(١٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالنَّاقُوْسِ يُعْمَلُ لِيُضْرَبَ بِهٖ لِلنَّاسِ لِجَمْعِ الصَّلَاةِ، طَافَ بِيْ وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ يَحْمِلُ نَاقُوْساً فِيْ يَدِهٖ، فَقُلْتُ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ! أَتَبِيْعُ النَّاقُوْسَ؟ قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهٖ؟ قُلْتُ: نَدْعُوْ بِهٖ إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: أَفَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ مِّنْ ذٰلِكَ؟ فَقُلْتُ لَهٗ: بَلٰى. قَالَ: فَقَالَ: تَقُوْلُ: اَللهُ أَكْبَرُ، إِلٰى آخِرِهٖ ، وَكَذَا الْإِقَامَةُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ، أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَأَخْبَرْتُهٗ بِمَا رَأَيْتُ. فَقَالَ: «إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَآءَ اللهُ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ، فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَلْيُؤَذِّنْ بِهٖ، فَإِنَّهٗ أَنْدٰى صَوْتاً مِّنْكَ». فَقُمْتُ مَعَ بِلَالٍ، فَجَعَلْتُ أُلْقِيْهِ عَلَيْهِ وَيُؤَذِّنُ بِهٖ. قَالَ فَسَمِعَ بِذٰلِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهٗ يَقُوْلُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ مَا أُرِيَ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ؛ إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرِ الْإِقَامَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، لٰكِنَّهٗ لَمْ يُصَرِّحْ قِصَّةَ النَّاقُوْسِ .

۶۵۰: عبداللہ بن زید بن عبدِ ربہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناقوس تیار کرنے کا حکم دیا تاکہ لوگوں کو باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے اسے بجایا جائے۔ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ناقوس اُٹھائے ہوئے تھا۔ میں نے (اس سے) کہا' اے اللہ کے بندے! کیا تم ناقوس فروخت کرنا پسند کرو گے؟ اس نے دریافت کیا' تم اس کو لے کر کیا کرو گے؟ میں نے کہا' ہم اس کے ذریعہ نماز کے لئے بلائیں گے۔ اس نے مشورہ دیا' کیا میں تجھے اس سے بہتر سے مطلع نہ کروں؟ میں نے کہا' ضرور! اس نے کہا کہ تو اللہ اکبر کہہ (اذان کے آخری کلمات تک ذکر کیا) اور اسی طرح کیفیت کے لحاظ سے اقامت (کے الفاظ) کو بیان

کیا۔ جب صبح ہوئی تو میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ سے اپنا خواب بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ انشاء اللہ یہ خواب سچا ہے۔ تم بلالؓ کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور جو کلمات تمہیں معلوم ہوئے ہیں ان سے اسے آگاہ کرو۔ وہ ان کلمات کے ساتھ اذان کہے' اس کی آواز تمہاری آواز سے بلند ہے۔ چنانچہ میں بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہو۔ میں اسے اذان کے کلمات سے آگاہ کر رہا تھا اور وہ اذان کہہ رہا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ عمر بن خطابؓ نے جب اذان کے کلمات سنے تو وہ اپنے گھر پر تھے وہ اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے نکلے اور کہہ رہے تھے' اے اللہ کے رسول! اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق دے کر بھیجا ہے میں نے اسی طرح کا خواب دیکھا ہے جس طرح کا اس کو دکھایا گیا ہے۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ ہی کی تعریف ہے (ابوداوٗد' دارمی' ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے اقامت کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے البتہ ناقوس کے واقعہ کی وضاحت نہیں ہے۔

٦٥١ - (١١) **وَعَنْ** اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَكَانَ لَا يَمُرُّ بِرَجُلٍ اِلَّا نَادَاهُ بِالصَّلَاةِ، اَوْ حَرَّكَهُ بِرِجْلِهِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ.

۶۵۱: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں صبح کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نکلا۔ آپؐ جس کے قریب سے گزرتے اس کو نماز کے لئے بلاتے یا اس کے پاؤں کو ہلاتے (ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو الفضل راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۶)

٦٥٢ - (١٢) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ اَنَّ الْمُؤَذِّنَ جَآءَ عُمَرَ يُؤْذِنُهُ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ. فَوَجَدَهُ نَائِمًا. فَقَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، فَاَمَرَهُ عُمَرُ اَنْ يَّجْعَلَهَا فِیْ نِدَآءِ الصُّبْحِ. رَوَاهُ فِی الْمُؤَطَّا .

۶۵۲: امام مالک رحمہُ اللہ کو یہ بات پہنچی کہ مؤذن عُمر رضی اللہ عنہ کے پاس صبح کی نماز کی اطلاع دینے آیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ سوئے ہوئے ہیں چنانچہ آپ نے "**اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ**" کہا۔ عُمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ ان کلمات کو صبح کی اذان میں شامل کرے (مؤطا)

وضاحت: یہ روایت مُعضَل اور مرسل ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۶)

٦٥٣ - (١٣) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ، مُؤَذِّنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ، عَنْ اَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَالًا اَنْ يَّجْعَلَ اِصْبَعَيْهِ فِیْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ: «اِنَّهُ اَرْفَعُ لِصَوْتِكَ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۶۵۳: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن عبدالرحمٰنؓ بن سعد بن عمّار بن سعد نے بیان کیا کہ مجھے میرے والد نے اپنے والد سے اس نے اس کے دادا سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالے اور کہا' اس سے تیری آواز بلند ہو گی(ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' اس لئے کہ سعد کی اولاد کے سلسلہ میں ضعف ہے۔ کانوں میں انگلیاں ڈالنے کی جو حدیث ابو جحیفہؓ سے مروی ہے وہ صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدّین البانی جلد۱ صفحہ ۲۰۶)

(٥) بَابُ فَضْلِ الْاَذَانِ وَ اِجَابَةِ الْمُؤَذِّنِ

(اذان اور مؤذن (کے کلمات) کاجواب دینے کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٥٤ - (١) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقاً يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۶۵۴: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ قیامت کے روز اذان کہنے والوں کی گردنیں تمام لوگوں سے زیادہ لمبی ہوں گی (مسلم)

٦٥٥ - (٢) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلَاةِ، اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِيْنَ، فَاِذَا قُضِيَ النِّدَآءُ اَقْبَلَ، حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ، اَقْبَلَ ، حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ ، يَقُوْلُ: اُذْكُرْ كَذَا، اُذْكُرْ كَذَا، لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ، حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ: كَمْ صَلّٰى؟». متفق عليه.

۶۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کے لئے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان "گوز" مارتا ہوا اذان کی جگہ سے بھاگ جاتا ہے تاکہ اذان (کے کلمات) نہ سن سکے۔ جب اذان پوری ہو جاتی ہے تو شیطان(وسوسہ ڈالنے) آتا ہے اور جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر اختتام پذیر ہوتی ہے تو آتا ہے یہاں تک کہ انسان اور اس کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے (اسے) کہتا ہے کہ فلاں فلاں بات یاد کرو جو باتیں اس کے خیال و گمان میں بھی نہ تھیں یہاں تک کہ انسان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ اسے کچھ علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی رکعات نماز ادا کی ہے(بخاری' مسلم)

٦٥٦ - (٣) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ، وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَيْءٌ؛ اِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۵۶: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' موذن کی آواز کی انتہا کو جب جن' انسان اور دوسری چیزیں سنتی ہیں تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گی (بخاری)

٦٥٧ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ، ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ؛ فَإِنَّهُ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ ؛ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ إِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ، وَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ». رواه مسلم.

۶۵۷: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے۔ پھر مجھ پر درود بھیجو' اس لئے کہ جس شخص نے مجھ پر درود بھیجا اللہ اس کی وجہ سے اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پھر تم میرے لئے اللہ سے وسیلہ طلب کرو (یاد رکھو) وسیلہ جنّت میں ایسا مقام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے صرف ایک بندے کے لائق ہے جب کہ میں پُر اُمید ہوں کہ وہ بندہ میں ہوں پس جس شخص نے میرے لئے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گئی (مسلم)

٦٥٨ - (٥) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ؛ فَقَالَ أَحَدُكُمْ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ؛ قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ؛ قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ. ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ؛ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهِ، دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۵۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب موذن **اَللّٰهُ أَكْبَرُ' اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کے کلمات کہے تو تم سب **اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کہو پھر وہ **أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** کہے تو تم سب **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** کہو پھر وہ **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کے کلمات کہے تو تم سب **أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ** کہو پھر وہ **حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ** کے کلمات کہے تو تم سب **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کہو پھر وہ **حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ** کے کلمات کہے تو تم سب **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** کہو پھر وہ **اَللّٰهُ أَكْبَرُ' اَللّٰهُ أَكْبَرُ'** کہے تو تم سب **اَللّٰهُ أَكْبَرُ' اَللّٰهُ أَكْبَرُ** کہو۔ پھر وہ **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** کہے تو تم سب **لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ** کہو جس نے ان کلمات کا جواب دیا وہ جنّت میں داخل ہوا (مسلم)

۶۵۹ - (٦) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ؛ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۵۹: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اذان سن کر دل سے یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) " اے اللہ! اس دعوتِ توحید کے رب! جو کامل مکمل ہے اور قائم کی جانے والی نماز کے رب! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود میں کھڑا کرنا جس کا تو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے" تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہو گی (بخاری)

وضاحت: اذان کے بعد دُعا میں **"اَلدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ"** کے کلمات اگرچہ عوامُ النّاس میں مشہور ہیں لیکن صحیح روایات میں ان کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

۶۶۰ - (۷) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُغِيْرُ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ، وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْأَذَانَ، فَإِنْ سَمِعَ أَذَاناً أَمْسَكَ، وَإِلَّا أَغَارَ . فَسَمِعَ رَجُلاً يَقُوْلُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَى الْفِطْرَةِ». ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ». فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ رَاعِيْ مِعْزًى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۶۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر کے وقت حملہ کا حکم دیتے۔ آپؐ اذان (سننے) کی جانب کان لگاتے۔ اگر اذان (کے کلمات) سنتے تو حملہ کرنے سے رک جاتے ورنہ حملہ کا حکم دیتے۔ چنانچہ آپؐ نے ایک شخص سے سنا' اس نے کہا' **اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ**' رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو فطرت پر ہے پھر اس نے کہا' **اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تو دوزخ سے بری ہے۔ صحابہ کرامؓ نے اس کی جانب نظریں اٹھائیں تو وہ مؤذن بکریوں کا چرواہا تھا (مسلم)

۶۶۱ - (۸) **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ: أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبّاً، وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلاً، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْناً، غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۶۶۱: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مؤذن کی اذان سن کر یہ کلمات کہے (جس کا ترجمہ ہے) " میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں' وہ اکیلا ہے' اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے

رسول ہیں۔ میں اللہ کی ربوبیّت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے اور اسلام کو دین اختیار کرنے پر راضی ہوں" تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (مسلم)

٦٦٢ - (٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ، بَيْنَ كُلِّ اَذَانَيْنِ صَلَاةٌ»، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۶۲: عبداللہ بن مغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے ہر اذان اور تکبیر کے درمیان نماز ہے بعدازاں تیسری مرتبہ فرمایا۔ جو چاہے (بخاری)

وضاحت: معلوم ہوا کہ نمازِ مغرب کی اذان اور تکبیر کے درمیان بھی دو رکعت سُنّت ادا کی جاسکتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ مغرب کی اذان اور تکبیر کے درمیان دو رکعت سُنّت ادا کرتے تھے' منع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٦٦٣ - (١٠) **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِمَامُ ضَامِنٌ، وَّالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ. اَللّٰهُمَّ اَرْشِدِ الْاَئِمَّةَ، وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالشَّافِعِيُّ، وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ».

دوسری فصل

۶۶۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام (مقتدیوں کی نماز کا) ذِمّہ دار ہے اور اذان کہنے والا (اوقاتِ نماز کا) امین ہے۔ اے اللہ! اماموں کی راہنمائی فرما اور اذان کہنے والوں کو معاف فرما (احمد' ابوداؤد' ترمذی' شافعی) اور شافعی کی دوسری روایت میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

٦٦٤ - (١١) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا، كُتِبَ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۶۶۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سات سال حصولِ ثواب کے لئے اذان کہی تو اس کے لئے دوزخ سے برأت ثبت ہو جاتی ہے۔
(ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی ضعیف ترین ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳' تہذیبُ الکمال جلد ۴ صفحہ ۴۶۵' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹ مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

٦٦٥ - (١٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَعْجَبُ رَبُّكَ مِنْ رَاعِيْ غَنَمٍ فِيْ رَأْسِ شَظِيَّةٍ لِلْجَبَلِ يُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ وَيُصَلِّيْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: اُنْظُرُوْا اِلٰى عَبْدِيْ هٰذَا، يُؤَذِّنُ وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ، يَخَافُ مِنِّيْ، قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ، وَاَدْخَلْتُهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۶۶۵: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تیرا پروردگار اس چرواہے سے خوش ہوتا ہے جو پہاڑ کی بلندی پر چراتا ہے' وہ نماز کی اذان کہتا ہے اور نماز ادا کرتا ہے۔ اللہ عزّوجل فرماتے ہیں کہ میرے اس بندے کو دیکھو نماز (ادا کرنے) کے لیئے اذان اور تکبیر (کے کلمات) کہتا ہے' مجھ سے ڈرتا ہے' بلاشبہ میں نے اپنے بندے کو معاف کر دیا ہے اور اس کو جنّت میں داخل کر دیا ہے۔
(ابوداؤد' نسائی)

٦٦٦ - (١٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ [تَعَالٰى] وَحَقَّ مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهٖ رَاضُوْنَ، وَرَجُلٌ يُنَادِيْ بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ كُلَّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۶۶۶: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن تین شخص کستوری کے ٹیلوں پر ہوں گے وہ شخص جس نے اللہ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا اور وہ شخص جو کسی قوم کا امام بنا اور وہ اس کی امامت پر خوش ہے اور وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کی اذان کہتا ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابُو الیقظان عثمان بن عُمیر بجلی کوفی راوی ضعیف ہے (مرعات جلد۲ صفحہ ۱۰۵)

٦٦٧ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدٰى صَوْتِهٖ، وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ. وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَّعِشْرُوْنَ صَلَاةً، وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَرَوَى النَّسَائِيُّ اِلٰى قَوْلِهٖ: «كُلُّ رَطْبٍ وَّيَابِسٍ»، وَقَالَ: «وَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ صَلّٰى».

۶۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مؤذن کی آواز کے پہنچنے کی حد تک اس کے لئے مغفرت ثبت ہو جاتی ہے اور سب تر اور خشک چیزیں اس کے لیئے گواہی دیں گی اور نماز میں حاضر ہونے والے کو پچیس نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور اس سے دو نمازوں کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ) اور امام نسائیؒ نے اس کے قول "سب تر اور خشک

چیزوں" تک ذکر کیا ہے' نیز امام نسائیؒ نے ذکر کیا ہے کہ مؤذن کو ان لوگوں کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا جنہوں نے نماز ادا کی۔

٦٦٨ - (١٥) **وَعَنْ** عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ: اِجْعَلْنِیْ اِمَامَ قَوْمِیْ. قَالَ: «اَنْتَ اِمَامُهُمْ، وَاقْتَدِ بِاَضْعَفِهِمْ ، وَاتَّخِذْ مُؤَذِّنًا لَا یَاْخُذُ عَلٰی اَذَانِهِ اَجْرًا» . رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ.

۶۶۸: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے اپنی قوم کا امام متعیّن فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' تو ان کا امام ہے اور ان میں زیادہ کمزور انسان کا خیال رکھنا اور ایسا مؤذن مقرر کرنا جو اپنی اذان پر اُجرت وصول نہ کرے(احمد' ابوداوٗد' نسائی)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی امامت کا عہدہ طلب کرنے میں کچھ حرج نہیں۔ قرآنِ پاک میں ہے۔ "**وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا**" (ترجمہ) "ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔" البتہ حکومت کا عہدہ طلب کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

٦٦٩ - (١٦) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: عَلَّمَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَقُوْلَ عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ: «اَللّٰهُمَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِكَ، وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ، وَاَصْوَاتُ دُعَاتِكَ؛ فَاغْفِرْ لِیْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالْبَیْهَقِیُّ فِی «الدَّعْوَاتِ الْكَبِیْرِ».

۶۶۹: اُمّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی کہ میں نماز مغرب کی اذان کے بعد (یہ کلمات) کہوں' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! یہ اعلان تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا ہے اور تیری اذان کہنے والوں کی آوازیں ہیں' مجھے معاف فرما۔"
(ابوداوٗد' بیہقی فی الدّعواتِ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوکثیر راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدّین البانی جلدا صفحہ ۲۱۲)

٦٧٠ - (١٧) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَوْ بَعْضِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: اِنَّ بِلَالًا اَخَذَ فِی الْاِقَامَةِ، فَلَمَّا اَنْ قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا». وَقَالَ فِیْ سَائِرِ الْاِقَامَةِ: كَنَحْوِ حَدِیْثِ عُمَرَ فِی الْاَذَانِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۶۷۰: ابو امامہ رضی اللہ عنہ یا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرامؓ سے روایت ہے کہ بلالؓ نے تکبیر کہنی شروع کی۔ جب انہوں نے "**قَدْقَامَتِ الصَّلٰوۃ**" کے کلمات کہے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "**اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا**" (ترجمہ) "اللہ اس کو قائم و دائم رکھے" کے کلمات فرمائے اور باقی اقامت کے

کلمات کا جواب اذان کے بارے میں عمر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی طرح کہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حُوشب راوی متکلّم فیہ ہے۔ چونکہ حدیث کی سند ضعیف ہے اس لیئے اقامت سننے والوں کو اقامت کے کلمات تو کہنے چاہئے جب کہ **اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا** کے کلمات نہ کہے جائیں۔ ان کلمات کے کہنے کا رواج ہو چکا ہے اس کو ختم کیا جائے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۰۸)

٦٧١ - (١٨) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا یُرَدُّ الدُّعَآءُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ.

۶۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اذان اور تکبیر کے درمیان کی گئی دعا رَد نہیں ہوتی (ابوداؤد' ترمذی)

٦٧٢ - (١٩) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ: - اَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ - الدُّعَآءُ عِنْدَ النِّدَآءِ ، وَعِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا» . وَفِیْ رِوَایَةٍ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ» ، رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالدَّارِمِیُّ ؛ اِلَّا اَنَّهٗ لَمْ یَذْکُرْ: «وَتَحْتَ الْمَطَرِ» .

۶۷۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو دعائیں رَد نہیں ہوتیں یا بہت کم رَد ہوتی ہیں۔ اذان کے وقت کی دعا اور لڑائی کے وقت کی دعا کہ جب بعض لوگ بعض کو قتل کر رہے ہوں اور ایک روایت میں ہے اور جب بارش برس رہی ہو (ابوداؤد' دارمی) البتہ امام دارمیؒ نے بارش برسنے کا ذکر نہیں کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث صحیح ہے البتہ بارش والا جملہ ضعیف ہے' اس کی سند مجہول راوی ہے۔
(مشکوٰة علامہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۲)

٦٧٣ - (٢٠) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الْمُؤَذِّنِیْنَ یَفْضُلُوْنَنَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قُلْ کَمَا یَقُوْلُوْنَ ، فَاِذَا انْتَهَیْتَ فَسَلْ تُعْطَ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ.

۶۷۳: عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ اذان کہنے والوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم بھی وہی کلمات کہو جو کلمات انہوں نے کہے ہیں۔ جب تم (اذان کے کلمات کہنے سے) فارغ ہو جاؤ تو (اللہ سے) سوال کرو تمہارا سوال پورا کیا جائے گا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٧٤ - (٢١) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا سَمِعَ النِّدَآءَ بِالصَّلَاةِ ذَهَبَ حَتّٰى يَكُوْنَ مَكَانَ الرَّوْحَآءِ». قَالَ الرَّاوِیْ: وَالرَّوْحَآءُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ: عَلٰى سِتَّةٍ وَّثَلَاثِيْنَ مِيْلاً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۶۷۴: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ شیطان جب نماز کی اذان سنتا ہے تو وہ رَوحاء (مقام) میں پہنچ جاتا ہے (حدیث کے راوی جابرؓ کہتے ہیں کہ) رَوحاء مقام مدینۃؐ الرسول سے چھتیس میل کی مسافت پر واقع ہے (مسلم)

٦٧٥ - (٢٢) وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: اِنِّیْ لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ، اِذْ اَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ مُؤَذِّنُهُ. حَتّٰى اِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ، فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؛ قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَقَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ. ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۶۷۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں معاویہؓ کے پاس تھا جب ان کے مؤذن نے اذان کے کلمات کہے۔ معاویہؓ نے مؤذن کے کلمات دہرائے۔ جب مؤذن "**حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ**" کے کلمات پر پہنچا تو انہوں نے "**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ**" کے کلمات کہے جب مؤذن نے "**حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ**" کے کلمات کہے تو انہوں نے "**لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**" کے کلمات کہے اور ان کلمات کے بعد وہی کلمات کہے جو مؤذن نے کہے تھے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے اس کا حکم دیا ہے (احمد)

وضاحت: مسند احمد یا کسی دوسری کتاب میں "**اَلْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ**" کے الفاظ کا اضافہ موجود نہیں۔ مشکوٰۃ میں غلطی سے یہ درج ہوتا آرہا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۳)

٦٧٦ - (٢٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَامَ بِلَالٌ يُنَادِیْ، فَلَمَّا سَكَتَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَالَ مِثْلَ هٰذَا يَقِيْناً، دَخَلَ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ النَّسَآئِیُّ.

۶۷۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے۔ بلالؓ اذان دینے کے لئے کھڑے ہوئے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جس شخص نے یہ کلمات خلوص کے ساتھ کہے وہ جنّت میں داخل ہو گا (نسائی)

٦٧٧ - (٢٤) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَتَشَهَّدُ قَالَ: «وَأَنَا وَأَنَا» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۶۷۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اذان کہنے والے سے شہادتین کے کلمات سنتے تو آپؐ فرماتے میں (بھی) اور میں (بھی گواہی دیتا ہوں) (ابوداؤد)

٦٧٨ - (٢٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً؛ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۶۷۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بارہ سال اذان کہی اس کے لئے جنت واجب ہو گئی اور اس کے (صرف) اذان کہنے کی وجہ سے روزانہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کی وجہ سے تین نیکیاں ثبت ہوتی ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن صالح راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کا ایک دوسرا طریق جو نافعؒ عنِ ابنِ عمرؓ سے ہے' اس کی سند صحیح ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۴۰ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۴)

٦٧٩ - (٢٦) **وَعَنْهُ،** قَالَ: كُنَّا نُؤْمَرُ بِالدُّعَاءِ عِنْدَ أَذَانِ الْمَغْرِبِ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۶۷۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں مغرب کی اذان کے وقت دُعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے (بیہقی الدّعواتُ الکبیر)

(٦) بَابٌ [تَأْخِيرُ الْأَذَانِ]

(اذان کو اوّل وقت سے مؤخر کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٦٨٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ بِلَالًا يُنَادِيْ بِلَيْلٍ، فَكُلُوْا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ»، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ رَجُلًا أَعْمٰى، لَا يُنَادِيْ حَتّٰى يُقَالَ لَهٗ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۶۸۰: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلال رات کے وقت اذان کہے تو تم اس کے بعد (کھانا) کھاؤ اور (پانی) پیو یہاں تک کہ ابنِ اُمِّ مکتومؓ اذان کہے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ابنِ اُمِّ مکتومؓ نابینا انسان تھے' وہ اس وقت اذان کہتے جب ان سے کہا جاتا کہ صبح ہو گئی ہے' صبح ہو گئی ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: ظاہر ہے کہ اذان کی مشروعیّت اس لیئے ہے کہ لوگوں کو بتایا جائے کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے لیکن اس حدیث میں فجر سے پہلے اذان کا ذکر لوگوں کو نماز کی جانب بلانے کے لیئے نہیں ہے بلکہ اس لئے ہے کہ جو لوگ نوافل ادا کر رہے ہیں وہ آرام کریں اور جو لوگ نیند میں ہیں وہ بیدار ہوں جیسا کہ ایک حدیث میں اس کی وضاحت موجود ہے البتہ فجر سے پہلے کی اذان کو رمضانُ المبارک کے لیئے خاص کرنے کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ صحابہ کرامؓ رمضانُ المبارک کے علاوہ بھی کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھتے تھے اور تہجّد پڑھا کرتے تھے اس لئے اس اذان کو مشروع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٦٨١ - (٢) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ، وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ؛ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ الْمُسْتَطِيْرَ فِي الْأُفُقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ، وَلَفْظُهٗ لِلتِّرْمِذِيِّ.

۶۸۱: سَمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلالؓ کی اذان اور فجر کاذب تمہیں سحری کھنے سے نہ روکے البتہ وہ فجر جو آسمان کے کناروں میں پھیلتی ہے روکے گی (مسلم) الفاظ ترمذی کے ہیں۔

٦٨٢ - (٣) **وَعَنْ** مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّي، فَقَالَ: «إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۶۸۲: مالک بن حُویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی (ہم دونوں) آئے۔ آپؐ نے فرمایا' جب تم سفر میں ہو تو تم اذان اور تکبیر کہو اور تم میں سے جو شخص عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے (بخاری)

وضاحت: مالک بن حویرث اور ان کا چچا زادبھائی دونوں آپؐ کی خدمت میں چند روز رہے چونکہ علم میں وہ دونوں یکساں تھے' اس لئے امامت کے بارے میں حکم فرمایا کہ جو عمر میں بڑا ہے وہ امامت کرائے البتہ اذان دونوں کہہ سکتے ہیں (واللہ اعلم)

٦٨٣ - (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ؛ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۳: مالک بن حُویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ تم اسی کیفیت سے نماز ادا کرو جس کیفیت کے ساتھ تم نے مجھے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا ہے اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان کہے بعد ازاں تم میں سے زیادہ عمر والا امامت کرائے۔ (بخاری' مسلم)

٦٨٤ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَفَلَ مِنْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ، سَارَ لَيْلَةً، حَتّٰى إِذَا أَدْرَكَهُ الْكَرٰى عَرَّسَ، وَقَالَ لِبِلَالٍ: «اكْلَأْ لَنَا اللَّيْلَ». فَصَلّٰى بِلَالٌ مَا قُدِّرَ لَهُ، وَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ. فَلَمَّا تَقَارَبَ الْفَجْرُ، اسْتَنَدَ بِلَالٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ مُوَجِّهَ الْفَجْرِ، فَغَلَبَتْ بِلَالًا عَيْنَاهُ، وَهُوَ مُسْتَنِدٌ إِلٰى رَاحِلَتِهِ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَلَا بِلَالٌ، وَلَا أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى ضَرَبَتْهُمُ الشَّمْسُ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَّلَهُمْ اسْتِيقَاظًا، فَفَزِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «أَيْ بِلَالُ!». فَقَالَ بِلَالٌ: أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ. قَالَ: «اقْتَادُوا» فَاقْتَادُوا رَوَاحِلَهُمْ شَيْئًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ، فَصَلّٰى بِهِمُ الصُّبْحَ. فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: «مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ، فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا؛ فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي﴾». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۸۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خیبر سے واپس لوٹے تو رات بھر چلتے رہے یہاں تک کہ آپؐ اونگھنے لگے تو آپؐ آخری رات میں سونے کے لیے

اُترے اور بلالؓ سے کہا کہ تم ہمارے لیئے رات بھر پہرہ دو چنانچہ بلالؓ نے نفل پڑھے جتنے ان کی قسمت میں تھے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ محوِ خواب ہو گئے۔ جب فجر کے طلوع کا وقت ہوا تو بلالؓ فجر کی جہت کی جانب اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئے تو ان کی آنکھیں ان پر غالب آگئیں جب کہ وہ سواری کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے تھے۔ پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، بلالؓ اور نہ ہی آپؐ کے صحابہ کرامؓ میں سے کوئی بیدار ہوا یہاں تک کہ سورج (کی تیز شعاعوں) نے ان پر حملہ کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے بیدار ہوئے۔ آپؐ (اس سے) گھبرا گئے۔ آپؐ نے بلالؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے بلالؓ! کیا ہوا؟ بلالؓ نے جواب دیا' مجھ پر بھی اسی چیز کا غلبہ ہو گیا جس کا آپؐ پر غلبہ ہوا (مقصد نیند کا غلبہ تھا) آپؐ نے فرمایا (اپنی) سواریوں کو چلاؤ تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تھوڑا سا چلایا۔ وہاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور بلالؓ کو حکم دیا' بلالؓ نے فجر کی نماز کے لیئے اقامت کہی۔ آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو صبح کی نماز پڑھائی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' جو شخص نماز بھول جائے جب اسے یاد آئے ادا کرے۔ اللہ ربُّ العزّت کا ارشاد ہے کہ "جب نماز یاد آئے تو ادا کرو۔" (مسلم)

٦٨٥ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِیْ قَدْ خَرَجْتُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۸۵: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم جب تک مجھے نہ دیکھو کہ میں نکلا ہوں نہ کھڑے ہوا کرو (بخاری' مسلم)

٦٨٦ - (٧) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَلَا تَاْتُوْهَا تَسْعَوْنَ ، وَاْتُوْهَا تَمْشُوْنَ وَعَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةُ. فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا، وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِیْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا كَانَ يَعْمِدُ اِلَى الصَّلَاةِ فَهُوَ فِیْ صَلَاةٍ».

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ .

۶۸۶: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی تکبیر کہی جائے تو تم تیز تیز نہ آؤ بلکہ تم آہستگی کے ساتھ آؤ۔ تم سکینت اختیار کرو جو نماز تمہیں مل جائے اس کو ادا کرو اور جو نماز فوت ہو جائے اس کی تکمیل کرو (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ تم میں سے جب کوئی شخص نماز ادا کرنے کا قصد کرتا ہے تو وہ نماز میں ہی ہوتا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ صرف جب نماز کی اقامت ہو تو تم نماز کے لئے تیز تیز قدم نہ اٹھاؤ بلکہ نمازی اقامت سے پہلے جب بھی نماز کی ادائیگی کے لیئے مسجد میں پہنچے تو آہستہ آہستہ چل کر نماز میں شامل ہو۔ اس خیال سے کہ تیز تیز چلنے سے مجھے تکبیر تحریمہ مل جائے گی یا رکعت مل جائے گی اور مجھے فضیلت

حاصل ہو گی، درست نہیں ہے اور جو لوگ بھاگ کر نماز میں شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں انہیں احتیاط کرنا چاہئے۔ جس قدر نماز مل جائے ادا کی جائے اور جو نماز رہ جائے امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس کی تکمیل کی جائے۔ تمام روایات پر غور و فکر کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد جو باقی نماز ادا کی جائے گی وہ نماز کا آخری حصّہ ہو گی۔ ظاہر ہے کہ جب تکمیل کا حکم دیا گیا ہے تو تکمیل اس چیز کی ہوتی ہے جو باقی ہے۔ مثلاً" جس شخص سے تین رکعت فوت ہو گئیں تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد ایک رکعت سورہ فاتحہ اور کوئی سورت ملا کر ادا کرے اور اس رکعت پر تشہد میں بیٹھ جائے۔ پھر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہو اور دو رکعت صرف فاتحہ کے ساتھ ادا کرے بعد ازاں تشہد میں بیٹھ کر سلام پھیرے۔ اس کی بنیاد اس پر ہے کہ اس نے امام کے ساتھ جو رکعت پائی ہے وہ اس کی اول نماز ہے۔ چنانچہ سنن بیہقی میں ہے (آپؐ نے فرمایا) کہ جس نماز کو تم پا لیتے ہو وہ تمہاری اول نماز ہے (واللہ اعلم)

یہ باب دوسری فصل سے خالی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٦٨٧ - (٨) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: عَرَّسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِطَرِيْقِ مَكَّةَ، وَوَكَّلَ بِلَالًا اَنْ يُّوْقِظَهُمْ لِلصَّلَاةِ، فَرَقَدَ بِلَالٌ وَّرَقَدُوْا حَتّٰى اسْتَيْقَظُوْا وَقَدْ طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ، فَاسْتَيْقَظَ الْقَوْمُ، وَقَدْ فَزِعُوْا، فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّرْكَبُوْا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ، وَقَالَ «اِنَّ هٰذَا وَادٍ بِهٖ شَيْطَانٌ». فَرَكِبُوْا حَتّٰى خَرَجُوْا مِنْ ذٰلِكَ الْوَادِيْ، ثُمَّ اَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْزِلُوْا، وَاَنْ يَّتَوَضَّأُوْا، وَاَمَرَ بِلَالًا اَنْ يُّنَادِيَ لِلصَّلَاةِ - اَوْ يُقِيْمَ - ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ رَاٰى مِنْ فَزَعِهِمْ، فَقَالَ: «يَآ اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ اَرْوَاحَنَا، وَلَوْ شَآءَ لَرَدَّهَا اِلَيْنَا فِيْ حِيْنٍ غَيْرِ هٰذَا؛ فَاِذَا رَقَدَ اَحَدُكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ اَوْ نَسِيَهَا، ثُمَّ فَزِعَ اِلَيْهَا، فَلْيُصَلِّهَا كَمَا كَانَ يُصَلِّيْهَا فِيْ وَقْتِهَا»، ثُمَّ الْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: «اِنَّ الشَّيْطَانَ اَتٰى بِلَالًا وَّهُوَ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ فَاَضْجَعَهٗ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يُهَدِّئُهٗ كَمَا يُهَدَّأُ الصَّبِيُّ حَتّٰى نَامَ». ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا، فَاَخْبَرَ بِلَالٌ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ الَّذِيْ اَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ مُّرْسَلًا.

تیسری فصل

۶۸۷: زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

مرتبہ مکّہ مکرمہ کے راستہ میں رات کے آخر میں آرام کرنے کے لئے اترے اور بلالؓ کو ذمہ داری سونپی کہ وہ انہیں فجر کی نماز کے لئے بیدار کرے لیکن بلالؓ خود ہی محوِ خواب ہو گئے اور صحابہ کرامؓ بھی سو گئے۔ وہ (اس وقت) بیدار ہوئے جب سورج کی گرمی انہیں پہنچی۔ صحابہ کرامؓ جب بیدار ہوئے تو وہ گھبرائے ہوئے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواریوں پر) سوار ہوں اور اس وادی سے نکل چلیں اور فرمایا' اس وادی میں شیطان ہے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ سوار ہوئے اور اس وادی سے نکل گئے (آگے جاکر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم دیا کہ وہ (سواریوں سے) اُتریں اور وضو کریں اور بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ نماز کے لئے اذان کہے اور تکبیر کا حکم دیا چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز کی امامت کرائی بعد ازاں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے ان کی پریشانی کو محسوس کرتے ہوئے فرمایا' اے لوگو! بے شک اللہ نے ہماری روحوں کو قبض فرمایا' اگر وہ چاہتا تو اس وقت سے پہلے ہماری طرف ہماری روحوں کو واپس کر دیتا پس جب تم میں سے کوئی شخص نماز سے غافل ہو جائے یا بھول جائے پھر اسے (نماز کی وجہ سے) گھبراہٹ ہو تو وہ اسی طرح نماز ادا کرے جیسا کہ وہ (اصل) وقت میں نماز ادا کرتا ہے۔ پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر صدیقؓ کی جانب توجّہ کی اور فرمایا' شیطان بلالؓ کے قریب آیا جب کہ بلالؓ کھڑا ہو کر نماز ادا کر رہا تھا' اس نے بلالؓ کو لٹا دیا بعد ازاں وہ اسے تھپکیاں دیتا رہا جیسا کہ بچے کو سلایا جاتا ہے یہاں تک کہ بلالؓ سو گیا۔ بعد ازاں آپؐ نے بلالؓ کو بلایا اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بات بتائی جو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کو بتائی تھی۔ اس پر ابوبکرؓ نے اعتراف کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ واقعی اللہ کے رسول ہیں (مالک نے مرسلاً" روایت کیا)

٦٨٨ - (٩) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَصْلَتَانِ مُعَلَّقَتَانِ فِيْ اَعْنَاقِ الْمُؤَذِّنِيْنَ لِلْمُسْلِمِيْنَ: صِيَامُهُمْ وَصَلَاتُهُمْ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

٦٨٨: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں کی دو خصلتیں اذان کہنے والوں کی گردنوں میں معلق ہیں (ان خصلتوں سے مراد) ان کے روزے اور ان کی نمازیں ہیں (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں بقیۃ بن ولید راوی مدلّس اور مروان بن سالم راوی منکرُ الحدیث ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ۱۷۲۸' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵ مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۱۸)

(۷) بَابُ الْمَسَاجِدِ وَمَوَاضِعُ الصَّلاَةِ

(مساجد اور نماز ادا کرنے کے مقامات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۶۸۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْقِبْلَةُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

پہلی فصل

۶۸۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیتُ اللہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے بیت اللہ کے تمام جانب دُعا کی اور آپؐ نے نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ آپؐ باہر نکلے۔ آپؐ نے کعبہ کے (دروازے کے) سامنے دو رکعت ادا کیں اور فرمایا یہ قبلہ ہے (بخاری)

۶۹۰ - (۲) وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ عَنْهُ ، عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ .

۶۹۰: نیز مسلم نے اس حدیث کو ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۶۹۱ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ هُوَ وَاُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ، وَبِلَالُ بْنُ رَبَاحٍ ، فَاَغْلَقَهَا عَلَيْهِ، وَمَكَثَ فِيهَا، فَسَاَلْتُ بِلَالاً حِيْنَ خَرَجَ: مَاذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؟ فَقَالَ: جَعَلَ عَمُوْداً عَنْ يَسَارِهِ، وَعَمُوْدَيْنِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَثَلَاثَةَ اَعْمِدَةٍ وَرَآءَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلٰى سِتَّةِ اَعْمِدَةٍ، ثُمَّ صَلّٰى. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۶۹۱: عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، اُسامہ بن زید، عثمان بن طلحہ حجبی اور بلال بن ابی رباح رضی اللہ عنہم کعبہ (مکرمہ) میں داخل ہوئے اور عثمانؓ نے آپؐ پر

کعبہ کے دروازے کو بند کر دیا اور آپؐ اس میں ٹھہرے رہے (عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) جب بلالؓ باہر آئے تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کعبہ میں) کیا کام کیا؟ انہوں نے بیان کیا' آپؐ نے (کعبہ کے) ایک ستون کو اپنی بائیں جانب اور دو ستونوں کو اپنی دائیں جانب اور تین ستونوں کو اپنے پیچھے کیا (ان دنوں بیت اللہ کے چھ ستون تھے) بعد ازاں آپؐ نے نماز ادا کی (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں بلال رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ آپؐ نے کعبہ مکرمہ میں نماز ادا کی جب کہ ابنِ عباسؓ کی حدیث میں نفی ہے۔ اس تعارض کو دور کرنے کے لئے بلالؓ کی حدیث کو ترجیح دی جائے گی اس لئے کہ بلالؓ کی حدیث مثبت ہے اور مثبت نافی پر مقدم ہوتا ہے مزید برآں بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے جب کہ ابنِ عباسؓ آپ کے ساتھ نہیں تھے۔ فتح مکہ کے بعد جب آپؐ کعبہ مکرمہ داخل ہوئے تو آپؐ نے دو نفل ادا کئے اور جب حجتہُ الوداع کے موقع پر داخل ہوئے تو آپؐ نے نوافل ادا نہیں کئے' صرف دعا کی (واللہ اعلم)

٦٩٢ - (٤) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلَاةٍ فِيْمَا سِوَاهُ، اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اس مسجد میں نماز ادا کرنا دیگر مساجد میں ہزار نماز ادا کرنے سے بہتر ہے البتہ مسجدِ حرام ان میں داخل نہیں۔ (بخاری' مسلم)

وضاحت: مسجدِ حرام میں نماز ادا کرنے کا ثواب مسجدِ نبویؐ سے سو درجہ زیادہ ہے اور مسجدِ نبویؐ میں جس قدر بھی توسیع ہو چکی ہے یا ہو گی وہ سب مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی کے حکم میں شامل ہے اور ثواب میں کچھ فرق نہیں۔ یاد رہے کہ مسجدِ حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر اور مسجدِ نبویؐ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے (واللہ اعلم)

٦٩٣ - (٥) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی، وَمَسْجِدِیْ هٰذَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (زمین کے کسی ٹکڑے کی جانب) سوائے تین مساجد کے سفر کا اہتمام کرتے ہوئے قصد کرنا جائز نہیں۔ مسجد حرام' مسجدِ اقصیٰ میری یہ مسجد (یعنی مسجدِ نبوی)

وضاحت: تین مساجد کے علاوہ کسی دوسری جگہ سفر کا اہتمام کر کے ثواب کی نیت سے جانا درست نہیں۔ تجارت یا طلبِ علم وغیرہ کا جواز ثابت ہے' ان کے لئے سفر کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی بھی قبر کی

طرف یا کسی مقام کو متبرک جانتے ہوئے اس کی جانب طلب ثواب کے لئے سفر کرنا درست نہیں۔ اسی طرح رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے سفر کا اہتمام کرنا اور ثواب کی نیت سے جانا شرعاً درست نہیں ہے۔ البتہ مسجدِ نبویؐ کی زیارت کے لئے جب کوئی شخص سفر کرے گا تو وہاں پہنچ کر زیارت قبرِ نبویؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کرے اور آپؐ کی قبرِ مبارک کی قریب نہایت خاموشی اور انتہائی احترام کے ساتھ درود شریف کا ہدیہ بھیجے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لیئے شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ کی کتاب (الرّد علی الاخنائی) کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب کا اُردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے' اس کے اب تک چار ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔
(والحمدُ للہ علیٰ ذالک)

٦٩٤ - (٦) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِیَاضِ الْجَنَّةِ، وَمِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان (کی جگہ) جنّت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض کے کنارے پر ہو گا (بخاری' مسلم)

وضاحت: گھر سے مقصود عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ ہے جہاں آپؐ مدفون ہیں (واللہ اعلم)

٦٩٥ - (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَأْتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِیاً وَّرَاكِباً، فَیُصَلِّیْ فِیْهِ رَكْعَتَیْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۹۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ہفتے مسجدِ قباء کی طرف پیدل چل کر اور (کبھی سواری پر) سوار ہو کر تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نفل ادا فرماتے۔
(بخاری' مسلم)

٦٩٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا، وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلَی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۶۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (زمین کے) تمام ٹکڑوں میں سے اللہ کو زیادہ محبوب مساجد ہیں اور تمام ٹکڑوں میں سے اللہ کو زیادہ ناپسند بازار ہیں۔
(مسلم)

٦٩٧ - (٩) **وَعَنْ** عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِداً، بَنَی اللّٰهُ لَهٗ بَیْتاً فِی الْجَنَّةِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۶۹۷: عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ (کی رضا) کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنّت میں گھر تعمیر کرے گا (بخاری، مسلم)

٦٩٨ -(١٠) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَدَا اِلَى الْمَسْجِدِ اَوْ رَاحَ، اَعَدَّ اللّٰهُ لَهٗ نُزُلَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مسجد کی جانب گیا یا واپس لوٹا تو اللہ تعالیٰ جنّت میں اس کی مہمان نوازی کرتا ہے جب وہ آتا ہے یا جب وہ واپس جاتا ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: جب دنیا میں کوئی شخص کسی کے گھر جاتا ہے تو گھر والا اس کی مہمان نوازی کرتا ہے اور جب مساجد اللہ کا گھر ہیں تو جو شخص اللہ کے گھر جاتا ہے تو اللہ پاک اس کی مہمان نوازی کرتے ہیں (واللہ اعلم)

٦٩٩ -(١١) وَعَنْ اَبِیْ مُوْسَى الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْراً فِی الصَّلَاةِ، اَبْعَدُهُمْ فَاَبْعَدُهُمْ مَمْشًى، وَالَّذِیْ یَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتّٰى یُصَلِّیَهَا مَعَ الْاِمَامِ اَعْظَمُ اَجْراً مِّنَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ ثُمَّ یَنَامُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۶۹۹: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ سب لوگوں میں سے نماز (اداکرنے) کا زیادہ ثواب اس شخص کو ملتا ہے جو سب سے زیادہ دور ہے اور اس کی مسافت زیادہ ہے اور وہ شخص جو نماز کا انتظار کرتا ہے یہاں تک کہ وہ امام کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اس کا ثواب اس شخص سے زیادہ ہے جو (اکیلا) نماز ادا کرتا ہے اور سو جاتا ہے (بخاری، مسلم)

٧٠٠ -(١٢) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَلَتِ الْبِقَاعُ حَوْلَ الْمَسْجِدِ، فَاَرَادَ بَنُوْ سَلِمَةَ اَنْ یَّنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِیَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُمْ: «بَلَغَنِیْ اَنَّكُمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ تَنْتَقِلُوْا قُرْبَ الْمَسْجِدِ». قَالُوْا: نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَرَدْنَا ذٰلِكَ. فَقَالَ: «یَا بَنِیْ سَلِمَةَ! دِیَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ، دِیَارَكُمْ، تُكْتَبْ آثَارُكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مسجد کے اطراف میں کچھ قطعات خالی ہو گئے چنانچہ بنو سلمہ (قبیلہ) نے مسجد کے قریب (منتقل ہونے) کا ارادہ کیا۔ اس بات کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہوا آپؐ نے ان سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو۔ انہوں نے عرض کیا، جی ہاں! اے اللہ کے رسول! ہم نے ارادہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا، اے بنو سلمہ! اپنے گھر میں (سکونت اختیار رکھو) تمہارے ہر نقشِ قدم کا ثواب ثبت ہو گا (دو مرتبہ فرمایا) (مسلم)

۷۰۱ ـ (۱۳) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِیْ ظِلِّهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ: اِمَامٌ عَادِلٌ ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِیْ عِبَادَةِ اللهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهٗ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتّٰى يَعُوْدَ اِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ حَسَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: اِنِّیْ اَخَافُ اللهَ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُهٗ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سات (انسان) ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں جگہ عنایت فرمائے گا جس روز اس کے سائے کے علاوہ دوسرا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ایسا خلیفہ جو عدل و انصاف کرنے والا ہے' ایسا جوان شخص جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھتا ہے' ایسا شخص جس کا دل مسجد کی ساتھ معلّق ہے جب بھی وہ مسجد سے نکلتا ہے تو مسجد کی جانب واپس آنے (کی فکر) میں رہتا ہے' ایسے دو شخص جو اللہ (کی رضا) کے لیئے آپس میں محبّت کرتے ہیں اس محبت پر وہ اکٹھے رہتے ہیں اور اس پر ان میں جدائی ہوتی ہے' ایسا شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اس کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں' وہ شخص جس کو خاندانی حسین عورت نے (گناہ کی) دعوت دی' اس نے جواب دیا کہ مجھے اللہ کا خوف (دامن گیر) ہے اور ایسا شخص جس نے کوئی صدقہ کیا اس کو (اتنا) پوشیدہ رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہیں کہ اس کے دائیں نے کیا خرچ کیا ہے (بخاری' مسلم)

۷۰۲ ـ (۱٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلٰى صَلَاتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ وَفِیْ سُوْقِهٖ خَمْساً وَّعِشْرِيْنَ ضِعْفاً، وَذٰلِكَ اَنَّهٗ اِذَا تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رُفِعَتْ لَهٗ بِهَا دَرَجَةٌ وَّحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةٌ، فَاِذَا صَلّٰى ، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ مَا دَامَ فِیْ مُصَلَّاهُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ. اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ. وَلَا يَزَالُ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ مَّا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ» . وَفِیْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَتِ الصَّلَاةُ تَحْبِسُهٗ» . وَزَادَ فِیْ دُعَاءِ الْمَلَائِكَةِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ، اَللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ. مَا لَمْ يُؤْذِ فِيْهِ، مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيْهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا گھر اور بازار میں نماز ادا کرنے سے پچّیس گنا زیادہ ہے اور یہ اس لئے ہے کہ جب وہ اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا رخ کرتا ہے اور صرف نماز کے لیئے مسجد جاتا ہے تو اس کے ہر قدم کے بدلے اس کا ایک درجہ زیادہ ہوتا ہے اور اس کی ایک غلطی اس سے معاف کر دی جاتی ہے۔ جب وہ نماز ادا کرتا ہے تو جب تک وہ نماز میں مصروف رہتاہے فرشتے اس کے لیئے (یوں) مغفرت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

اے اللہ! اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! اس پر رحمت نازل فرما اور تم میں سے جو شخص نماز کی انتظار میں رہتا ہے وہ نماز میں ہی شمار ہوتا ہے (اور ایک روایت میں ہے) آپؐ نے فرمایا' جب مسجد میں داخل ہوا اور نماز نے ہی اس کو مسجد میں روک رکھا ہے (اس دوسری روایت میں) فرشتوں کی دعا میں یہ (الفاظ) زیادہ ہیں "اے اللہ! اس کو معاف کر' اے اللہ! اس کی توبہ قبول کر جب تک وہ مسجد میں (کسی کو) تکلیف نہ دے اور جب تک اس کا وضو نہ ٹوٹے۔" (مسلم' بخاری)

۷۰۳ - (۱۵) **وَعَنْ** اَبِیْ اُسَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ. وَاِذَا خَرَجَ فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ». رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۷۰۳: ابو اسید رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا طالب ہوں (مسلم)

۷۰۴ - (۱٦) **وَعَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: «اِذَا دَخَلَ اَحَدُکُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یَّجْلِسَ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۷۰۴: ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

(بخاری' مسلم)

وضاحت: مسجد کے احترام کا تقاضا ہے کہ جو شخص مسجد میں داخل ہو اور وہ مسجد میں بیٹھنا چاہے تو وہ مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔ ان دو رکعت کو تحیۃُ المسجد کہتے ہیں (واللہ اعلم)

۷۰۵ - (۱۷) **وَعَنْ** کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: کَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَھَارًا فِی الضُّحٰی، فَاِذَا قَدِمَ بَدَاَ بِالْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ جَلَسَ فِیْہِ». مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ.

۷۰۵: کعب مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (عام طور پر) دن کو چاشت کے وقت واپس (گھر) آتے تھے جب تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں جاتے وہاں دو رکعت ادا کرتے بعد ازاں مسجد میں بیٹھ جاتے (بخاری' مسلم)

۷۰٦ - (۱۸) **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ رَجُلًا یَنْشُدُ ضَالَّۃً فِی الْمَسْجِدِ ؛ فَلْیَقُلْ: لَا رَدَّھَا اللّٰہُ عَلَیْكَ، فَاِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ

لِهٰذَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص کسی سے سنے کہ وہ گمشدہ چیز کا باآواز بلند اعلان کرتا ہے تو وہ کہے' اللہ اس کی اس چیز کو واپس نہ کرے اس لئے کہ مسجدیں اس مقصد کے لئے نہیں بنائی گئیں (مسلم)

۷۰۷ - (۱۹) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ اَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ الْمُنْتِنَةِ ؛ فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى مِنْهُ الْاِنْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص بدبودار پودے سے کھائے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے اس لئے کہ فرشتوں کو اس چیز سے تکلیف ہوتی ہے جس سے انسانوں کو ہوتی ہے (بخاری مسلم)

وضاحت: بدبودار پودے سے مقصود لہسن ہے جیسا کہ بعض احادیث میں اس کی وضاحت ہے۔ اس میں پیاز وغیرہ کا ذکر بھی ہے البتہ ان کو پکا کر کھایا جاسکتا ہے۔ اس حکم میں مولی اور سگریٹ وغیرہ بھی ہے جب کہ دفعِ مضرات کے رجحان کے پیش نظر اور عمومی دلائل کی بنا پر سگریٹ نوشی بھی شرعاً" جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۰۸ - (۲۰) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيْئَةٌ؛ وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری اُمّت کے اچھے اور بُرے اعمال پیش کیئے گئے میں نے اُمّت کے اچھے اعمال میں پایا کہ ایذاء دینے والی چیز کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے بُرے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اور اسے دفن نہیں کیا جاتا (مسلم)

۷۰۹ - (۲۱) **وَعَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ اَعْمَالُ اُمَّتِيْ حَسَنُهَا وَسَيِّئُهَا، فَوَجَدْتُ فِيْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِهَا الْاَذٰى يُمَاطُ عَنِ الطَّرِيْقِ، وَوَجَدْتُ فِيْ مَسَاوِيْ اَعْمَالِهَا النُّخَاعَةَ تَكُوْنُ فِي الْمَسْجِدِ لَا تُدْفَنُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۰۹: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری امت کے اچھے اور برے اعمال ۔۔ کئے گئے میں نے اس کے اچھے اعمال میں پایا کہ وہ ایذاء دینے والی چیز ہے جس کو راستے سے ہٹایا جائے اور میں نے اس کے برے اعمال میں پایا کہ وہ تھوک ہے جو مسجد میں ہے اس کو دفن نہ کیا جائے (مسلم)

۷۱۰ - (۲۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْصُقْ اَمَامَهُ؛ فَاِنَّمَا يُنَاجِي اللّٰهَ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ، وَلَا عَنْ يَمِيْنِهِ؛ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهِ مَلَكاً وَّلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ اَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ فَيَدْفِنُهَا».

۷۱۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہو تو وہ اپنے آگے نہ تھوکے اس لئے کہ وہ جب تک نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے سرگوشی کرتا ہے' وہ (اسی طرح) دائیں جانب بھی نہ تھوکے اس لیئے کہ دائیں جانب فرشتہ ہوتا ہے البتہ بائیں جانب یا اپنے قدموں کے نیچے تھوکے اور اس کو دفن کرے۔

۷۱۱ - (۲۳) وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِیْ سَعِيْدٍ: «تَحْتَ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۱: اور ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اپنے پاؤں کے نیچے تھوکے (بخاری' مسلم)

۷۱۲ - (۲٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ لَمْ يَقُمْ مِّنْهُ: «لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى: اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس بیماری جس سے آپؐ صحت یاب نہ ہوئے فرمایا' اللہ تعالیٰ کی یہودیوں اور عیسائیوں پر لعنت ہو انہوں نے اپنے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجدیں بنا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصد یہ ہے کہ ان لوگوں کے ساتھ مشابہت نہ کی جائے جو غیر جاندار چیزوں کی عبادت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم بجا لاتے ہیں حالانکہ وہ نفع' نقصان کے مالک نہیں ہیں پس قبروں پر عمارتیں بنانا یا کسی مدفون نیک شخص کی تعظیم کرتے ہوئے اس کے پہلو میں مسجد تعمیر کرنا' وہاں آمدورفت رکھنا اور قبروں کی تعظیم کرنا سب باتوں سے نہایت سختی سے منع کیا گیا ہے تاکہ انسان شرک سے بچ سکے۔ اس مسئلہ کی وضاحت کے لئے علامہ ناصر الدین البانی (حفظہ اللہ) کی تالیف "تحذیرُ السّاجد عن اتخاذِ القبورِ المَساجد" (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) کا مطالعہ کریں۔ جس کا اُردو ترجمہ راقم الحروف نے کیا ہے۔ اب تک اس کے سات ایڈیشن اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

۷۱۳ - (۲۵) وَعَنْ جُنْدَبٍ رَّضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ وَصَالِحِيْهِمْ مَسَاجِدَ. اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، اِنِّیْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۱۳: جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ تم میں سے پہلے لوگ اپنے پیغمبروں اور نیک انسانوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیتے تھے۔ خبردار! تم

قبروں کو مسجدیں نہ بنانا' میں تمہیں اس سے روکتا ہوں (مسلم)

٧١٤ - (٢٦) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۱۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم گھروں میں بھی نماز ادا کیا کرو اور گھروں کو قبریں نہ بناؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس سے مقصود نفل نماز ہے' فرض نماز ہمیشہ مسجد میں ہی ادا کرنی چاہیئے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٧١٥ - (٢٧) **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۷۱۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے (ترمذی)

وضاحت: یہ حکم مدینۃُ الرسول میں رہنے والوں اور ان لوگوں کے لیئے ہے جو اس سمت میں آباد ہیں اور ان کا قبلہ مدینۃُ الرسول والوں کا ہے چونکہ قبلہ' دُور کی مسافت پر ہونے کی وجہ سے عین بیتُ اللہ کی طرف نماز ادا کرنا مشکل ہے۔ اس لیئے انہیں حکم دیا گیا کہ ان کا قبلہ مشرق اور مغرب کے درمیان ہے جب کہ ہمارا قبلہ شمال جنوب کے درمیان مغرب کی جہت ہے یعنی انہیں قبلہ کی طرف منہ کرنا ہو گا (واللہ اعلم)

٧١٦ - (٢٨) **وَعَنْ** طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْداً اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَبَايَعْنَاهُ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّ بِاَرْضِنَا بِيْعَةً لَنَا، فَاسْتَوْهَبْنَاهُ مِنْ فَضْلِ طُهُوْرِهِ. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَتَوَضَّأَ وَتَمَضْمَضَ، ثُمَّ صَبَّهُ لَنَا فِيْ اِدَاوَةٍ، وَاَمَرَنَا، فَقَالَ: «اُخْرُجُوْا فَاِذَا اَتَيْتُمْ اَرْضَكُمْ، فَاكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ، وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا بِهٰذَا الْمَاءِ، وَاتَّخِذُوْهَا مَسْجِداً». قُلْنَا: اِنَّ الْبَلَدَ بَعِيْدٌ، وَالْحَرَّ شَدِيْدٌ، وَالْمَاءَ يُنْشَفُ. فَقَالَ: «مُدُّوْهُ مِنَ الْمَاءِ، فَاِنَّهُ لَا يَزِيْدُهُ اِلَّا طِيْباً». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۷۱۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم (بصورت) وفد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کی زیارت) کے لیئے نکلے۔ ہم نے آپ کی بیعت کی اور آپ کے ساتھ نماز پڑھی اور ہم نے آپ کو

مطلع کیا کہ ہمارے علاقہ میں ہمارا ایک گرجا گھر ہے۔ ہم نے آپؐ سے آپؐ کے وضو (کے اعضاء سے گرنے) والے پانی کو طلب کیا (چنانچہ) آپؐ نے پانی منگوایا اور وضو کیا اور منہ میں پانی ڈالا بعد ازاں آپؐ نے وہ پانی ہمارے برتن میں گرایا اور ہمیں حکم دیا کہ تم واپس جاؤ اور جب اپنے علاقے میں پہنچو تو گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس جگہ میں اس پانی کا چھڑکاؤ کرنا اور اس کو مسجد کی حیثیت دینا۔ ہم نے عرض کیا' ہمارا علاقہ دور (کی مسافت پر واقع) ہے اور گرمی شدت کی ہے اس لئے پانی خشک ہوجائے گا۔ آپؐ نے فرمایا' اس میں مزید پانی شامل کرنا۔ اس سے اس کی برکت میں اضافہ ہی ہو گا (نسائی)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فُضلات سے تبرک حاصل کرنا درست ہے اور دیگر شہروں کی جانب اس کو اٹھا کر لے جانا بھی درست ہے لیکن آپؐ کے علاوہ اور کوئی شخص اس عزّت و تکریم کا مستحق نہیں کہ اس کے فضلات کو متبرک سمجھا جائے یا اس کی ذات کو متبرک جان کر اس سے برکت حاصل کرتے ہوئے اس کو گھروں میں لایا جائے۔ یہ صرف آپؐ کی خصوصیت ہے (واللہ اعلم)

۷۱۷ ـ (۲۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فِي الدُّوْرِ ، وَاَنْ يُّنَظِّفَ وَيُطَيِّبَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۷۱۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ گھروں میں مسجدیں تعمیر کی جائیں' انہیں پاک صاف رکھا جائے اور انہیں خوشبو لگائی جائے۔

(ابوداؤد' ترمذی' ابن ماجہ)

۷۱۸ ـ (۳۰) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَآ اُمِرْتُ بِتَشْيِيْدِ الْمَسَاجِدِ». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لتزخرفنها كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى. رَوَاهُ اَبُوْ داود.

۷۱۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے مسجدوں کو اونچا بنانے کا حکم نہیں دیا گیا۔ ابنِ عباسؓ فرماتے ہیں (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے) کہ تم مساجد کو ضرور زیب و زینت سے تعمیر کرو گے جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے انہیں مُزیّن کیا ہے (ابوداؤد)

۷۱۹ ـ (۳۱) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۷۱۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات سے ہے کہ لوگ مسجدوں (کی تعمیر) میں فخر کریں گے (ابوداؤد' نسائی' دارمی' ابن ماجہ)

۷۲۰ ـ (۳۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عُرِضَتْ عَلَيَّ أُجُوْرُ أُمَّتِي حَتَّى الْقَذَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ. وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوْبُ أُمَّتِي، فَلَمْ أَرَ ذَنْباً أَعْظَمَ مِنْ سُوْرَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أُوْتِيَهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھ پر میری اُمّت کے ثواب والے اعمال پیش کیے گئے یہاں تک کہ کوڑا کرکٹ جس کو انسان مسجد سے نکالتا ہے اور مجھ پر میری اُمّت کے گناہ والے اعمال پیش کئے گئے میں نے اس سے عظیم گناہ کوئی اور نہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا آیت جس کو کسی شخص نے حفظ کیا بعد ازاں اس نے اس کو بھلا دیا (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' مُطّلب بن عبداللہ راوی کا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔
(مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۴۲)

۷۲۱ ـ (۳۳) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «بَشِّرِ الْمَشَّائِيْنَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۱: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں کی جانب جاتے رہتے ہیں' انہیں قیامت کے دن پوری روشنی کی خوشخبری دے دو۔
(ترمذی' ابوداؤد)

۷۲۲ ـ (۳٤) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، وَّأَنَسٍ.

۷۲۲: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو سہل بن سعد رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳ ـ (۳۵) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ، فَاشْهَدُوْا لَهُ بِالْإِيْمَانِ؛ فَإِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: ﴿**إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ مَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ**﴾». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَةَ، والدارمی

۷۲۳: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تمہیں کسی شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ وہ مسجد کا خیال رکھتا ہے تو اس کے ایمان کی گواہی دو اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے' (جس کا ترجمہ ہے) اللہ کی مسجدوں کو وہ لوگ آباد کرتے ہیں جن کا اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان ہوتا ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں درّاج راوی کثرت کے ساتھ منکر حدیثیں بیان کرتا ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۵)

٧٢٤ - (٣٦) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! ائْذَنْ لَّنَا فِي الْاِخْتِصَآءِ . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنَّا مَنْ خَصٰى وَلَا اخْتَصٰى، اِنَّ خَصَاءَ اُمَّتِيَ الصِّيَامُ». فَقَالَ: ائْذَنْ لَّنَا فِي السِّيَاحَةِ . فَقَالَ: «اِنَّ سِيَاحَةَ اُمَّتِيَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ». فَقَالَ: ائْذَنْ لَّنَا فِي التَّرَهُّبِ . فَقَالَ: «اِنَّ تَرَهُّبَ اُمَّتِيَ الْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ اِنْتِظَارُ الصَّلَاةِ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۷۲۴: عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمیں خصّی ہونے کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو کسی کو خصّی کرتا ہے یا خود کو خصّی کرتا ہے (البتہ) میری اُمّت کا خصی ہونا (کثرت کے ساتھ) روزے رکھنا ہے۔ اس نے عرض کیا' آپؐ مجھے سیروسیاحت کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کی سیرو سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ پھر اس نے عرض کیا' ہمیں راہبانہ زندگی (گزارنے) کی اجازت دیں۔ آپؐ نے فرمایا' میری اُمّت کی رہبانیت نماز کے انتظار میں مسجدوں میں بیٹھنا ہے (شرح السنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کلام ہے (تنقیح الرواۃ جلد۱ صفحہ ۱۲۹)

٧٢٥ - (٣٧) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَآئِشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَأَيْتُ رَبِّيْ عَزَّ وَجَلَّ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ. قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ: اَنْتَ اَعْلَمُ» قَالَ: «فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ، وَتَلَا: ﴿وَكَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ﴾ ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ مُرْسَلًا، وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوُهُ عَنْهُ.

۷۲۵: عبدالرحمان بن عائش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں نے اپنے رب عزّوجل کو نہایت خوبصورت شکل میں دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ مقرب فرشتے کس چیز میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا' آپ زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے اپنی ہتھیلی کو میرے کندھوں کے درمیان رکھا' میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنے سینے کے درمیان پایا۔ میں نے ان تمام چیزوں کو معلوم کر لیا جو آسمانوں اور زمین میں تھیں۔ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرا رہے تھے تاکہ وہ یقین کرنے والوں میں سے ہو جائے۔" (دارمی نے مرسل بیان کیا اور ترمذی میں اس کی مثل اسی سے ہے)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں اللہ ربّ العزّت کا مشاہدہ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کا مشاہدہ نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو علم آپ کو عطا کرنا چاہا عطا کیا۔ اللہ

ربُّ العزّت کی ذات بے نظیر و بے مثال ہے۔ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کے مقام پر ہرگز نہیں بٹھانا چاہئے۔ قرآنِ پاک کی آیت کہ "ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہت کا مشاہدہ کرایا۔" اس سے بھی عموم مراد نہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ابراہیم علیہ السلام کا علم بھی اللہ کے علم کی مانند سب پر حاوی ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں فرماتے ہیں "**وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ**" (جس کا ترجمہ ہے) "وہ اللہ کے علم کا ہرگز احاطہ نہیں کر سکتے" (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۶۷-۱۶۸)

۷۲۶ - (۳۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَزَادَ فِيهِ: «قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى؟ قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ». وَالْكَفَّارَاتُ: الْمَكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِبْلَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ، وَّمَاتَ بِخَيْرٍ، وَّكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ، وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ». قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ: إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. وَلَفْظُ هٰذَا الْحَدِيثِ كَمَا فِي «الْمَصَابِيحِ» لَمْ أَجِدْهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِلَّا فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۷۲۶: ترمذی میں عبدالرحمان بن عائش سے اس طرح مروی ہے نیز ابنِ عباسؓ اور مُعاذ بن جَبل رضی اللہ عنہم سے روایت ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمدؐ! کیا آپ جانتے ہیں کہ مقرب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا' جی ہاں! کفارات میں جھگڑ رہے ہیں اور کفّارات سے مقصود نمازوں کے بعد مساجد میں رُکے رہنا اور باجماعت (نماز ادا کرنے) کے لئے پیدل چل کر جانا اور اوقاتِ کلفت میں وضو مبالغہ سے کرنا ہے۔ جس شخص نے یہ کام کیئے اس کی زندگی بہتر ہے اور اس کا فوت ہو جانا بھی بہتر ہے اور وہ اپنے گناہوں سے (یوں) پاک ہوا جیسے اس دن (پاک) تھا جس دن اس کو اس کی ماں نے جُنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا' جب ایک نماز (ادا کرنے) سے فارغ ہو جائیں تو یہ دُعا کیجئے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور برے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت (کرنے کی توفیق) طلب کرتا ہوں اور جب تو اپنے بندوں کو کسی مصیبت میں (گرفتار) کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے مصیبت میں (مبتلا کئے بغیر) فوت کر لینا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' درجات کی بلندی سلام پھیلانے' کھانا کھلانے اور رات کو نوافل ادا کرنے سے (جب لوگ محوِ خواب ہوں) حاصل ہوتی ہے۔ امام بغویؒ فرماتے ہیں اس حدیث کے الفاظ جیسا کہ مصابیح میں ہیں میں نے ان کو عبدالرحمان سے صرف شرحُ **السُّنّہ** میں پایا ہے۔

۷۲۷ - (۳۹) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ: رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللّٰهِ حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ، فَيُدْخِلَهُ

الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ، وَرَجُلٌ رَاحَ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ [حَتّٰى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، اَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ وَغَنِيْمَةٍ] ؛ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ بِسَلَامٍ، فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللهِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۷: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین انسانوں کی حفاظت کرنا اللہ پر ہے۔ وہ انسان جو اللہ کے راستہ میں جہاد کے لئے نکلا' اللہ اس کا ضامن ہے یہاں تک کہ اس کو فوت کرے گا۔ وہ انسان جو مسجد (کی جانب) گیا' اللہ اس کا ضامن ہے اور وہ انسان جو اپنے گھر میں السلام علیکم کہتا ہوا داخل ہوا' اس کا بھی اللہ ضامن ہے (ابوداؤد)

۷۲۸ - (۴۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ مُتَطَهِّراً اِلٰى صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ؛ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْحَاجِّ الْمُحْرِمِ. وَمَنْ خَرَجَ اِلٰى تَسْبِيْحِ الضُّحٰى لَا يُنْصِبُهُ اِلَّا اِيَّاهُ؛ فَاَجْرُهُ كَاَجْرِ الْمُعْتَمِرِ. وَصَلَاةٌ عَلٰى اَثَرِ صَلَاةٍ لَا لَغْوَ بَيْنَهُمَا كِتَابٌ فِيْ عِلِّيِّيْنَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۷۲۸: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اپنے گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز (کی ادائیگی) کے لئے نکلا اس کو اس حج کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا جو احرام باندھنے والا ہے اور جو شخص چاشت کی نماز (ادا کرنے) کے لئے نکلا' صرف اسی مقصد سے وہ نکلا تو اس کو عمرہ کرنے والے کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز ادا کرنا جب کہ ان کے درمیان لغویات سے محفوظ رہا (اس کا یہ عمل) علّیین میں ثبت ہو جاتا ہے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: علّیین اس دفتر کا نام ہے جس میں اعمالِ صالحہ کا اندراج ہوتا ہے نیز اس حدیث کی سند میں قاسم ابُو عبدالرحمان ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۷۴' مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۶۸)

۷۲۹ - (۴۱) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا». قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «الْمَسَاجِدُ». قِيْلَ: وَمَا الرَّتْعُ؟ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، وَاللهُ اَكْبَرُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۷۲۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم جنّت کے باغات سے گزرو تو کھاؤ پیو۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! جنّت کے باغات کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا' مسجدیں ہیں۔ عرض کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کھانا پینا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا' سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کے کلمات کہنا (ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف اور منکر ہے' اس کی سند میں حمید مکی راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۶۱۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۲۷)

٧٣٠ - (٤٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَتَى الْمَسْجِدَ لِشَيْءٍ، فَهُوَ حَظُّهُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مسجد میں جس کام کے لئے آیا وہی اس کا حصہ ہے (ابوداؤد)

وضاحت: مسجد میں آنے کے لئے نیّت کی صحت ضروری ہے' دُنیوی مقاصد کی نیّت نہ کی جائے بلکہ نماز' اعتکاف' حصولِ علم اور دیگر نیک کاموں کی نیّت کی جائے (واللہ اعلم)

٧٣١ - (٤٣) **وَعَنْ** فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ جَدَّتِهَا فَاطِمَةُ الْكُبْرٰى، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» وَاِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ، وَقَالَ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ، وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَاَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ وَفِيْ رِوَايَتِهِمَا، قَالَتْ: اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، وَكَذَا اِذَا خَرَجَ، قَالَ: «بِسْمِ اللهِ، وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ» بَدَلَ: صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلَّمَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ، وَفَاطِمَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ لَمْ تُدْرِكْ فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى.

۷۳۱: فاطمہ بنتِ حسین اپنی دادی فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت بیان کرتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود و سلام کہتے اور یہ کلمات کہتے "اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔" اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے اور یہ کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! میرے گناہ معاف کر اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔" (ترمذی احمد' ابن ماجہ) احمد اور ابنِ ماجہ کی روایت میں ہے کہ فاطمۃُ الزہراؓ نے بیان کیا کہ جب مسجد میں داخل ہوتے اور اسی طرح جب مسجد سے باہر نکلتے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام کے الفاظ کی جگہ پر بسم اللہِ والسلام علیٰ رسولِ اللہ کے کلمات فرماتے۔ امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند متّصل نہیں ہے' فاطمہ بنتِ حُسین کی فاطمۃُ الزہراؓ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

وضاحت: عدمِ اتّصال کے ساتھ ساتھ اس حدیث کی سند میں لیث بن ابی سلیم راوی ضعیف اور مضطربُ الحدیث ہے (العِلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۳۸۹' التاریخ الکبیر جلد۷ صفحہ ۱۰۴۱' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۲۰'

تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۳۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۲۸)

٧٣٢ - (٤٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ ، وَعَنِ الْبَيْعِ وَالْإِشْتِرَاءِ فِيهِ، وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۳۲: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد میں اشعار کہنے' خرید و فروخت کرنے اور جمعہ کے روز نماز سے پہلے حلقہ بنانے سے منع فرمایا ہے (ابوداؤد' ترمذی)

٧٣٣ - (٤٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَبِيعُ أَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُولُوا: لَا أَرْبَحَ اللهُ تِجَارَتَكَ. وَإِذَا رَأَيْتُمْ مَنْ يَنْشُدُ فِيهِ ضَالَّةً. فَقُولُوا: لَا رَدَّ اللهُ عَلَيْكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَالدَّارِمِيُّ.

۷۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں خرید و فروخت کرتا ہے تو کہو' اللہ تیری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس شخص کو دیکھو جو مسجد میں گُم شدہ چیز تلاش کرتا ہے تو کہو کہ اللہ اس کو تجھ پر نہ لوٹائے۔

(ترمذی' دارمی)

٧٣٤ - (٤٦) **وَعَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ . وَأَنْ يُنْشَدَ فِيهِ الْأَشْعَارُ، وَأَنْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ فِي «سُنَنِهِ»، وَصَاحِبُ «جَامِعِ الْأُصُولِ» فِيهِ عَنْ حَكِيمٍ.

۷۳۴: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے' اس میں اشعار پڑھنے اور حدود قائم کرنے سے منع فرمایا ہے (سنن ابوداؤد) جامعُ الاصول میں یہ روایت حکیم بن حزامؓ کی بجائے صرف حکیمؓ کے الفاظ سے مروی ہے۔

٧٣٥ - (٤٧) وَفِي «الْمَصَابِيحِ» عَنْ جَابِرٍ.

۷۳۵: اور مصابیح میں جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

٧٣٦ - (٤٨) **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ - يَعْنِي الْبَصَلَ وَالثُّومَ - وَقَالَ: «مَنْ أَكَلَهُمَا فَلَا يَقْرَبَنَّ مَسْجِدَنَا» . وَقَالَ: «إِنْ

كُنْتُمْ لَا بُدَّ آكِلِيهِمَا، فَأَمِيتُوهُمَا طَبْخًا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۷۳۶: معاویہ بن قرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو پودوں پیاز اور لہسن سے منع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ جو شخص ان کو تناول کرے وہ ہماری مسجد کے نزدیک نہ جائے نیز فرمایا' اگر تم نے تناول ہی کرنا ہے تو پکا کر ان کی بدبو کو زائل کرو (ابوداؤد)

۷۳۷ - (۴۹) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۷۳۷: ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبرستان اور غسل خانہ کے علاوہ تمام زمین مسجد ہے (ابوداؤد' ترمذی)

۷۳۸ - (۵۰) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُّصَلَّى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ: فِي الْمَزْبَلَةِ، وَالْمَجْزَرَةِ، وَالْمَقْبَرَةِ، وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ، وَفِي الْحَمَّامِ، وَفِي مَعَاطِنِ الْإِبِلِ، وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللهِ. رواه الترمذي، وابن ماجه.

۷۳۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات جگہوں میں نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے۔ غلاظت کی جگہیں' جانوروں کا مذبح خانہ' قبرستان' گزرگاہ' غسل خانہ' اونٹوں کے باندھنے کی جگہ اور بیتُ اللہ کی چھت (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زید بن جُبیر راوی حافظہ کے لحاظ سے متکلّم فیہ ہے' اس لئے حدیث ضعیف ہے (مشکوٰۃ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)

۷۳۹ - (۵۱) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صَلُّوا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ، وَلَا تُصَلُّوا فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۷۳۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بکریوں کے باڑے میں نماز ادا کرو' اونٹوں کے باڑے میں نماز ادا نہ کرو (ترمذی)

۷۴۰ - (۵۲) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ، وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ.

۷۴۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان

عورتوں پر لعنت کی ہے جو قبروں کی زیارت کرتی ہیں اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ روشن کرتے ہیں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

وضاحت: مردوں کے لئے قبروں کی زیارت کا حکم ہے لیکن عورتوں کو منع کیا گیا ہے اس لئے کہ ان میں صبر کا مادہ کم ہوتا ہے وہ جزع فزع کا اظہار زیادہ کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ قبروں پر چراغ اور اگر بتی وغیرہ جلانا جائز نہیں' اسی طرح قبروں پر پھولوں کی چادریں اور غلاف وغیرہ چڑھانا بھی جائز نہیں۔ یہ سب کچھ توہم پرستی اور بت پرستی ہے۔ اس لئے اس سے باز رہنا ضروری ہے۔ خیرُالقرون میں اس قسم کے افعال کی مثال نہیں ملتی۔
(واللہ اعلم)

۷٤۱ - (۵۳) **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنَّ حِبْراً مِّنَ الْیَهُوْدِ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ: اَیُّ الْبِقَاعِ خَیْرٌ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ، وَقَالَ: «اَسْكُتُ حَتّٰی یَجِیْٓءَ جِبْرِیْلُ»، فَسَكَتَ، وَجَاءَ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ، فَسَاَلَ فَقَالَ: مَا الْمَسْؤُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ؛ وَلٰكِنْ اَسْاَلُ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی. ثُمَّ قَالَ جِبْرِیْلُ: یَا مُحَمَّدُ! اِنِّیْ دَنَوْتُ مِنَ اللّٰهِ دُنُوّاً مَا دَنَوْتُ مِنْهُ قَطُّ. قَالَ: «وَكَیْفَ كَانَ یَا جِبْرِیْلُ؟» قَالَ: كَانَ بَیْنِیْ وَبَیْنَهٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ حِجَابٍ مِّنْ نُّوْرٍ، فَقَالَ: شَرُّ الْبِقَاعِ اَسْوَاقُهَا، وَخَیْرُ الْبِقَاعِ مَسَاجِدُهَا . رَوَاهُ بَیَاضٌ .

۷٤۱: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی عالم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ (زمین کی) کونسی جگہ بہتر ہے؟ آپؐ اس سے خاموش رہے اور فرمایا' خاموش رہ۔ یہاں تک کہ جبرائیل آئے۔ وہ خاموش رہا اور جبرائیل آئے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس مسئلہ کے بارے میں جس سے دریافت کیا گیا ہے وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا البتہ میں اپنے پروردگار سے دریافت کرتا ہوں۔ بعد ازاں جبرائیل نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا' اے محمدؐ! میں اللہ سے اتنا قریب ہوا کہ میں کبھی اس سے پہلے اتنا قریب نہ ہوا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' اے جبرائیل! تو کتنا قریب تھا؟ جبرائیل نے جواب دیا' میرے اور اللہ کے درمیان نور کے ستّر ہزار پردے تھے۔ رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ (زمین کی) بدترین جگہ بازار ہیں اور بہترین جگہ مسجدیں ہیں۔ اس حدیث کو ..... نے بیان کیا۔

وضاحت: تخریج میں خالی جگہ ہے۔ صاحبِ مرعات نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث "صحیح ابنِ حبان" میں ہے اور امام منذریؒ کی "الترغیب" میں مختصراً" مذکور ہے۔ حدیث کا یہ حصّہ صحیح ہے کہ زمین کی بہترین جگہ مسجدیں ہیں اور بدترین جگہیں بازار ہیں جب کہ ستّر ہزار پردوں کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے۔
(مرعات جلد۲ صفحہ ۱۸۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٤٢ - (٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ جَآءَ مَسْجِدِيْ هٰذَا لَمْ يَأْتِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ. وَمَنْ جَآءَ لِغَيْرِ ذٰلِكَ؛ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلٰى مَتَاعِ غَيْرِهِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۷۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص میری اس مسجد میں آیا اور اس کا مقصد علم کا حصول اور (آگے) تعلیم دینا ہے تو وہ اس شخص کے مرتبہ میں ہے جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا ہے اور جو شخص اس کے علاوہ (کسی دوسرے کام کے لئے) آیا وہ اس انسان کے مقام پر ہے جو دوسرے کے سامان پر نظر رکھتا ہے۔

(ابن ماجہ، بیہقی شعب الایمان)

٧٤٣ - (٥٥) وَعَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَدِيْثُهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ فِيْ أَمْرِ دُنْيَاهُمْ. فَلَا تُجَالِسُوْهُمْ؛ فَلَيْسَ لِلّٰهِ فِيْهِمْ حَاجَةٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۷۴۳: حسنؒ سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں پر ایسا دور آئے گا کہ وہ مسجدوں میں دنیا کی باتیں کریں گے تم ہرگز ان کے ساتھ مجلس اختیار نہ کرنا۔ اللہ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے (بیہقی شعب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بزیع ابوالخلیل راوی غایت درجہ ضعیف ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۸۸)

٧٤٤ - (٥٦) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ نَائِماً فِي الْمَسْجِدِ، فَحَصَبَنِيْ رَجُلٌ، فَنَظَرْتُ، فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. فَقَالَ: اِذْهَبْ فَأْتِنِيْ بِهٰذَيْنِ. فَجِئْتُهُ بِهِمَا. فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتُمَا - أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا -؟ قَالَا: مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ. قَالَ: لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ لَأَوْجَعْتُكُمَا؛ تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِيْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟!. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۴۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں سویا ہوا تھا مجھے ایک

شخص نے کنکر مارا۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کہ تم کس قبیلہ یا کس شہر سے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' طائف (شہر) والوں سے ہیں۔ انہوں نے کہا' اگر تم مدینہ کے باشندے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا تم مسجدِ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) میں اپنی آوازیں بلند کر رہے ہو (بخاری)

٧٤٥ - (٥٧) وَعَنْ مالِكٍ رضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَنَىٰ عُمَرُ رَحْبَةً فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ تُسَمَّى الْبُطَيْحَاءَ، وَقَالَ: مَنْ كَانَ يُرِيْدُ أَنْ يَلْغَطَ، أَوْ يُنْشِدَ شِعْراً، أَوْ يَرْفَعَ صَوْتَهُ؛ فَلْيَخْرُجْ إِلَىٰ هٰذِهِ الرَّحْبَةِ. رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّا.

۷۴۵: مالک رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مسجد کے پہلو میں چبوترہ بنایا جس کا نام "بطیحاء" تھا اور فرمایا' جو شخص شور و شغب ڈالنا چاہتا ہے یا شعر و شاعری کا ارادہ رکھتا ہے یا آواز بلند کرنا چاہتا ہے وہ اس چبوترے پر چلا جائے (موطا)

٧٤٦ - (٥٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ. فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: «إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يُنَاجِيْ رَبَّهُ، وَإِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ؛ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ». ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيْهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: «أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۴۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی جانب ناک کا فضلہ دیکھا۔ آپؐ کو اس سے تکلیف ہوئی یہاں تک کہ اس کا اثر آپؐ کے چہرے پر نمایاں تھا۔ چنانچہ آپؐ اُٹھے اور آپؐ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس کو کھرچ ڈالا اور فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے اور اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے پس تم میں سے کوئی شخص قبلہ کی جانب نہ تھوکے البتہ بائیں جانب یا پاؤں کے نیچے تھوکے پھر آپؐ نے اپنی چادر کو پکڑا اس میں تھوکا اور اس کو مل دیا اور فرمایا اس طرح کرے (بخاری)

٧٤٧ - (٥٩) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، - وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ -، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْماً، فَبَصَقَ فِي الْقِبْلَةِ، وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَنْظُرُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِقَوْمِهِ حِيْنَ فَرَغَ: «لَا يُصَلِّيْ لَكُمْ». فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ يُصَلِّيَ لَهُمْ، فَمَنَعُوْهُ، فَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: «إِنَّكَ قَدْ آذَيْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۷۴۷: سائب بن خلادؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں' انہوں نے بیان کیا کہ ایک شخص کسی قوم کا امام بنا۔ اس نے قبلہ کی جانب تھوک پھینکی جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو آپؐ نے لوگوں سے فرمایا' یہ شخص تمہاری نماز کی امامت نہ کرائے۔ اس واقعہ کے بعد اس شخص نے ان کی امامت کرانے کا اردہ کیا۔ لوگوں نے اس کو منع کیا اور اسے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان سے مطلع کیا چنانچہ اس نے اس کا تذکرہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے (اس کی) تصدیق کی (سائبؓ بن خلادؓ کہتے ہیں) اور میرا خیال ہے کہ آپؐ نے فرمایا' تو نے اللہ اور اس کے رسول کو اذیت پہنچائی ہے (ابوداؤد)

۷٤۸ - (٦٠) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: احْتُبِسَ عَنَّا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى كِدْنَا نَتَرَاءٰى عَيْنَ الشَّمْسِ، فَخَرَجَ سَرِيْعاً، فَثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَتَجَوَّزَ فِيْ صَلَاتِهِ. فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصَوْتِهِ، فَقَالَ لَنَا: «عَلٰى مَصَافِّكُمْ كَمَا أَنْتُمْ»، ثُمَّ انْفَتَلَ إِلَيْنَا، ثُمَّ قَالَ: «أَمَا إِنِّيْ سَأُحَدِّثُكُمْ مَا حَبَسَنِيْ عَنْكُمُ الْغَدَاةَ: إِنِّيْ قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ، فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قُدِّرَ لِيْ، فَنَعَسْتُ فِيْ صَلَاتِيْ حَتّٰى اسْتَثْقَلْتُ، فَإِذَا أَنَا بِرَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ أَحْسَنِ صُوْرَةٍ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ: فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِيْ قَالَهَا ثَلَاثاً». قَالَ: «فَرَأَيْتُهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ حَتّٰى وَجَدْتُّ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَتَجَلّٰى لِيْ كُلُّ شَيْءٍ وَعَرَفْتُ. فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّ! قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلٰى؟ قُلْتُ: فِي الْكَفَّارَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: مَشْيُ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَالْجُلُوْسُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ حِيْنَ الْكَرِيْهَاتِ. قَالَ: ثُمَّ فِيْمَ؟ قُلْتُ: فِي الدَّرَجَاتِ. قَالَ: وَمَا هُنَّ؟ قُلْتُ: إِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَلِيْنُ الْكَلَامِ، وَالصَّلَاةُ وَالنَّاسُ نِيَامٌ. ثُمَّ قَالَ: سَلْ، قُلِ: اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ، وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةً فِيْ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ، وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُنِيْ إِلٰى حُبِّكَ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا حَقٌّ فَادْرُسُوْهَا ثُمَّ تَعَلَّمُوْهَا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ، وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ. فَقَالَ: هٰذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ.

۷۴۸: مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کی امامت کرانے میں بہت دیر کر دی۔ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ دیکھ پاتے چنانچہ آپؐ تیزی کے ساتھ آئے' نماز کی اقامت کہی گئی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تخفیف کے ساتھ نماز کی امامت

کرائی۔ سلام پھیرنے کے بعد آپؐ نے با آواز بلند فرمایا' تم اسی حالت میں اپنی اپنی صفوں پر رہو بعد ازاں آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا' خبردار! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج صبح مجھے کونسی رکاوٹ پیش آئی۔ میں رات اُٹھا' وضو کیا اور جس قدر میرے لئے مقدّر میں تھا' میں نے نوافل ادا کئے لیکن نماز میں مجھ پر اونگھ نے حملہ کر دیا' میں اس سے بوجھل ہو گیا تو میں نے اپنے پروردگار کو دیکھا اللہ پاک بہت خوبصورت شکل میں تھے۔ اللہ نے فرمایا' اے محمد! میں نے جواب دیا' اے پروردگار! میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا' مقرّب فرشتے کس بات میں جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا' میں نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ نے تین بار دریافت کیا (اور میں نے بھی تین بار عدم علم کا اعتراف کیا) آپؐ فرماتے ہیں' میں نے معلوم کیا کہ اللہ نے میرے کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا یہاں تک کہ میں نے اپنے سینے میں انگلیوں کی ٹھنڈک محسوس کی پس ہر چیز میرے سامنے ظاہر ہو گئی اور مجھے معرفت حاصل ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' اے محمد! میں نے جواب دیا' اے پروردگار میں حاضر ہوں اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا۔ مقرّب فرشتے کس بات پر جھگڑا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا کفّارات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا' وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا' باجماعت نماز ادا کرنے کے لئے پیدل چل کر جانا اور نماز پڑھنے کے بعد مسجدوں میں بیٹھنا اور مُشقّت کے اوقات میں مبالغہ سے وضو کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا پھر کس بات پر میں نے جواب دیا۔ درجات میں۔ اللہ تعالیٰ نے استفسار کیا۔ وہ کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا' کھانا کھلانا' آہستہ گفتگو کرنا اور (جب) لوگ سو رہے ہوں تو نفل نماز ادا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا' آپ سوال کریں۔ میں نے دعا کی' "اے اللہ! میں تجھ سے نیک اعمال (کرنے) اور برے کاموں سے باز رہنے اور مسکینوں کے ساتھ محبّت کرنے کی توفیق طلب کرتا ہوں نیز یہ کہ تو میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحمت نازل فرما اور جب تو کسی قوم کو فتنہ میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے تو مجھے بغیر کسی فتنہ میں مبتلا کرنے کے فوت کر لینا اور میں تجھ سے تیری اور اس کی محبت کا طلب گار ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور ایسے عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری محبت کے قریب کر دے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ (خواب) حق ہے' اسے محفوظ کر لو' پھر اسے دوسروں کو سکھاؤ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (امام ترمذیؒ کہتے ہیں) میں نے امام بخاریؒ سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو صحیح کہا۔ اللہ تعالیٰ نے جس علم و معرفت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ظاہر کرنا چاہا وہ کر دیا۔

وضاحت: اس حدیث میں مذکور ہے آپؐ نے فرمایا' میرے سامنے ہر چیز ظاہر ہو گئی۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ آپ کو **مَا كَانَ وَ مَايَكُوْن** ہر چیز کا علم تھا' درست نہیں۔ اس لئے کہ لفظ "**كُلّ**" عربی زبان میں ہمیشہ استغراق کے لئے نہیں ہوتا مثلاً" آیتِ مبارکہ "**كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ**" میں اللہ بھی نفس ہے تو کیا اس پر موت طاری ہو گی؟ ہرگز نہیں۔ اختصار کے پیش نظر مزید مثالیں ذکر نہیں کی گئیں (واللہ اعلم)

۷۴۹ - (٦١) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ : «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ، وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ ، وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيْمِ ،

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ». قَالَ: «فَإِذَا قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ الشَّيْطَانُ: حُفِظَ مِنِّيْ سَائِرَ الْيَوْمِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۷۴۹: عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات کہا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں اللہ کے ساتھ جو عظمتوں والا ہے اور اس کی ذات کے ساتھ جو کریم ہے اور اس کی قدرت کے ساتھ جو غالب ہے' شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی یہ کلمات کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ یہ شخص محفوظ رہا (ابوداؤد)

۷۵۰ - (۶۲) وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِيْ وَثَنًا يُعْبَدُ، اشْتَدَّ غَضَبُ اللهِ عَلٰى قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ». رَوَاهُ مَالِكٌ مُرْسَلًا.

۷۵۰: عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے اللہ! میری قبر کو بت (کدہ) نہ بنانا کہ اس کی عبادت شروع ہو جائے۔ اللہ کی ایسے لوگوں پر شدید ناراضگی ہے جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو مسجد بنایا (مالکؒ سے مرسل روایت ہے)

وضاحت: یہ حدیث موصول صحیح ہے' تفصیل کے لئے دیکھیں۔
(تَحْذِيْرُ السَّاجِدِ عَنِ اتِّخَاذِ الْقُبُوْرِ الْمَسَاجِدَ (قبروں پر مسجدیں اور اسلام) تالیف علامہ ناصر الدین البانی صفحہ ۱۷' ۱۸)

۷۵۱ - (۶۳) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: «كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَحِبُّ الصَّلَاةَ فِي الْحِيْطَانِ». قَالَ بَعْضُ رُوَاتِهِ - يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ -: رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِيْ جَعْفَرٍ، [وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِيْ جَعْفَرٍ] قَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ وَغَيْرُهُ.

۷۵۱: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باغات میں نماز ادا کرنے کو مستحب جانتے تھے۔ حدیث کے بعض راویوں نے اس کا ترجمہ "بساتین" یعنی باغات کیا ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف حسن بن ابی الجعفر سے پہچانتے ہیں اور یحیٰ بن سعید اور دیگر ائمہ نے اس کو ضعیف قرار دیا ہے۔

۷۵۲ - (۶۴) وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهِ بِصَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ صَلَاةً، وَصَلَاتُهُ فِيْ

الْمَسْجِدِ الَّذِیْ یُجَمَّعُ فِیْهِ بِخَمْسِمِائَةِ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِی الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ، وصَلَاتُهُ فِیْ مَسْجِدِیْ بِخَمْسِیْنَ اَلْفَ صَلَاةٍ، وَصَلَاتُهُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ .

۷۵۲: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کا گھر میں نماز ادا کرنے کا ثواب ایک نماز کے برابر ہے اور قبائل کی مسجد میں نماز ادا کرنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جس مسجد میں جمعہ ادا ہوتا ہے اس میں نماز ادا کرنا پانچ سو نماز کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ میں نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار کے برابر اور میری مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب پچاس ہزار نماز کے برابر اور مسجد حرام میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایک لاکھ نماز کے برابر ہے (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رزیق ابو عبداللہ الھانی راوی مختلف فیہ ہے۔ اس سے روایت کرنے والا ابوالخطاب دمشقی راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۸ مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۳۴)

۷۵۳ ـ (٦٥) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَیُّ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْاَرْضِ اَوَّلَ؟ قَالَ: «اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ». قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ: «ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْاَقْصٰی». قُلْتُ: کَمْ بَیْنَهُمَا؟ قَالَ: «اَرْبَعُوْنَ عَامًا؛ ثُمَّ الْاَرْضُ لَكَ مَسْجِدٌ، فَحَیْثُمَا اَدْرَکَتْكَ الصَّلَاةُ فَصَلِّ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۷۵۳: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! زمین پر پہلی مسجد کونسی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مسجدِ حرام۔ میں نے عرض کیا' پھر کون سی؟ فرمایا مسجدِ اقصیٰ۔ میں نے عرض کیا' ان دونوں میں کتنے (سال) کا فاصلہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا' چالیس سال کا فاصلہ ہے البتہ تمام روئے زمین تمہارے لئے مسجد ہے جہاں نماز کا وقت آجائے نماز ادا کرلیا کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسرائیلی روایات کے مطابق آدم علیہ السلام ہی مذکورہ دونوں مسجدوں کے مؤسس اور بانی ہیں اور ان دونوں کی تعمیر میں چالیس سال کا فاصلہ ہے جبکہ کتاب و سنّت میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔ اس کے بعد ابراہیم علیہ السلام نے مسجدِ حرام کی عمارت کی تجدید کی۔ سلیمان علیہ السلام نے مسجدِ اقصیٰ کی عمارت کی تجدید کی۔ بعض مؤرخین کے مطابق مسجدِ اقصیٰ کی تعمیر یعقوب علیہ السلام نے کی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۰)

(۸) بَابُ السَّتْرِ

(ستر کو ڈھانپنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۵٤ - (۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّیْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُّشْتَمِلًا بِهٖ، فِیْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، وَاضِعاً طَرَفَيْهِ عَلٰى عَاتِقَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۷۵۴: عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے دیکھا۔ آپؐ نے اس کو لپیٹ رکھا تھا اور اس کے دونوں پلوں کو اپنے دونوں کندھوں پر ڈالا ہوا تھا (بخاری، مسلم)

۷۵۵ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يُصَلِّيَنَّ اَحَدُكُمْ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلٰى عَاتِقَيْهِ مِنْهُ شَیْءٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۵: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز ادا نہ کرے کہ اس کے کندھوں پر کپڑا نہ ہو (بخاری، مسلم)

۷۵٦ - (۳) وَعَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰى فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ، فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۷۵۷ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ خَمِيْصَةٍ لَهَا اَعْلَامٌ، فَنَظَرَ اِلٰى اَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: «اِذْهَبُوْا بِخَمِيْصَتِیْ هٰذِهٖ اِلٰى اَبِیْ

جَهْمٍ ، وَأْتُوْنِيْ بِاَنْبِجَانِيَّةِ اَبِيْ جَهْمٍ ؛ فَاِنَّهَا اَلْهَتْنِيْ آنِفاً عَنْ صَلَاتِيْ » . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ ، قَالَ : « كُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عَلَمِهَا وَاَنَا فِي الصَّلَاةِ ، فَاَخَافُ اَنْ تَفْتِنَنِيْ » .

۷۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ دھاری دار چادر میں نماز ادا کی۔ آپؐ نے اس کی دھاریوں کی جانب ایک نظر دیکھا تو جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' میری دھاری دار چادر ابوجَہم کو عطا کرو اور ابو جہم کی سادہ چادر مجھے لا دو اس لئے کہ اس نے مجھے ابھی ابھی نماز سے غافل کیا ہے (بخاری' مسلم) اور بخاری کی روایت میں ہے کہ میں نماز میں اس کی دھاریاں دیکھتا رہا' میں خوفزدہ ہو گیا کہ کہیں فتنہ میں نہ مبتلا ہو جاؤں۔

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ابوجَہم نے ایک دھاری دار چادر بطور ہدیہ ارسال کی تھی لیکن جب چادر آپؐ کے زیب تن کرنے سے آپؐ کے خشوع پر اثر انداز ہوئی تو آپؐ نے اس کے ہدیہ کو واپس کر دیا اور اس سے دوسری چادر منگوائی تاکہ وہ محسوس نہ کرے کہ آپؐ نے میرا ہدیہ واپس کر دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ ایسا لباس نہیں پہننا چاہیئے جس سے خشوع و خضوع میں فرق آئے۔ اسی طرح منقّش جائے نماز استعمال کرنے سے اگر نماز میں خشوع باقی نہیں رہتا تو اس کو بھی اٹھا دیا جائے۔ نہایت سادگی کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر نماز ادا کرنی چاہیے (واللہ اعلم)

۷۵۸ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهٖ جَانِبَ بَيْتِهَا ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ : « اَمِيْطِيْ عَنَّا قِرَامَكِ هٰذَا ، فَاِنَّهٗ لَا يَزَالُ تَصَاوِيْرُهٗ تَعْرِضُ لِيْ فِيْ صَلَاتِيْ » . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۵۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہؓ کے پاس ایک چادر تھی جس کے ساتھ انہوں نے اپنے گھر کی دیوار کی ایک طرف کو ڈھانپ رکھا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' اپنی اس چادر کو ہم سے دور کر دو' اس لئے کہ اس کے نقوش نماز میں میرے سامنے آتے رہتے ہیں (بخاری)

وضاحت: اس چادر پر جاندار چیزوں کے نقوش نہیں تھے۔ اگر یہ نقوش جاندار چیزوں کے ہوتے تو آپؐ اس کو ہٹانے کے ساتھ ساتھ اسے ضائع کرنے کا بھی حکم دیتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تصاویر والی چادر کو دیکھا تو آپؐ گھر میں داخل نہ ہوئے جب تک کہ اس کو ختم نہیں کر دیا گیا' اس لئے کہ اس پر ذی روح کی تصاویر تھیں (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۲۰۶)

۷۵۹ - (۶) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ : اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرُّوْجُ

حَرِيْرٍ، فَلَبِسَهُ ثُمَّ صَلَّى فِيْهِ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيْدًا كَالْكَارِهِ لَهُ، ثُمَّ قَالَ: «لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِيْنَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۵۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ریشم کا کوٹ تحفہ کے طور پر دیا گیا۔ آپؐ نے اس کو زیب تن کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے اس میں نماز ادا کی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے کوٹ زور سے اتارا گویا آپؐ نے اس کے پہننے کو اچھا نہیں جانا۔ پھر آپؐ نے فرمایا' یہ لباس پرہیزگاروں کے لئے جائز نہیں ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: یہ واقعہ ریشم پہننے کو حرام قرار دینے سے پہلے کا ہے' اس لئے آپؐ نے اس کو مکروہ جانتے ہوئے اتار دیا۔ مردوں کے لئے ریشم پہننا جائز نہیں جب کہ عورتوں کے لئے جائز ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۷۶۰ ـ (۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ رَجُلٌ اَصِيْدُ؛ اَفَاُصَلِّيْ فِي الْقَمِيْصِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَازْرُرْهُ وَلَوْ بِشَوْكَةٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۷۶۰: سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسولؐ! میں شکار کرنے نکلتا ہوں' کیا میں ایک قمیض میں نماز ادا کر سکتا ہوں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا البتہ (گریبان کو) بٹن لگاؤ اگرچہ ٹانکا لگانا پڑے (ابوداؤد) اور امام نسائیؒ نے اس کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: جب صرف قمیض پہننا ہو اور چادر نہ ہو تو گریبان کھلا چھوڑنا درست نہیں۔ اس لیئے کہ سجدہ کرتے وقت شرم گاہ کے نظر آنے کا اندیشہ ہے' اس لئے بٹن یا کوئی اور باندھنے والی چیز سے گریبان کو بند کیا جائے تاکہ بے پردگی نہ ہو (واللہ اعلم)

۷۶۱ ـ (۸) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يُّصَلِّيْ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ» ، فَذَهَبَ وَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا لَكَ اَمَرْتَهُ اَنْ يَّتَوَضَّأَ؟ قَالَ: اِنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ وَهُوَ مُسْبِلٌ اِزَارَهُ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةَ رَجُلٍ مُسْبِلٍ اِزَارَهُ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (حدِّ شرعی سے) نیچے تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا' جاؤ اور وضو

کرو۔ وہ گیا' اس نے وضو کیا اور واپس آیا۔ ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپ نے اس کو وضو کرنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ نے جواب دیا' وہ اس حالت میں نماز ادا کر رہا تھا جب کہ اس کی چادر (حدِ شرعی سے) نیچے تھی اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا جس کی چادر (نماز ادا کرتے ہوئے) ٹخنوں سے نیچے ہو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جعفر راوی کا نام معلوم نہیں اور یحیٰ بن کثیر راوی مجہول ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۰۴ مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

٧٦٢ ـ (٩) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۶۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بالغہ عورت کی نماز دوپٹے کے بغیر قبول نہیں ہوتی (ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: عورت کے لئے نماز ادا کرتے ہوئے سر ڈھانپنا اور گردن چھپانا ضروری ہے (واللہ اعلم)

٧٦٣ ـ (١٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِيْ دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ قَالَ: «إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغاً يُغَطِّي ظُهُوْرَ قَدَمَيْهَا». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَذَكَرَ جَمَاعَةً وَقَفُوْهُ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ.

۷۶۳: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا عورت قمیض اور دوپٹے میں نماز ادا کر سکتی ہے؟ جب کہ قمیض کے نیچے تہہ بند نہ ہو؟ آپ نے فرمایا' جب قمیض لمبی ہو اور اس کے پاؤں کے اوپر کے حصّہ کو ڈھانپ لے (ابوداؤد) اور ابوداؤد نے چند رُواۃ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے اس حدیث کو اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے موقوف بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند موقوفاً" صحیح ہے' مرفوعاً" نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۳۸)

٧٦٤ ـ (١١) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلَاةِ، وَأَنْ يُّغَطِّيَ الرَّجُلُ فَاهُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۷۶۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں کپڑے کو کندھے سے لٹکانے سے منع کیا اور اس سے (بھی منع فرمایا) کہ کوئی شخص نماز میں اپنا منہ ڈھانپے۔
(ابوداؤد' ترمذی)

وضاحت: کندھوں پر کپڑا لٹکانا اور اس کے کناروں کو نہ باندھنا "سدل" کہلاتا ہے نیز سر پر چادر لٹکانا اور اس کے کسی کنارے کو کندھے پر نہ ڈالنا بھی "سدل" ہے (واللہ اعلم)

٧٦٥ - (١٢) **وَعَنْ** شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَالِفُوا الْيَهُوْدَ، فَاِنَّهُمْ لَا يُصَلُّوْنَ فِيْ نِعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۷۶۵: شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہودیوں کی مخالفت کرو وہ جوتوں اور موزوں میں نماز ادا نہیں کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اگر جوتوں میں نجاست نہ لگی ہو تو نماز میں ان کا پہننا مباح ہے لیکن ہمیشہ جوتے پہن کر نماز ادا کرنا درست نہیں اور نہ اس کو مستحب کہا جاسکتا ہے۔ خیال رہے کہ جوتوں میں چونکہ نجاست کا ہونا عام طور پر سمجھا جاتا ہے اگر ان کو پہن کر ہی نماز ادا کی جائے تو اس کا بوجھ نماز ادا کرنے والے پر ہوگا۔ دفعِ مفسدہ کے لئے ترجیح اس بات کو ہوگی کہ نمازیں بغیر جوتا پہنے ادا کی جائیں البتہ اگر جوتا بلا نجاست ہو تو نماز ادا کرنا درست ہے تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو (واللہ اعلم)

٧٦٦ - (١٣) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ اِذْ خَلَعَ نَعْلَيْهِ فَوَضَعَهُمَا عَنْ يَّسَارِهٖ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ الْقَوْمُ، اَلْقَوْا نِعَالَهُمْ. فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهٗ، قَالَ: «مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى اِلْقَائِكُمْ نِعَالَكُمْ؟» قَالُوْا: رَاَيْنَاكَ اَلْقَيْتَ نَعْلَيْكَ، فَاَلْقَيْنَا نِعَالَنَا. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنَّ فِيْهِمَا قَذَرًا. اِذَا جَآءَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ، فَلْيَنْظُرْ، فَاِنْ رَاٰى فِيْ نَعْلَيْهِ قَذَرًا. فَلْيَمْسَحْهُ، وَلْيُصَلِّ فِيْهِمَا» رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

۷۶۶: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کو نماز پڑھا رہے تھے۔ آپؐ نے (بحالت نماز) اپنے جوتے اتار دیئے۔ جب صحابہ کرامؓ نے آپؐ کو جوتے اتارتے دیکھا تو انہوں نے بھی جوتے اتار دیئے۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا' تم نے اپنے جوتے کس لیئے اتارے؟ انہوں نے عرض کیا' ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا جوتا اتارا تو ہم نے بھی اپنے جوتے اتار دیئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے پاس تو جرائیل علیہ السلام آئے تھے انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کے جوتوں میں نجاست لگی ہوتی ہے جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں آئے تو اسے چاہئے کہ وہ (اپنے) جوتے دیکھے۔ اگر وہ اپنے جوتے پر کوئی نجاست وغیرہ دیکھے تو اسے چاہئے کہ وہ اس کو رگڑ کر (صاف کرے) اور انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد' دارمی)

٧٦٧ - (١٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ، فَلَا يَضَعُ نَعْلَيْهِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَلَا عَنْ يَسَارِهِ، فَتَكُوْنَ عَنْ يَمِيْنِ غَيْرِهِ، إِلَّا أَنْ لَا يَكُوْنَ عَنْ يَسَارِهِ أَحَدٌ، وَلْيَضَعْهُمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «أَوْ لِيُصَلِّ فِيْهِمَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ.

۷۶۷: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اپنے دائیں جانب اپنا جوتا نہ رکھے اور اپنے بائیں جانب بھی نہ رکھے جب کہ کسی دوسرے (نمازی) کا وہ دائیں جانب ہے البتہ اگر بائیں جانب کوئی شخص نہ ہو تو رکھ سکتا ہے (اور جب بائیں جانب کوئی نمازی ہو) تو اپنے پاؤں کے درمیان رکھے اور ایک روایت میں ہے انہیں پہن کر نماز ادا کرے (ابوداؤد) امام ابنِ ماجہؒ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٦٨ - (١٥) عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ عَلٰى حَصِيْرٍ يَسْجُدُ عَلَيْهِ. قَالَ: وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّيْ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَوَشِّحًا بِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۷۶۸: ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ چٹائی پر نماز ادا کر رہے ہیں اور اس پر سجدہ بھی کر رہے ہیں اور میں نے دیکھا کہ آپؐ نے خود کو ایک کپڑے میں لپیٹا ہوا ہے اور نماز ادا کر رہے ہیں (مسلم)

٧٦٩ - (١٦) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ حَافِيًا وَّمُنْتَعِلًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۷۶۹: عمرو بن شعیبؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں انہوں نے اس سے کہا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بغیر جوتا پہنے اور (کبھی) جوتا پہنے نماز ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

٧٧٠ - (١٧) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ إِزَارٍ قَدْ عَقَدَهُ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ، وَثِيَابُهُ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ. فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: تُصَلِّيْ فِيْ إِزَارٍ وَّاحِدٍ؟ فَقَالَ: إِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ أَحْمَقُ مِثْلُكَ، وَأَيُّنَا كَانَ لَهُ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟!. رَوَاهُ

اَلْبُخَارِیُّ.

۷۷۰: محمد بن منکدرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جابر رضی اللہ عنہ نے چادر میں نماز ادا کی جس کو گردن کی جانب باندھا ہوا تھا جب کہ کھونٹی پر کپڑے لٹک رہے تھے۔ کسی شخص نے ان سے دریافت کیا' آپ ایک کپڑے میں نماز ادا کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' میں نے اس لئے اس طرح نماز ادا کی ہے تاکہ تیرے جیسا احمق مجھے دیکھ لے جب کہ عہد رسالت میں ہم میں سے کون تھا جس کے دو کپڑے تھے؟ (بخاری)

وضاحت: "مِشْجَبْ" ان تین لکڑیوں کو کہتے ہیں جن کو آپس میں ملا کر ایک جگہ پر گاڑا جاتا ہے تاکہ ان پر پانی کا برتن رکھا جائے اور کپڑے لٹکائے جائیں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا جائز ہے اگرچہ اور کپڑے بھی موجود ہوں۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ستر کے ساتھ ساتھ کندھوں کو بھی ڈھانپنا چاہئے البتہ سر کو ڈھانپنا ضروری نہیں لیکن ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت بنانا بھی مناسب نہیں۔ اللہ ربُّ العزت کی بارگاہ میں حاضری دینے کے لئے ادب و احترام کا خیال رکھا جائے اور خشوع و خضوع کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھا جائے (واللہ اعلم)

۷۷۱ - (۱۸) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَلصَّلَاةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ سُنَّةٌ. كُنَّا نَفْعَلُهُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا يُعَابُ عَلَيْنَا. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ: اِنَّمَا كَانَ ذَاكَ اِذْ كَانَ فِي الثِّيَابِ قِلَّةٌ؛ فَاَمَّا اِذَا وَسَّعَ اللهُ، فَالصَّلَاةُ فِي الثَّوْبَيْنِ اَزْكٰى . رَوَاهُ اَحْمَدُ

۷۷۱: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک کپڑے میں نماز ادا کرنا سُنّت ہے۔ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک کپڑے میں نماز ادا کرتے تھے اور ہم پر عیب نہیں لگایا جاتا تھا۔ (اب) دو کپڑوں میں نماز ادا کرنا بہتر ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث زوائد عبداللہ بن احمد میں ہے۔ اس کی سند میں ابونصرہ بن بقیہ راوی مجہول ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد نمبر ۱ صفحہ ۲۴۰)

(۹) بَــابُ السُّتْرَةِ

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۷۲ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْدُوْ اِلَى الْمُصَلّٰى وَالْعَنَزَةُ بَيْنَ يَدَيْهِ تُحْمَلُ، وَتُنْصَبُ بِالْمُصَلّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّيْ إِلَيْهَا . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۷۲: ابن عمرؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح عید گاہ کی طرف جاتے اور نیزا آپؐ کے آگے لے جایا جاتا تھا اور عید گاہ میں آپؐ کے آگے گاڑا جاتا تھا۔ آپ اس کی جانب نماز ادا کرتے۔ (بخاری)

وضاحت: عید گاہ کھلا میدان تھا' اس کے آگے کوئی دیوار نہ تھی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کی امامت کے وقت حکم دیتے کہ سامنے نیزہ گاڑا جائے۔ آپؐ اس کو سترہ بناتے اور اس کی جانب نماز ادا کرتے تاکہ نماز پڑھتے وقت آگے سے کسی کا گذر نہ ہو۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ کھلی فضا میں انسان کے خیالات فطری طور پر منتشر ہوتے ہیں اس لئے سترہ گاڑا جائے تاکہ خیالات مجتمع رہیں۔ اسی طرح اگر مسجد کا صحن کھلا ہے تو وہاں بھی سترہ رکھا جائے۔ ہاں! اگر کمرہ ہے تو بوجہ تنگ جگہ ہونے کے سترہ کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۷۷۳ - (۲) وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ وَهُوَ بِالْاَبْطَحِ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَآءٍ مِنْ اَدَمٍ، وَرَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ وَضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُوْنَ ذٰلِكَ الْوَضُوْءَ، فَمَنْ اَصَابَ مِنْهُ شَيْئاً تَمَسَّحَ بِهٖ، وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ اَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهٖ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا اَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا. وَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَآءَ مُشَمِّراً صَلّٰى اِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالدَّوَآبَّ يَمُرُّوْنَ بَيْنَ يَدَيِ الْعَنَزَةِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۷۳: ابو جُحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں دیکھا۔ آپؐ بطحاء وادی میں سرخ چمڑے کے خیمے میں تھے اور میں نے دیکھا کہ بلالؓ آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کر رہے تھے نیز میں نے دیگر لوگوں کو دیکھا' وہ بھی آپؐ کے (اعضاء سے گرنے والے) وضو کے پانی کو حاصل کرنے میں تگ و دو کر رہے تھے۔ جو شخص بلالؓ سے کچھ پانی

حاصل کر پاتا وہ اس کو (اپنے چہرے اور اپنے اعضاء پر تبرک کے طور پر) لگاتا اور جو شخص بلال رضی اللہ عنہ سے نہ پاسکتا تو وہ اپنے کسی ساتھی کے ہاتھ سے حاصل کر لیتا پھر میں نے دیکھا کہ بلالؓ نے نیزہ اٹھایا اور اس کو گاڑ دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ رنگ کا لباس پہن کر نکلے' آپؐ تیز تیز چل رہے تھے۔ آپؐ نے نیزہ کی جانب (قبلہ رخ ہو کر) لوگوں کی امامت کرائی اور میں نے دیکھا کہ انسان اور چارپائے نیزے کے آگے سے گزر رہے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء سے گرنے والے پانی کو تبرکاً" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حاصل کیا اور یہ آپؐ تک ہی محدود ہے۔ اس سے تبرک بالصالحین کا استدلال درست نہیں۔ اس لئے کہ اگر آپ کے علاوہ کسی دوسرے انسان کے فضلات کا تبرک جائز ہوتا تو اس قسم کے واقعات کا ذکر کتب حدیث میں ہوتا جب کہ دورِ خلافت اور سلفِ صالحین کے زمانہ میں بھی اس قسم کا کوئی واقعہ نہیں ملتا ہے لہٰذا اس کو آپؐ کی خصوصیّت سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

٧٧٤ ـ (٣) **وَعَنْ** نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْرِضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّيْ اِلَيْهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ، قُلْتُ : اَفَرَأَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ الرَّحْلَ فَيُعَدِّلُهُ، فَيُصَلِّيْ اِلٰى اٰخِرَتِهٖ.

۷۷۴: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری کو عرضاً" اپنے سامنے بٹھاتے اور (اسے سترہ بنا کر) اس کی طرف نماز ادا کرتے (بخاری' مسلم)

بخاری میں اضافہ ہے (کہ نافعؒ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا' آپ بتائیں! کہ جب اونٹ چراگاہ کی طرف گئے ہوتے ؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا' آپؐ پالان کو سیدھا (قبلہ رخ) کرتے اور اس کی پچھلی لکڑی کی جانب (متوجّہ ہو کر) نماز ادا کرتے۔

٧٧٥ ـ (٤) **وَعَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤَخِّرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ، وَلَا يُبَالِ مَنْ مَرَّ وَرَآءَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۵: طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب اپنے سامنے پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر (سترہ) رکھے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز ادا کرے' وہ کچھ پرواہ نہ کرے جو اس کے پیچھے سے گزرے (مسلم)

وضاحت: نمازی اور سترہ کے درمیان بس اتنا فاصلہ ہو کہ باآسانی نماز ادا کی جاسکے۔ سجدہ کی جگہ کے ساتھ ہی سترہ ہونا چاہئے (واللہ اعلم)

٧٧٦ - (٥) وَعَنْ اَبِیْ جُهَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ، لَكَانَ اَنْ یَّقِفَ اَرْبَعِیْنَ خَیْراً لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ». قَالَ اَبُو النَّضْرِ: لَآ اَدْرِیْ قَالَ: «اَرْبَعِیْنَ یَوْماً، اَوْ شَهْراً، اَوْ سَنَةً». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۷۷۶: ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ (آگے گزرنے سے) اس پر کیا گناہ ہے؟ تو وہ چالیس ..... کھڑا رہے۔ اس کے حق میں اس سے بہتر ہے کہ وہ نمازی کے آگے سے گزرے۔ ابو النضر راوی نے بیان کیا' مجھے علم نہیں کہ انہوں نے چالیس دن کہا یا چالیس ماہ یا چالیس سال کہا (بخاری' مسلم)

٧٧٧ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ إِلٰی شَیْءٍ یَسْتُرُهٗ مِنَ النَّاسِ، فَاَرَادَ اَحَدٌ اَنْ یَّجْتَازَ بَیْنَ یَدَیْهِ، فَلْیَدْفَعْهُ، فَاِنْ اَبٰی فَلْیُقَاتِلْهُ، فَاِنَّمَا هُوَ شَیْطَانٌ». هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِیِّ، وَلِمُسْلِمٍ مَعْنَاهُ.

۷۷۷: ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب سترہ کی جانب (منہ کر کے) نماز ادا کرے تو اگر کوئی شخص (سترہ کے اندر) اس کے آگے سے گزرنا چاہے تو اس کو روکے۔ اگر وہ انکار کرے تو اس سے لڑائی کرے اس لئے کہ وہ شیطان ہے۔
(یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کے ہم معنیٰ روایت ہے)

٧٧٨ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَقْطَعُ الصَّلَاةَ الْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ وَالْكَلْبُ. وَیَقِیْ ذٰلِكَ مِثْلُ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۷۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' عورت' گدھا اور کتا نماز کو باطل کر دیتے ہیں اور پالان کی پچھلی لکڑی کے برابر سترہ نماز کو باطل کرنے سے محفوظ کرتا ہے (مسلم)

٧٧٩ - (٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ وَاَنَا مُعْتَرِضَةٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْقِبْلَةِ كَاعْتِرَاضِ الْجَنَازَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۷۷۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات نفل نماز ادا کرتے اور میں آپؐ کے اور قبلہ کے درمیان عرضاً" لیٹی ہوتی تھی جیسے جنازہ عرضاً" ہوتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: چونکہ یہاں گزرنا نہیں ہے اس لئے نماز باطل نہیں ہوئی۔ عائشہؓ صرف آگے لیٹی ہوئی تھیں۔ اس کی ایک تاویل یہ بھی ہے کہ نماز باطل کرنے والی حدیث کو وہ حدیث منسوخ کر رہی ہے جس میں ہے کہ کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی (اسی باب میں دوسری فصل کی آخری حدیث ملاحظہ فرمائیں) (واللہ اعلم)

۷۸۰ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلٰى اَتَانٍ ، وَاَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ بِمِنًى اِلٰى غَيْرِ جِدَارٍ، فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ، فَنَزَلْتُ، وَاَرْسَلْتُ الْاَتَانَ تَرْتَعُ، وَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ، فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلٰى اَحَدٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۸۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں گدھی پر سوار ہو کر آیا۔ ان دنوں میں بلوغت کے قریب تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ میں لوگوں کی نماز کی امامت کرا رہے تھے۔ سترہ وغیرہ نہ تھا۔ میں (پہلی) صف کے کچھ حصہ سے گزرا اور (گدھی سے) اتر پڑا۔ گدھی کو میں نے چرنے کے لئے چھوڑ دیا اور میں صف میں شامل ہو گیا' میرے اس فعل کا کسی نے برا نہیں مانا (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام مقتدیوں کا سترہ ہے' اس لئے ابنِ عباسؓ کے گزرنے پر کسی نے مدافعت نہیں کی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۷۸۱ - (۱۰) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ تِلْقَاءَ وَجْهِهٖ شَيْئًا. فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ؛ فَلْيَنْصِبْ عَصَاهُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ مَّعَهٗ عَصًى؛ فَلْيَخْطُطْ خَطًّا، ثُمَّ لَا يَضُرُّهٗ مَا مَرَّ اَمَامَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

دوسری فصل

۷۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز ادا کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے چہرے کے سامنے سترہ رکھے۔ اگر سترہ نہ پائے تو لکڑی کھڑی کرے۔ اگر اس نے لکڑی کو کھڑا نہیں کیا تو لکیر کھینچے پھر اس کو اس سے کچھ نقصان نہیں جو چیز بھی آگے سے گزرے (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں دو راوی مجہول ہیں۔ امام ابنِ حبانؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح قرار دیا ہے (التلخیص الجبیر جلد ا صفحہ ۲۸۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۴۳)

۷۸۲ - (۱۱) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى سُتْرَةٍ، فَلْيَدْنُ مِنْهَا ، لَا يَقْطَعُ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۸۲: سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سترہ کی جانب منہ کر کے نماز ادا کرے تو وہ سترہ کے قریب نماز ادا کرے تاکہ شیطان اس کی نماز کو باطل نہ کرے (ابوداؤد)

٧٨٣ - (١٢) وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلٰى عُوْدٍ، وَّلَا عَمُوْدٍ، وَّلَا شَجَرَةٍ اِلَّا جَعَلَهُ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ، وَلَا يَصْمُدُ لَهُ صَمْدًا . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۸۳: مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' جب آپؐ کسی لکڑی' کسی ستون یا کسی درخت کی جانب نماز ادا کرتے تو اس کو دائیں یا بائیں جانب کرتے اس کے عین سامنے کھڑے نہیں ہوتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی ضعیف اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۳)

٧٨٤ - (١٣) وَعَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ بَادِيَةٍ لَنَا ، وَمَعَهُ عَبَّاسٌ، فَصَلّٰى فِيْ صَحْرَاءَ لَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ سُتْرَةٌ، وَحِمَارَةٌ لَنَا وَكَلْبَةٌ تَعْبَثَانِ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَمَا بَالٰى بِذٰلِكَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ . وَلِلنَّسَائِيِّ نَحْوُهُ.

۷۸۴: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' ہم جنگل میں تھے۔ آپؐ کے ساتھ (میرے والد) عباسؓ بھی تھے' آپؐ نے جنگل میں نماز ادا کی۔ آپؐ کے آگے سترہ نہیں تھا اور ہماری گدھی اور کتیا آپؐ کے سامنے کھیلتی رہیں۔ آپؐ نے اس کی کچھ پرواہ نہ کی (ابوداؤد) نسائی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۴)

٧٨٥ - (١٤) وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ، وَادْرَؤُوْا مَا اسْتَطَعْتُمْ، فَاِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۷۸۵: ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی چیز کے گزرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور گزرنے والے کو بقدر استطاعت روکو' وہ شیطان ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ناسخ ہے' جبکہ نماز باطل قرار دینے والی حدیثیں منسوخ ہیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۳۷)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٧٨٦ - (١٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُنْتُ اَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

وَرِجْلَایَ فِیْ قِبْلَتِهٖ. فَاِذَا سَجَدَ غَمَزَنِیْ ، فَقَبَضْتُ رِجْلَیَّ، وَاِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا. قَالَتْ: وَالْبُیُوْتُ یَوْمَئِذٍ لَیْسَ فِیْهَا مَصَابِیْحُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

تیسری فصل

۷۸۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے لیٹ جاتی اس حال میں کہ میرے پاؤں آپؐ کے قبلہ (سجدہ گاہ) میں ہوتے۔ جب آپؐ سجدہ کرتے تو مجھے (ہاتھ سے) ٹھوکا دیتے۔ میں اپنے پاؤں سکیڑ لیتی اور جب آپؐ (سجدے سے سر) اٹھاتے تو میں پاؤں پھیلا دیتی۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ان دنوں گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے (بخاری، مسلم)

۷۸۷ - (۱۶) وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَوْ یَعْلَمُ اَحَدُكُمْ مَا لَهٗ فِیْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْ اَخِیْهِ مُعْتَرِضًا فِی الصَّلَاةِ، كَانَ لَاَنْ یُّقِیْمَ مِائَةَ عَامٍ خَیْرٌ لَّهٗ مِنَ الْخُطْوَةِ الَّتِیْ خَطَا». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۷۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر تم میں سے کسی کو علم ہو جائے کہ نماز میں اپنے بھائی کے آگے عرضاً گزرنے سے کتنا گناہ ہے تو اس کے لئے سو سال کھڑا رہنا اس ایک قدم سے بہتر ہے جو کسی نمازی کے آگے سے گزرتے ہوئے وہ چلتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی متکلم فیہ اور دوسرا مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۴۴)

۷۸۸ - (۱۷) وَعَنْ كَعْبِ الْاَحْبَارِ، قَالَ: لَوْ یَعْلَمُ الْمَارُّ بَیْنَ یَدَیِ الْمُصَلِّیْ مَاذَا عَلَیْهِ؛ لَكَانَ اَنْ یُّخْسَفَ بِهٖ خَیْرًا مِّنْ اَنْ یَّمُرَّ بَیْنَ یَدَیْهِ . وَفِیْ رِوَایَةٍ: اَهْوَنَ عَلَیْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۷۸۸: کعب احبارؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز ادا کرنے والے کے آگے سے گزرنے والے کو اگر علم ہو جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے، اسے زمین میں دھنسا دیا جائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ اس کے آگے سے گزرے اور ایک روایت میں "بہتر ہے" کی بجائے "آسان ہے" کے الفاظ ہیں (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مقطوع ہے، اس لئے کہ کعب احبارؒ تابعی ہیں (واللہ اعلم)

۷۸۹ - (۱۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا صَلّٰی اَحَدُكُمْ اِلٰی غَیْرِ السُّتْرَةِ؛ فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ صَلَاتَهُ الْحِمَارُ، وَالْخِنْزِیْرُ، وَالْیَهُوْدِیُّ، وَالْمَجُوْسِیُّ، وَالْمَرْاَةُ. وَتُجْزِیْءُ عَنْهُ اِذَا مَرُّوْا بَیْنَ یَدَیْهِ عَلٰی قَذْفَةٍ بِحَجَرٍ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۷۸۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بلاسترہ نماز ادا کرتا ہے تو اس کی نماز کو گدھا' خنزیر' یہودی' مجوسی اور عورت (اس کے آگے سے گزر کر) باطل کر دیں گے اور اس کی نماز اس وقت درست متصور ہو گی جب اس کے آگے سے پتھر پھینکنے کے بقدر گزریں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن کثیر راوی لفظِ "عن" کے ساتھ روایت بیان کر رہا ہے۔
(میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۰۳ ' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۴۵)

(۱۰) بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

(نماز ادا کرنے کی کیفیت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۷۹۰ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ، فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ. فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَعَلَیْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» . فَرَجَعَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ، فَسَلَّمَ. فَقَالَ: «وَعَلَیْكَ السَّلَامُ، اِرْجِعْ فَصَلِّ، فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ». فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ - اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَهَا - : عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ: «اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلَاةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ، فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا». - وَفِیْ رِوَایَةٍ: «ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا، ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِیْ صَلَاتِكَ كُلِّهَا» - مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۷۹۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔ اس شخص نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے السّلام علیکم کہا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (جواب میں) وعلیکم السّلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' تم نے نماز ادا نہیں کی۔ وہ واپس گیا اور اس نے نماز ادا کی۔ بعد ازاں وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور السّلام علیکم کہا۔ آپؐ نے (جواب میں) وعلیکمُ السلام کہا (اور فرمایا) واپس جاؤ اور نماز ادا کرو' تم نے نماز ادا نہیں کی چنانچہ اس شخص نے تیسری دفعہ یا اس کے بعد (چوتھی مرتبہ) عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے نماز ادا کرنے کی تعلیم دیں۔ آپؐ نے فرمایا' جب تیرا ارادہ نماز ادا کرنے کا ہو تو ٹھیک ٹھیک وضو کر پھر قبلہ رخ کھڑا ہو اور اللہ اکبر کہہ۔ پھر جس قدر قرآنِ پاک کی آسانی سے تلاوت ہو سکے تلاوت کر۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر رکوع سے سر اٹھا یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر

سجدہ سے سر اٹھا کر اطمینان سے بیٹھ جا پھر اطمینان کے ساتھ سجدہ کر پھر (سجدہ سے) سر اٹھا اور اطمینان کے ساتھ بیٹھ جا اور ایک روایت میں ہے کہ پھر سیدھا کھڑا ہو جا پھر اسی طرح اپنی تمام نماز میں کر (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس شخص نے نماز کے ارکان تو ادا کیے تھے لیکن تعدیلِ ارکان نہ ہونے کی وجہ سے اس کی نماز کو آپؐ نے کالعدم قرار دیا۔ معلوم ہوا کہ ارکان کی ادائیگی میں اطمینان اور تعدیل فرض ہے' اس کے بغیر نماز ادا نہیں ہو گی۔ رکوع شرعاً" صرف سر جھکانے کا نام نہیں اور نہ ہی سجدہ صرف زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اطمینان بھی فرض ہے نیز اس حدیث میں دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے سے پہلے بیٹھنے کا حکم بھی دیا ہے جس کا نام جلسۂ استراحت ہے (واللہ اعلم)

۷۹۱ ـ (۲) **وَعَنْ** عَآئِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنها، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيْرِ، وَالْقِرَآءَةِ بِـ (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ). وَكَانَ إِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَأْسَهُ، وَلَمْ يُصَوِّبْهُ ؛ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ. وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَائِماً . وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ لَمْ يَسْجُدْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ جَالِساً. وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ التَّحِيَّةَ . وَكَانَ يَفْرِشُ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَيَنْصِبُ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى. وَكَانَ يَنْهٰى عَنْ عُقْبَةِ الشَّيْطَانِ ، وَيَنْهٰى أَنْ يَفْتَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ افْتِرَاشَ السَّبُعِ. وَكَانَ يَخْتِمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيْمِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز "اللہ اکبر" کہہ کر اور قرأت کا آغاز "الحمدُ للہِ ربِّ العالمین" کے ساتھ فرماتے اور جب آپ رکوع میں جاتے تو نہ اپنے سر کو اونچا رکھتے اور نہ زیادہ نیچا کرتے البتہ سر درمیان میں رکھتے اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو جب تک برابر کھڑے نہ ہو جاتے سجدہ میں نہیں جاتے اور جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو جب تک برابر بیٹھ نہ جاتے سجدہ میں نہ جاتے تھے اور ہر دو رکعت (ادا کرنے) کے بعد التحیات پڑھتے اور اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور شیطان کی طرح بیٹھنے سے منع فرماتے نیز آپؐ روکتے کہ کوئی شخص (سجدہ کرتے وقت) اپنے بازو درندے کی طرح (زمین پر) بچھائے اور آپؐ نماز کا اختتام "السلام علیکم" کے ساتھ کرتے (مسلم)

وضاحت: شیطان کے بیٹھنے کی کیفیت یہ ہے کہ پنڈلیوں کو کھڑا کیا جائے' سر کو زمین پر رکھا جائے اور دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے۔ یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ ابوالجوزاء اوس بن عبداللہ کا سماع عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۲۴۷)

۷۹۲ ـ (۳) **وَعَنْ** أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ

مَكَانَهُ ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا ، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْيُمْنَى ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْأُخْرَى ، وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۹۲: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت میں ذکر کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (ادا کرنے) کی کیفیت کو تم سے زیادہ محفوظ رکھتا ہوں۔ میں نے آپؐ کو دیکھا جب آپؐ نے اللہ اکبر کہنے کا ارادہ کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں کندھوں کے برابر اٹھایا اور جب رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے گھٹنوں کو پکڑا اور اپنی کمر کو برابر جھکایا۔ جب (رکوع سے) اپنا سر اٹھایا تو آپؐ سیدھے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ (کمر کا) ہر مُہرہ اپنے مقام پر واپس آ گیا۔ جب آپؐ سجدہ میں گئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر رکھا' نہ بازو پھیلا کر (زمین پر) رکھے اور نہ انہیں (پہلوؤں کے ساتھ) ملا کر رکھا اور (سجدہ کی حالت میں) اپنے پاؤں کی انگلیوں کے کناروں کو قبلہ رخ کیا۔ جب دو رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھا اور جب آخری رکعت میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں کو سیرین سے دائیں جانب) نکال کر اور دایاں پاؤں کھڑا کر کے اپنی سیرین پر بیٹھے (بخاری)

۷۹۳ - (٤) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ ، وَقَالَ : «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» . وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

۷۹۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لئے اللہ اکبر کہتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے کلمات کہتے اور سجدہ میں (جاتے ہوئے) اسی طرح نہیں کرتے تھے (بخاری' مسلم)

۷۹٤ - (٥) وَعَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ؛ رَفَعَ يَدَيْهِ ، وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ . وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۷۹٤: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما جب نماز میں داخل ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین کرتے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو رفع یدین کرتے اور جب دو رکعتوں سے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے اس عمل کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع ذکر کیا ہے (بخاری)

٧٩٥ - (٦) وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ. وَفِي رِوَايَةٍ: حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ أُذُنَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۵: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اللہ اکبر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو اسی طرح کرتے تھے (یعنی رفع یدین کرتے تھے) اور ایک روایت میں ہے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اٹھاتے (بخاری)

٧٩٦ - (٧) وَعَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِّنْ صَلَاتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتّٰى يَسْتَوِيَ قَاعِداً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۶: مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ آپؐ نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تو جب تک برابر نہ بیٹھتے کھڑے نہیں ہوتے تھے (بخاری)

٧٩٧ - (٨) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ، كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهِ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنَ الثَّوْبِ، ثُمَّ رَفَعَهُمَا وَكَبَّرَ فَرَكَعَ، فَلَمَّا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمَّا سَجَدَ، سَجَدَ بَيْنَ كَفَّيْهِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۷۹۷: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نماز میں داخل ہوئے تو آپؐ نے رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا پھر آپؐ نے اپنا کپڑا (اپنے جسم پر) ڈالا پھر دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھا جب رکوع کا ارادہ کیا تو اپنے ہاتھ کپڑے سے (باہر) نکالے پھر رفع یدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا اور رکوع کیا جب سمع اللہ لمن حمدہ کہا تو رفع یدین کیا جب سجدہ میں گئے تو آپؐ کا سجدہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان تھا (مسلم)

٧٩٨ - (٩) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ أَنْ يَّضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ کو حکم دیا جاتا کہ ہر شخص نماز میں اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے (بخاری)

وضاحت: اس حدیث میں یہ ذکر نہیں ہے کہ ہاتھ کہاں رکھے جائیں البتہ ابن خزیمہؒ کی صحیح روایت (جو وائل

بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے) میں ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سینے پر رکھے۔ مسند احمد میں بھی ھلب طائی سے اس مضمون کی حدیث مروی ہے وہ صحیح ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۲۹۹) لیکن قیام میں سینے پر ہاتھ نہ باندھے اور ناف سے اوپر یا ناف سے نیچے ہاتھ باندھنے کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ہے اس مضمون کی تمام روایات ضعیف ہیں اور چونکہ رکوع کے بعد بھی قیام ہے اس لئے اس میں بھی سینے پر ہاتھ باندھے جائیں' حدیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے (واللہ اعلم)

۷۹۹ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ» ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَهْوِي، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَسْجُدُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا حَتّٰى يَقْضِيَهَا، وَيُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بَعْدَ الْجُلُوسِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۷۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے پھر رکوع میں جاتے ہوئے اللہ اکبر کہتے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے۔ جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے اور قیام کی حالت میں ہوتے تو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہتے پھر جب (سجدہ کے لئے) جھکتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اللہ اکبر کہتے پھر تمام رکعات میں اسی طرح کرتے یہاں تک کہ (مکمل) نماز ادا کرتے اور دو رکعت کے بعد بیٹھ کر جب کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے (بخاری' مسلم)

۸۰۰ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُولُ الْقُنُوتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۰۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' افضل نماز وہ ہے جس میں قیام طویل ہو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۸۰۱ - (۱۲) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ فِي عَشْرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالُوا: فَاعْرِضْ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، ثُمَّ يَقْرَأُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَاحَتَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا يُصَبِّي رَأْسَهُ وَلَا يُقْنِعُ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا، ثُمَّ يَقُولُ: «اللهُ أَكْبَرُ»، ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا، فَيُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ

جَنْبَيْهِ ، وَيَفْتَحُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهٖ مُعْتَدِلاً، ثُمَّ يَسْجُدُ، ثُمَّ يَقُوْلُ: «اَللهُ أَكْبَرُ». وَيَرْفَعُ وَيَثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرٰى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا، ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتّٰى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ إِلٰى مَوْضِعِهٖ، ثُمَّ يَنْهَضُ، ثُمَّ يَصْنَعُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كَبَّرَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، ثُمَّ يَصْنَعُ ذٰلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهٖ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ السَّجْدَةُ الَّتِي فِيهَا التَّسْلِيمُ أَخْرَجَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَقَعَدَ مُتَوَرِّكاً عَلٰى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ، ثُمَّ سَلَّمَ. قَالُوْا: صَدَقْتَ، هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ مَعْنَاهُ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ مِنْ حَدِيْثِ أَبِي حُمَيْدٍ: ثُمَّ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهٗ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا، وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ، وَقَالَ: ثُمَّ سَجَدَ فَأَمْكَنَ أَنْفَهُ وَجَبْهَتَهُ الْأَرْضَ، وَنَحّٰى يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ، وَوَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَفَرَّجَ بَيْنَ فَخِذَيْهِ غَيْرَ حَامِلٍ بَطْنَهُ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَخِذَيْهِ حَتّٰى فَرَغَ، ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ، وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِأُصْبَعِهٖ - يَعْنِي السَّبَّابَةَ -. وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ: وَإِذَا قَعَدَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَعَدَ عَلٰى بَطْنِ قَدَمِهِ الْيُسْرٰى، وَنَصَبَ الْيُمْنٰى. وَإِذَا كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَفْضٰى بِوَرِكِهِ الْيُسْرٰى إِلَى الْأَرْضِ وَأَخْرَجَ قَدَمَيْهِ مِنْ نَاحِيَةٍ وَّاحِدَةٍ.

دوسری فصل

۸۰۱: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دس صحابہ کی موجودگی میں اعلان کیا کہ میں تم سب سے زیادہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) کا علم رکھتا ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے کہا' آپؐ ارشاد فرمائیں۔ انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو رفع یدین کرتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے پھر رکوع میں جاتے اور اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے' اپنے سر کو (حدِّ اعتدال سے) نیچا کرتے نہ اونچا کرتے۔ پھر سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ کہتے اور رفع یدین کرتے یہاں تک کہ ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اٹھاتے جب کہ آپؐ سیدھے کھڑے ہوتے پھر اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرنے کے لئے زمین کی جانب جھکتے' اپنے بازو اپنے پہلوؤں سے دور رکھتے اور پاؤں کی انگلیوں کو (قبلہ رو) کھولتے پھر (سجدہ سے) اپنا سر اٹھاتے اور بائیں پاؤں کو پھیر کر اس پر بیٹھ جاتے اور سیدھے بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر اعتدال کے ساتھ ہو جاتی پھر دوسرا سجدہ کرتے پھر اللہ اکبر کہتے اور (سجدہ سے) سر اٹھاتے۔ پھر بائیں پاؤں کو موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے آپ صحیح بیٹھتے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ واپس آجاتی۔ پھر

دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے اور دوسری رکعت میں بھی پہلی رکعت کی طرح کرتے پھر جب دو رکعت سے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھا کر رفع یدین کرتے جیسا کہ آپؐ نے شروع نماز میں تکبیرِ تحریمہ کہی تھی پھر آپؐ باقی نماز میں اسی طرح کرتے تھے البتہ جب آپؐ اس رکعت میں ہوتے جس (کے اختتام) پر آپؐ نے سلام پھیرنا ہے تو آپؐ اپنے بائیں پاؤں کو (نیچے سے) نکال کر بائیں جانب جھک کر اس پر بیٹھ جاتے۔ پھر آپؐ سلام پھیرتے (نماز کا یہ طریقہ سن کر) سب صحابہ کرامؓ نے کہا کہ تو سچا ہے' آپؐ اسی طرح نماز ادا کیا کرتے تھے (ابوداؤد' دارمی)

ترمذی اور ابن ماجہ نے اس کی ہم معنیٰ روایت بیان کی ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ابو حمید رضی اللہ عنہ سے حدیث مروی ہے' اس میں ہے کہ پھر انہوں نے رکوع کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھا گویا کہ گھٹنوں کو پکڑا ہوا ہے اور اپنے ہاتھوں کو اکڑا کر رکھا اور ان کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور بیان کیا کہ پھر آپؐ نے سجدہ کیا' اپنی ناک اور اپنی پیشانی زمین پر رکھی اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا اور اپنی رانوں کے درمیان کشادگی کی۔ اپنے پیٹ (کے بوجھ) کو اپنی رانوں پر کچھ بھی نہیں ڈال رہے تھے یہاں تک کہ آپؐ (سجدہ سے) فارغ ہوئے پھر بیٹھ گئے اور اپنے بائیں پاؤں کو پھیلایا اور دائیں پاؤں (کی انگلیوں کو) قبلہ رو کیا اور اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گھٹنے پر اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور انگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کیا اور ان کی دوسری روایت میں ہے کہ جب آپؐ دو رکعت کے بعد بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کے نچلے حصّے پر بیٹھتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور جب چوتھی رکعت میں ہوتے تو اپنی بائیں ران کو زمین کے ساتھ لگاتے اور اپنے دونوں پاؤں کو ایک جانب سے نکالتے۔

۸۰۲ - (۱۳) **وَعَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى كَانَتَا بِحِيَالِ مَنْكِبَيْهِ، وَحَاذٰى إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: يَرْفَعُ إِبْهَامَيْهِ إِلٰى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ ·

۸۰۲: وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ نماز ادا کرنے کھڑے ہوئے تو آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھایا اور دونوں انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے برابر کیا۔ پھر تکبیرِ تحریمہ کہی (ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے نچلے نرم کناروں کے برابر کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' عبدالجبار بن وائل نے اپنے والد سے کچھ نہیں سنا نیز اس حدیث میں تکبیرِ تحریمہ کہنے کا ذکر رفع یدین کے بعد ہے جب کہ صحیح روایت میں تکبیرِ تحریمہ کا ذکر رفع یدین سے قبل یا رفع یدین کے ساتھ ہے (واللہ اعلم)

٨٠٣ - (١٤) **وَعَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِيْنِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۸۰۳: قبیصہ بن ھُلب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے ذکر کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کی) امامت فرماتے اور بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ کے ساتھ پکڑتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: مسند احمد کی روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ ہاتھ اپنے سینے پر باندھتے تھے۔ امام ترمذیؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۲۴۲)

٨٠٤ - (١٥) **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أَعِدْ صَلَاتَكَ؛ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ» فَقَالَ: عَلِّمْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ أُصَلِّيْ؟ قَالَ: «إِذَا تَوَجَّهْتَ إِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَمَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ تَقْرَأَ، فَإِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ، وَامْدُدْ ظَهْرَكَ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَأَقِمْ صُلْبَكَ، وَارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ إِلٰى مَفَاصِلِهَا. فَإِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ. فَإِذَا رَفَعْتَ فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى. ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ وَسَجْدَةٍ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ». هٰذَا لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ». وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ مَعَ تَغْيِيْرٍ يَسِيْرٍ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ مَعْنَاهُ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ، قَالَ: «إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا أَمَرَكَ اللّٰهُ بِهِ، ثُمَّ تَشَهَّدْ، فَأَقِمْ فَإِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْآنٌ فَاقْرَأْ، وَإِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ، وَهَلِّلْهُ، ثُمَّ ارْكَعْ.

۸۰۴: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی مسجد میں داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی (نماز ادا کرنے کے بعد) وہ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ کو سلام کہا۔ آپؐ نے فرمایا' تم نماز دوبارہ ادا کرو' اس لئے کہ تمہاری نماز صحیح (ادا) نہیں ہوئی۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ مجھے تعلیم دیں مجھے کیسے نماز ادا کرنی چاہیے؟ آپؐ نے فرمایا' جب تو قبلہ رخ (کھڑا) ہو تو تکبیر تحریمہ کہہ بعد ازاں سورتِ فاتحہ کی قرأت کر اور (فاتحہ کے بعد) جو اللہ چاہے تو اس کی قرأت کر اور جب تو رکوع کرے تو اپنی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھے اور رکوع کرتے ہوئے اعضاء میں (مکمل) ٹھہراؤ اور کمر میں (مکمل) پھیلاؤ ہو جب رکوع سے سر اٹھائے تو کمر کو سیدھا رکھ اور اپنے سر کو اٹھا یہاں تک کہ تمام ہڈیاں اپنے جوڑوں کی جانب واپس آجائیں اور جب سجدہ کرے تو سجدہ کے وقت (پیشانی پر) مکمل دباؤ ڈال جب (سجدہ سے) سر اٹھائے تو اپنی بائیں ران پر بیٹھ بعد ازاں ہر رکوع اور سجدہ میں اسی طرح کر یہاں تک کہ تجھے اطمینان حاصل ہو۔
(یہ مصابیح کے الفاظ ہیں) جب کہ ابوداؤد نے اس روایت کو معمولی تبدیلی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ امام ترمذیؒ اور امام نسائیؒ نے اس کی ہم معنی روایت بیان کی ہے۔ اور ترمذی کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا کہ جب تو نماز (ادا

کرنے) کے لئے کھڑا ہونے کا ارادہ کرے تو جیسے اللہ نے حکم دیا ہے اس کے مطابق وضو کر بعد ازاں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (کے کلمات) کہہ اور نماز ادا کر۔ اگر تجھے قرآن یاد ہو تو جس قدر آسان ہو قرأت کر ورنہ اللہ کی حمد' اس کی تکبیر اور اس کی تہلیل کے کلمات کہہ بعد ازاں رکوع کر۔

وضاحت: اس حدیث میں سورتِ فاتحہ کی قرأت کا ذکر نہیں ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورتِ فاتحہ کی قرأت فرض نہیں ہے جب کہ احادیثِ صحیحہ میں سورۂ فاتحہ کی قرأت کی فرضیت کا ذکر ہے چنانچہ اس حدیث کو اس بات پر محمول کیا جائے کہ جو شخص ابھی مسلمان ہوا ہے اور وہ قرآن کی کوئی سورت یاد نہیں کر سکتا ہے تو اگر وہ قرأت فاتحہ کی جگہ پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اَكْبَرُ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ورد کر کے نماز ادا کرے گا تو اس کی نماز صحیح ہو گی اور اگر فاتحہ کے علاوہ قرآنِ پاک کی کوئی سورت یاد ہو تو اس کی تلاوت کرے۔ بہرحال اس حدیث کو حالتِ مجبوری پر محمول کیا جائے گا (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۱۶)

٨٠٥ - (١٦) **وَعَنِ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى، تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ، ثُمَّ تُقْنِعُ يَدَيْكَ - يَقُوْلُ: تَرْفَعُهُمَا - إِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ، وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ! يَا رَبِّ! وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا». وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَهُوَ خِدَاجٌ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۸۰۵: فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے' نماز دو رکعت ہے' ہر دو رکعت کے بعد تشہد پڑھا جائے اور خشوع' خضوع اور مسکنت (کا اظہار) ہو پھر (نماز سے فارغ ہونے کے بعد) دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ فضل بن عباسؓ کہتے ہیں کہ اپنے رب (سے دُعا) کے لئے اٹھائے' ہاتھ کے اندر کی جانب کو چہرے کی طرف کرے اور تو یارب! یارب! کہہ کر دعا کرے اور جس شخص نے یہ کام نہ کیے وہ ایسا اور ایسا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ (اس کی نماز) ناقص ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن نافع راوی مجہول ہے (میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۱۳' مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۱۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٨٠٦ - (١٧) **وَعَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُعَلّٰى، قَالَ: صَلّٰى لَنَا أَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ، فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيْرِ حِيْنَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَحِيْنَ سَجَدَ، وَحِيْنَ رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ. وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۸۰۶: سعد بن حارث بن معلّی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابو سعید خدریؓ نے نماز کی امامت کرائی۔ انہوں نے سجدہ سے سر اٹھاتے وقت سجدہ کرتے وقت اور دو رکعت کے بعد کھڑے ہوتے وقت بلند آواز سے اللہُ اکبر کہا اور بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح (کہتے) دیکھا ہے (بخاری)

وضاحت: اموی عہدِ حکومت میں نماز میں تکبیرات بلند آواز کے ساتھ نہیں کہی جاتی تھیں جب کہ عہدِ نبوّت میں یہ تکبیرات بلند آواز کے ساتھ کہی جاتی تھیں۔ اس لئے ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ نے اونچی آواز کے ساتھ تکبیرات کہہ کر اس سُنّت کو زندہ کیا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۱۹)

٨٠٧ ـ (١٨) **وَعَنْ** عِكْرِمَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ شَيْخٍ بِمَكَّةَ، فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَّعِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً. فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّهُ أَحْمَقُ. فَقَالَ: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۰۷: عکرمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے مکہ مکرمہ میں ایک شیخ کے پیچھے نماز ادا کی۔ اس نے بائیس تکبیریں (بلند آواز سے) کہیں۔ میں نے (اس کے بارے میں) ابنِ عباسؓ سے کہا کہ کیا یہ شخص بے وقوف ہے؟ انہوں نے کہا' تجھے تیری ماں گم پائے یہ تو ابوالقاسم کی سُنّت ہے (بخاری)

٨٠٨ ـ (١٩) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلاً، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَاةِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ، فَلَمْ تَزَلْ تِلْكَ صَلَاتُهُ ﷺ حَتّٰى لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۰۸: علی بن حسین سے مرسل روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں جب جھکتے اور اٹھتے تو تکبیر کہتے۔ آپؐ کی نماز ہمیشہ اسی طرح (ادا ہوتی) رہی یہاں تک کہ آپ اللہ سے جا ملے (مالک)

٨٠٩ ـ (٢٠) **وَعَنْ** عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ: أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ فَصَلّٰى، وَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَّاحِدَةً مَعَ تَكْبِيْرَةِ الْاِفْتِتَاحِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ أَبُوْ دَاوُدَ: لَيْسَ هُوَ بِصَحِيْحٍ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى.

۸۰۹: علقمہ رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں کہا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (کی کیفیت) کے بارے میں نہ بتاؤں چنانچہ انہوں نے نماز ادا کی اور صرف ایک بار پہلی تکبیر کے ساتھ رفع یدین کی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث اس معنیٰ میں صحیح نہیں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف' ہے' اس کی سند میں عاصم بن کلیب راوی منفرد اور ضعیف ہے نیز اثبات رفع

الیدین کی احادیث نص ہیں اور یہ حدیث عدم رفعُ الیدین پر ظاہر ہے جب کہ اصولی طور پر نص کو ظاہر پر مقدم رکھا جاتا ہے نیز اثبات کی احادیث مثبت ہیں اور نفی کی حدیث نافی ہے جب کہ اصولی طور پر مثبت احادیث کو نافی پر ترجیح ہوتی ہے نیز اثبات رفعُ الیدین کو بیان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کثیر تعداد میں ہیں جب کہ عدم رفعُ الیدین کے راوی قلیل ہیں لہٰذا ترجیح کثیر تعداد کو حاصل ہو گی (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۲۲) مزید تحقیق کے لئے امام بخاریؒ کی کتاب "جزء رفعُ الیدین" امام زیلعیؒ کی کتاب "نصبُ الرّایہ" اور استاذ حافظ محمد گوندلوی کی کتاب "التحقیق الراسخ فی انّ رفعُ الیدین لیس لھا نایخ" کا مطالعہ کریں (واللہ اعلم)

٨١٠ - (٢١) **وَعَنْ** أَبِيْ حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَقَالَ: «اَللهُ أَكْبَرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۸۱۰: ابو حمید ساعدی رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو قبلہ کی جانب منہ کرتے اور رفعُ الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہتے (ابن ماجہ)

٨١١ - (٢٢) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الظُّهْرَ، وَفِيْ مُؤَخَّرِ الصُّفُوْفِ رَجُلٌ، فَأَسَآءَ الصَّلَاةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا فُلَانُ! أَلَا تَتَّقِي اللهَ؟! أَلَا تَرٰى كَيْفَ تُصَلِّيْ؟! إِنَّكُمْ تَرَوْنَ أَنَّهُ يَخْفٰى عَلَيَّ شَيْءٌ مِمَّا تَصْنَعُوْنَ، وَاللهِ إِنِّيْ لَأَرٰى مِنْ خَلْفِيْ كَمَا أَرٰى مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ .

۸۱۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ظہر کی نماز کی امامت کرائی اور کسی پچھلی صف میں ایک شخص نے نماز کے منافی کام کیا۔ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آواز دی اور (ڈانٹ پلاتے ہوئے) کہا، تمہیں اللہ کا ڈر نہیں ہے، کیا تمہیں خیال نہیں کہ تم کیسے نماز ادا کر رہے ہو؟ تم سمجھتے ہو کہ (نماز ادا کرتے ہوئے) جو کچھ تم کرتے ہو وہ مجھ پر پوشیدہ رہتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں اپنے پیچھے بھی اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ آگے دیکھتا ہوں (احمد)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ دیکھنا آنکھوں کے ساتھ تھا اور یہ آپؐ کا معجزہ ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ "اللہ کی قسم! تمہارا رکوع، سجود مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے، میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔" خیال رہے کہ آپؐ کی یہ حالت نماز کے ساتھ خاص ہے عام نہیں ہے جیسا کہ بخاری کی حدیث میں ہے کہ آپؐ نے ایک نماز کی امامت کرانے کے بعد فرمایا کہ "میں نے تمہیں نماز پڑھائی ہے میں نے نماز میں قبلہ کی دیوار پر جنّت اور دوزخ کی مثالی تصویر دیکھی۔" (واللہ اعلم)

(۱۱) بَابُ مَا يَقْرَأُ بَعْدَ التَّكْبِيْرِ

(تکبیرِ تحریمہ کے بعد کیا پڑھا جائے)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

٨١٢ - (١) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ إِسْكَاتَةً . فَقُلْتُ: بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيْرِ وَبَيْنَ الْقِرَآءَةِ مَا تَقُوْلُ؟ قَالَ: «أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

٨١٢: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان خاموش رہتے (ابوہریرہؓ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں' آپؐ تکبیرِ تحریمہ اور قرأت کے درمیان خاموشی میں کیا کہتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' میں کہتا ہوں (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میری اور میری غلطیوں کے درمیان دوری فرما جیسا کہ تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دوری کی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے صاف کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی' برف اور اولوں کے ساتھ دھو ڈال۔" (بخاری' مسلم)

٨١٣ - (٢) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ - كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ . اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِيْ، وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعاً، إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا، لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ. لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ،

وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَابِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ، اَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ».

وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي». فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ».

وَإِذَا سَجَدَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ، وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ».

ثُمَّ يَكُونُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَسْرَفْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي. أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِلشَّافِعِيِّ: «وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، لَا مَنْجَى مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ [وَتَعَالَيْتَ]»

۸۱۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز شروع کرتے تو اللہ اکبر کہتے پھر (یہ دعا) پڑھتے (جس کا ترجمہ ہے) "میں نے خود کو اس ذات کی جانب متوجہ کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے' میں صرف اسی کی جانب جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز' میری عبادت' میری زندگی اور میری موت اللہ ربُّ العالمین کے لئے ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں تو میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں' میں نے خود پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اعتراف کیا تو میرے تمام گناہ معاف فرما' تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کر سکتا اور تو مجھے بہترین اخلاق کی رہنمائی عطا کر' تیرے سوا کوئی اچھے اخلاق کی راہ نمائی نہیں کر سکتا اور بُرے اخلاق کو مجھ سے دور کر' مجھ سے برے اخلاق کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا۔ میں حاضر ہوں اور ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے جب کہ (صرف) برائی کی نسبت تیری طرف نہیں کی جاسکتی۔ میری (توفیق) تیرے سہارے ہے' میری (التجاء) تیری طرف ہے تو برکت والا اور بلند ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری طرف سے توجہ کے لئے رجوع کرتا ہوں۔"

اور جب آپؐ رکوع میں جاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے تیرے لئے رکوع کیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا' میرے کان' میری آنکھیں' میرا دماغ' میری ہڈیاں اور میری پٹھے تیری جانب متوجہ ہیں۔"

"اور جب آپؐ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے پروردگار! تیرے

لئے آسمانوں اور زمین اور ان کے درمیان فاصلہ کو بھرنے اور ان کے بعد تیری مشیّت کے مطابق بھرنے کے برابر تعریف ہے۔"

اور جب آپؐ سجدہ میں جاتے تو دعا کرتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے تیرے لئے سجدہ کیا' تیرے ساتھ ایمان لایا اور تیرے لئے مطیع ہوا۔ میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کر رہا ہے جس نے اس کو پیدا فرمایا' اس کی بہترین تصویر کشی کی اور اس سے کانوں اور آنکھوں کو الگ وجود بخشا۔ اللہ کی ذات برکت والی ہے جو تمام پیدا کرنے والوں سے بہترین خالق ہے۔"

بعد ازاں آخر میں تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا کرتے (جس کا ترجمہ یہ ہے) "اے اللہ! میرے اگلے پچھلے پوشیدہ اور ظاہر اور حد سے متجاوز گناہ معاف کر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے' تو آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں۔" (مسلم)

اور شافعی کی روایت میں ہے کہ "صرف شر کی نسبت تیری طرف نہیں کی جا سکتی اور ہدایت یافتہ وہ ہے جس کو تو ہدایت عطا کرے' میں تیرے ساتھ ہوں اور تیری طرف پناہ چاہتا ہوں سوائے تیرے کوئی نجات اور پناہ کی جگہ نہیں ہے تو برکت والا ہے۔"

وضاحت: حدیث سے معلوم ہوا کہ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ ..... کے کلمات تکبیر تحریمہ کے بعد کہے جائیں اور عام طور پر دیکھنے میں آیا ہے کہ یہ کلمات تکبیرِ تحریمہ سے پہلے پڑھنے کا معمول بن گیا ہے۔ اللہ پاک راہِ صواب پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

٨١٤ - (٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلاً جَاءَ فَدَخَلَ الصَّفَّ، وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ، فَقَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيراً طَيِّباً مُبَارَكاً فِيهِ. فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟» فَأَرَمَّ الْقَوْمُ. فَقَالَ: «أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِهَا؟ فَإِنَّهُ لَمْ يَقُلْ بَأْساً». فَقَالَ رَجُلٌ: جِئْتُ وَقَدْ حَفَزَنِيَ النَّفَسُ فَقُلْتُهَا. فَقَالَ: «لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكاً يَبْتَدِرُونَهَا، أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۱۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور (نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے) صف میں شامل ہو گیا (تیز چلنے کی وجہ سے) اس کا سانس پھولا ہوا تھا۔ اس نے کہا (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ بہت بڑا ہے' تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اس کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' (ریا سے) پاک ہے' اس میں برکت ہے۔" جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس شخص نے (یہ) کلمات کہے ہیں؟

صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا' تم میں سے کس نے یہ کلمات کہے ہیں؟ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے (پھر) دریافت کیا' تم میں سے کس نے (یہ کلمات) کہے ہیں؟ اس نے قابلِ مؤاخذہ کلمات

نہیں کہے ہیں (چنانچہ) ایک شخص نے کہا' میں آیا' جب کہ میرا سانس پھولا ہوا تھا' میں نے یہ کلمات کہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو بارگاہِ الٰہی میں پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لے جا رہے ہیں کہ ان میں سے کون ان کو (پہلے) اٹھا لے جاتا ہے (مسلم)

وضاحت: رکوع کے باب میں آئندہ ذکر ہو رہا ہے کہ اس شخص نے یہ کلمات اس وقت کہے جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا۔ آپؐ نے ان کلمات کے کہنے پر اس شخص کو خوشخبری دی کہ بارہ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں کوشاں تھے کہ کون ان کلمات کے اٹھانے میں سبقت لے جاتا ہے گویا آپؐ نے ان کلمات کے کہنے کی رغبت دلائی ہے البتہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نماز میں شامل ہونے کے لئے آہستگی سے چلنا چاہئے جس قدر نماز ملے باجماعت ادا کرے اور جو فوت ہو جائے اس کی قضا دے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨١٥ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰى جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۸۱۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا آغاز فرماتے تو (یہ کلمات) کہتے "اے اللہ! تو پاک ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

٨١٦ - (٥) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ.

وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَارِثَةَ ، وَقَدْ تُكُلِّمَ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ.

۸۱۶: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابوسعید (خدری) رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام ترمذیؒ نے ذکر کیا ہے کہ اس حدیث کو ہم صرف حارثہ (راوی) سے پہچانتے ہیں اور یہ راوی حافظہ کے لحاظ سے متکلم فیہ ہے۔

وضاحت: امام ترمذیؒ کا تبصرہ درست نہیں اس لئے کہ حارثہ کے سوا دیگر رُواۃ سے بھی یہ حدیث مروی ہے علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۸)

٨١٧ - (٦) وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ صَلَاةً قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، اللهُ أَكْبَرُ كَبِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً، وَسُبْحَانَ اللهِ بُكْرَةً وَّأَصِيْلاً» ثَلَاثاً، «أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، مِنَ

نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ وَهَمْزِهٖ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ ؛ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا»، وَذَكَرَ فِيْ آخِرِهٖ: «مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ». وَقَالَ [عَمْرٌو] ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَفْخُهُ الْكِبْرُ، وَنَفْثُهُ الشِّعْرُ، وَهَمْزَهُ الْمُوْتَةُ .

۸۱۷: جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا۔ آپؐ نے نماز کی امامت کرائی (اور) کہا (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ بہت بڑا ہے' اللہ بہت بڑا ہے' اللہ کے لیے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے' اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد و ثنا ہے۔ میں صبح و شام اللہ کی پاکیزگی بیان کرتا ہوں' میں اللہ کے ساتھ شیطان کے کبر' اس کے شر اور اس کے دیوانہ بنانے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (ابوداوٗد' ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے (یہ جملہ کہا) "اللہ کے لئے کثرت کے ساتھ حمد وثنا ہے" کا ذکر نہیں کیا جب کہ آخر میں شیطان کے ساتھ "رَجیم" مردود کا ذکر کیا ہے اور عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ "نَفْخ" سے مقصود کبر اور "نَفْث" سے مراد شر اور "ہَمز" سے مراد دیوانگی ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس میں عُمر رضی اللہ عنہ صحیح نہیں بلکہ اس سے مراد عَمرو بن مُرّۃ راوی ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدّین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

۸۱۸ - (۷) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ : سَكْتَةً إِذَا كَبَّرَ، وَسَكْتَةً إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَآءَةِ ﴿**غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ**﴾ ، فَصَدَّقَهُ أُبَيُّ بْنِ كَعْبٍ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۸۱۸: سُمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دو (مقامات) محفوظ کئے جن میں آپؐ نے خاموشی اختیار کی۔ ایک خاموشی تکبیر تحریمہ (کے بعد) اور دوسری خاموشی جب آپؐ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کی قرأت سے فارغ ہوئے۔ اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے اس کی تصدیق کی (ابوداوٗد' ترمذی' ابن ماجہ) اور امام دارمیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' حسن راوی مُدلّس ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۵۹)

۸۱۹ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَهَضَ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اِسْتَفْتَحَ الْقِرَآءَةَ بِـ ﴿**الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ**﴾ ، وَلَمْ يَسْكُتْ. هٰكَذَا فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ» . وَذَكَرَهُ الْحُمَيْدِيُّ فِيْ أَفْرَادِهٖ. وَكَذَا صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنْ مُسْلِمٍ وَحْدَهُ.

۸۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دوسری رکعت سے کھڑے ہوتے تو قرأت کا آغاز اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ کے ساتھ فرماتے اور خاموشی اختیار نہیں

کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں اسی طرح ہے۔امام حُمیدیؒ نے اس حدیث کو مسلم کی مفرد احادیث میں ذکر کیا ہے اور اسی طرح جامع الاصول کے مؤلف نے اس حدیث کو صرف مسلم سے روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۸۲۰ - (۹) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ. وَأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ، لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَقِنِي سَيِّءَ الْأَعْمَالِ، وَسَيِّءَ الْأَخْلَاقِ، لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۸۲۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر تحریمہ کہتے۔ بعد ازاں کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "میری نماز، میرے مراسم عبودیّت، میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے اور میں اسی کا حکم دیا گیا ہوں اور میں پہلا مسلمان ہوں۔ اے اللہ! مجھے اچھے اعمال اور اخلاق کی جانب ہدایت فرما، تیرے سوا کوئی اچھے اعمال اور اخلاق کی ہدایت نہیں دیتا اور مجھے بُرے اعمال سے محفوظ کر تو ہی بُرے اعمال سے محفوظ کر سکتا ہے۔" (نسائی)

۸۲۱ - (۱۰) وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ يُصَلِّي تَطَوُّعاً. قَالَ: «اللهُ أَكْبَرُ، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيْفاً، وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ». وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ مِثْلَ حَدِيْثِ جَابِرٍ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: «وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ» . ثُمَّ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ». ثُمَّ يَقْرَأُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۸۲۱: محمد بن مَسْلَمَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نفل نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر (کے بعد) کہتے "میں خود کو اس ذات کی طرف متوجّہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں اس کی طرف جھکنے والا ہوں اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔" اور اس حدیث کو جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی مثل ذکر کیا البتہ یہ کہا "اور میں اسلام لانے والوں میں سے ہوں۔" بعد ازاں کہا" اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کے ساتھ ہوں۔" بعد ازاں قرأت فرماتے (نسائی)

(۱۲) بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الصَّلَاةِ

(نماز میں قرآنِ پاک کی تلاوت)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۸۲۲ - (۱) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَصَاعِداً».

پہلی فصل

۸۲۲: عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے سورۂ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جس شخص نے سورۂ فاتحہ اور اس سے زائد (قرآنِ پاک) نہ پڑھا۔

وضاحت: نماز کی ہر رکعت کے قیام میں سورۂ فاتحہ کی تلاوت فرض ہے۔ یہ حکم امام' مقتدی اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے یکساں ہے خواہ وہ فرض نماز ہو یا نفل نماز' اس کے بغیر نماز صحیح نہیں (واللہ اعلم)

۸۲۳ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً لَّمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ - ثَلَاثاً - غَيْرُ تَمَامٍ». فَقِيْلَ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ: إِنَّا نَكُوْنُ وَرَاءَ الْإِمَامِ. قَالَ: اِقْرَأْ بِهَا فِيْ نَفْسِكَ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ نِصْفَيْنِ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾؛ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَمِدَنِيْ عَبْدِيْ. وَإِذَا قَالَ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِيْ، وَإِذَا قَالَ: ﴿مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ﴾، قَالَ: مَجَّدَنِيْ عَبْدِيْ. وَإِذَا قَالَ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾. قَالَ: هٰذَا بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ، وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ. فَإِذَا قَالَ: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا

الضَّآلِّيْنَ﴾ . قَالَ : هٰذَا لِعَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَأَلَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نماز ادا کی اور اس میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی تو وہ نماز ناقص ہے۔ آپ نے تین بار کہا (اور فرمایا کہ اس کی) نماز مکمل نہیں ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جب ہم امام کی اقتداء میں ہوں؟ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس صورت میں (سورۂ فاتحہ کی) قرأت اپنے دل میں کرلو' اس لئے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان نصف نصف تقسیم کر دیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں' جب بندہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعریف کی ہے اور جب بندہ "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا کی' جب بندہ مالک یوم الدین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری تعظیم کی' جب بندہ کہتا ہے "اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے ہے جو اس نے سوال کیا اور جب بندہ کہتا ہے "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لیئے ہے جو اس نے سوال کیا (مسلم)

٨٢٤ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، كَانُوْا يَفْتَتِحُوْنَ الصَّلَاةَ بـ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" کے ساتھ نماز کا آغاز کرتے تھے (مسلم)

٨٢٥ - (٤) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : «إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ : ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا : آمِيْنَ، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» . هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ، وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهُ.

وَفِيْ أُخْرٰى لِلْبُخَارِيِّ ، قَالَ: «إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا، فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ ؛ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ»

۸۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو' بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گی تو اس کے پہلے گناہ

معاف ہو جاتے ہیں (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا، جب امام "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو تم بھی آمین کہو، بے شک جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہو گیا تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ یہ بخاری کے الفاظ ہیں اور مسلم میں اس کی مثل ہے اور بخاری کی دوسری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں پس جس شخص کی آمین فرشتوں کی آمین کے ساتھ موافق ہو گئی تو اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

وضاحت: آمین بلند آواز سے کہنا چاہئے اس لئے کہ مقتدی جب امام کی آمین کی آواز سنیں گے تو آمین کہیں گے پھر ہی موافقت ہو گی اور اگر امام بلند آواز سے آمین نہ کہے تو مقتدی کی آمین کی امام کی آمین کے ساتھ کیسے موافقت ممکن ہے؟ بلکہ عین ممکن ہے کہ مقتدی امام سے پہلے یا امام کے بعد آمین کہے۔ یہ موافقت ممکن ہے ضروری نہیں۔ لیکن امام بلند آواز سے آمین کہے تو اس صورت میں موافقت میں کوئی مانع یا اشتباہ حائل نہیں ہے اور دوسری حدیث کے یہ الفاظ کہ "جب امام وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہے تو تم آمین کہو" سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ امام کا وَلَا الضَّآلِّيْنَ کہنے کا علم تب ہی ہو گا جب وہ بلند آواز سے کہے گا تو اس کے بلند آواز سے آمین کہنے پر تم آمین کہو (واللہ اعلم)

۸۲٦ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْنَ؛ يُجِبْكُمُ اللهُ. فَإِذَا كَبَّرَ وَرَكَعَ، فَكَبِّرُوْا وَارْكَعُوْا، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَرْكَعُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ». فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «فَتِلْكَ بِتِلْكَ» قَالَ: «وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، يَسْمَعُ اللهُ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲٦: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم نماز (ادا کرنے) کا ارادہ کرو تو اپنی صفوں کو برابر کرو پھر تم میں سے ایک شخص امامت کرائے جب امام اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب وہ "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کہے تو تم آمین کہو، تمہاری دعا قبول ہو گی اور جب وہ اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جائے تو تم بھی اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جاؤ بلاشبہ امام تم سے پہلے رکوع میں جاتا ہے اور تم سے پہلے رکوع سے سر اٹھاتا ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے۔ آپؐ نے فرمایا، جب امام "سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہے تو تم "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے ہی لئے تعریف ہے" چنانچہ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا قبول فرمائے گا (مسلم)

وضاحت: "امام کا پہلے جانا اس کے پہلے آنے کے بدلہ میں ہے" سے مقصود یہ ہے کہ امام رکوع میں جس قدر

پہلے جائے گا اسی قدر رکوع سے پہلے سر اٹھائے گا۔ اسی طرح مقتدی جس قدر امام کے بعد میں جائے گا اسی قدر بعد میں رکوع سے سر اٹھائے گا۔ حدیث کے ان الفاظ کہ "جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو" سے یہ نہ سمجھا جائے کہ امام رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے الفاظ ادا نہیں کرے گا اور مقتدی صرف سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے گا بلکہ امام اور مقتدی دونوں کے لیے یہ کلمات ادا کرنا ضروری ہیں اسی طرح حدیث میں ہے کہ جب امام "وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کہے تو تم آمین کہو سے بھی مقصود یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آمین کہیں تب ہی امام اور مقتدی کی آمین میں موافقت ہو گی (واللہ اعلم)

٨٢٧ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، وَقَتَادَةَ : «وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوْا»

٨٢٧: اور ابوہریرہ اور قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔

وضاحت: مُصنّف کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ صحیح مسلم میں یہ زیادتی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حالانکہ امام مسلمؒ نے ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو بالکل ذکر نہیں کیا البتہ یہ زیادتی قتادہؓ کے شاگرد سلیمان تیمیؒ سے مذکور ہے جب کہ قتادہؓ کے دوسرے شاگرد اس زیادتی کا ذکر نہیں کرتے جو سلیمان تیمی سے زیادہ حافظے والے ہیں۔ اس لحاظ سے سلیمان تیمیؒ اس زیادتی کے بیان کرنے میں اکیلے ہیں پس روایت شاذ ہے اس سے سورۂ فاتحہ کے نہ پڑھنے پر استدلال صحیح نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (توضیح الکلام جلد ٢ صفحہ ٢٤٦ از مولانا ارشاد الحق اثری، تحقیق الکلام فی وجوب قراۃ الفاتحہ خلف الامام از شیخ عبدالرحمان مبارک پوریؒ)

٨٢٨ - (٧) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُوْلَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُوْرَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ، وَيُسْمِعُنَا الْآيَةَ أَحْيَانًا، وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى مَا لَا يُطِيْلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهٰكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهٰكَذَا فِي الصُّبْحِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٢٨: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں پڑھتے اور دوسری دو رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھتے اور کبھی کبھی ہمیں کوئی آیت سناتے اور پہلی رکعت میں قرأت لمبی کرتے دوسری رکعت میں اتنی لمبی نہیں کرتے تھے اور اسی طرح عصر کی نماز اور صبح کی نماز میں کرتے (بخاری، مسلم)

٨٢٩ - (٨) وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نَحْزُرُ قِيَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ قَدْرَ قِرَاءَةِ: ﴿الٓمّٓ تَنْزِيْلُ﴾ السَّجْدَةِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ - : فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ قَدْرَ ثَلَاثِيْنَ آيَةً، وَحَزَرْنَا قِيَامَهٗ فِي

الْأُخْرَيَيْنِ قَدْرَ النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ، وَحَزَرْنَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلٰى قَدْرِ قِيَامِهِ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۲۹: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر (کی نماز) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام کا اندازہ لگاتے چنانچہ ہم نے ظہر (کی نماز) کی پہلی دو رکعت کے قیام کا اندازہ لگایا کہ بقدر "الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ" کے پڑھنے کے برابر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ ہر رکعت میں بقدر تیس آیات کے برابر قیام تھا اور دوسری دو رکعت کے قیام کا اندازہ اس سے نصف تھا اور ہم نے عصر (کی نماز) کی پہلی دو رکعت (کی قرأت) کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعت کے برابر تھا اور عصر کی دوسری دو رکعت کا اندازہ اس سے نصف تھا (مسلم)

۸۳۰ - (۹) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ بِـ ﴿اللَّيْلِ إِذَا يَغْشٰى﴾ ، - وَفِي رِوَايَةٍ - : بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، وَفِي الْعَصْرِ نَحْوَ ذٰلِكَ، وَفِي الصُّبْحِ أَطْوَلُ مِنْ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۰: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر (کی نماز) میں وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى سورت اور ایک روایت میں ہے کہ "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰى" سورت پڑھتے اور عصر (کی نماز) میں اس کی مثل اور صبح (کی نماز) میں اس سے زیادہ لمبی قرأت فرماتے (مسلم)

۸۳۱ - (۱۰) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الطُّوْرِ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۱: جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب (کی نماز) میں سورۂ "طور" پڑھتے ہوئے سنا (بخاری، مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ مغرب کی نماز میں ضروری نہیں کہ قصارِ مُفصّل پڑھی جائیں بلکہ طوالِ مفصّل بھی پڑھی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۸۳۲ - (۱۱) **وَعَنْ** أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِـ ﴿الْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

٨٣٣ - (١٢) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِي فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ، فَصَلَّى لَيْلَةً مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ فَأَمَّهُمْ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ، فَانْحَرَفَ رَجُلٌ فَسَلَّمَ، ثُمَّ صَلَّى وَحْدَهُ وَانْصَرَفَ، فَقَالُوا لَهُ: أَنَافَقْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ، وَلَآتِيَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَلَأُخْبِرَنَّهُ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا أَصْحَابُ نَوَاضِحَ، نَعْمَلُ بِالنَّهَارِ، وَإِنَّ مُعَاذاً صَلَّى مَعَكَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ أَتَى قَوْمَهُ، فَافْتَتَحَ بِسُورَةِ الْبَقَرَةِ. فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى مُعَاذٍ، فَقَالَ: «يَا مُعَاذُ! أَفَتَّانٌ أَنْتَ؟ اِقْرَأْ: ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ ﴿وَالضُّحَى﴾ ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ وَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن جبلؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے اور ان کی امامت کراتے چنانچہ معاذؓ نے ایک رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے' ان کی امامت کرائی اور سورۂ بقرہ کی قرأت شروع کر دی۔ ایک شخص (صف سے) نکلا اور نماز توڑ کر اکیلے نماز ادا کی اور چلا گیا۔ مُعاذؓ کے رفقاء نے اس سے کہا' کیا تو منافق ہو گیا ہے؟ اس نے جواب دیا' نہیں اللہ کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤں گا اور آپ کو آگاہ کروں گا۔ وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آبپاشی کرنے والے ہیں' دن بھر کام کرتے رہتے ہیں اور معاذؓ نے آپؐ کی امامت میں عشاء کی نماز ادا کی بعد ازاں اپنی قوم میں آئے اور سورۂ بقرہ پڑھنا شروع کر دی (اس پر) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معاذؓ کی جانب متوجّہ ہوئے اور (سرزنش کرتے ہوئے) فرمایا کہ اے معاذ! کیا تم فتنہ برپا کرنا چاہتے ہو؟ تم وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا' وَالضُّحٰی' وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰی' سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی (جیسی سورتوں) کے ساتھ امامت کراؤ (بخاری' مسلم)

وضاحت: امام کے لئے مقتدیوں کے حال کا خیال رکھنا ضروری ہے اور باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے جماعت ترک کر دے تو درست ہے۔ مُعاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں فرض نماز ادا کرنے کے بعد محلّہ کی مسجد میں امامت کے فرائض ادا کیا کرتے تھے۔ یہ ان کی نفل نماز متصوّر ہو گی' اس لئے کہ فرض نماز دوبارہ ادا کرنا جائز نہیں۔ اگر امام نفل نماز ادا کر رہا ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا ہو سکتی ہے۔ دار قطنی کی روایت میں ہے کہ مُعاذؓ کی نماز نفل ہوتی اور محلّہ والوں کی نماز فرض ہوتی تھی (واللہ اعلم)

٨٣٤ - (١٣) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِشَاءِ: ﴿وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾، وَمَا سَمِعْتُ أَحَداً أَحْسَنَ صَوْتاً مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۴: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا آپؐ عشاء کی نماز میں "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ" (سورت) کی قرأت فرماتے اور میں نے آپؐ کی آواز سے زیادہ خوبصورت آواز کسی کی نہیں سنی (بخاری، مسلم)

٨٣٥ - (١٤) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ بِـ ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ وَنَحْوِهَا، وَكَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدُ تَخْفِيفاً . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۵: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فجر (کی نماز) میں قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ اور اسی جیسی سورتیں تلاوت فرماتے تھے لیکن فجر کے بعد (دیگر نمازوں میں) آپؐ کی قرات ہلکی ہوتی تھی (مسلم)

٨٣٦ - (١٥) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ: ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۶: عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپؐ فجر کی نماز میں "وَاللَّيْلِ إِذَا عَسْعَسَ" تلاوت فرماتے (یعنی وہ سورت جس میں یہ آیت ہے) (مسلم)

٨٣٧ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ بِمَكَّةَ، فَاسْتَفْتَحَ سُوْرَةَ ﴿الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ ، حَتّٰى جَاءَ ذِكْرُ مُوْسٰى وَهَارُوْنَ - أَوْ ذِكْرُ عِيْسٰى - أَخَذَتِ النَّبِيَّ ﷺ سُعْلَةٌ فَرَكَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۷: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں صبح کی (نماز کی) امامت کرائی۔ آپؐ نے سورہ مؤمنون کی قرأت شروع کی یہاں تک کہ جب موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا ذکر آیا یا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپؐ کو کھانسی شروع ہوگئی پس آپؐ رکوع میں چلے گئے (مسلم)

٨٣٨ - (١٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: بِـ ﴿الٓمٓ. تَنْزِيْلُ﴾ فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلٰى، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿هَلْ أَتٰى عَلَى الْإِنْسَانِ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۳۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن فجر کی نماز میں "الٓمٓ تَنْزِيْل" پہلی رکعت میں اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ دوسری رکعت میں تلاوت فرماتے تھے (بخاری، مسلم)

٨٣٩ - (١٨) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِينَةِ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَصَلَّى لَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ، فَقَرَأَ سُورَةَ (الْجُمُعَةِ) فِي السَّجْدَةِ الْأُولَى، وَفِي الْآخِرَةِ: ﴿إِذَا جَآءَكَ الْمُنَافِقُونَ﴾ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهِمَا الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۳۹: عبداللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا۔ مروان مکہ مکرمہ کے لئے روانہ ہوا تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں جمعۃ المبارک کا خطبہ دیا۔ انہوں نے پہلی رکعت میں "سورۃ الجمعہ" اور دوسری میں "**اِذَا جَآءَ کَ الْمُنَافِقُوْنَ**" تلاوت کی اور بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ جمعہ کے دن نماز میں ان دونوں (سورتوں) کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

٨٤٠ - (١٩) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ، وَفِي الْجُمُعَةِ: بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ وَ ﴿هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ﴾. قَالَ: وَإِذَا اجْتَمَعَ الْعِيدُ وَالْجُمُعَةُ فِي يَوْمٍ وَّاحِدٍ قَرَأَ بِهِمَا فِي الصَّلَاتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۰: نعمان بن بشیر سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدین اور جمعۃ المبارک (کی دونوں رکعت) میں "**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی**" اور "**هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ**" تلاوت فرماتے تھے۔ نعمانؓ کہتے ہیں کہ جب ایک ہی دن میں عید اور جمعہ (دونوں) اکٹھے ہو جاتے تو دونوں نمازوں میں ان دونوں سورتوں کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ عیدین اور جمعۃ المبارک کی دونوں رکعت میں "**سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی**" اور **هَلْ اَتٰکَ حَدِیْثُ الْغَاشِیَۃِ**" کی تلاوت پر ہمیشگی اختیار کی جائے' سُنّت یہی ہے۔ اس کے علاوہ قرآنِ پاک سے دیگر سورتیں بھی تلاوت کی جا سکتی ہیں (واللہ اعلم)

٨٤١ - (٢٠) **وَعَنْ** عُبَيْدِ اللهِ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ: كَانَ يَقْرَأُ فِيهِمَا: بِـ﴿قٓ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾ وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۱: عبداللہؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو واقد اللیثیؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحیٰ اور عید الفطر (کی دونوں رکعت) میں کون سی (سورت) تلاوت کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' آپؐ ان میں "**قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ**" اور "**اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃِ**" تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

٨٤٢ - (٢١) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں (یعنی سنتوں) میں "قُلْ یَا اَیُّھَاالْکٰفِرُوْن" اور "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

٨٤٣ - (٢٢) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ: ﴿قُولُوا آمَنَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا﴾ ، وَالَّتِي فِي (آلِ عِمْرَانَ): ﴿قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۴۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت میں "قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَیْنَا" اور وہ آیت جو سورہ آلِ عمران میں ہے "قُلْ یَا اَھْلَ الْکِتَابِ تَعَالَوْ اِلٰی کَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ" کی تلاوت فرماتے تھے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨٤٤ - (٢٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْتَتِحُ صَلَاتَهُ بِـ ﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ.

دوسری فصل

۸۴۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نماز کا آغاز "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم" کے ساتھ کرتے تھے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن حماد راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۲۲۵، مرعات جلد ۲ صفحہ ۳۸۹)

٨٤٥ - (٢٤) وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، فَقَالَ: آمِينَ، مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَابْنُ مَاجَهُ.

۸۴۵: وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سنا' آپؐ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ" کے بعد اونچی آواز کے ساتھ آمین کہی۔
(ترمذی' ابوداؤد' دارمی' ابن ماجہ)

۸۴٦ - (۲۵) وَعَنْ أَبِي زُهَيْرٍ النُّمَيْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَأَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَلَحَّ فِي الْمَسْأَلَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «أَوْجَبَ إِنْ خَتَمَ» فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: بِأَيِّ شَيْءٍ يَخْتِمُ؟ قَالَ: «بِآمِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۸۴٦: ابو زہیر نُمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک رات رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نکلے' ہم ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو دُعا مانگنے میں مبالغہ آرائی سے کام لے رہا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اگر اس نے (اپنی دعا کے) آخر میں آمین کہی تو یہ شخص جنّت کا مستحق ہو گیا یا اس کی دُعا قبول ہوئی۔ ایک شخص نے دریافت کیا' کس چیز کے ساتھ وہ اپنی دُعا کو ختم کرے؟ آپؐ نے فرمایا' آمین کے ساتھ ختم کرے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صبیح بن محرز راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ۳۰۷' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۲٦۸)

۸۴۷ - (۲٦) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْمَغْرِبَ بِسُوْرَةِ (الْأَعْرَافِ) فَرَّقَهَا فِي رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۸۴۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں سورۃُ الاعراف کو دو رکعت میں تقسیم کر کے تلاوت فرمایا (نسائی)

۸۴۸ - (۲۷) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَقُوْدُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ نَاقَتَهُ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ لِي: «يَا عُقْبَةُ! أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُوْرَتَيْنِ قُرِئَتَا؟»، فَعَلَّمَنِي ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ وَ﴿قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾، قَالَ: فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا، فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ. فَلَمَّا فَرَغَ، الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: «يَا عُقْبَةُ! كَيْفَ رَأَيْتَ؟». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۸۴۸: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک سفر کے دوران میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی (کی لگام) تھامے ہوئے تھا۔ آپؐ نے مجھے مخاطب کیا اور فرمایا' اے عقبہؓ! خبردار میں تجھے دو بہترین سورتیں تلاوت کے لئے بتاتا ہوں چنانچہ آپؐ نے مجھے "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" سکھلائیں۔ عُقبہؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے میرے بارے میں محسوس کیا کہ میں ان دونوں سورتوں کے بارے میں کچھ زیادہ خوش نہیں ہوا ہوں۔ جب آپؐ صبح کی نماز (کی امامت) کے لیے اترے تو آپؐ

نے لوگوں کو صبح کی نماز ان دونوں سورتوں کے ساتھ پڑھائی۔ آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ میری طرف متوجہ ہوئے اور (خوش ہوتے ہوئے) آپؐ نے دریافت کیا' اے عقبہؓ! تو نے ان (دونوں سورتوں) کو کیسا پایا؟
(احمد' ابوداؤد' نسائی)

٨٤٩ - (٢٨) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْمَغْرِبِ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۸۴۹: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کی رات مغرب نماز میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" سورتیں تلاوت فرماتے تھے (شرحُ السُّنہ)

٨٥٠ - (٢٩) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ «لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ».

۸۵۰: نیز امام ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو ابنِ عمرؓ رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے۔ البتہ انہوں نے جمعہ کی رات کے الفاظ بیان نہیں کئے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں احمد بن بدیل راوی حافظہ کے لحاظ سے ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۸۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۶۹)

٨٥١ - (٣٠) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أُحْصِي مَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ وَ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۸۵۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں شمار نہیں کر سکتا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کتنی بار سنا کہ آپؐ مغرب (کی نماز) کے بعد اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت میں "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ" اور "قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ" (سورتیں) تلاوت فرماتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالملک بن ولید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۶۸)

٨٥٢ - (٣١) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلاَّ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ: «بَعْدَ الْمَغْرِبِ».

۸۵۲: نیز ابنِ ماجہؒ نے اس حدیث کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا البتہ مغرب کے بعد (کے الفاظ) کا ذکر نہیں کیا۔

٨٥٣ - (٣٢) وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَآءَ أَحَدٍ أَشْبَهَ صَلَاةً بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ فُلَانٍ. قَالَ سُلَيْمَانُ: صَلَّيْتُ خَلْفَهُ فَكَانَ

يُطِيلُ الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَيُخَفِّفُ الْأُخْرَيَيْنِ، وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ، وَيَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِقِصَارِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الْعِشَآءِ بِوَسَطِ الْمُفَصَّلِ، وَيَقْرَأُ فِي الصُّبْحِ بِطِوَالِ الْمُفَصَّلِ. رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ إِلَى وَيُخَفِّفُ الْعَصْرَ.

۸۵۳: سلیمان بن یسارؒ' ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا' میں نے کسی شخص کی امامت میں نماز ادا نہیں کی جو زیادہ مشابہ ہو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے فلاں شخص سے۔ سلیمانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اس شخص کی امامت میں نماز ادا کی۔ وہ ظہر کی پہلی دو رکعت (میں قرأت) لمبی کرتا تھا اور آخری دو رکعت امام نماز میں تخفیف کرتا تھا نیز عصر کی (نماز کی قرأت) میں تخفیف کرتا تھا اور مغرب کی نماز میں قصارِ مُفصّل اور عشا کی نماز تلاوت کرتا تھا اور صبح کی نماز میں طِوالِ مُفصّل تلاوت کرتا تھا(نسائی) اور ابنِ ماجہ نے (اس حدیث کو) "اور وہ عصر کی نماز میں تخفیف کرتا تھا" تک بیان کیا ہے۔

۸۵٤ - (۳۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَرَأَ، فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ. فَلَمَّا فَرَغَ. قَالَ: «لَعَلَّكُمْ تَقْرَأُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ؟» قُلْنَا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ؛ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِهَا». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ. وَلِلنَّسَآئِيِّ مَعْنَاهُ، وَفِي رِوَايَةٍ لِأَبِي دَاوُدَ، قَالَ: «وَأَنَا أَقُولُ: مَالِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنُ؟ فَلَا تَقْرَأُوا بِشَيْءٍ مِّنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ».

۸۵٤: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کر رہے تھے۔ آپؐ نے تلاوت فرمائی لیکن آپؐ پر قرأت خلط ملط ہو گئی۔ جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' شاید تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! درست ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم صرف سورۂ فاتحہ کی تلاوت کیا کرو اس لیے کہ جو شخص سورۂ فاتحہ کی قرأت نہیں کرتا اس کی نماز نہیں ہے (ابوداؤد ' ترمذی)اور نسائی میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا' میں (اپنے آپ کو) کہہ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے' قرآنِ پاک مجھ سے پڑھا نہیں جارہا پس جب میں اونچی قرأت کروں تو تم سورۂ فاتحہ کے علاوہ کچھ بھی قرات نہ کیا کرو۔

۸۵۵ - (۳٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاةٍ جَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَآءَةِ، فَقَالَ: «هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ مِّنْكُمْ آنِفاً؟» فَقَالَ رَجُلٌ: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «إِنِّي أَقُولُ: مَالِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ؟!» قَالَ: فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَةِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِيمَا جَهَرَ فِيهِ بِالْقِرَاءَةِ مِنَ الصَّلَوَاتِ حِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَمَالِكٌ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهُ.

۸۵۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپؐ نے بلند آواز سے قرأت کی۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں سے کس نے ابھی میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ ایک شخص نے اعتراف کیا اور کہا' جی ہاں! میں نے' اے اللہ کے رسول۔ آپؐ نے فرمایا' میں کہتا ہوں' مجھے کیا ہو گیا ہے؟ قرآن (پاک) کے ساتھ میں جھگڑا کر رہا ہوں؟ راوی نے بیان کیا کہ صحابہ کرامؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس نماز میں قرأت سے باز آگئے جس میں آپؐ بلند آواز سے قرأت کرتے تھے جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعتراض سنا (مالک' احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور امام ابنِ ماجہؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: "صحابہ کرامؓ اس نماز میں قرأت سے باز آئے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلند آواز سے قرأت کرتے تھے" یہ امام زہریؒ کا قول ہے اور وہ تابعی ہیں۔ ابوہریرہؓ کا قول نہیں ہے جبکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ قائل تھے کہ امام کے پیچھے سری' جہری سب نمازوں میں سورۂ فاتحہ کی قرأت فرض ہے اور امام زہریؒ کا تمام صحابہ کرامؓ کے بارے میں کہنا درست نہیں جب کہ اکثر صحابہ کرامؓ امام کے پیچھے سری اور جہری تمام نمازوں میں مقتدی کے لئے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کو ضروری قرار دیتے ہیں نیز امام کی مقتدیوں کے ساتھ قرآنِ پاک کی منازعت کا مسئلہ تب پیدا ہوتا ہے جب مقتدی بھی جہری قرأت کریں چنانچہ انہیں جہری قرأت سے روک دیا گیا اور صرف سورہ فاتحہ کی سری قرأت کا حکم دیا گیا۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعاۃ جلد ۲ صفحہ ۴۰۴)

٨٥٦ - (٣٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَالْبَيَاضِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ الْمُصَلِّيَ يُنَاجِي رَبَّهُ؛ فَلْيَنْظُرْ مَا يُنَاجِيهِ بِهِ ، وَلَا يَجْهَرْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ بِالْقُرْآنِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۵۶: ابنِ عمر اور (فروہ بن ورقہ) بیاضی رضی اللہ عنہم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز ادا کرنے والا اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔ اسے غور کرنا چاہئے کہ وہ کیا سرگوشی کرتا ہے؟ اور تم ایک دوسرے پر قرآنِ پاک (کی تلاوت) بلند آواز سے نہ کیا کرو (احمد)

٨٥٧ - (٣٦) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا» . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۸۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم اللہ اکبر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابنِ عجلان راوی حافظہ کے لحاظ سے صحیح نہیں۔ نیز زید بن اسلم سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۰۸' ۴۰۹)

۸۵۸ - (۳۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئاً ، فَعَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي. قَالَ: «قُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ». قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! هٰذَا لِلّٰهِ؛ فَمَاذَا لِي؟ قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي، وَعَافِنِي، وَاهْدِنِي، وَارْزُقْنِي» فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدَيْهِ وَقَبَضَهُمَا. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَانْتَهَتْ رِوَايَةُ النَّسَائِيِّ عِنْدَ قَوْلِهِ: «إِلَّا بِاللّٰهِ».

۸۵۸: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا' میں قرآنِ پاک سے کچھ بھی حفظ کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا' آپؐ مجھے ایسے کلمات سکھائیں جو میرے لئے کافی ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' تم (یہ) کلمات کہو "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (جس کا ترجمہ ہے) "اللہ پاک ہے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور اللہ بہت بڑا ہے اور نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی طاقت صرف اللہ کی مدد سے ہے" اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ اللہ کے لئے ہے' میرے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' ذیل کے کلمات کہو "اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِىْ وَعَافِنِىْ وَاهْدِنِىْ وَارْزُقْنِىْ" ("اے اللہ! مجھ پر رحم کر' مجھے عافیت دے' مجھے ہدایت دے اور مجھے رزق عطا کر) (ابوداؤد) اور نسائی کی روایت "اِلَّا بِاللّٰهِ" کے الفاظ تک ہے۔

۸۵۹ - (۳۸) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ. إِذَا قَرَأَ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ؛ قَالَ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۸۵۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى" تلاوت فرماتے تو "سُبْحَانَ رَبِّىَ الْاَعْلٰى" فرماتے (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: نماز غیر نماز دونوں میں قاری کو سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہنا چاہیئے البتہ سننے والے کے لیئے یہ حکم نہیں ہے سننے والا بھی اگر یہ الفاظ کہے تو مستحب ہے (واللہ اعلم)

۸٦۰ - (۳۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِـ ﴿التِّينِ وَالزَّيْتُونِ﴾ ، فَانْتَهَى إِلَى: ﴿أَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ﴾ ؛ فَلْيَقُلْ: بَلٰى، وَأَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ. وَمَنْ قَرَأَ: ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ فَانْتَهَى إِلَى: ﴿أَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلٰى أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتٰى﴾ ؛ فَلْيَقُلْ: بَلٰى. وَمَنْ قَرَأَ (وَالْمُرْسَلَاتِ) فَبَلَغَ: ﴿فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ﴾ ؛ فَلْيَقُلْ: آمَنَّا بِاللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ

إِلَىٰ قَوْلِهِ: «وَأَنَا عَلَىٰ ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ».

۸۶۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں سے جو شخص "وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْن" کی قرأت کرے اور "اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْن" تک پہنچ جائے تو وہ کہے "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِيْن" (کیوں نہیں! اور میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔)

اور جو شخص "لَا اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ" کی قرأت کرے اور "اَلَيْسَ ذٰلِکَ بِقَادِرٍ عَلٰى اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى" تک پہنچے تو لفظ "بَلٰى" (کیوں نہیں) کہے۔ اور جو شخص "وَالْمُرْسَلَات" کی قرأت کرے اور "فَبِاَيِّ حَدِيْثٍۭ بَعْدَهٗ يُؤْمِنُوْنَ" تک پہنچے تو وہ "آمَنَّا بِاللّٰهِ" (ہم اللہ پر ایمان رکھتے ہیں) کہے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس کے قول "الشَّاهِدِيْن" تک ذکر کیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی سند میں اعرابی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۷۲)

۸۶۱ - (۴۰) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَىٰ أَصْحَابِهِ، فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ (الرَّحْمٰنِ) مِنْ أَوَّلِهَا إِلَىٰ آخِرِهَا، فَسَكَتُوْا. فَقَالَ: «لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَكَانُوْا أَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ، كُنْتُ كُلَّمَا أَتَيْتُ عَلَىٰ قَوْلِهِ: ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾، قَالُوْا: لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ، فَلَكَ الْحَمْدُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۸۶۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کے ہاں گئے، آپؐ نے ان پر سورۂ رحمان اول سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ صحابہ کرامؓ خاموش رہے۔ آپؐ نے فرمایا، میں نے جنوں کی رات جنوں پر اس سورت کی تلاوت کی۔ انہوں نے تم سے بہت اچھا جواب دیا تھا، جب بھی میں "فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ" پر پہنچا تو جنوں نے کہا لَا بِشَيْءٍ مِنْ نِّعَمِکَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَکَ الْحَمْدُ" (اے ہمارے پروردگار! ہم تیری نعمتوں سے کسی نعمت کی تکذیب نہیں کرتے پس تیرے لئے تعریف ہے) (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۸۶۲ - (۴۱) عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا مِّنْ جُهَيْنَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ فِي الصُّبْحِ ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا، فَلَا أَدْرِيْ أَنَسِيَ أَمْ قَرَأَ ذٰلِكَ عَمْدًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۸۶۲: معاذ بن عبداللہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ (قبیلہ) کے ایک شخص

نے اسے بتایا کہ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے صبح کی نماز کی دونوں رکعت میں سورت "اِذَا زُلْزِلَتْ" تلاوت فرمائی۔ مجھے معلوم نہیں آپؐ نے بھول کر ایسے کیا یا ارادتاً" ایسا کیا (ابوداؤد)

٨٦٣ - (٤٢) **وَعَنْ** عُرْوَةَ، قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، صَلَّى الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيهِمَا بِـ(سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ) فِي الرَّكْعَتَيْنِ كِلْتَيْهِمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۶۳: عُروہ رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز کی امامت کرائی اور دونوں رکعت میں سورۂ بقرہ تلاوت کی (مالک)

٨٦٤ - (٤٣) **وَعَنِ** الْفُرَافِصَةِ بْنِ عُمَيْرٍ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَخَذْتُ سُوْرَةَ (يُوْسُفَ) إِلَّا مِنْ قِرَاءَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ إِيَّاهَا فِي الصُّبْحِ، مِنْ كَثْرَةِ مَا كَانَ يُرَدِّدُهَا [لَنَا] رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۶۴: فرافصہ بن عمیر حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سورہ یوسف کو عثمانؓ بن عفّان کے صبح کی نماز میں تلاوت کرنے سے یاد کر لیا (اس لئے) کہ وہ اس سورۃ کو کثرت سے پڑھتے تھے (مالک)

٨٦٥ - (٤٤) **وَعَنْ** [عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ] عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْنَا وَرَآءَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الصُّبْحَ، فَقَرَأَ فِيْهَا بِسُوْرَةِ (يُوْسُفَ) وَسُوْرَةِ (الْحَجِّ) قِرَآءَةً بَطِيْئَةً، قِيْلَ لَهُ: إِذاً لَقَدْ كَانَ يَقُوْمُ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. قَالَ: أَجَلْ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۶۵: عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عُمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کی۔ انہوں نے دونوں رکعت میں سورۂ یوسف اور سورۂ حج کی ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی۔ عبداللہ بن عامرؓ سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت تو وہ فجر ہوتے ہی (نماز) شروع کر دیتے ہوں گے۔ عبداللہ بن عامرؓ نے اثبات میں جواب دیا (مالک)

٨٦٦ - (٤٥) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: مَا مِنَ الْمُفَصَّلِ سُوْرَةٌ صَغِيْرَةٌ وَلَا كَبِيْرَةٌ إِلَّا قَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَؤُمُّ بِهَا النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۶۶: عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ مفصّل سورتوں کی کوئی چھوٹی یا بڑی سورت ایسی نہیں ہے جسے میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہو' اس لئے کہ آپؐ فرض نمازوں میں ان کی قرأت فرماتے تھے (مالک)

وضاحت: یہ حدیث مؤطا امام مالک میں نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ہے۔ اس کی سند میں محمد بن اسحاق راوی

مدلس ہے۔ اس نے اس حدیث کو "حَدَّثَنا" کے صیغہ سے روایت نہیں کیا (الجرح والتعدیل جلد۷ صفحہ ۱۰۸۷' طبقات ابن سعد جلد ۷ صفحہ ۳۲۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۱۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۶۸' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۱۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۷۴)

٨٦٧ - (٤٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ بِـ ﴿حٰمٓ الدُّخَانِ﴾ . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ مُرْسَلاً

۸۶۷: عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی نماز میں "حٰمٓ وَالدُّخَان" سورت تلاوت کی (نسائی نے مرسل بیان کیا)

وضاحت: اس حدیث کی سند کے رواۃ ثقہ ہیں' البتہ سند میں ارسال ہے صحابی کا ذکر نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۱۳) بَابُ الرُّكُوْعِ

(رکوع کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۸٦۸ - (۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقِيْمُوا الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸٦۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رکوع اور سجود صحیح کرو۔ اللہ کی قسم! میں تمہیں پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث پر بحث حدیث نمبر ۸۱۱ کے ضمن میں ملاحظہ فرمائیں۔

۸٦۹ - (۲) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رُكُوْعُ النَّبِيِّ ﷺ، وَسُجُوْدُهُ. وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوْعِ. مَا خَلاَ الْقِيَامَ وَالْقُعُوْدَ؛ قَرِيْباً مِنَ السَّوَاءِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸٦۹: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رکوع اور سجدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان اور رکوع سے اٹھنے کے بعد قومہ اور قعدہ (سب) قریباً برابر تھا۔
(بخاری، مسلم)

۸۷۰ - (۳) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ أَوْهَمَ ، ثُمَّ يَسْجُدُ وَيَقْعُدُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ حَتّٰى نَقُوْلَ: قَدْ أَوْهَمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب " سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ" کہتے تو قیام کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ وہم میں مبتلا ہو گئے بعد ازاں آپ سجدہ کرتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ وہم میں مبتلا ہو گئے (مسلم)

۸۷۱ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكْثِرُ أَنْ يَقُوْلَ فِي

رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ، اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي»، يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں کثرت کے ساتھ یہ دعا پڑھتے "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! ہمارے رب! تو پاک ہے' ہم تیری تعریف کرتے ہیں' اے اللہ مجھے معاف فرما"۔ آپ قرآن (پاک) کی تاویل فرماتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: قرآن کی تاویل سے مقصود یہ ہے کہ آپ قرآنِ پاک کی آیت **فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ** (جس کا ترجمہ ہے) "آپ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان کریں اور اس سے مغفرت طلب کریں" کے حکم کی تعمیل میں حدیث میں مذکور دعا پڑھتے (واللہ اعلم)

۸۷۲ - (۵) **وَعَنْهَا**، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِي رُكُوْعِهِ وَسُجُوْدِهِ: «سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رکوع اور سجود میں یہ کلمات کہتے "**سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّ الْمَلٰئِکَةِ وَالرُّوْحِ**" (جس کا ترجمہ ہے) "پاک ہے' پاک ہے فرشتوں اور جبرئیل علیہ السلام کا رب" (مسلم)

۸۷۳ - (۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَلَا إِنِّيْ نُهِيْتُ أَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ رَاكِعاً أَوْ سَاجِداً؛ فَأَمَّا الرُّكُوْعُ فَعَظِّمُوْا فِيْهِ الرَّبَّ، وَأَمَّا السُّجُوْدُ فَاجْتَهِدُوْا فِي الدُّعَاءِ؛ فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۷۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خبردار! مجھے رکوع و سجود میں قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے سے روکا گیا ہے۔ تم رکوع میں اللہ کی عظمت بیان کرو اور سجدہ میں مبالغہ آرائی کے ساتھ دعا کرو' اس طرح بہت اُمید ہے کہ تمہاری دعا قبول ہو گی (مسلم)

۸۷٤ - (۷) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ؛ فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ؛ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۷۴: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو تم "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" کہو اس لئے کہ جس شخص کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوا' اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

٨٧٥ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ ظَهْرَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٧٥: عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اپنی کمر اٹھاتے تو **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ**" کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) اللہ نے اس شخص کی بات کو سن لیا جس نے اس کی حمد و ثنا کی' اے اللہ! ہمارے پروردگار تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے بھرنے کے (بقدر) حمد و ثنا ہے۔" (مسلم)

٨٧٦ - (٩) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ، وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ: اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

٨٧٦: ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے اٹھاتے تو درج ذیل کلمات فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تیرے لئے آسمانوں اور زمین اور اس کے بعد جس چیز کو تو چاہے (بقدر) بھرنے کے تعریف ہے۔ اے حمد و ثنا کے مستحق اور عظمت والے! (تو) زیادہ حقدار ہے اس (تعریف) کا جو بندے نے کی ہے' ہم سب تیرے بندے ہیں۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کر دے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی دینے والا نہیں اور تیرے عذاب سے کسی دولت مند کی دولت اسے فائدہ نہیں دے گی۔ (مسلم)

وضاحت: جَدّ کے معنی دولت' مرتبہ اور نسب کے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اللہ کے مقابلہ میں آدمی کو نفع نہیں دیتی' اگر وہ ناراض ہوجائے (واللہ اعلم)

٨٧٧ - (١٠) وَعَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ». فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ آنِفًا؟». قَالَ: أَنَا. قَالَ: «رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِيْنَ مَلَكًا يَبْتَدِرُوْنَهَا، أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

٨٧٧: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کر رہے تھے۔ جب آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپؐ نے **سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ** کہا۔

آپؐ کے پیچھے سے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا کہ ابھی ابھی کون کلام کرنے والا کون تھا؟ رفاعہ رضی اللہ عنہ نے کہا' میں تھا۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے تیس کے لگ بھگ فرشتوں کو دیکھا وہ (ایک دوسرے سے) سبقت لے جا رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو پہلے تحریر میں لاتا ہے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨٧٨ - (١١) عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُجْزِىءُ صَلَاةُ الرَّجُلِ حَتّٰى يُقِيْمَ ظَهْرَهُ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

دوسری فصل

۸۷۸: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی شخص کی نماز صحیح نہیں جب تک کہ وہ رکوع اور سجدہ میں اپنی پیٹھ کو برابر نہیں کرتا۔
(ابوداؤد' ترمذی' نسائی ابن ماجہ' دارمی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ رکوع اور سجدہ میں اطمینان فرض ہے۔ جو شخص اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدہ میں صحیح اعتدال میں نہیں رکھتا' اس کی نماز درست نہیں ہے اور جو لوگ رکوع کے لئے صرف جھکنا اور سجدے کے لئے صرف زمین پر پیشانی رکھنا کافی سمجھتے ہیں ان کا موقف نصِّ صریح کے خلاف ہے۔
(واللہ اعلم)

٨٧٩ - (١٢) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ﴾ . قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْهَا فِيْ رُكُوْعِكُمْ». فَلَمَّا نَزَلَتْ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَالدَّارِمِيُّ.

۸۷۹: عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب "فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّکَ الْعَظِیْمِ" آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو اپنے رکوع میں کہا کرو اور جب "سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی" آیت نازل ہوئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس کو اپنے سجدے میں کہو۔
(ابوداؤد' ابنِ ماجہ' دارمی)

٨٨٠ - (١٣) وَعَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ. فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهُ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ . وَإِذَا سَجَدَ، فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهُ ، وَذٰلِكَ أَدْنَاهُ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ ، لِأَنَّ عَوْناً لَمْ يَلْقَ ابْنَ مَسْعُوْدٍ .

۸۸۰: عونؒ بن عبداللہ سے روایت ہے' وہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص رکوع میں جائے تو اپنے رکوع میں **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"** تین بار کہے۔ اس کا رکوع مکمل ہو گا اور یہ معمولی درجے کا رکوع ہے اور جب سجدہ کرے اور سجدے میں تین بار **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى"** کہے تو اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ معمولی سجدہ ہے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کی سند متّصل نہیں ہے اس لئے کہ عون کی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملاقات نہیں ہو سکی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع کے ساتھ ساتھ عونؒ سے روایت کرنے والا اسحٰق بن یزید ہذلی راوی مجہول ہے (مرعات جلد۲ صفحہ ۴۳۶)

۸۸۱ - (۱۴) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ». وَفِيْ سُجُوْدِهِ: «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى». وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ وَسَأَلَ، وَمَا أَتٰى عَلٰى آيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ إِلٰى قَوْلِهِ: «الْأَعْلٰى» وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۸۸۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی۔ آپؐ نے رکوع میں یہ کلمات کہے **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ"** اور سجدے میں **"سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى"** کہتے تھے اور جب رحمت کی آیت سے گزرتے تو ٹھہر جاتے اور (اللہ سے) رحمت کا سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت سے گزرتے تو رک جاتے اور عذاب سے پناہ طلب کرتے (ترمذی' ابوداؤد' دارمی) اور امام نسائیؒ اور ابنِ ماجہؒ نے "الاعلیٰ" لفظ تک بیان کیا ہے اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۸۸۲ - (۱۵) **عَنْ** عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُمْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَلَمَّا رَكَعَ مَكَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ (الْبَقَرَةِ) ، وَيَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهِ: «سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَكُوْتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۸۸۲: عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات قیام کیا جب آپؐ نے رکوع کیا تو سورۂ بقرہ کے (پڑھنے کی) بقدر ٹھہرے رہے اور اپنے رکوع میں کہتے "سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْمَلَکُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَۃِ" (جس کا ترجمہ ہے) پاک ہے وہ ذات جو غالب ہے' بادشاہی والی ہے' کبریائی اور عظمت والی ہے۔ (نسائی)

٨٨٣ - (١٦) وَعَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُوْلُ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَشْبَهَ صَلَاةً بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ هٰذَا الْفَتٰى - يَعْنِيْ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ - قَالَ: قَالَ: فَحَزَرْنَا رُكُوْعَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ، وَسُجُوْدَهُ عَشْرَ تَسْبِيْحَاتٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۸۸۳: ابنِ جُبیرؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی جس کی نماز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہت رکھتی ہو سوائے اس نوجوان عمرو بن عبدالعزیزؒ کے۔ ابنِ جُبیرؒ کہتے ہیں کہ انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے آپؒ کے رکوع اور سجُود کا اندازہ لگایا' ان میں دس دس تسبیحات تھیں (ابوداوٗد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں وَہب بن مانوس راوی مجہول الحال ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۷۸)

٨٨٤ - (١٧) وَعَنْ شَقِيْقٍ، قَالَ: إِنَّ حُذَيْفَةَ رَأٰى رَجُلًا لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهُ وَلَا سُجُوْدَهُ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ دَعَاهُ، فَقَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: مَا صَلَّيْتَ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَلَوْ مُتَّ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ الْفِطْرَةِ الَّتِيْ فَطَرَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۸۸۴: شقیقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حُذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع اور سجود مکمل نہیں کر رہا تھا۔ جب اس نے نماز کو ختم کیا تو حذیفہؓ نے اس کو بلایا اور اسے کہا کہ تو نے نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا' میں خیال کرتا ہوں کہ میں نے ٹھیک پڑھی ہے۔ شقیقؒ کہتے ہیں کہ میں گمان کرتا ہوں کہ حذیفہؓ نے یہ بھی کہا' کہ اگر تو فوت ہو جاتا تو فطرت کے خلاف فوت ہوتا جس پر اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا ہے (بخاری)

٨٨٥ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَسْوَأُ النَّاسِ سَرِقَةً الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ

رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۸۸۵: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمام لوگوں سے بہت برا چور وہ ہے جو نماز کی چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز کی چوری کیسے ہے؟ آپ نے فرمایا' وہ نماز کے رکوع و سجود کو پورا ادا نہیں کرتا (احمد)

۸۸٦ - (۱۹) **وَعَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَا تَرَوْنَ فِي الشَّارِبِ وَالزَّانِيْ، وَالسَّارِقِ؟» - وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تُنْزَلَ فِيْهِمُ الْحُدُوْدُ - قَالُوْا: اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «هُنَّ فَوَاحِشُ وَفِيْهِنَّ عُقُوْبَةٌ، وَأَسْوَأُ السَّرِقَةِ الَّذِيْ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ». قَالُوْا: وَكَيْفَ يَسْرِقُ مِنْ صَلَاتِهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «لَا يُتِمُّ رُكُوْعَهَا وَلَا سُجُوْدَهَا». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَرَوَى الدَّارِمِيُّ نَحْوَهُ.

۸۸٦: نعمان بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارا شرابی' زانی اور چور کے بارے میں کیا خیال ہے؟ (اور یہ سوال حدود کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے) صحابہؓ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے۔ آپ نے فرمایا' یہ نافرمانی کے کام ہیں اور ان پر سزا ہو گی اور سب سے بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز میں کیسے چوری ہے؟ آپ نے فرمایا' جو نماز کے رکوع و سجود کو پورا نہیں کرتا (مالک' احمد) اور دارمیؒ نے اس کے مثل بیان کیا۔

وضاحت: نعمانؒ تابعی ہیں' اس لئے یہ روایت مُرسل ہے (تنقیح الرواۃ جلد ا صفحہ ۱۴۳)

(١٤) بَابُ السُّجُوْدِ وَفَضْلِهِ

(سجدے کی کیفیت اور اس کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٨٨٧ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ «أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ: عَلَى الْجَبْهَةِ ، وَالْيَدَيْنِ ، وَالرُّكْبَتَيْنِ ، وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ ، وَلَا نَكْفِتَ الثِّيَابَ [وَلَا] الشَّعْرَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۸۸۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ پیشانی' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں قدموں کے کنارے نیز (فرمایا) ہم کپڑوں اور بالوں کو بند نہ کریں (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ صرف پیشانی پر سجدہ کرنا کافی نہیں بلکہ پیشانی اور ناک دونوں کو زمین کے ساتھ ملانا ضروری ہے اس لئے کہ پیشانی میں ناک بھی شامل ہے۔ اسی طرح نماز میں کپڑوں اور بالوں کو مٹی سے بچانے کے لئے انہیں بند کرنا درست نہیں ان کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہئے (واللہ اعلم)

٨٨٨ - (٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ، وَلَا يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ اِنْبِسَاطَ الْكَلْبِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۸۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سجدے میں اعتدال اختیار کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے بازوؤں کو کتّے کے پھیلانے کی طرح نہ پھیلائے۔
(بخاری' مسلم)

٨٨٩ - (٣) وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ، وَارْفَعْ مِرْفَقَيْكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۸۹: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا' جب آپ سجدہ کریں تو اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر رکھیں اور اپنی کہنیوں کو (زمین سے) اٹھا کر رکھیں (مسلم)

۸۹۰ - (٤) **وَعَنْ** مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ جَافَى بَيْنَ يَدَيْهِ، حَتَّى لَوْ أَنَّ بَهْمَةً أَرَادَتْ أَنْ تَمُرَّ تَحْتَ يَدَيْهِ مَرَّتْ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، كَمَا صَرَّحَ فِي: «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِإِسْنَادِهِ.

وَلِمُسْلِمٍ بِمَعْنَاهُ: قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ لَوْ شَاءَتْ بَهْمَةٌ أَنْ تَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ لَمَرَّتْ.

۸۹۰: میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان جگہ کشادہ چھوڑتے تھے یہاں تک کہ اگر بکری کا بچہ آپ کے نیچے سے گزرنے کا ارادہ کرتا تو وہ گزر سکتا تھا۔ یہ ابوداؤد کے الفاظ ہیں جیسا کہ امام بغویؒ نے شرح السنۃ میں ابوداؤد کی اسناد کے ساتھ (ذکر کرتے ہوئے) وضاحت کی ہے اور مسلم میں اس کی ہم معنیٰ روایت ہے انہوں نے بیان کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اگر بکری کا بچہ آپؐ کے نیچے سے گزرنا چاہتا تو گزر سکتا تھا۔

۸۹۱ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۸۹۱: عبداللہ بن مالک بن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان فاصلہ رکھتے یہاں تک کہ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی ظاہر ہوتی تھی (بخاری' مسلم)

۸۹۲ - (٦) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: «اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ، دِقَّهُ وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں یہ کلمات کہتے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ دِقَّهٗ وَجِلَّهٗ وَاَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَعَلَانِيَتَهٗ وَسِرَّهٗ" (ترجمہ) "اے اللہ! میرے تمام گناہ صغیرہ' کبیرہ' پہلے' پچھلے' ظاہر اور درپردہ سب گناہوں کو معاف فرما۔" (مسلم)

۸۹۳ - (٧) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ، فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى بَطْنِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ، وَهُمَا مَنْصُوبَتَانِ، وَهُوَ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات بستر سے گم پایا (میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ) آپؐ کو ٹٹولنا شروع کر دیا چنانچہ میرا ہاتھ آپ کے قدموں کے اندر والے حصے پر لگا۔ آپؐ سجدے میں تھے اور آپؐ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ یہ دعا کر رہے تھے:
(ترجمہ) "اے اللہ! میں تیری رضامندی کے ساتھ تیری ناراضگی سے اور تیری معافی کے ساتھ تیری سزا سے پناہ مانگتا ہوں اور میں تیرے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں' میں تیری حمد وثنا کی طاقت نہیں رکھتا تو اس طرح ہے جیسا کہ تو نے آپ اپنی حمد وثنا کی ہے۔" (مسلم)

٨٩٤ - (٨) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُوْنَ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بندہ اپنے رب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے کی حالت میں ہو پس تم (سجدے کی حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کرو (مسلم)

٨٩٥ - (٩) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ، فَسَجَدَ اعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِي، يَقُوْلُ: يَا وَيْلَتِي!! أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ، فَسَجَدَ؛ فَلَهُ الْجَنَّةُ. وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ؛ فَلِيَ النَّارُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب آدم کا بیٹا سجدے کی آیت تلاوت کرتا ہے اور سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے اور کہتا ہے' مجھے افسوس ہے کہ آدم کے بیٹے کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' اس نے سجدہ کیا۔ اس کے لئے جنت ہے مجھے سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا' میں نے انکار کیا۔ میرے لئے دوزخ ہے (مسلم)

٨٩٦ - (١٠) **وَعَنْ** رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَأَتَيْتُهُ بِوَضُوْئِهِ وَحَاجَتِهِ، فَقَالَ لِي: «سَلْ». فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ: «أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ؟». قُلْتُ هُوَ ذَاكَ. قَالَ: «فَأَعِنِّي عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۸۹۶: ربیع بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے رات بھر مستعد رہتا تھا۔ میں آپؐ کے پاس آپؐ کے وضو کا پانی اور دوسری ضرورت کی اشیاء (مسواک وغیرہ) لاتا۔ آپؐ نے مجھ سے فرمایا' سوال کرو۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپؐ سے جنّت میں آپ کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' کیا اس کے علاوہ (بھی تیرا کوئی سوال) ہے؟ میں نے کہا' بس یہی سوال ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تو مجھے اپنے نفس کے مقابلہ میں زیادہ نوافل ادا کر کے میری مدد کرنا ہو گی (مسلم)

٨٩٧ - (١١) وَعَنْ مَعْدَانَ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ أَعْمَلُهُ يُدْخِلُنِي اللهُ بِهِ الْجَنَّةَ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ، فَسَكَتَ، ثُمَّ سَأَلْتُهُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ: سَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: «عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً، إِلَّا رَفَعَكَ اللهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيئَةً» قَالَ مَعْدَانُ: ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ لِي مِثْلَ مَا قَالَ لِي ثَوْبَانُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ

۸۹۷: معدان بن طلحہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ثوبانؓ سے ملا۔ میں نے کہا' مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیں کہ میں وہ عمل کروں تو اللہ تعالیٰ مجھے اس عمل کی وجہ سے جنّت میں داخل فرمائے۔ وہ خاموش ہوگیا۔ میں نے اس سے پھر سوال کیا۔ وہ خاموش ہوگیا۔ پھر میں نے اس سے تیسری بار دریافت کیا' اس نے بیان کیا کہ میں نے یہ سوال رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تجھے کثرت کے ساتھ نوافل ادا کرنے چاہئیں بلاشبہ جب تو اللہ کی رضا کے لئے ایک سجدہ کرے گا تو اللہ اس سجدے کی وجہ سے تیرا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔ معدان رضی اللہ عنہ نے بیان کیا۔ بعد ازاں میں ابُوالدّرداءؓ ملا اور ان سے دریافت کیا۔ انہوں نے بھی مجھے اسی طرح کا جواب دیا جس طرح مجھے ثوبانؓ نے جواب دیا تھا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٨٩٨ - (١٢) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا نَهَضَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ .

دوسری فصل

۸۹۸: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپؐ سجدہ کرتے تو اپنے گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے (زمین پر) رکھتے تھے اور جب کھڑے ہوتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک راوی متفرد اور حافظہ کے لحاظ سے قوّی نہیں ہے۔ اس حدیث کے جتنے طُرق ہیں وہ سب ضعیف ہیں لہٰذا یہ حدیث قابلِ استدلال نہیں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۲۸۲)

٨٩٩ - (١٣) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَبْرُكْ كَمَا يَبْرُكُ الْبَعِيرُ وَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ. وَالنَّسَائِيُّ،

وَالدَّارِمِيُّ. قَالَ أَبُوْ سُلَيْمَانَ الْخَطَّابِيُّ: حَدِيْثُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَثْبَتُ مِنْ هٰذَا. وَقِيْلَ: هٰذَا مَنْسُوْخٌ.

۸۹۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اونٹ کے بیٹھنے کی طرح نہ بیٹھے بلکہ اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھے۔ (ابوداؤد' نسائی' دارمی) ابو سلیمان خطابیؒ کہتے ہیں کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس حدیث سے زیادہ قابلِ عمل ہے اور بعض ائمہ کہتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے۔

وضاحت: یہ حدیث پہلی حدیث سے سند کے لحاظ سے بہتر ہے۔ اس حدیث میں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھنے کا ذکر ہے اور اونٹ کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنے سے منع کیا گیا ہے' جب کوئی شخص گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھے گا تو اس کا بیٹھنا اونٹ سے مشابہ ہو گا۔ اس لئے کہ انسان کے گھٹنے اس کے پاؤں میں ہوتے ہیں اور چارپایوں کے گھٹنے ان کے ہاتھ ہوتے ہیں اور اونٹ کے اگلے ہاتھ جن میں اس کے گھٹنے ہیں' پہلے رکھتا ہے تو ہمیں اس کی مخالفت کرتے ہوئے ہاتھ پہلے رکھنے چاہئیں۔ علامہ خطابیؒ کا یہ کہنا کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے' درست نہیں۔ اس لئے کہ وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ کی حدیث ضعیف ہے۔ ہم نے اس کے ضعیف ہونے کو پہلے بیان کر دیا ہے اور یہ کہنا کہ یہ حدیث منسوخ ہے درست نہیں بلکہ یہ حدیث ان احادیث کو منسوخ قرار دیتی ہے جو اس کے خلاف ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۵۸)

۹۰۰ - (۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَعَافِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۹۰۰: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) دونوں سجدوں کے درمیان یہ کلمات کہتے:

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَ عَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھ پر رحم کر' مجھے ہدایت عطا کر' مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق عطا فرما۔" (ابوداؤد' ترمذی)

۹۰۱ - (۱۵) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ: «رَبِّ اغْفِرْ لِيْ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۰۱: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان "رَبِّ اغْفِرْ لِيْ" کے کلمات کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٠٢ - (١٦) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ نُقْرَةِ الْغُرَابِ ، وَافْتِرَاشِ السَّبُعِ ، وَأَنْ يُوَطِّنَ الرَّجُلُ الْمَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ كَمَا يُوَطِّنُ الْبَعِيْرُ ، رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

تیسری فصل

۹۰۲: عبدالرحمان بن شِبْل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوے کی طرح چونچ مارنے اور درندے کی طرح سجدہ میں بازو پھیلانے اور اس (بات) سے کہ کوئی شخص مسجد میں (اپنے لئے) جگہ متعیّن کرے جیسا کہ اونٹ (باڑے میں) جگہ متعین کرتا ہے' سے منع فرمایا ہے
(ابوداؤد' نسائی اور دارمی)

وضاحت: کوّے کی طرح چونچ مارنے سے مقصود یہ ہے کہ سجدہ اطمینان سے نہ کیا جائے اور مسجد میں خاص جگہ متعیّن کرنے سے شہرت اور ریاکاری کا اشتباہ ہے اس لئے منع کیا گیا ہے (واللہ اعلم)

٩٠٣ - (١٧) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «يَا عَلِيُّ! إِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۹۰۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے علی! میں تیرے لئے اس چیز کو محبوب جانتا ہوں جس کو اپنے لئے محبوب جانتا ہوں اور تیرے لئے اس چیز کو مکروہ سمجھتا ہوں جس کو اپنے لئے مکروہ سمجھتا ہوں۔ تجھے دو سجدوں کے درمیان (کُتّے کی مانند) نہیں بیٹھنا چاہیے (ترمذی)

وضاحت: کُتّے کی مانند بیٹھنے کی شکل یہ ہے کہ پنڈلیوں کو کھڑا کیا جائے اور سرین اور ہاتھوں کو زمین پر رکھا جائے لیکن سیرین کو ایڑیوں پر رکھنا اور گھٹنوں کو زمین پر دباؤ ڈال کر بیٹھنا شرعاً" درست ہے۔ نیز اس حدیث کی سند میں حارث بن عبداللہ راوی ضعیف ترین ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۴' المجروحین جلدا صفحہ ۲۲۲' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۱۴۱' مرعات جلد۲ صفحہ ۴۶۴)

٩٠٤ - (١٨) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَنْظُرُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلٰى صَلَاةِ عَبْدٍ لَا يُقِيْمُ فِيْهَا صُلْبَهُ بَيْنَ رُكُوْعِهَا وَسُجُوْدِهَا» رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۰۴: طلق بن علی حنفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل اس بندے کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو نماز کے رکوع اور سجود میں اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا۔ (احمد)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں "خُشُوْعِھَا" کا لفظ ہے جب کہ مسند احمد میں "رُکُوْعِھَا" کا لفظ ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ا صفحہ ۲۸۴)

۹۰۵ - (۱۹) وَعَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ وَضَعَ جَبْهَتَهُ بِالْأَرْضِ فَلْيَضَعْ كَفَّيْهِ عَلَى الَّذِيْ وَضَعَ عَلَيْهِ جَبْهَتَهُ، ثُمَّ إِذَا رَفَعَ فَلْيَرْفَعْهُمَا، فَإِنَّ الْيَدَيْنِ تَسْجُدَانِ كَمَا يَسْجُدُ الْوَجْهُ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۹۰۵: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں عبداللہ بن عُمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا' جو شخص اپنی پیشانی زمین پر رکھے وہ اپنی ہتھیلیاں بھی اس (زمین) پر رکھے جس پر اس نے اپنی پیشانی رکھی ہے بعد ازاں جب وہ اپنی پیشانی اٹھائے تو ہتھیلیوں کو بھی اٹھائے اس لئے کہ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں جیسا کہ چہرہ سجدہ کرتا ہے۔
(مالک)

(۱۵) بَابُ التَّشَهُّدِ

(تشہد کے بارے میں)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۹۰۶ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَعَدَ فِي التَّشَهُّدِ، وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى، وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَّخَمْسِيْنَ ، وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ.

پہلی فصل

۹۰۶: ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد میں بیٹھتے تو اپنے بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر اور دائیں ہاتھ کو دائیں گھٹنے پر رکھتے تھے اور ترپّن (ہندسے) کی گرہ بناتے اور اُنگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے۔

۹۰۷ - (۲) وَفِيْ رِوَايَةٍ: كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ، وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُمْنٰى الَّتِيْ تَلِي الْإِبْهَامَ فَيَدْعُوْبِهَا ، وَيَدُهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ، بَاسِطَهَا عَلَيْهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۷: اور ایک روایت میں ہے کہ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور دائیں (ہاتھ) کی وہ انگلی جو انگوٹھے کے ساتھ کی ہے اس کو اٹھا کر رکھتے' اس کے ساتھ اشارہ کرتے لیکن بائیں ہتھیلی بائیں گھٹنے پر رکھتے' اس کو اس پر پھیلا کر رکھتے (مسلم)

وضاحت: ترپّن کے ہندسے کی گرہ بنانے سے مقصود یہ ہے کہ چھنگلیا اور اس کے ساتھ والی دو انگلیوں کو بند رکھا جائے اور چوتھی انگلی (انگشت شہادت) جو سَبابہ اور مُسبِّحہ کہلاتی ہے اس کو کھلا رکھا جائے' اسکے ساتھ اشارہ کیا جائے اور انگوٹھے کو انگشتِ شہادت کی اصل تک ملایا جائے۔ تشہد میں شروع سے آخر تک دائیں ہتھیلی اس کیفیت کے ساتھ رہے مگر اشارہ شروع سے سلام تک کیا جائے' اس کو حرکت نہ دی جائے (واللہ اعلم)

۹۰۸ - (۳) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا

قَعَدَ يَدْعُو وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَأَشَارَ بِأِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، وَوَضَعَ إِبْهَامَهُ عَلٰى أِصْبَعِهِ الْوُسْطٰى، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰى رُكْبَتَهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۰۸: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (تشہد کے لئے) بیٹھتے' تو اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنی دائیں ران پر اور بائیں ہتھیلی کو اپنی بائیں ران پر رکھتے اور اپنی انگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے اور دائیں (ہاتھ کے) انگوٹھے کو درمیانی (تیسری) انگلی کے ساتھ (ملا کر) رکھتے اور بائیں ہتھیلی کے ساتھ گھٹنے کا لقمہ بناتے یعنی گھٹنا ہتھیلی کی گرفت میں ہوتا (مسلم)

۹۰۹ - (٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْنَا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قِبَلَ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى جِبْرَئِيْلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى مِيكَائِيلَ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ. فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ: «لَا تَقُوْلُوْا: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ. فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَقُلْ: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، وَالصَّلَوَاتُ، وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ - فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ - أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، ثُمَّ لِيَتَخَيَّرْ مِنَ الدُّعَآءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ، فَيَدْعُوْهُ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۰۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی تو ہم نے کہا' اللہ کے بندوں کی طرف سے اللہ پر سلام ہو۔ جرائیلؑ پر سلام ہو۔ میکائیلؑ پر سلام ہو۔ فلاں پر سلام ہو۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (نماز سے) فارغ ہوئے تو آپؐ ہماری جانب متوجہ ہوئے آپؐ نے فرمایا' تم (یہ) نہ کہو کہ اللہ پر سلام ہو اس لئے کہ اللہ خود سلام ہے (البتہ) جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بیٹھے تو وہ التحیات کے کلمات آخر تک کہے۔ جس کا ترجمہ ہے "تمام تعظیمات اللہ کے لئے ہیں' عبادات اور تمام عمدہ کام اسی کے لئے ہیں۔ اے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔" نمازی جب یہ کلمات کہے گا تو اس کا سلام آسمان اور زمین کے ہر صالح بندے کو پہنچے گا۔ "میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں" بعد ازاں اپنی پسندیدہ دعا مانگے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اسلام کا معنی چونکہ سلامتی ہے اور "السّلام" اللہ کے ناموں میں سے ایک ہے اس لئے "السّلام علی اللہ" کہنے سے منع کر دیا گیا۔ اس لیے کہ وہ تو خود سلامتی عطا کرنے والا ہے اور ہم اس کے لئے سلامتی کی دعا کریں درست معلوم نہیں ہوتا (واللہ اعلم)

"اَلتَّحِيَّاتُ" سے مقصود قولی عبادات اور "اَلصَّلَوٰتُ" سے مقصود بدنی عبادات ہیں "اَلطَّيِّبَاتُ" سے مقصود مالی عبادات ہیں۔ تشہد میں " اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ" بظاہر محلِّ اعتراض ہے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اگر پیغمبر ہیں تو بشر بھی ہیں اور نماز میں اللہ کے علاوہ کسی کو مخاطب نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اس کا جوب یہ ہے کہ اس طرح کا خطاب آپؐ کی خصوصیات سے ہے اور آپؐ کی خصوصیات کو شریعت کا نام نہیں دیا جاسکتا یعنی اس سے استدلال کر کے عوام اہلِ اسلام کے لئے کچھ جواز مہیا نہیں کیا جاسکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی تشہد اور درود وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ اسی طرح قرآنِ پاک میں بعض آیاتِ مبارکہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو براہِ راست خطاب ہے بہرحال یہ توقیفی کلمات ہیں' اس کی حکمت اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے (واللہ اعلم)

٩١٠ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، فَكَانَ يَقُوْلُ: «اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ، اَلصَّلَوٰاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَلَمْ أَجِدْ فِي «الصَّحِيْحَيْنِ»، وَلَا فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّحِيْحَيْنِ: «سَلَامٌ عَلَيْكَ» وَ«سَلَامٌ عَلَيْنَا» بِغَيْرِ أَلِفٍ وَلَامٍ، وَلٰكِنْ رَوَاهُ صَاحِبُ «الْجَامِعِ» عَنِ التِّرْمِذِيِّ.

٩١٠: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اس طرح دیتے جیساکہ ہمیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے۔ آپؐ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام برکات والی قولی عبادات' تمام بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپؐ پر سلام' اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبودِ برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں" (مسلم)
مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں کہ میں نے بخاری' مسلم اور حمیدی کی جمع بین الصحیحین میں "سَلَامٌ عَلَيْنَا" الف لام کے بغیر نہیں پایا۔ البتہ جامع الاصول کے مئولف نے امام ترمذیؒ سے اس کو روایت کیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩١١ - (٦) **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ثُمَّ جَلَسَ، فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى، وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهِ الْيُمْنٰى، وَقَبَضَ ثِنْتَيْنِ، وَحَلَّقَ حَلْقَةً، ثُمَّ رَفَعَ إِصْبَعَهُ، فَرَأَيْتُهُ يُحَرِّكُهَا يَدْعُوْ بِهَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۹۱۱: وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (تشہد کی کیفیت کو) بیان کرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے۔ آپؐ نے اپنے بائیں پاؤں کو بچھایا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں ران پر رکھا اور دائیں کہنی کو دائیں ران سے جدا رکھا اور دو انگلیوں کو بند کر کے (انگوٹھے اور درمیانی انگلی کا) حلقہ بنایا بعد ازاں (انگشتِ شہادت کو) اٹھایا۔ میں نے دیکھا کہ آپؐ اس کو حرکت دے رہے تھے' اس کے ساتھ اشارہ کر رہے تھے (ابوداؤد' دارمی)

وضاحت: حرکت سے حقیقتاً حرکت مراد ہے توحید کی گواہی کے موقع پر دائیں اور بائیں جانب حرکت دے (واللہ اعلم)

٩١٢ - (٧) **وَعَن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ إِذَا دَعَا، وَلَا يُحَرِّكُهَا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ. وَزَادَ أَبُوْدَاوُدَ: وَلَا يُجَاوِزُ بَصَرُهُ إِشَارَتَهُ.

۹۱۲: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے تو انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے تھے اور حرکت نہیں دیتے تھے (ابوداؤد' نسائی) ابوداؤد میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ آپؐ کی نظر آپ کے اشارے سے تجاوز نہیں کرتی تھی۔

وضاحت: اس حدیث میں محمد بن عجلان راوی حافظے کے اعتبار سے ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۴۴' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۷)

٩١٣ - (٨) **وَعَن** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأُصْبُعَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحِّدْ أَحِّدْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۹۱۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اشارہ کرتا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک سے (اشارہ) کرو' ایک سے (اشارہ) کرو۔
(ترمذی' نسائی' بیہقی فی الدعوات الکبیر)

٩١٤ - (٩) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَجْلِسَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ وَهُوَ مُعْتَمِدٌ عَلَى يَدِهِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَأَبُو دَاوُدَ. وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ: نَهَى أَنْ يَعْتَمِدَ الرَّجُلُ عَلَى يَدَيْهِ إِذَا نَهَضَ فِي الصَّلَاةِ.

۹۱۴: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں اپنے پر اعتماد کر کے بیٹھے (احمد' ابوداؤد) اور ابوداؤد کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص نماز میں جب کھڑا ہو تو ہاتھوں پر اعتماد کرے۔

وضاحت: یہ حدیث شاذ ہے اور جس حدیث میں زمین پر اعتماد کر کے اٹھنے کا ذکر ہے وہ صحیح ہے پس اس کو ترجیح ہو گی اور شاذ حدیث مرجوح ہو گی' اس پر عمل نہیں ہو گا (مرعات جلد ۲ صفحہ ۴۸۱)

۹۱۵ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتّٰى يَقُوْمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۱۵: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رکعت کے بعد بیٹھتے گویا کہ آپؐ گرم پتھر پر (بیٹھے) ہیں یہاں تک کہ کھڑے ہو جاتے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت ۱: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے' اس لئے کہ ابوعبیدہ رحمہُ اللہ نے اپنے والد سے نہیں سنا۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۲۸۸)

وضاحت ۲: ایسی صحیح روایات موجود ہیں جن میں یہ وضاحت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی تشہد میں درود شریف پڑھا ہے اور دعائیں بھی مانگی ہیں۔ بعد ازاں تیسری رکعت کے لئے اُٹھے ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۹۱۶ - (۱۱) **عَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ: «بِسْمِ اللهِ، وَبِاللهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ [وَ] الصَّلَوٰاتُ [وَ] الطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَسْأَلُ اللهَ الْجَنَّةَ، وَأَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ النَّارِ» رَوَاهُ النَّسَائِي.

تیسری فصل

۹۱۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد کی تعلیم اسی طرح دیتے تھے جیسا کہ ہمیں قرآنِ پاک کی تعلیم دیتے تھے (تشہد کا ترجمہ یہ ہے)
" اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کے ساتھ' تمام قولی' بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لئے ہیں' اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں' ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو۔ میں

اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں اللہ سے جنّت کا سوال کرتا ہوں اور اللہ کے ساتھ دوزخ سے پناہ طلب کرتا ہوں۔" (نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایمن بن نابل راوی ضعیف ہے۔ دراصل اس حدیث میں "بسم اللہ" اور "باللہ" کے الفاظ صحیح نہیں ہیں (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۸۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۸۹)

٩١٧ - (١٢) **وَعَنْ** نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلَاةِ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ وَأَتْبَعَهَا بَصَرَهُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَهِيَ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنَ الْحَدِيدِ» يَعْنِي السَّبَّابَةَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۱۷: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھتے اور مُسبّحہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اشارے کے پیچھے اپنی نظر لگائے رکھتے بعد ازاں انہوں نے بیان کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انگشتِ شہادت (کا اشارہ) شیطان پر لوہے (یعنی تلوار اور نیزے) سے زیادہ سخت ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں کثیر بن زید راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۰۴' مرعات جلد۲ صفحہ ۴۸۵)

٩١٨ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ إِخْفَاءُ التَّشَهُّدِ . رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ؛ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۹۱۸: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سُنّت یہ ہے کہ تشہد کو آہستہ پڑھا جائے (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(١٦) بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِهَا

(نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجنے کے احکام اور فضائل)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

٩١٩ - (١) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ: بَلٰى، فَأَهْدِهَا لِي. فَقَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ. قَالَ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. إِلَّا أَنَّ مُسْلِماً لَمْ يَذْكُرْ: «عَلٰى إِبْرَاهِيمَ» فِي الْمَوْضِعَيْنِ.

پہلی فصل

۹۱۹: عبدالرحمٰنؒ بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ کعبؓ بن عجرہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی۔ اس نے (مجھ سے) کہا' کیا میں تجھے ایسا ہدیہ عطا نہ کروں جس کو میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے' میں نے عرض کیا' ضرور! مجھے ہدیہ عطا فرمائیں۔ کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! ہم اہل بیت پر کیسے درود بھیجیں؟ کیونکہ آپؐ پر سلام بھیجنے کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا' تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! محمد اور آلِ محمد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے۔ اے اللہ ! محمد اور آلِ محمد پر برکتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آلِ ابراہیم پر برکتیں نازل کی ہیں۔ بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم نے دونوں مقامات میں "علیٰ آل ابراہیم" کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا۔

٩٢٠ - (٢) وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «قُولُوا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ،

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۲۰: ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم آپؐ پر کیسے درود بھیجیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم درود (اس طرح) پڑھو (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! محمدؐ اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر رحمتیں نازل فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر رحمتیں نازل کی ہیں اور محمدؐ اور اس کی بیویوں اور اس کی اولاد پر برکت نازل فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر برکت نازل کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (بخاری' مسلم)

۹۲۱ - (۳) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۲۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِي

۹۲۲ - (٤) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلَاةً وَّاحِدَةً؛ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۹۲۲: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کی دس غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہوتے ہیں (نسائی)

۹۲۳ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: «أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلَاةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۳: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کے دن میرے قریب سب سے زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتے ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن کیسان راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۴' مشکوٰۃ

علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۲۹۱)

۹۲٤ - (٦) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُوْنِيْ مِنْ أُمَّتِي السَّلَامَ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۲۴: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے فرشتے متعیّن کئے ہیں جو (روئے) زمین پر چلتے پھرتے رہتے ہیں اور میری اُمّت (کی جانب) سے مجھ پر سلام پہنچاتے ہیں (نسائی' دارمی)

۹۲٥ - (٧) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ إِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوْحِيْ، حَتّٰى أَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ» .

۹۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ مجھ میں میری روح لوٹا دیتے ہیں تاکہ میں اس کے سلام کا جواب دوں (ابوداؤد' بیہقی فی الدعواتِ الکبیر)

وضاحت: جو شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے قریب یا دور جہاں کہیں سے بھی آپؐ پر صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہے اس کا صلوٰۃ و سلام آپؐ تک پہنچتا ہے' قریب اور بعید میں کچھ فرق نہیں۔ اس حدیث کو قریب کے ساتھ خاص نہیں کرنا چاہئے۔ حدیث میں موجود ہے کہ میری قبر عید نہ بننے پائے کہ عید کی طرح لوگ کثرت کے ساتھ وہاں میلہ لگائے رکھیں۔ اسی لئے قبر نبوی کی زیارت کے لئے (شدِّ رحال) سفر کے اہتمام کے ارادے سے روکا گیا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں "الردّ علی الاخنائی" اُردو ترجمہ: روضۂ اقدس اور اس کی زیارت تالیف شیخُ الاسلام ابنِ تیمیہؒ "الصّارمُ المنکی فی الردّ علی السبکی" تالیف علّامہ ابنُ الہادی المقدسی اور اس مضمون کی حدیث کہ "جو شخص میری قبر کے قریب مجھ پر درود بھیجتا ہے' اس کو میں سنتا ہوں اور دور والے کا درود مجھ پر پہنچایا جاتا ہے" منکر ہے۔ تفصیل کے لیئے دیکھیں (مرعات جلد ۲ صفحہ نمبر ۵۰۳)

۹۲٦ - (٨) **وَعَنْهُ**، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا، وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا ، وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ» . رَوَاهُ النَّسَائِيُّ..

۹۲۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ تم اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا اور مجھ پر درود بھیجتے رہنا بلاشبہ تمہارا درود مجھ تک پہنچے گا جہاں کہیں بھی تم ہو (نسائی)

۹۲۷ - (۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُّغْفَرَ لَهُ، وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عِنْدَهُ أَبَوَاهُ الْكِبَرَ أَوْ أَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہو جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے اور اس شخص کا ناک بھی خاک آلود ہو جس پر رمضان آیا اور اس کے گناہ معاف ہونے سے پہلے رمضان ختم ہو گیا۔ اس شخص کا ناک بھی خاک آلود ہو کہ اس کے والدین یا ایک اس کے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے لیکن وہ (ان کی خدمت کر کے) جنّت کا مستحق نہ ہو سکا (ترمذی)

۹۲۸ - (۱۰) **وَعَنْ** أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ جَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ وَالْبِشْرُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ: «إِنَّهُ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ، فَقَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُوْلُ: أَمَا يُرْضِيكَ يَا مُحَمَّدُ! أَنْ لَا يُصَلِّيَ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّيْتُ عَلَيْهِ عَشْراً، وَلَا يُسَلِّمُ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِّنْ أُمَّتِكَ إِلَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ عَشْراً؟». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ.

۹۲۸: ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ایک روز رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے' آپؐ کے چہرے پر بشاشت تھی۔ آپؐ نے فرمایا' میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا' تیرا پروردگار کہتا ہے' اے محمدؐ! کیا آپؐ کو پسند نہیں کہ آپؐ کی اُمّت کا جو شخص آپؐ پر ایک بار درود بھیجے گا میں اس پر دس بار درود بھیجوں گا اور جو شخص آپ پر ایک بار سلام بھیجے گا تو میں اس پر دس بار سلام بھیجوں گا؟ (نسائی' دارمی)

۹۲۹ - (۱۱) **وَعَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلَاةَ عَلَيْكَ، فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَاتِي؟ فَقَالَ: «مَا شِئْتَ». قُلْتُ: الرُّبُعَ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: النِّصْفَ. قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: فَالثُّلُثَيْنِ؟ قَالَ: «مَا شِئْتَ، فَإِنْ زِدْتَّ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ». قُلْتُ: أَجْعَلُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا؟ قَالَ: «إِذاً يُكْفَى هَمُّكَ، وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۲۹: اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں آپؐ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپؐ کے لئے کس قدر درود بھیجوں؟ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر چوتھائی کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر نصف کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے) زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر دو تہائی کے۔ آپؐ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے)

زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے میں نے عرض کیا' میں (دعا کے) تمام اوقات آپ کے لئے ہی خاص کر دوں؟ آپ نے فرمایا' اس وقت تیری تمام ضرورتیں پوری ہوں گی اور تیرے گناہ معاف ہوں گے (ترمذی)

۹۳۰ - (۱۲) وَعَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَاعِدٌ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَجِلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ! إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَّ، فَاحْمَدِ اللهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، وَصَلِّ عَلَيَّ، ثُمَّ ادْعُهُ». قَالَ: ثُمَّ صَلّٰى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذٰلِكَ، فَحَمِدَ اللهَ، وَصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: «أَيُّهَا الْمُصَلِّيْ! اُدْعُ تُجَبْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوٰى أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۹۳۰: فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ایک بار کا ذکر ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ ایک شخص داخل ہوا' اس نے نماز ادا کی اور دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! مجھے معاف کر اور مجھ پر رحم کر۔" رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے نماز ادا کرنے والے! تو نے جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھے اور قعدہ میں بیٹھے تو اللہ کی حمد وثنا بیان کر جس کا وہ مستحق ہے اور مجھ پر درود بھیج بعد ازاں دعا کر۔ فضالہ بن عبیدؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی۔ اس نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا' اے نماز ادا کرنے والے! دعا کر' تیری دعا قبول ہو گی (ترمذی) ابوداؤد اور نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۹۳۱ - (۱۳) وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى، ثُمَّ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «سَلْ تُعْطَهْ، سَلْ تُعْطَهْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۳۱: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابوبکرؓ اور عمرؓ تھے۔ جب میں تشہد میں بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ پھر میں نے اپنے لئے دعا کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سوال کر تیرا سوال پورا ہو گا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۹۳۲ - (۱٤) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفٰى إِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؛ فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ، وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ، وَذُرِّيَّتِهِ، وَأَهْلِ بَيْتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ، إِنَّكَ

حَمِيدٌ مَّجِيدٌ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

تیسری فصل

۹۳۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اس کو پورے پیمانے کے ساتھ (ثواب) ناپ کر دیا جائے تو جب وہ ہم اہلِ بیت پر درود بھیجے تو کہے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) امی جو نبی ہیں پر رحمت نازل فرما اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو اُمّہاتُ المؤمنین ہیں اور آپ کی اولاد اور آپ کے اہلِ بیت پر رحمت فرما جیسا کہ تو نے آلِ ابراہیم پر رحمت کی ہے بلاشبہ تو حمد و ثنا کے لائق اور عظمت والا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبان بن یَسار کلابی راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۴۴۹' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۲۹۴)

۹۳۳ - (۱۵) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْبَخِيلُ الَّذِي مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ.

۹۳۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (ترمذی) امام احمدؒ نے اس حدیث کو حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب قرار دیا ہے۔

۹۳۴ - (۱۶) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ، وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِياً أُبْلِغْتُهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي: «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۹۳۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے میری قبر کے نزدیک مجھ پر درود بھیجا' میں اسے سُنتا ہوں اور جس شخص نے دور سے مجھ پر درود بھیجا وہ مجھ تک پہنچایا جاتا ہے (بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: یہ حدیث موضوع ہے' اس کی سند میں محمد بن مروان راوی کذّاب ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۴۰' الضعفاء المتروکین صفحہ ۵۳۸' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۲' الجرح والتعدیل جلد۸' صفحہ ۸۶' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۰۶' مرعات جلد۲ صفحہ ۵۲۶' ۵۲۷)

۹۳۵ - (۱۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: مَنْ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَاحِدَةً، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَمَلَائِكَتُهُ سَبْعِينَ صَلَاةً. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۵: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجا اللہ پاک اور اس کے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۱۹۰' الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد۵ صفحہ ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۹۵)

۹۳۶ - (۱۸) وَعَنْ رُوَيْفِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؛ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۶: رُویفع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اور یہ دعا کی (جس کا ترجمہ ہے) "محمدؐ کو قیامت کے دن اپنے پاس مقرب مقام عطا کر۔"تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے (دیکھیں وضاحت حدیث نمبر۹۳۵)

۹۳۷ - (۱۹) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى دَخَلَ نَخْلًا ، فَسَجَدَ، فَأَطَالَ السُّجُودَ حَتّٰى خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ تَوَفَّاهُ. قَالَ: فَجِئْتُ أَنْظُرُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: «مَا لَكَ؟» فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ. قَالَ: فَقَالَ: «إِنَّ جِبْرَئِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِي: أَلَا أُبَشِّرُكَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لَكَ: مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَاةً، صَلَّيْتُ عَلَيْهِ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ، سَلَّمْتُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۳۷: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے) نکلے اور کھجوروں (کے باغ) میں داخل ہوئے (وہاں) آپؐ نے لمبا سجدہ کیا مجھے خطرہ لاحق ہو گیا کہ (کہیں) اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فوت تو نہیں کر لیا؟ انہوں نے بیان کیا' میں آیا۔ میں (قریب سے) آپؐ کو دیکھ رہا تھا۔ آپؐ نے سر اٹھایا اور دریافت کیا' کیا بات ہے؟ میں نے آپؐ سے (اپنے خطرے کا) ذکر کیا۔ راوی نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا' جبریل علیہ السلام نے مجھ سے کہا ہے کہ کیا میں آپؐ کو بشارت نہ دوں کہ اللہ عزّوجل آپؐ کو پیغام دیتے ہیں کہ جو شخص آپؐ پر درود بھیجے گا میں اس پر درود بھیجوں گا اور جو شخص آپؐ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلام بھیجوں گا (احمد)

۹۳۸ - (۲۰) **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ. لَا يَصْعَدُ مِنْهُ شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۹۳۸: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ دُعا آسمان اور زمین کے درمیان معلّق رہتی ہے۔ دعا اوپر نہیں جاتی جب تک کہ تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو قُرہ اسدی راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۴' مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۳۰)

(۱۷) بَابُ الدُّعَاءِ فِي التَّشَهُّدِ

(تشہّد میں دعاؤں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۳۹ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ فِي الصَّلَاةِ، يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَ[مِنَ] الْمَغْرَمِ». فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيْذُ مِنَ الْمَغْرَمِ!! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ: حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۹۳۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں (تشہد کے بعد یہ) دعا مانگتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! میں تیرے ساتھ قبر کے عذاب سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں تیرے ساتھ گناہ اور مقروض ہونے سے پناہ طلب کرتا ہوں۔ آپؐ نے جواب دیا' بلاشبہ مقروض شخص جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(بخاری' مسلم)

۹۴۰ - (۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا فَرَغَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْآخِرِ، فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب آخری تشہد سے فارغ ہو تو وہ اللہ کے ساتھ چار چیزوں سے پناہ طلب کرے۔ جہنم کے عذاب سے' قبر کے عذاب سے' زندگی اور موت کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے (مسلم)

٩٤١ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُهُم هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: «قُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انہیں (آگے ذکر ہونے والی) دعا کی تعلیم اسی طرح دیتے جیسا کہ ان کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ فرماتے ہیں، تم دعا کرو (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیرے ساتھ جہنّم کے عذاب سے، قبر کے عذاب سے، مسیح دجال کے فتنے سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے پناہ طلب کرتا ہوں (مسلم)

٩٤٢ - (٤) وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُوْ بِهِ فِيْ صَلَاتِي. قَالَ: «قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْماً كَثِيْراً، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۲: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی دعا سکھلائیں جو میں اپنی نماز میں مانگوں۔ آپؐ نے فرمایا، تو کہہ (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کرتا، مجھے اپنے فضل سے مغفرت عطا فرما اور مجھ پر رحمت کر۔ بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے" (بخاری، مسلم)

٩٤٣ - (٥) وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أَرٰى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى أَرٰى بَيَاضَ خَدِّهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۳: عامر بن سعدؓ سے روایت ہے وہ اپنے والد (رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ (جب) آپؐ دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے تو مجھے آپؐ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (مسلم)

٩٤٤ - (٦) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۴۴: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا چہرہ ہماری جانب کرتے تھے (بخاری)

٩٤٥ - (٧) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَنْصَرِفُ عَنْ يَمِينِهِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب پھرتے تھے یعنی سلام کے بعد دائیں جانب منہ پھیر کر بیٹھتے (مسلم)

٩٤٦ - (٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئاً مِنْ صَلَاتِهِ يَرَى أَنَّ حَقّاً عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ ! لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَثِيراً يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۴۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا کچھ (حصّہ) نہ بنائے' وہ نہ سمجھے کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ (نماز سے سلام پھیر کر) صرف دائیں جانب پھرے جب کہ میں نے بہت مرتبہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپؐ بائیں جانب پھرتے تھے (بخاری' مسلم)

٩٤٧ - (٩) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْنَا أَنْ نَكُونَ عَنْ يَمِينِهِ. يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ. قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ - أَوْ تَجْمَعُ - عِبَادَكَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۴۷: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تو ہم پسند کرتے کہ آپؐ کے دائیں جانب ہوں (تاکہ) آپؐ اپنے چہرے کے ساتھ ہماری طرف پھریں۔ براءؓ کہتے ہیں میں نے آپؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "اے میرے رب! مجھے اپنے عذاب سے محفوظ کر جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا جمع کرے گا" (مسلم)

٩٤٨ - (١٠) وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النِّسَاءَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُنَّ إِذَا سَلَّمْنَ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ قُمْنَ ، وَثَبَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنْ صَلَّى مِنَ الرِّجَالِ مَا شَاءَ اللّٰهُ ، فَإِذَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَامَ الرِّجَالُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ فِي بَابِ الضَّحِكِ، إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى.

۹۴۸: اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ دور رسالت میں عورتیں جب فرض نماز سے سلام پھیرتیں تو کھڑی ہو جاتیں (لیکن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جن لوگوں نے آپؐ کے ساتھ نماز ادا کی ہوتی جب تک مشیّتِ الٰہی ہوتی بیٹھے رہتے۔ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے تو (آپؐ کے

ساتھ) نماز ادا کرنے والے بھی کھڑے ہو جاتے (بخاری) اور آگے "بابُ الضحک" میں اِن شَآءَ اللہ جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کریں گے۔

وضاحت: سلام پھیرنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرامؓ کچھ دیر اس لئے ٹھہرے رہتے تاکہ عورتیں اپنے گھروں میں چلی جائیں اور بازار میں ان کے ساتھ مردوں کا اختلاط نہ ہو اور اگر عورتیں جماعت میں شریک نہ ہوں تو مرد جب چاہیں جا سکتے ہیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩٤٩ - (١١) **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَخَذَ بِيَدِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «إِنِّيْ لَأُحِبُّكَ يَا مُعَاذُ!» فَقُلْتُ: وَأَنَا أُحِبُّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «فَلَا تَدَعْ أَنْ تَقُوْلَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ: رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، اِلَّا اَنَّ اَبَا دَاوُدَ لَمْ يَذْكُرْ: قَالَ مُعَاذٌ: وَاَنَا اُحِبُّكَ.

دوسری فصل

۹۴۹: مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا' اے مُعاذ! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' ہر نماز کے بعد تو یہ کلمات کہنا انہیں ہرگز نہ چھوڑنا۔ (جن کا ترجمہ ہے)
"اے میرے رب! تو اپنے ذکر' شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما" (احمد' ابوداؤد' نسائی) البتہ ابوداؤد نے معاذؓ کا قول ذکر نہیں کیا کہ "میں بھی آپؐ سے محبت کرتا ہوں۔"

٩٥٠ - (١٢) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ: «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ»، حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ، وَعَنْ يَسَارِهٖ «اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ» حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْسَرِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ ، وَلَمْ يَذْكُرِ التِّرْمِذِيُّ: حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ خَدِّهٖ.

۹۵۰: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں جانب سلام پھیرتے (اور کہتے) السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ و برکاتہٗ' یہاں تک کہ آپؐ کے دائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی اور بائیں جانب السّلام علیکم ورحمۃُ اللہ کہتے یہاں تک کہ آپؐ کے بائیں رخسار کی سفیدی نظر آتی تھی (ابوداؤد' نسائی' ترمذی) اور امام ترمذیؒ نے (یہ الفاظ) "یہاں تک کہ آپؐ کے رخسار کی سفیدی نظر آتی" کا ذکر نہیں کیا۔

۹۵۱ ـ (۱۳) وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

۹۵۱: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۹۵۲ ـ (۱٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ انْصِرَافِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَلَاتِهِ إِلَى شِقِّهِ الْأَيْسَرِ إِلَى حُجْرَتِهِ. رَوَاهُ فِي «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۹۵۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے واپسی بائیں جانب والے حجرہ (عائشہؓ) کی جانب ہوتی تھی (شرحُ السنۃ)

۹۵۳ ـ (۱۵) **وَعَنْ** عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «لَا يُصَلِّي الْإِمَامُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِيْ صَلّٰى فِيْهِ حَتّٰى يَتَحَوَّلَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَقَالَ: عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يُدْرِكِ الْمُغِيْرَةَ.

۹۵۳: عطاء خراسانیؒ سے روایت ہے وہ مغیرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام اس جگہ نماز ادا نہ کرے جہاں اس نے (فرض) نماز ادا کی ہے بلکہ (دوسری جگہ) منتقل ہو جائے (ابوداؤد) امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا ہے کہ عطاء خراسانی نے مغیرہ رضی اللہ عنہ کو نہیں پایا۔

۹۵٤ ـ (۱٦) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ، وَنَهَاهُمْ أَنْ يَنْصَرِفُوْا قَبْلَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۹۵۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نماز (کی مداومت) پر رغبت دلائی اور لوگوں کو منع کیا کہ وہ آپؐ سے پہلے نماز سے فارغ ہو جائیں (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۹۵۵ ـ (۱۷) **عَنْ** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِي صَلَاتِهِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا، وَلِسَانًا صَادِقًا، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ. وَرَوٰى أَحْمَدُ نَحْوَهُ.

تیسری فصل

۹۵۵: شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز

میں (تشہد کے بعد) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے دینی امور میں استقامت اور راہِ صواب پر ثابت قدم رہنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت پر شکر (ادا کرنے) اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے قلبِ سلیم اور راست گو زبان کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے علم میں بہتر چیز کا سوال کرتا ہوں اور تیرے ساتھ تیرے علم میں بُری باتوں سے پناہ طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے ان گناہوں کی معافی طلب کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہیں۔" (نسائی) اور احمد نے اس کی مثل بیان کیا

٩٥٦ - (١٨) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ: «أَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۹۵۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تشہد کے بعد (کبھی یہ کلمات) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "تمام کلاموں میں سے اچھا کلام اللہ کا ہے اور تمام ہدایتوں سے اچھی ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔" (نسائی)

وضاحت: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو تشہد کے بعد "مشروع ذکر" کے ضمن میں بیان کیا ہے لیکن امام نسائیؒ کا موقف درست معلوم نہیں ہوتا۔ کچھ یوں معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے یہ کلمات خطبۂ حاجت میں شہادتین کے بعد فرمائے ہیں جیسا کہ علامہ ناصرالدین البانی نے بھی اس کی وضاحت کی ہے۔ اس سند کے ساتھ مسلم میں جابرؓ سے جو حدیث مذکور ہے' اس میں اس طرح کے کلمات موجود ہیں (مرعات جلد۲ صفحہ ۵۵۰)

٩٥٧ - (١٩) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيْمَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ، ثُمَّ يَمِيْلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۹۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اپنے سامنے کی جانب ایک سلام کہتے تھے بعد ازاں دائیں جانب معمولی سا جھکتے تھے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زہیر بن محمد راوی کو امام بخاریؒ نے منکر قرار دیا ہے' جب کہ ایک سلام والی حدیث دوسرے طریقہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے' وہ صحیح ہے۔ امام ترمذیؒ کا کہنا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایات نماز میں دو سلام کے بارے میں ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

٩٥٨ - (٢٠) **وَعَنْ** سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَرُدَّ عَلَى الْإِمَامِ، وَنَتَحَابَّ، وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۹۵۸: سمرہ (بن جندب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (امام کے سلام کا جواب دیتے ہوئے) سلام کہیں اور ہم باہم محبت کریں اور ہم میں سے بعض دوسروں پر سلام کہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعید بن بشیر راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۳۰، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۰۲)

(۱۸) بَابُ الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

(فرض نماز کے بعد اذکار)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۹۵۹ - (۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ أَعْرِفُ انْقِضَاءَ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالتَّكْبِيْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۵۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ختم ہونے کو اللہ اکبر (کی آواز) کے ساتھ پہچانتا تھا (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث کی روشنی میں فرض نماز سے سلام پھیرنے کے بعد امام اور مقتدی سبھی کو بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا چاہئے اور اس سُنّت کا احیاء کیا جائے جب کہ عام طور پر مساجد میں بلند آواز سے اللہ اکبر کے کلمات نہیں کہے جاتے بلکہ خاموشی طاری رہتی ہے (واللہ اعلم)

۹۶۰ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز کا سلام پھیرتے تو صرف اتنی دیر ٹھہرتے جس میں آپؐ (یہ کلمات) کہہ سکیں (جن کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزّت والی ہے تو بابرکت ہے" (مسلم)

۹۶۱ - (۳) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا، وَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ، وَمِنْكَ السَّلَامُ، تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۱: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب (فرض) نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار (کے کلمات) کہتے نیز آپؐ فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! وہ

سلامتی والا ہے اور تو سلامتی دینے والا ہے۔ اے وہ ذات جو بزرگی اور عزّت والی ہے تو بابرکت ہے۔" (مسلم)

٩٦٢ ـ (٤) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوْبَةٍ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۶۲: مغیرہ بن شُعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد (یہ کلمات) کہتے (جن کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اس کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جس کو تو عطا کرے اس سے کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو تو عطا نہ کرے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں اور تیرے بدل میں کسی دولت مند کو (اس کی) دولت فائدہ نہیں دے سکتی (بخاری' مسلم)

٩٦٣ ـ (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ مِنْ صَلَاتِهِ يَقُوْلُ بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ، وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ، وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۳: عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے سلام پھیرتے تو اونچی آواز کے ساتھ کہتے' (جس کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (برائی سے) بچنے کی قوت اور (نیک) عمل کرنے کی قوت صرف اللہ کی طرف سے ہے' صرف وہی معبودِ برحق ہے' ہم صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں' اسی کے لئے نعمتیں ہیں' اسی کے لئے فضیلت ہے اور اچھی تعریف بھی اسی کے لئے ہے۔ صرف اللہ ہی معبود برحق ہے' ہم اس کی خلوص کے ساتھ اطاعت کرنے والے ہیں' اگرچہ کفّار کو یہ بات ناگوار گزرے۔" (مسلم)

وضاحت: مشکوٰۃ میں "بِصَوْتِهِ الْأَعْلٰى" یعنی بلند آواز کے ساتھ کہنے کے الفاظ مذکور ہیں مگر صحیح مسلم میں یہ الفاظ نہیں ملتے (واللہ اعلم)

٩٦٤ ـ (٦) **وَعَنْ** سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَيَقُوْلُ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ

الْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَعَذَابِ الْقَبْرِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۹۶۴: سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو ان کلمات کی تعلیم دیتے اور بیان کرتے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ پناہ طلب کرتے تھے (جن کا ہوں۔" (بخاری)

٩٦٥ - (٧) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ أَتَوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: قَدْ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُوْرِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلٰى، وَالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ. فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوْا: يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّي، وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ، وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَلَا نَتَصَدَّقُ، وَيُعْتِقُوْنَ وَلَا نُعْتِقُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «أَفَلَا أُعَلِّمُكُمْ شَيْئاً تُدْرِكُوْنَ بِهِ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَتَسْبِقُوْنَ بِهِ مَنْ بَعْدَكُمْ، وَلَا يَكُوْنُ أَحَدٌ أَفْضَلَ مِنْكُمْ، إِلَّا مَنْ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُمْ؟» قَالُوْا: بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «تُسَبِّحُوْنَ، وَتُكَبِّرُوْنَ، وَتَحْمَدُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ مَرَّةً». قَالَ أَبُوْ صَالِحٍ: فَرَجَعَ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا: سَمِعَ إِخْوَانُنَا أَهْلُ الْأَمْوَالِ بِمَا فَعَلْنَا، فَفَعَلُوْا مِثْلَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَلَيْسَ قَوْلُ أَبِي صَالِحٍ إِلٰى آخِرِهِ إِلَّا عِنْدَ مُسْلِمٍ. وَفِي رِوَايَةٍ لِّلْبُخَارِيِّ: «تُسَبِّحُوْنَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْراً، وَتَحْمَدُوْنَ عَشْراً، وَتُكَبِّرُوْنَ عَشْراً» بَدَلَ. «ثَلَاثاً وَّثَلَاثِيْنَ».

۹۶۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ فقیر مہاجرین رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے کہا' مالدار لوگ تو اونچے درجات اور عیش کی زندگی والے ہیں' آپؐ نے دریافت کیا' کیسے؟ انہوں نے بیان کیا' وہ ہماری طرح نمازیں ادا کرتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور وہ صدقات دیتے ہیں جو ہم نہیں دیتے' وہ (غلاموں کو) آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کرتے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤں جس کے ساتھ تم سبقت لے جانے والوں کے برابر ہو جاؤ گے اور ان لوگوں سے آگے ہو جاؤ گے جو (رتبے میں) تم سے پیچھے ہیں اور کوئی مالدار تم سے افضل نہیں ہو گا سوائے اس کے جو ایسا عمل کرے جو تم کرتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا' ضرور اے اللہ کے رسول! آپؐ نے فرمایا' تم فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبحان اللہ' اللہ اکبر اور الحمدُ للہ کے کلمات کہو۔ ابوصالح کہتے ہیں کہ فقیر مہاجرین رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچے اور عرض کیا' ہمارے مالدار بھائیوں نے (ان کلمات کو) سنا اور انہوں نے وہی کیا جو ہم نے کیا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یہ اللہ کا فضل ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے (بخاری' مسلم)

ابو صالح راوی کا قول آخر تک صرف مسلم میں ہے اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ تم ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ کی بجائے دس بار سُبحان اللہ دس بار الحمدُ للہ اور دس بار اللہ اکبر کے کلمات کہو۔

٩٦٦ - (٨) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ - أَوْ فَاعِلُهُنَّ - دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ مَّكْتُوْبَةٍ: ثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً، وَثَلَاثٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَحْمِيْدَةً، وَأَرْبَعٌ وَّثَلَاثُوْنَ تَكْبِيْرَةً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۶: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (چند کلمات) ایک دوسرے کے بعد ہیں۔ ہر فرض نماز کے بعد ان کو کہنے والا یا ان کو کرنے والا محروم نہیں رہتا۔ ۳۳ بار سُبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدُ للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر (مسلم)

٩٦٧ - (٩) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَبَّحَ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، فَتِلْكَ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ، وَقَالَ تَمَامُ الْمِائَةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ؛ غُفِرَتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۶۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ بار سُبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدُ للہ اور ۳۳ بار اللہُ اکبر کہتا ہے' یہ ننانوے بار ہے اور سو (کے ہندسہ) کو پورا کرنے کے لئے کہتا ہے' (جس کا ترجمہ ہے) "ایک اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

٩٦٨ - (١٠) عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوٰاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۹۶۸: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (آپؐ سے) دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! کس وقت کی دعا زیادہ سنی جاتی ہے آپؐ نے فرمایا' رات کے آخری نصف میں اور فرض نمازوں کے بعد (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن جریج راوی مدلّس ہے' اس نے لفظ عن کے ساتھ حدیث بیان کی ہے نیز عبدالرحمان بن سابط نے ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا لہٰذا یہ حدیث منقطع ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۹۱ مرعات جلد ۲ صفحہ ۵۶۵)

٩٦٩ - (١١) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ: «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ»

۹۶۹: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ میں ہر فرض نماز کے بعد معوّذات سورتیں پڑھا کروں (احمد' ابوداؤد' نسائی' بیہقی فی الدّعوات الکبیر)

٩٧٠ - (١٢) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، أُحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً مِّنْ وُّلْدِ إِسْمَاعِيْلَ، وَلَأَنْ أَقْعُدَ مَعَ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُعْتِقَ أَرْبَعَةً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۹۷۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں ایسے لوگوں کے ساتھ صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک بیٹھوں (جو ذکرِ الٰہی میں محو ہیں) یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کروں اور میں اپنے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو ذکرِ الٰہی میں عصر کی نماز سے سورج کے غروب ہونے تک محو رہتے ہیں یہ مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں (اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے) چار غلام آزاد کروں (ابوداؤ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محتسب ابو عائذ راوی کو ابنِ حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے جب کہ دیگر ائمہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۰۶)

٩٧١ - (١٣) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ؛ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَّعُمْرَةٍ». قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «تَامَّةٍ، تَامَّةٍ، تَامَّةٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۹۷۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی' اس کے بعد سورج نکلنے تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا' پھر دو رکعت (نفل) ادا کئے تو اس کو مکمل حج اور عمرہ کے ثواب کے برابر ثواب حاصل ہو گا۔ آپؐ نے مکمل لفظ تین بار فرمایا (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

٩٧٢ - (١٤) عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكَنّٰى أَبَا رِمْثَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ هٰذِهِ الصَّلَاةَ، أَوْ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَ [النَّبِيِّ] ﷺ، قَالَ: وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ

وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ، حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ ـ يَعْنِي نَفْسَهُ ـ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ ، فَوَثَبَ [إِلَيْهِ] عُمَرُ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ، فَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ، فَإِنَّهُ [لَمْ] يَهْلِكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَاتِهِمْ فَصْلٌ. فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ، فَقَالَ: «أَصَابَ اللّٰهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ!». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

تیسری فصل

۹۷۲: ازرق بن قیسؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارے امام نے نماز پڑھائی جس کی کنیت ابوُ رمثہ تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ نماز یا اس طرح کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں ادا کی۔ انہوں نے (مزید) کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ پہلی صف میں آپؐ کے دائیں جانب کھڑے ہوتے اور ایک (اجنبی) شخص بھی نماز کی تکبیرِ اولیٰ میں حاضر تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کر کے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کی رخساروں کی سفیدی کو دیکھا۔ آپؐ نماز سے پھرے جیسے ابوُ رمثہ پھرے یعنی خود کا ذکر کیا (اور وہ شخص جو نماز میں تکبیرِ اولیٰ میں حاضر تھا) اس نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی۔ اس پر عمرؓ رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے' اس کے دونوں کندھوں کو پکڑ کر زور سے حرکت دی اور کہا' بیٹھ جا۔ اہل کتاب صرف اس لئے تباہ و برباد ہوئے کہ ان کی (فرض اور نفل) نماز میں فرق نہیں ہوتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی جانب نظر اٹھائی اور فرمایا' اے خطاب کے بیٹے! اللہ نے تجھے راہِ صواب کی توفیق دی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اشعث بن شعبہ اور نہال بن خلیفہ راوی دونوں ضعیف ہیں۔
(میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۲۶۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۰۷)

۹۷۳ ـ (۱۵) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُسَبِّحَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنَحْمِدُ ثَلَاثًا وَّثَلَاثِيْنَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَّثَلَاثِيْنَ. فَأُتِيَ رَجُلٌ فِي الْمَنَامِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقِيْلَ لَهُ: أَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُسَبِّحُوْا فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ كَذَا وَكَذَا؟ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ فِي مَنَامِهِ: نَعَمْ. قَالَ: فَاجْعَلُوْهَا خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ، وَاجْعَلُوْا فِيْهَا التَّهْلِيْلَ. فَلَمَّا أَصْبَحَ غَدَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «فَافْعَلُوْا». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۹۷۳: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم ہر (فرض)

نماز کے بعد ۳۳ بار سُبحان اللہ' ۳۳ بار الحمدُ اللہ' ۳۴ بار اللہ اکبر کہیں (لیکن) ایک انصاری کو خواب میں دکھایا گیا کہ اس کو کہا گیا ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو ہر (فرض) نماز کے بعد اتنی اتنی بار تسبیح کہنے کا حکم دیا ہے۔ انصاری نے خواب میں ہی اثبات میں جواب دیا۔ خواب میں آنے والے نے کہا' تم پچیس پچیس بار یہ کلمات کہو اور ان میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے کلمہ کو بھی شامل کرو چنانچہ انصاری صبح سویرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اپنا خواب کہہ سنایا۔ اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم اسی طرح کرو (احمد' نسائی' دارمی)

وضاحت: شریعت نے جس عدد کا تعین فرمایا ہے وہ عدد اس حدیث میں بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس میں چار کلمات کا ذکر ہے اور ہر ایک کی تعداد ۲۵ ہے اسی طرح ۱۰۰ کی گنتی پوری ہو رہی ہے۔ اسی طرح سُبحان اللہ ۳۳ بار' الحمدُ اللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار کہے گا اس لحاظ سے ان کلمات کی گنتی بھی ۱۰۰ بنتی ہے۔ معلوم ہوا سو کی گنتی جو شرعاً بتائی گئی ہے اس سے تجاوز نہ کیا جائے۔ اذکار میں جس تعداد کا ذکر منقول ہے' اس کے مطابق اذکار کئے جائیں (واللہ اعلم)

٩٧٤ - (١٦) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أَعْوَادِ هٰذَا الْمِنْبَرِ يَقُوْلُ: «مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ، وَمَنْ قَرَأَهَا حِيْنَ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ، آمَنَهُ اللّٰهُ عَلٰى دَارِهِ وَدَارِ جَارِهِ، وَأَهْلِ دُوَيْرَاتٍ حَوْلَهُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ». وَقَالَ: إِسْنَادُهُ ضَعِيْفٌ.

۹۷۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس منبر پر فرما رہے تھے کہ جس شخص نے (فرض) نماز کے بعد آیتُ الکرسی کا ذکر کیا تو اس کو جنّت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روک سکتی ہے اور جس شخص نے لیٹتے وقت آیتُ الکرسی کا ورد کیا تو اللہ تعالیٰ اس کے گھر' اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے گھر کے اردگرد چند گھر والوں کو امن عطا فرماتا ہے۔
(بیہقی شُعَبِ الایمان) امام بیہقیؒ نے کہا ہے کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

٩٧٥ - (١٧) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَّنْصَرِفَ وَيُثْنِيَ رِجْلَيْهِ مِنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، عَشْرَ مَرَّاتٍ، كُتِبَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ، وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ، وَحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ، وَلَمْ يَحِلَّ لِذَنْبٍ أَنْ يُّدْرِكَهُ إِلَّا الشِّرْكَ، وَكَانَ مِنْ أَفْضَلِ النَّاسِ عَمَلًا، إِلَّا رَجُلًا يُّفَضِّلُهُ، يَقُوْلُ أَفْضَلَ مِمَّا قَالَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۹۷۵: عبدالرحمان بن غنمؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں' آپؐ نے فرمایا'

جس شخص نے مغرب اور صبح کی نماز سے فارغ ہونے اور اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے (ان کلمات کو) دس بار کہا۔ (جس کا ترجمہ ہے) "صرف اکیلا اللہ ہی معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے' اسی کے لئے حمد و ثنا ہے' اسی کے ہاتھ میں خیر و برکت ہے' وہ زندگی عطا کرتا ہے' وہی مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔" تو اس کے (نامۂ اعمال میں) ہر بار کے بدلے دس نیکیاں ثبت ہوتی ہیں اور دس برائیاں معاف ہوتی ہیں اور دس درجات بلند ہوتے ہیں اور یہ کلمات اسے دن بھر کی تمام آفات سے تحفظ عطا کرتے ہیں اور شیطان مردود سے بچا کر رکھتے ہیں اور شرک کے سوا کوئی گناہ اس کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا اور وہ اس عمل کے لحاظ سے تمام لوگوں سے افضل ہے البتہ اس شخص کو فضیلت ہے جو اس سے زیادہ بار ورد کرتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حُوشب راوی متفرد ہے (التاریخُ الکبیر جلد ۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۶۶۸' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۳)

۹۷۶ - (۱۸) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ إِلَى قَوْلِهِ: «إِلاَّ الشِّرْكَ» وَلَمْ يَذْكُرْ: «صَلاَةَ الْمَغْرِبِ» وَلَا «بِيَدِهِ الْخَيْرِ»، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ.

۹۷۶: امام ترمذیؒ نے اس کی مثل ابوذر رضی اللہ عنہ سے اس کے قول "مگر شرک" تک بیان کیا ہے اور "مغرب کی نماز" اور " اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے" کا ذکر نہیں کیا اور امام ترمذیؒ نے کہا ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

۹۷۷ - (۱۹) وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ بَعْثاً قِبَلَ نَجْدٍ ، فَغَنِمُوْا غَنَائِمَ كَثِيْرَةً، وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنَّا لَمْ يَخْرُجْ: مَا رَأَيْنَا بَعْثاً أَسْرَعَ رَجْعَةً، وَلَا افْضَلَ غَنِيْمَةً مِنْ هٰذَا الْبَعْثِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اَلاَ اَدُلُّكُمْ عَلَى قَوْمٍ اَفْضَلُ غَنِيْمَةً، وَأَفْضَلُ رَجْعَةً؟ قَوْماً شَهِدُوْا صَلاَةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ جَلَسُوْا يَذْكُرُوْنَ اللهَ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ؛ فَأُولٰئِكَ اَسْرَعُ رَجْعَةً، وَأَفْضَلُ غَنِيْمَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ الرَّاوِي هُوَ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ.

۹۷۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی جانب لشکر بھیجا۔ انہوں نے بکثرت مالِ غنیمت حاصل کیا اور جلدی واپس آ گئے۔ ایک شخص نے ہم میں سے جو ان کے ساتھ نہیں گیا تھا (خوشی کے ساتھ) کہہ دیا کہ ہم نے اس کے سوا کوئی لشکر نہیں دیکھا جو اتنی جلدی واپس آیا ہو اور اتنی زیادہ غنیمت کے ساتھ واپس آیا ہو۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میں تمہیں ایسے لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو ان سے جلدی لوٹنے والے اور بہتر غنیمت والے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز میں حاضر ہوتے ہیں بعد ازاں سورج نکلنے تک اللہ کے ذکر میں محو رہتے ہیں' یہ لوگ ہیں جو بہت جلد واپس لوٹے اور زیادہ غنیمت کے ساتھ لوٹے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے اور حماد بن ابوحمید راوی سند میں ضعیف ہے۔

(۱۹) بَابُ مَا لَا يَجُوْزُ مِنَ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يُبَاحُ مِنْهُ

(نماز میں ممنوع اور مباح کاموں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۹۷۸ - (۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا أُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ عَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ، فَقُلْتُ: يَرْحَمُكَ اللهُ. فَرَمَانِي الْقَوْمُ بِأَبْصَارِهِمْ . فَقُلْتُ: وَاثُكْلَ أُمِّيَاهُ! مَا شَأْنُكُمْ تَنْظُرُوْنَ إِلَيَّ؟ فَجَعَلُوْا يَضْرِبُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ عَلَى أَفْخَاذِهِمْ، فَلَمَّا رَأَيْتُهُمْ يُصَمِّتُوْنَنِي ، لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، فَلَمَّا صَلَّى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ - فَبِأَبِيْ هُوَ وَأُمِّيْ - مَا رَأَيْتُ مُعَلِّماً قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحْسَنَ تَعْلِيْماً مِّنْهُ، فَوَاللهِ! مَا كَهَرَنِيْ ، وَلَا ضَرَبَنِيْ، وَلَا شَتَمَنِيْ، قَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيْهَا شَيْءٌ مِّنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هِيَ التَّسْبِيْحُ، وَالتَّكْبِيْرُ، وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ»، أَوْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ، وَقَدْ جَاءَنَا اللهُ بِالْإِسْلَامِ، وَإِنَّ مِنَّا رِجَالاً يَأْتُوْنَ الْكُهَّانَ . قَالَ: «فَلَا تَأْتِهِمْ». قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَتَطَيَّرُوْنَ . قَالَ: «ذَاكَ شَيْءٌ يَّجِدُوْنَهُ فِيْ صُدُوْرِهِمْ، فَلَا يَصُدَّنَّهُمْ» . قَالَ: قُلْتُ: وَمِنَّا رِجَالٌ يَّخُطُّوْنَ . قَالَ: «كَانَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ يَخُطُّ ، فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ، قَوْلُهُ: لٰكِنِّيْ سَكَتُّ، هٰكَذَا وَجَدْتُ فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ»، وَكِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَصُحِّحَ فِيْ «جَامِعِ الْأُصُوْلِ» بِلَفْظَةِ: كَذَا . فَوْقَ: لٰكِنِّيْ.

پہلی فصل

۹۷۸: معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا کہ مقتدیوں میں سے ایک شخص نے چھینک ماری۔ میں نے (نماز میں ہی) کہہ دیا' یَرْحَمُکَ اللہ (اللہ تجھ پر رحم کرے۔) اس پر (نماز میں شریک) لوگوں نے مجھے گھور گھور کر دیکھنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا' ہائے! میری ماں مجھے گم پائے کیا بات ہے؟ تم مجھے (غضب آلود نگاہوں سے) دیکھ رہے ہو۔ اس پر انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنا شروع کر دیا۔ جب میں نے محسوس کیا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں (مجھے غصہ تو آیا) البتہ میں خاموش ہو گیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے' میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں میں نے آپؐ سے پہلے اور نہ ہی آپؐ کے بعد کسی معلم کو دیکھا جو تعلیم (دینے) میں آپؐ سے

بہتر ہو۔ اللہ کی قسم! آپؐ نے مجھے ڈانٹ پلائی' نہ پیٹا اور نہ تندو تیز گفتگو کی۔ آپؐ نے فرمایا' یہ نماز ہے' اس میں لوگوں سے باتیں کرنا درست نہیں ہے نماز تو سبحان اللہ' اللہ اکبر' اور قرآنِ پاک پڑھنے کا نام ہے یا جیسا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرا جاہلیت کا زمانہ بالکل نیا ہے اور اللہ نے ہم کو اسلام سے نوازا ہے اور ہم میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کاہنوں کے پاس جاتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم کاہنوں کے پاس نہ جاؤ۔ معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا' ہم میں کچھ لوگ بدفالی پکڑتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ دلوں میں پاتے ہیں' اس سے ان کو رکنا نہیں چاہئے۔ یعنی ان کے لئے ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے عرض کیا' ہم میں سے کچھ لوگ لکیریں کھینچتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر لکیریں کھینچا کرتے تھے پس جس شخص کی لکیریں ان کی لکیروں سے موافق ہو گئیں تو وہ ٹھیک ہے (مشکوٰۃ کے مؤلف کہتے ہیں) راوی کا قول کہ البتہ میں خاموش ہو گیا' کو اسی طرح میں نے صحیح مسلم اور حمیدی کی کتاب میں پایا ہے اور جامع الاصول میں "کذا" کا لفظ "لکنی" کے اوپر لکھا ہوا ہے یہ صحیح ہونے کی علامت ہے۔

وضاحت: نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ جان بوجھ کر کلام کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے البتہ نماز کی اصلاح کے لئے جان بوجھ کر کلام کرنا جائز ہے اور اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ ذُوالیدین نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا کہ آپؐ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ اس کے کلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح اس حدیث میں معاویہ بن حکم رضی اللہ عنہ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز لوٹانے کا حکم نہیں دیا البتہ آپؐ نے اس کو بتایا کہ نماز میں کلام کرنا جائز نہیں۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس مسئلہ سے ناواقف ہے اور وہ جہالت کے پیش نظر کلام کرتا ہے تو اس کی نماز باطل نہیں ہو گی جیسا کہ اس حدیث میں معاویہؓ بن حکم کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔

"کاہن" اس شخص کو کہتے ہیں جو مستقبل کے واقعات کی خبر دیتا ہے بعض کاہن غیب کی باتوں کا دعویٰ کرتے ہیں۔ دراصل ان کا رابطہ جنات کے ساتھ ہوتا ہے جو انہیں پوشیدہ باتیں بتاتے ہیں یا یہ لوگ نفسیاتی طور پر زبردست ذہین ہوتے ہیں اور وہ اندازہ لگا کر مستقبل کی باتیں بتا دیتے ہیں۔ اس حدیث میں بدفالی پکڑنے سے منع کیا گیا ہے۔ دورِ جاہلیت میں بدفالی پکڑنے کی یہ صورت تھی کہ لوگ کسی درخت کے قریب جاتے' اس سے پرندے اڑاتے اور اگر پرندہ دائیں جانب اڑ کر چلا جاتا تو اس کو نیک فال گردانتے تھے اور منصوبے کے مطابق اپنا کام کر لیتے اور اگر بائیں جانب جاتا تو اس سے بدفالی پکڑتے اور وہ کام نہیں کرتے تھے۔

حدیث میں ایک پیغمبر کے بارے میں ذکر ہوا ہے کہ وہ لکیریں کھینچتے تھے تو اگر معلوم ہو جائے کہ وہ کس کیفیت اور کمیّت کے ساتھ لکیریں کھینچتے تھے تو اس کے مطابق لکیریں کھینچنا جائز ہے لیکن ہمیں ان پیغمبرؑ کی لکیروں کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے لہٰذا لکیریں کھینچ کر مستقبل کے کسی کام کو ان پر موقوف کرنا درست نہیں ہے عرب لوگ عُراف کے پاس جاتے تھے' اس نے ایک لڑکا رکھا ہوتا تھا وہ اس کو حکم دیتا کہ ریت میں بہت سی لکیریں کھینچ ڈالے پھر اسے حکم دیتا کہ دو دو کر کے مٹاتا جائے اگر آخر میں دو لکیریں باقی رہ جائیں تو اسے کامیابی کی دلیل سمجھا جاتا اور اگر ایک لکیر رہ جاتی تو اسے ناکامی پر محمول کیا جاتا بہرحال اس سے روک دیا گیا۔ شریعتِ اسلامیہ میں ان چیزوں کی ممانعت ہے (واللہ اعلم)

٩٧٩ - (٢) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا. فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِي سَلَّمْنَا عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا. فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فِي الصَّلَاةِ فَتَرُدُّ عَلَيْنَا. فَقَالَ: «إِنَّ فِي الصَّلَاةِ لَشُغْلًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۷۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں مشغول ہوتے، ہم آپؐ پر سلام کہتے تو آپؐ ہمارے سلام کا جواب دیتے۔ جب ہم نجاشی کے پاس سے واپس لوٹے تو ہم نے آپؐ پر سلام کہا۔ آپؐ نے ہمارے سلام کا جواب نہ دیا۔ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! نماز میں ہم آپؐ پر سلام کہا کرتے تھے' آپؐ ہمارے سلام کا جواب دیا کرتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ یہ نماز میں مشغولیت ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شروع اسلام میں نماز میں بات کرنا یا کسی کی بات کا جواب دینا جائز تھا لیکن بعد میں اس سے منع کر دیا گیا۔ نجاشی کے پاس سے واپس آنے کا زمانہ تاریخی لحاظ سے وہ زمانہ ہے جس میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ بدر کی تیاری میں مصروف تھے (واللہ اعلم)

٩٨٠ - (٣) وَعَنْ مُعَيْقِيبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ؟ قَالَ: «إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۰: معیقب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں روایت بیان کرتے ہیں جو سجدہ کرنے کی جگہ پر مٹی برابر کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اگر تو نے یہ کام کرنا ہی ہے تو صرف ایک بار (کر سکتا ہے) (بخاری' مسلم)

٩٨١ - (٤) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنے سے منع فرمایا (بخاری' مسلم)

٩٨٢ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز میں التفات کے بارے میں دریافت کیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ شیطان کی چھینا جھپٹی ہے جو وہ بندے کی نماز سے چھین لیتا ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: دورانِ نماز میں کن آنکھوں سے ادھر ادھر دیکھنا معاف ہے' یہ اگرچہ اچھا کام نہیں ہے لیکن چہرے کے کنارے کو بلاضرورت ادھر ادھر پھیرنا درست نہیں ہے نیز سر کو قبلہ کے رُخ سے پھیر دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے (واللہ اعلم)

٩٨٣ - (٦) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيَنْتَهِيَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِهِمْ اَبْصَارَهُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلَاةِ اِلَی السَّمَاءِ، اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُهُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ نماز میں دعا کے وقت اپنی آنکھوں کو آسمان کی جانب اٹھانے سے رک جائیں گے یا ان کی آنکھیں اچک لی جائیں گی (مسلم)

وضاحت: نماز کے علاوہ دوسرے اوقات میں بھی دعا مانگتے وقت آسمان کی جانب نظر اٹھانا جائز نہیں (واللہ اعلم)

٩٨٤ - (٧) وَعَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَؤُمُّ النَّاسَ وَاُمَامَةُ بِنْتُ اَبِی الْعَاصِ عَلٰی عَاتِقِهٖ، فَاِذَا رَكَعَ وَضَعَهَا، وَاِذَا رَفَعَ مِنَ السُّجُوْدِ اَعَادَهَا . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۴: ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا' آپؐ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے اور امامہ بنت ابوالعاص آپؐ کے کندھے پر تھی۔ جب آپؐ رکوع میں جاتے تو اس لڑکی کو (زمین پر) بٹھا دیتے اور جب سجدے سے (سرمبارک) اٹھاتے تو دوبارہ اس کو (کندھے پر) اٹھاتے (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ بچوں کے کپڑے اور ان کے جسم عام طور پر پاک ہوتے ہیں لیکن اگر ان کا پلید ہونا ثابت ہو جائے تو پھر نماز کی حالت میں ان کو اٹھانا درست نہیں ہے۔ بچوں کو مساجد میں لے جانا درست ہے نیز نماز میں اس طرح کا عمل جس کا تعلق نماز سے نہیں ہے نماز کو باطل نہیں کرتا (واللہ اعلم)

٩٨٥ - (٨) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ [الْخُدْرِیِّ] رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ ؛ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۹۸۵: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں جماہی لے تو جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل ہو جاتا ہے (مسلم) اور "ھا" (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لئے کہ جماہی شیطان کی جانب سے ہے' ایسا کرنے سے وہ ہنستا ہے۔

٩٨٦ - (٩) وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ، قَالَ: «اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ، وَلاَ يَقُلْ: هَا ؛ فَاِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَضْحَكُ مِنْهُ».

۹۸۶: بخاری کی ایک روایت میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپؐ نے فرمایا "جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں جماہی آئے تو وہ جہاں تک ممکن ہو (منہ کو) بند رکھے اور "ھَا" (کا لفظ بھی) نہ کہے اس لیے کہ جماہی شیطان کی جانب سے ہے' ایسا کرنے سے وہ ہنستا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث بخاری میں ان الفاظ کے ساتھ نہیں ہے البتہ ابوداؤد میں ان الفاظ کے ساتھ موجود ہے۔ (مرعات جلد ۳ صفحہ ۹)

٩٨٧ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ عِفْرِيْتاً مِّنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلاَتِيْ، فَاَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ، فَاَخَذْتُهُ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَرْبِطَهُ عَلٰى سَارِيَةٍ مِّنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتّٰى تَنْظُرُوْا اِلَيْهِ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ اَخِيْ سُلَيْمَانَ: ﴿رَبِّ هَبْ لِيْ مُلْكاً لاَّ يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ﴾ ، فَرَدَدْتُّهُ خَاسِئاً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ایک سرکش جن گزشتہ رات (میرے سامنے اچانک) تیزی سے آیا تاکہ وہ میری نماز کو باطل کرے پس اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت عطا فرمائی' میں نے اس کو پکڑ لیا۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو مسجد کے ستونوں میں سے ایک ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ تم شیطان کو (ذلّت کی حالت میں) دیکھ پاؤ لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا یاد آگئی (انہوں نے دعا کی تھی' جس کا ترجمہ ہے) اے میرے پروردگار! مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی (انسان) کے لائق نہ ہو چنانچہ میں نے سرکش جن کو ذلّت میں بھگا دیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: معلوم ہوتا ہے کہ نماز کی حالت میں اس طرح کا عمل نماز کو باطل نہیں کرتا اور جنوں کو دیکھنا انبیاء علیہ السلام کی خصوصیّت ہے۔ قرآنِ پاک میں مذکور ہے کہ ابلیس اور اس کا لشکر تمہیں دیکھتا ہے تم انہیں نہیں دیکھ پاتے۔ عام انسانوں کی حالت یہ ہے کہ وہ جنوں کو نہیں دیکھ سکتے نیز معلوم ہوا کہ جنوں کو قید کرنا یا ان سے خدمات لینا جائز نہیں ہے (واللہ اعلم)

٩٨٨ - (١١) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِيْ صَلاَتِهِ، فَلْيُسَبِّحْ ، فَاِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ»

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: «التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۹۸۸: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو نماز ادا کرتے ہوئے کوئی حادثہ پیش آجائے تو وہ سُبحان اللہ کہے۔ اس لئے کہ تالی بجانا عورتوں کے

لئے خاص ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا "سُبحان اللہ" کہنا مردوں کے لئے اور تالی بجانا عورتوں کے لئے خاص ہے (بخاری، مسلم)

وضاحت: عورتوں کے لئے سُبحان اللہ کہنا درست نہیں۔ اس لئے کہ ان کی آواز جب نمازی سنیں گے تو فتنے کا خدشہ ہے اور تالی سے تنبیہہ کرنے میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔ حادثہ سے مقصود امام کا بھول جانا ہے اور اصلاح کے لئے مردوں کا سُبحان اللہ کہنا نماز کو فاسد نہیں کرتا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۹۸۹ - (۱۲) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، قَبْلَ اَنْ نَّاْتِيَ اَرْضَ الْحَبَشَةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ اَرْضِ الْحَبَشَةِ، اَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، حَتّٰى إِذَا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ مِنْ اَمْرِهٖ مَا يَشَاءُ، وَاِنَّ مِمَّا اَحْدَثَ اَنْ لَا تَتَكَلَّمُوْا فِي الصَّلَاةِ» فَرَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ .

دوسری فصل

۹۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ حبشہ کے ملک کی جانب ہجرت کرنے سے پہلے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام کہتے تھے۔ آپؐ نماز میں ہوتے تو آپؐ ہمارے سلام کا جواب دیتے تھے۔ جب ہم حبشہ کی سرزمین سے (مدینہ منورہ) واپس آئے تو میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؐ کو نماز ادا کرتے ہوئے پایا۔ میں نے آپؐ پر سلام کہا لیکن آپؐ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا بعد ازاں جب آپؐ نے نماز کو مکمل کر لیا تو آپؐ نے فرمایا، اللہ پاک جیسے چاہتا ہے نیا حکم نافذ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو نیا حکم نافذ کیا ہے وہ یہ ہے کہ تم نماز میں کلام نہ کرو (اس کے بعد) آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا۔

۹۹۰ - (۱۳) وَقَالَ: «اِنَّمَا الصَّلَاةُ لِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ، فَاِذَا كُنْتَ فِيْهَا فَلْيَكُنْ ذٰلِكَ شَاْنُكَ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۹۹۰: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ نماز تو قرآنِ پاک کی تلاوت اور ذکرِ الٰہی ہے جب تم نماز میں ہو تو تمہارا یہی عمل ہونا چاہئے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ ابوداؤد میں نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۳)

۹۹۱ - (۱٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قُلْتُ لِبِلَالٍ: كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ

التِّرْمِذِيُّ. وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ، وَعِوَضُ: بِلَالٍ ؛ صُهَيْبٌ.

۹۹۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ جب صحابہ کرامؓ آپؐ پر نماز کی حالت میں سلام کہتے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے سلام کا جواب کیسے دیتے تھے؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ اپنے ہاتھ کے ساتھ اشارہ کرتے (ترمذی)
اور نسائی کی روایت میں اس کی مثل ہے لیکن بلال رضی اللہ عنہ کی جگہ صُہیب رضی اللہ عنہ ہے۔

۹۹۲ ـ (۱۵) **وَعَنْ** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ، مُبَارَكًا عَلَيْهِ، كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى. فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، انْصَرَفَ فَقَالَ: «مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ؟». فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ، ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ، فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ، فَقَالَ رِفَاعَةُ: اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلَاثُوْنَ مَلَكًا، اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۹۹۲: رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہا تھا' مجھے چھینک آئی۔ میں نے کہا' (جس کا ترجمہ ہے) "تمام تعریف اللہ کے لئے سزاوار ہے' میں (اس کی) کثرت کے ساتھ تعریف کرتا ہوں' ایسی تعریف جو (ریاکاری سے) پاک ہے' اس میں برکت ہو' اس پر برکت کی گئی ہو جیسا کہ ہمارا پروردگار پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے۔" جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کو مکمل کیا اور آپ (قبلہ کی طرف سے) پھرے تو آپؐ نے دریافت کیا' نماز میں کس نے کلام کیا تھا ؟ کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپؐ نے دوسری بار دریافت کیا۔ پھر بھی کسی نے جواب نہ دیا۔ پھر آپؐ نے تیسری بار دریافت کیا تو رفاعہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں نے کلام کیا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچھ تیس کے لگ بھگ فرشتے ایک دوسرے سے سبقت لے جارہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو (اللہ کے دربار میں) لے جاتا ہے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

۹۹۳ ـ (۱۶) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَاِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ وَلِابْنِ مَاجَهْ: «فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ».

۹۹۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں جماہی لینا شیطان کی جانب سے ہے جب تم میں سے کوئی شخص جماہی لے تو جس قدر ممکن ہو وہ اس کو روک لے (ترمذی) اور اس کی دوسری روایت میں اور ابنِ ماجہ میں ہے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔

۹۹٤ - (۱۷) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ، ثُمَّ خَرَجَ عَامِداً إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، فَإِنَّهُ فِي الصَّلَاةِ، رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ .

۹۹۴: کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص وضو کرے تو اچھی طرح وضو کرے' پھر مسجد جانے کے لئے (گھر سے) نکلے تو اپنی انگلیوں کو آپس میں داخل نہ کرے اس لئے کہ وہ (حکماً) نماز میں ہے (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

وضاحت: بلا ضرورت انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کرنا درست نہیں ہے البتہ کسی مقصد کے لئے ایسا کرنا جائز ہے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال دیتے ہوئے انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا۔

(واللہ اعلم)

۹۹۵ - (۱۸) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مُقْبِلاً عَلَى الْعَبْدِ وَهُوَ فِيْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ، فَإِذَا الْتَفَتَ انْصَرَفَ عَنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ .

۹۹۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ عزوجل اپنے بندے پر اس وقت تک (عفو و مغفرت کے ساتھ) متوجّہ رہتا ہے جب تک وہ نماز ادا کرتے ہوئے (ادھر ادھر) نہ جھانکے جب وہ ادھر ادھر جھانکتا ہے تو اللہ اس سے منہ پھیر لیتا ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی' دارمی)

اس حدیث کی سند میں ابوالحوص راوی مجہول ہے (میزان جلد۴ صفحہ ۴۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۵)

۹۹۶ - (۱۹) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا أَنَسُ! اجْعَلْ بَصَرَكَ حَيْثُ تَسْجُدُ» رَوَاهُ [الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «سُنَنِهِ الْكَبِيْرِ»، مِنْ طَرِيْقِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ يَرْفَعُهُ] .

۹۹۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضی اللہ عنہ سے (مخاطب ہو کر) فرمایا' اے انس! تو اپنی نظر سجدے کی جگہ پر رکھ۔

وضاحت: اس حدیث کے بارے میں صاحب مشکوٰۃ نے کچھ نہیں بتایا جب کہ یہ حدیث "سنن بیہقی" میں ہے۔ اس کی سند میں عنفوانہ راوی مجہول ہے۔ اس مضمون کی احادیث موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز ادا کرنے والے انسان کی نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔ اس مسئلہ میں بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ قیام کی حالت میں نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور رکوع کی حالت میں قدموں کی جانب اور سجدہ کی حالت میں ناک کی جانب اور تشہد کی حالت میں پہلو کی طرف رہے' کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے ۔

(میزان الاعتدال جلد۳ صفحہ ۳۰۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۵' مرعات جلد۳' صفحہ ۱۵)

۹۹۷ - (۲۰) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یَا بُنَیَّ! إِیَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِی الصَّلاَةِ، فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِی الصَّلاَةِ هَلَكَةٌ. فَإِنْ كَانَ لاَ بُدَّ ؛ فَفِی التَّطَوُّعِ لاَ فِی الْفَرِیْضَةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۹۹۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مخاطب کر کے) فرمایا' اے میرے بیٹے! تو خود کو دوران نماز میں ادھر ادھر جھانکنے سے محفوظ رکھ اس لئے کہ نماز کے دوران میں (ادھر ادھر) جھانکنا ہلاکت ہے' اگر جھانکنا ضروری ہو تو نفل نماز میں (درست) ہے' فرض نماز میں (درست) نہیں ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف اور منقطع ہے (الترغیب جلدا صفحہ ۱۹۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۱۵)

۹۹۸ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَلْحَظُ فِی الصَّلاَةِ یَمِیْنًا وَّشِمَالاً ، وَلاَ یَلْوِیْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ.

۹۹۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں' بلاشبہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کن انکھیوں سے نماز میں دائیں اور بائیں جانب دیکھتے اور اپنی گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے نہ پھیرتے تھے (ترمذی' نسائی)

۹۹۹ - (۲۲) **وَعَنْ** عَدِیِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِیْهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ، قَالَ: «الْعُطَاسُ، وَالنُّعَاسُ، وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلاَةِ، وَالْحَیْضُ، وَالْقَیْءُ، وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّیْطَانِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۹۹۹: عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے مرفوع حدیث بیان کرتے ہیں کہ چھینک مارنا' اونگھنا' نماز میں جماہی لینا' حیض' قے اور نکسیر کا پھوٹنا شیطان (کے اثرات) سے ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثابت راوی مجہول ہے اور شریک بن عبداللہ نخعی قاضی راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ۱۶۰۲' تاریخ بغداد جلد ۹ صفحہ ۲۸۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۷۰' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۳۵۱' تذکرۃُ الحفاظ جلدا صفحہ جلد۲ ۲۳۲' مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۱۶)

۱۰۰۰ - (۲۳) **وَعَنْ** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّیْرِ، عَنْ أَبِیْهِ قَالَ: أَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ وَهُوَ یُصَلِّیْ وَلِجَوْفِهِ أَزِیْزٌ كَأَزِیْزِ الْمِرْجَلِ ، یَعْنِیْ: یَبْكِیْ.

وَفِیْ رِوَایَةٍ، قَالَ: رَأَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ یُصَلِّیْ وَفِیْ صَدْرِهِ أَزِیْزٌ كَأَزِیْزِ الرَّحٰی مِنَ الْبُكَاءِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَرَوَی النَّسَائِیُّ الرِّوَایَةَ الْأُوْلٰی، وَأَبُوْ دَاوٗدَ الثَّانِیَةَ.

۱۰۰۰: مطرف بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے۔ آپؐ کے سینے میں سے ہنڈیا کے جوش مارنے کی آواز کے مانند آواز آرہی تھی یعنی آپؐ (اللہ کے عذاب کے خوف سے) رو رہے تھے اور ایک روایت میں ہے' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ کے سینے سے رونے کی وجہ سے آواز (آرہی) تھی جیسے چکی چلنے کی آواز آتی ہے (احمد) نسائی نے پہلی روایت اور ابوداؤد نے دوسری روایت کو بیان کیا ہے۔

۱۰۰۱ - (۲۴) **وَعَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلَاةِ فَلَا یَمْسَحِ الْحَصٰى، فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهُ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۰۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں داخل ہو تو وہ کنکروں کو (درست کرنے کے لئے) ہاتھ نہ لگائے' اس لئے کہ (اللہ کی) رحمت اس کی جانب متوجہ ہے (احمد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالاحوص راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۸۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۹)

۱۰۰۲ - (۲۵) **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَاَى النَّبِیُّ ﷺ غُلَامًا لَّنَا یُقَالُ لَهٗ: اَفْلَحُ، اِذَا سَجَدَ نَفَخَ. «یَا اَفْلَحُ! تَرِّبْ وَجْهَكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ.

۱۰۰۲: اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ایک لڑکے کو دیکھا جس کا نام افلح تھا جب وہ سجدہ میں جاتا تو (سجدے کی جگہ پر) پھونک مارتا۔ آپؐ نے فرمایا' اے افلح! (سجدے میں) اپنے چہرے یعنی پیشانی اور ناک کو خاک آلودہ کر (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں میمون ابو حمزہ کوفی راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۸ صفحہ ۱۰۶' التاریخ الکبیر جلد۲ صفحہ ۲۰' میزان الاعتدال جلد۴ صفحہ ۲۳۴' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۹۴)

۱۰۰۳ - (۲۶) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْاِخْتِصَارُ فِی الصَّلَاةِ رَاحَةُ اَهْلِ النَّارِ». رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۰۰۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں پہلوؤں پر ہاتھ رکھنا دوزخیوں کا آرام کرنا ہے۔

وضاحت: شرحُ السُّنّۃ میں یہ حدیث بلاسند ذکر ہے البتہ امام طبرانیؒ نے "الاوسط" میں اور امام بیہقیؒ نے "سنن" میں سند کے ساتھ ذکر کیا ہے لیکن وہ حدیث منکر ہے' اس میں عبداللہ بن ازور (راوی) ضعیف ہے لیکن

یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے مروی ہے' ابنِ عمرؓ سے نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۹۱' مرعات جلد ۳ صفحہ ۱۹)

۱۰۰۴ - (۲۷) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اُقْتُلُوا الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: اَلْحَيَّةَ وَالْعَقْرَبَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَلِلنَّسَائِيِّ مَعْنَاهُ.

۱۰۰۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' نماز میں دو سیاہ موذی (جانور) سانپ اور بچھو مار ڈالو (احمد' ابوداؤد' ترمذی) امام نسائی رحمتہُ اللہ علیہ نے اس کی مثل بیان کیا۔

وضاحت: سانپ اور بچھو موذی جانور ہیں' نماز کی حالت میں انہیں مارنا جائز ہے خواہ ایک سے زیادہ بار مارنا پڑے اور کچھ پابندی نہیں کہ کس قدر چلنا درست ہے جس قدر بھی چلنا پڑے چل کر انہیں مار دیا جائے' اس سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کے بارے میں خطرہ ہو کہ وہ آگ میں داخل ہو جائے گا یا اس پر مکان کی چھت گر پڑے گی اور وہ ہلاک ہو جائے گا تو ایسی صورت میں اس کو بچانے کے لئے چلنے یا حرکت کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اگرچہ یہ عملِ کثیر ہے۔ اسی طرح آپؐ نے حکم دیا کہ نماز ادا کرنے والے کے سامنے سے جو شخص گزرے تو وہ اس کو منع کرے اگر وہ نہ رکے تو اس کے ساتھ لڑائی کر سکتا ہے۔ اسی طرح آپؐ نفل نماز ادا کرتے ہوئے چل کر دروازہ کھولتے پھر واپس لوٹتے۔ ان سب صورتوں میں نماز فاسد نہیں ہوتی اگرچہ بظاہر یہ عملِ کثیر ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۰)

۱۰۰۵ - (۲۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ تَطَوُّعاً وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ، فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ ، فَمَشٰى فَفَتَحَ لِيْ، ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مُصَلَّاهُ. وَذَكَرَتْ اَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفل نماز ادا کرتے۔ دروازہ بند ہوتا۔ میں آتی' آپؐ سے دروازہ کھولنے کا کہتی۔ آپؐ چلتے اور میرے لئے (دروازہ) کھول کر واپس اپنے (نماز پڑھنے کے) مقام پر چلے جاتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ دروازہ قبلہ کی جانب تھا۔ (احمد' ابوداؤد' ترمذی) اور نسائی میں اس کی ہم معنی روایت ہے۔

۱۰۰۶ - (۲۹) وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا فَسَا اَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ مَعَ زِيَادَةٍ وَّنُقْصَانٍ .

۱۰۰۶: طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب نماز کی حالت میں تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ (نماز سے) پھرے' وضو کرے اور نماز دوبارہ ادا کرے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو کچھ کمی بیشی کے ساتھ ذکر کیا ہے۔

وضاحت: مصابیح میں علی بن طلق راوی ہیں۔ صاحبِ مشکوٰۃ نے بدل کر بیان کیا ہے درست نہیں نیز اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن حطان راوی قابلِ حجت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ۳۱۱' اسدُ الغابہ جلد ۳ صفحہ ۴۲۳' الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۱۷۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۷)

۱۰۰۷ - (۳۰) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، اَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ، فَلْيَاْخُذْ بِاَنْفِهٖ ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۰۰۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں بے وضو ہو جائے تو وہ اپنا ناک پکڑے ہوئے نماز سے پھرے (ابوداؤد)

۱۰۰۸ - (۳۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَحْدَثَ اَحَدُكُمْ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ آخِرِ صَلَاتِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، فَقَدْ جَازَتْ صَلَاتُهٗ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ اِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَقَدِ اضْطَرَبُوْا فِيْ اِسْنَادِهٖ.

۱۰۰۸: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص بے وضو ہو جائے اور وہ قعدۂ اخیرہ میں ہو اور اب تک اس نے سلام نہ پھیرا ہو تو اس کی نماز درست ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے نیز سند میں اضطراب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے۔ اس حدیث کا مفہوم صحیح حدیث کے مخالف ہے۔ صحیح حدیث میں ہے کہ نماز کو سلام پھیر کر ختم کیا جائے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۶۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۱۸)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۰۹ - (۳۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ اِلَى الصَّلَاةِ، فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ. وَاَوْمَاَ اِلَيْهِمْ اَنْ كَمَا كُنْتُمْ. ثُمَّ خَرَجَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ جَاءَ وَرَاْسُهٗ يَقْطِرُ، فَصَلّٰى بِهِمْ. فَلَمَّا صَلّٰى قَالَ: «اِنِّيْ كُنْتُ جُنُبًا، فَنَسِيْتُ اَنْ اَغْتَسِلَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

تیسری فصل

۱۰۰۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے (حجرے سے) باہر آئے۔ جب آپؐ نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ آپؐ (حجرہ کی جانب) گئے اور مقتدیوں کی جانب اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں رہو۔ پھر ازاں آپؐ مسجد سے باہر آئے۔ آپؐ نے غسل کیا بعد ازاں آپؐ آئے آپ کے سر سے (پانی کے) قطرے گر رہے تھے آپؐ نے انہیں نماز پڑھائی جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' میں جنبی تھا' میں غسل کرنا بھول گیا تھا (احمد)

وضاحت: بخاری و مسلم کی روایت میں ہے کہ آپؐ جنابت کے لئے تکبیرِ تحریمہ سے پہلے گئے تھے' اس لئے اس کو ترجیح ہو گی اور اس حدیث کا معنی یوں ہو گا کہ آپؐ نے تکبیرِ تحریمہ کا ارادہ فرمایا تھا' تکبیر نہیں کہی تھی البتہ اقامت ہو چکی تھی جب آپؐ واپس آئے تو اقامت دوبارہ نہیں کہی گئی۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے بھی بھول ہو جاتی تھی یا یہ تاویل بھی مناسب ہے کہ اُمت کو بعض مسائل کی تعلیم دینے کے لئے اللہ ربُّ العزّت نے انبیاء پر نسیان کو طاری کر دیا ہو نیز اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غسلِ جنابت میں تاخیر کرنا درست ہے نیز اگر مسجد میں کوئی شخص بوجہ احتلام کے جنبی ہو جائے تو مسجد سے باہر جانے کے لئے اسے تیمم کرنے کی ضرورت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۴)

۱۰۱۰ - (۳۳) وَرَوَى مَالِكٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ مُرْسَلاً.

۱۰۱۰: نیز (یہ حدیث) مالک نے عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے مرسل روایت کی ہے۔

۱۰۱۱ - (۳٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي الظُّهْرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَآخُذُ قَبْضَةً مِّنَ الْحَصٰى لِتَبْرُدَ فِيْ كَفِّيْ، أَضَعُهَا لِجَبْهَتِيْ، أَسْجُدُ عَلَيْهَا لِشِدَّةِ الْحَرِّ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى النَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ظہر ادا کرتا۔ میں مٹھی میں کنکر رکھتا تاکہ ٹھنڈے ہو جائیں' میں انہیں سجدہ کرنے کے لئے پیشانی کے نیچے شدید گرمی سے بچنے کے لئے رکھتا تھا (ابوداؤد) نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۰۱۲ - (۳۵) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ، فَسَمِعْنَاهُ يَقُوْلُ: «أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ»، ثُمَّ قَالَ: «أَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ» ثَلَاثاً، وَبَسَطَ يَدَهُ كَأَنَّهُ يَتَنَاوَلُ شَيْئاً. فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ، قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ سَمِعْنَاكَ تَقُوْلُ فِي الصَّلَاةِ شَيْئاً لَمْ نَسْمَعْكَ تَقُوْلُهُ قَبْلَ ذٰلِكَ، وَرَأَيْنَاكَ بَسَطْتَ يَدَكَ. قَالَ: «إِنَّ عَدُوَّ اللّٰهِ إِبْلِيْسَ جَاءَ بِشِهَابٍ مِّنْ

نارٍ لِيَجْعَلَهُ فِي وَجْهِي، فَقُلْتُ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قُلْتُ: اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰهِ التَّامَّةِ، فَلَمْ يَسْتَأْخِرْ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَرَدْتُ اَنْ آخُذَهُ، وَاللّٰهِ لَوْلَا دَعْوَةُ أَخِيْنَا سُلَيْمَانَ لَاَصْبَحَ مُوْثَقًا يَلْعَبُ بِهٖ وِلْدَانُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۱۲: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑے ہوئے۔ ہم نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ میں اللہ کے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں بعد ازاں آپؐ نے تین بار کہا' میں تجھ پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں اور آپؐ نے اپنا ہاتھ پھیلایا گویا کہ آپؐ کسی چیز کو پکڑ رہے ہیں۔ جب آپؐ نماز (ادا کرنے) سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے آپؐ سے سنا کہ آپؐ نے نماز ادا کرتے ہوئے کچھ کہا ہے' اس سے پہلے ہم نے اس قسم کی بات آپؐ سے نہیں سنی تھی اور ہم نے آپؐ کو دیکھا تھا کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ پھیلایا۔ آپؐ نے جواب دیا' اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا تاکہ اس کو میرے چہرے پر پھینکے۔ میں نے تین بار کہا کہ میں اللہ کے ساتھ تجھ سے پناہ طلب کرتا ہوں بعد ازاں میں نے کہا' میں تجھ پر اللہ کی نہ ختم ہونے والی لعنت کرتا ہوں لیکن ابلیس تین بار لعنت بھیجنے کے باوجود پیچھے نہ ہوا۔ پھر میں نے ارادہ کیا کہ اس کو پکڑوں۔ اللہ کی قسم! اگر ہمارے بھائی سلیمانؑ کی دُعا نہ ہوتی تو شیطان صبح بندھا ہوا ملتا اور اہلِ مدینہ کے بچے اس سے کھیلتے (مسلم)

۱۰۱۳ - (۳۶) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَرَدَّ الرَّجُلُ كَلَامًا، فَرَجَعَ اِلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ: اِذَا سَلَّمَ عَلٰى اَحَدِكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَلَا يَتَكَلَّمْ، وَلْيُشِرْ بِيَدِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۰۱۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک شخص کے پاس سے گزرے جو نماز ادا کر رہا تھا۔ انہوں نے اس پر سلام کہا۔ اس شخص نے سلام کا جواب زبان سے دیا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرؓ اس کے پاس گئے اور اس سے کہا کہ جب تم میں سے کسی شخص پر سلام کہا جائے اور وہ نماز (ادا کرنے) میں معروف ہو تو وہ بول کر سلام کا جواب نہ دے بلکہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دے (مالک)

(۲۰) بَابُ السَّهْوِ

(نماز میں بھول چوک)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۱۴ - (۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا قَامَ یُصَلِّیْ جَآءَهُ الشَّیْطَانُ فَلَبَسَ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی؟ فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِكَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ». مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۰۱۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز (ادا کرنے) کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آ کر اس کی نماز میں شبہ ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اس کو (کچھ) علم نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی (رکعات) ادا کی ہیں جب تم میں سے کسی شخص کو یہ (شبہ) محسوس ہو تو وہ بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: سجدہ سہو سلام پھیرنے سے قبل کیا جائے۔ اس مضمون کی احادیث اپنے تمام طُرق کے ساتھ حسن درجہ کی ہیں۔ بعض احادیث میں سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے۔ البتہ سہو کے سلسلہ میں ایک بات کا خیال رکھا جائے کہ اگر کسی شخص کو شبہ ہے کہ میں نے دو رکعت ادا کی ہیں یا تین ادا کی ہیں تو وہ دو رکعت پر بنیاد رکھے اور اگر شبہ ہے کہ تین ہیں یا چار ہیں تو وہ تین پر بنیاد رکھے اس طرح نماز کی تکمیل کے بعد سجدہ سہو کرے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۲۷)

۱۰۱۵ - (۲) وَعَنْ عَطَآءِ بْنِ یَسَارٍ، عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا شَكَّ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ کَمْ صَلّٰی؟ ثَلَاثاً اَوْ اَرْبَعاً، فَلْیَطْرَحِ الشَّكَّ، وَلْیَبْنِ عَلٰی مَا اسْتَیْقَنَ، ثُمَّ یَسْجُدُ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ. فَاِنْ کَانَ صَلّٰی خَمْساً شَفَعْنَ لَهٗ صَلَاتَهٗ، وَاِنْ کَانَ صَلّٰی اِتْمَاماً لِاَرْبَعٍ کَانَتَا تَرْغِیْماً لِلشَّیْطَانِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلاً. وَفِیْ رِوَایَتِهٖ: «شَفَعَهَا بِهَاتَیْنِ السَّجْدَتَیْنِ».

۱۰۱۵: عطاء بن یسار رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ ابو سعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کو نماز میں شک لاحق ہو جائے' اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی ہے' تین یا چار تو وہ شک کو ختم کرے اور یقین پر بنیاد رکھے۔ اس کے بعد سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ اگر اس نے پانچ رکعت نماز ادا کی ہے تو یہ سجدے اس کی نماز کو جوڑا بنا دیں گے اور اگر اس نے چار رکعت ادا کی ہیں تو دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لئے ہیں (مسلم)
اور امام مالکؒ نے اس حدیث کو عطاءؒ سے مرسل بیان کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ ان دونوں سجدوں کے ساتھ اس کی نماز جوڑا (یعنی دو رکعت) ہو جائے گی۔

وضاحت: نماز کو جوڑا بنانے سے مقصود یہ ہے کہ دونوں سجدے ایک رکعت کے قائم مقام ہوں گے' اس طرح گویا کہ اس نے چھ رکعت نماز ادا کی ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۶ - (۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْساً، فَقِيْلَ لَهُ: اَزِيْدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: «وَمَا ذَاكَ؟» قَالُوْا: صَلَّيْتَ خَمْساً. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَمَا سَلَّمَ. وَفِي رِوَايَةٍ. قَالَ: «اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ، اَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَاِذَا نَسِيْتُ فَذَكِّرُوْنِيْ، وَاِذَا شَكَّ اَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ، ثُمَّ لِيُسَلِّمْ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۶: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پانچ رکعت پڑھائی۔ آپؐ کی خدمت میں عرض کیا گیا' کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپؐ نے (تعجب سے) دریافت کیا' کیا ہوا؟ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے (بجائے چار رکعت کے) پانچ رکعت پڑھائی ہیں چنانچہ آپؐ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' میں بھی تم جیسا انسان ہوں' میں بھی بھول جاتا ہوں جیسے تم بھول جاتے ہو جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد کرا دیا کرو اور جب تم میں سے کوئی شخص نماز میں شک کرے تو وہ صحیح (صورت حال معلوم کرنے کی) کوشش کرے اس پر نماز کی تکمیل کرے اس کے بعد سلام پھیر کر دو سجدے کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے پانچ رکعت نماز پڑھائی ہے۔ ظاہر ہے کہ آپؐ نے چوتھی رکعت کو تیسری رکعت سمجھا اور اس میں آپؐ بیٹھے حالانکہ وہ چوتھی رکعت تھی' آپؐ کی نماز باطل نہیں ہوئی۔ اس لئے یہ سمجھنا کہ اگر آخری قعدہ میں نہ بیٹھا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے' درست نہیں ہے۔ اس حدیث میں آپؐ کی نماز فاسد نہیں ہوئی اور یہ کہنا کہ آپ یقیناً چوتھی رکعت کے بعد بیٹھے تھے بلادلیل ہے نیز معلوم ہوا کہ نماز کے درمیان نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔
اس حدیث میں اگرچہ سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو کا ذکر ہے' اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ سلام پھیرنے سے پہلے سجدہ سہو درست نہیں جب کہ سلام سے پہلے سجدہ کرنے کی احادیث بھی مروی ہیں (مرعات جلد ۳ صفحہ ۳۰)

۱۰۱۷ - (۵) وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ، عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ - قَالَ ابْنُ سِيْرِيْنَ: قَدْ سَمَّاهَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ، وَلٰكِنْ نَسِيْتُ أَنَا - قَالَ: فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ إِلٰى خَشَبَةٍ مَعْرُوْضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرٰى، وَخَرَجَتْ سَرَعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوْا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي الْقَوْمِ أَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ، يُقَالُ لَهُ: ذُو الْيَدَيْنِ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَنَسِيْتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ؟ فَقَالَ: «لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ». فَقَالَ: «أَكَمَا يَقُوْلُ ذُو الْيَدَيْنِ؟» فَقَالُوْا: نَعَمْ. فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، فَرُبَّمَا سَأَلُوْهُ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَيَقُوْلُ: نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَلَفْظُهُ لِلْبُخَارِيِّ، وَفِيْ أُخْرٰى لَهُمَا: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَدَلَ «لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ»: «كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ»، فَقَالَ: قَدْ كَانَ بَعْضُ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!.

۱۰۱۷: ابن سیرین رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے پہر کی دو نمازوں میں سے ایک نماز کی امامت کرائی۔ ابن سیرینؒ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تو اس کا تعین کیا البتہ مجھے یاد نہیں رہا۔ انہوں نے بیان کیا کہ آپؐ نے ہمیں دو رکعت پڑھائی اور سلام پھیر دیا اور آپؐ ایک لکڑی کی طرف آئے جو مسجد میں (رکھی ہوئی) تھی، آپؐ اس کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑے ہو گئے جیسا کہ آپؐ ناراض ہیں۔ آپ نے اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا ہوا تھا اور انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کیا ہوا تھا اور اپنے دائیں رخسار مبارک کو اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھا ہوا تھا (اس دوران) جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکلے۔ انہوں نے کہنا شروع کیا، کیا نماز کم ہو گئی ہے؟ جب کہ حاضرین میں ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ آپؐ کے احترام کی وجہ سے آپؐ سے گفتگو کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے تھے اور حاضرین میں سے ایک شخص ذوالیدین نامی بھی تھا جس کے ہاتھ لمبے تھے۔ اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! کیا آپؐ بھول گئے ہیں یا نماز کم ہو گئی ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہ مجھ سے بھول ہوئی ہے اور نہ نماز کم ہوئی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، جیسے ذُوالیدین کہتا ہے ویسے تم بھی کہتے ہو؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا، آپؐ آگے بڑھے۔ آپؐ نے چھوڑی ہوئی نماز پڑھائی پھر آپؐ نے سلام پھیرا۔ اس کے بعد آپؐ نے اللہ اکبر کہا اور معمول کا یا ذرا لمبا سجدہ کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر اللہ اکبر کہا اور معمول کا یا ذرا لمبا سجدہ کیا پھر (سجدے سے) سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا چنانچہ لوگوں نے ابن سیرینؒ سے دریافت کیا۔ پھر آپؐ نے السلام علیکم کہا۔ ابن سیرینؒ نے جواب دیا، مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران بن حصینؓ نے بیان

کیا کہ پھر آپؐ نے السلام علیکم کہا (بخاری، مسلم) اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ بخاری اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "نہ میں بھولا ہوں اور نہ نماز کم ہوئی ہے" کے بدل میں فرمایا" ان میں سے کچھ بھی نہیں ہوا۔" تو ذوالیدین نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! ضرور ایک کام ہوا ہے۔

وضاحت: نماز میں بھولنے کے اس واقعہ میں ابوہریرہؓ موجود تھے جیسا کہ مسلم میں مروی ایک حدیث میں صراحت ہے۔ ابوہریرہؓ سات ہجری میں مسلمان ہوئے۔ معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اس دور کا ہرگز نہیں ہے جب نماز میں کلام کرنا جائز تھا، اس لئے کہ غزوۂ بدر کے قریب زمانہ میں نماز کے دوران کلام کرنا منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اس لئے تسلیم کرنا چاہئے کہ نماز کی اصلاح کے لئے کلام کرنے سے نماز باطل نہیں ہوتی اور ذُوالیدین اور ذُوالشمالین دو الگ الگ صحابی ہیں۔ ذوالشمالین غزوۂ بدر میں شہید ہوئے جب کہ ذُوالیدین آپؐ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے اور انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا جب کہ بعض محققین کا کہنا ہے کہ ذُوالیدین اور ذُوالشمالین ایک ہی صحابی ہے جس کا نام "خرباق" ہے (واللہ اعلم)

۱۰۱۸ - (۵) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتّٰى اِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيْمَهُ، كَبَّرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۱۸: عبداللہ بن بُحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ظہر کی نماز پڑھائی۔ آپ پہلی دو رکعت (کے آخر) پر نہ بیٹھے (بلکہ) کھڑے ہو گئے۔ لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے جب آپؐ نے نماز کو ادا کر لیا اور لوگوں نے آپؐ کے سلام (پھیرنے) کا انتظار کیا (تو) آپؐ نے اللہ اکبر کہا جب کہ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے اور سلام پھیرنے سے پہلے آپؐ نے دو سجدے کئے پھر آپؐ نے سلام پھیرا (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۰۱۹ - (۶) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى بِهِمْ فَسَهَا، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ تَشَهَّدَ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ.

دوسری فصل

۱۰۱۹: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو نماز پڑھائی آپؐ نماز میں بھول گئے۔ آپؐ نے دو سجدے کیئے بعد ازاں آپؐ نے تشہد پڑھا پھر آپؐ نے سلام پھیرا

(ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

وضاحت: اشعث راوی جو ابن سیرینؒ کے شاگرد ہیں' دیگر ساتھیوں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی روایت میں تشہد کا ذکر ہے جب کہ دیگر حفاظ کی روایت میں تشہد نہیں ہے۔ اس لحاظ سے اس روایت کو شاذ کہا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۰۲۰ - (۷) **وَعَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ، فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَوِيَ قَائِماً فَلْيَجْلِسْ، وَإِنِ اسْتَوَى قَائِماً فَلَا يَجْلِسْ، وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۲۰: مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب امام دو رکعت کے بعد بغیر بیٹھے (تیسری رکعت کے لئے) کھڑا ہو جائے۔ اگر برابر کھڑا ہونے سے پہلے اس کو یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور اگر برابر کھڑا ہو گیا ہے تو نہ بیٹھے اور (آخر میں) سجدہ سہو کرے (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی غایت درجہ ضعیف ہے لیکن متابعت کی وجہ سے حدیث صحیح ہے (الجرح والتعدیل جلد ۳ صفحہ ۲۰۴۳' تہذیبُ الکمال جلد ۴ صفحہ ۴۶۵' تہذیبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۳۷۹' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۲۱ - (۸) **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الْعَصْرَ وَسَلَّمَ فِيْ ثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ. فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْخِرْبَاقُ، وَكَانَ فِيْ يَدَيْهِ طُوْلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! فَذَكَرَ لَهُ صَنِيْعَهُ، فَخَرَجَ غَضْبَانَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ: «أَصَدَقَ هٰذَا؟» قَالُوْا: نَعَمْ. فَصَلَّى رَكْعَةً، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۰۲۱: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی اور تین رکعت کے بعد سلام پھیرا۔ پھر اپنے حجرے میں داخل ہوئے آپؐ کی جانب ایک شخص کھڑا ہوا جس کو "خرباق" کہا جاتا تھا اور اس کے ہاتھ ذرا لمبے تھے۔ اس نے (آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا' اے اللہ کے رسول! اور آپؐ کو آپؐ کے اس عمل پر مطلع کیا (چنانچہ) آپؐ ناراضگی کی حالت میں اپنی چادر کھینچتے ہوئے (حجرے سے) باہر آئے اور لوگوں کے قریب آکر دریافت کیا' کیا یہ شخص سچا ہے؟ انہوں نے جواب دیا' جی

ہا۔ چنانچہ آپ نے ایک رکعت ادا کی' اس کے بعد سلام پھیرا پھر دو سجدے کئے پھر سلام پھیرا (مسلم)

وضاحت: ابوہریرہؓ اور عمران بن حُصَینؓ سے مروی دونوں حدیثیں ایک ہی واقعہ کو بیان کر رہی ہیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت راجح ہے۔ امام بخاریؒ نے بھی اس کو ذکر کیا ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۴۱)

۱۰۲۲ - (۹) **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ صَلّٰى صَلَاةً يَشُكُّ فِي النُّقْصَانِ، فَلْيُصَلِّ حَتّٰى يَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۲۲: عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ جو شخص نماز ادا کرے' اگر اس کو کم رکعت ادا کرنے کا شک ہے تو وہ (کم پر بنیاد رکھ کر نماز کی تکمیل کرے یہاں تک کہ اس کو زیادہ (رکعت ادا کرنے) کا شک ہو جائے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسمٰعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے البتہ اس کی متابعت میں دوسرے طریق سے روایت مسند احمد میں ہے جس سے روایت کو تقویت حاصل ہو رہی ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۵۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۲۲)

(۲۱) بَابُ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

(قرآنِ پاک میں سجدوں کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۲۳ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ (بِالنَّجْمِ)، وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُوْنَ، وَالْمُشْرِكُوْنَ، وَالْجِنُّ، وَالْاِنْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

پہلی فصل

۱۰۲۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم میں سجدہ (تلاوت) کیا۔ آپؐ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکین، جنوں اور انسانوں نے بھی سجدہ کیا (بخاری)

وضاحت: سورۂ نجم کے آغاز میں ہی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ کے عظیم احسان کا ذکر ہے۔ آپؐ نے اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سجدہ کیا۔ صحابہ کرامؓ نے آپؐ کی متابعت کرتے ہوئے سجدہ کیا اور مشرکین نے جب اپنے معبودوں لات، عزیٰ اور منات کا ذکر سنا تو وہ سجدے میں چلے گئے۔
ابنِ عباس رضی اللہ عنہما اس واقعہ میں بوجہ بچپن کے حاضر نہ تھے بعد میں کسی وقت رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس واقعہ سے مطلع فرمایا تو وہ یہ واقعہ بیان کر رہے ہیں یا یہ روایت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی مراسیل روایات میں سے ہے اور صحابہ کرامؓ کی مرسل روایات بالاتفاق صحیح سمجھی جاتی ہیں۔
مفسرین سورۃُ الحج کی آیت نمبر ۵۲ "وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ" (ترجمہ) (اور ہم نے آپ سے پہلے نہ کوئی رسول بھیجا اور نہ نبی مگر جب بھی اس نے کوئی خواہش کی شیطان نے اس کی خواہش کے رستے میں مشکلات ڈال دیں) کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں کہ شیطان کی جانب سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر ذیل کے کلمات جاری ہوئے (جن کا ترجمہ ہے) "یہ اونچے درجہ کے معبود ہیں اور ان کی سفارش کی امید کی جاتی ہے" چنانچہ مشرکین نے برملا کہا، اب ہمارا ان کے ساتھ کیا اختلاف ہے۔ یہ شخص ہمارے معبودوں کی بھی تعریف کر رہا ہے۔
محدثینِ عظامؒ کے نزدیک یہ واقعہ فرضی ہے، اس کی کچھ حقیقت نہیں۔ حاشا و کلاَّ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ مبارک پر اس قسم کے کلمات کیسے جاری ہو سکتے ہیں جب کہ اُمّت کے صالحین کے بارے میں اللہ پاک فرماتے ہیں "اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ"۔ (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ میرے بندے شیطان کے

تسلط سے محفوظ رہتے ہیں۔" تو سیدُ البشر خاتمُ النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان پر بتوں کی مدح سرائی کے جملے کیسے آسکتے ہیں؟ ہاں! مشرکین نے جب قرآنِ پاک کی موثر فصاحت و بلاغت سے بھرپور جملے سنے تو آپ کے اجلال و احترام کا غلبہ ان کے دل و دماغ پر کچھ اس طرح چھا گیا کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ سجدہ کرنے میں انہوں نے خود کو بے بس پایا اور سجدے میں گر گئے۔

علامہ ناصرالدین البانی نے اس واقعہ کو غلط قرار دیتے ہوئے ایک تحقیقی رسالہ تالیف کیا ہے' اس کا نام "نَصْبُ الْمَجَانِيْقِ لِنَسْفِ قِصَّةِ الْغَرَانِيْقِ" ہے اس کا مطالعہ کریں۔

سورۂ حج کی جس آیت کے شان نزول میں غیر ثقہ مفسّرین نے یہ جھوٹا قصہ بیان کیا ہے' اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے کسی اُمّت کی جانب کوئی رسول اور نبی نہیں بھیجا مگر وہ رسول اور نبی اس بات کی آرزو رکھتا ہے کہ اس کی اُمّت ایمان لائے اور وہ اس کے لئے زبردست کوشش کرتا ہے چنانچہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم زبردست حریص تھے کہ اُمّت ایمان لائے لیکن اُمّت سے کچھ لوگ ایمان لے آتے ہیں لیکن وہ وسوسوں سے محفوظ نہ رہ سکتے جب کہ ایمان نہ لانے والوں کو شیطان مزید گمراہ کرتا ہے اور نبوت و رسالت کے خلاف ان کے دلوں میں عیب چینی کے جذبات کو متحرک کرتا۔ ایماندار لوگوں کے دلوں سے وسوسوں کو اللہ تعالیٰ دور فرماتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کے دلوں کو بھی اللہ پاک وسوسوں سے پاک کرتا ہے لیکن کافر اور منافقین کے دلوں سے وسوسے دور نہیں ہوتے بلکہ مزید پختہ ہوتے ہیں (مرعات جلد ۲'۳ صفحہ ۲۴)

١٠٢٤ - (٢) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَجَدْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ: ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾، وَ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۲۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے "اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ" اور "اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّکَ" (سورتوں) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سجدہ کیا (مسلم)

١٠٢٥ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ (السَّجْدَةَ) وَنَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ، وَنَسْجُدُ مَعَهُ، فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ اَحَدُنَا لِجَبْهَتِهٖ مَوْضِعاً يَسْجُدُ عَلَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۲۵ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جب سجدہ کی) آیت تلاوت کرتے اور ہم آپ کے پاس موجود ہوتے' آپ سجدہ کرتے ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے۔ اس وقت اتنی بھیڑ ہوجاتی کہ ہم میں سے بعض لوگ پیشانی رکھنے کی جگہ نہیں پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں (بخاری' مسلم)

١٠٢٦ - (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (وَالنَّجْمِ)، فَلَمْ يَسْجُدْ فِيْهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۲۶: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (سورہ) النجم تلاوت کی آپؐ نے سجدہ نہ کیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: سجدۂ تلاوت فرض نہیں بلکہ مستحب ہے، اگر قاری یا سامع سجدہ نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں قرآنِ پاک میں کل ۱۵ سجدے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ (واللہ اعلم)

نمبر شمار	نام سورت	آیت نمبر
۱	الاعراف	۲۰۶
۲	الرعد	۱۵
۳	النحل	۴۹
۴	الاسراء	۱۰۷
۵	مریم	۵۸
۶	الحج	۱۸
۷	الحج	۷۷
۸	الفرقان	۶۰
۹	النمل	۲۵
۱۰	السجدہ	۱۵
۱۱	صٓ	۲۴
۱۲	فصلت	۳۷
۱۳	النجم	۶۲
۱۴	الانشقاق	۲۱
۱۵	العلق	۱۹

۱۰۲۷ - (٥) وَعَن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَجْدَةُ (صٓ) لَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيْهَا .

۱۰۲۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (سورۂ) صٓ کا سجدہ فرض سجدوں سے نہیں ہے لیکن میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ اس میں سجدہ کرتے تھے۔

۱۰۲۸ - (٦) وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ مُجَاهِدٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَأَسْجُدُ فِي (صٓ)؟ فَقَرَأَ: ﴿وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ﴾ حَتّٰى اَتٰى ﴿فَبِهُدَاهُمُ اقْتَدِهْ﴾ ، فَقَالَ: نَبِيُّكُمْ ﷺ

مِمَّنْ أُمِرَ اَنْ يَّقْتَدِيَ بِهِمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۲۸: اور ایک روایت میں ہے مجاہدؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا میں سورۂ صٓ میں سجدہ کروں؟ انہوں نے تلاوت کی " وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمَانَ" یہاں تک کہ " فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ" پر پہنچے اور بیان کیا تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں میں شمار ہوتے ہیں جن کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء سابقین کی اقتداء کریں (بخاری)

وضاحت: سورۂ صٓ میں داوٗد علیہ السلام کا سجدہ بطور توبہ کے ہے اور ہم اللہ کے انعامات کا شکریہ ادا کرنے کے لیئے سجدہ کرتے ہیں کہ اس نے داوٗد علیہ السلام کی توبہ قبول کی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۰۲۹ - (۷) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْرَأَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسَ عَشَرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ، وَفِيْ سُوْرَةِ (الْحَجِّ) سَجْدَتَيْنِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۱۰۲۹: عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قرآنِ پاک میں پندرہ سجدے بیان کئے۔ ان میں سے تین سجدے مفصّل میں ہیں اور دو سجدے سورۂ حج میں ہیں (ابوداوٗد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبداللہ بن منین راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۰۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۲۴)

۱۰۳۰ - (۸) **وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فُضِّلَتْ سُوْرَةُ (الْحَجِّ) بِاَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ؟ قَالَ: «نَعَمْ، وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهُمَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لَيْسَ اِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ. وَفِيْ «الْمَصَابِيْحِ»: «فَلَا يَقْرَأْهَا»، كَمَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۰۳۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا سورہ حج کو (دیگر سورتوں پر) فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں؟ آپؐ نے اثبات میں جواب دیا اور فرمایا جو شخص یہ دو سجدے نہ کرے وہ ان کی تلاوت نہ کرے (ابوداوٗد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس

حدیث کی سند قوی نہیں ہے اور "مَصَابِیح" میں ہے کہ وہ سورۃ تلاوت نہ کرے جیسا کہ "شَرْحُ السُّنَّۃ" میں ہے۔

وضاحت: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے (مرعات جلد ۲'۴ صفحہ ۴۸)

۱۰۳۱ - (۹) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ، فَرَأَوْا اَنَّهٗ قَرَأَ (تَنْزِيْلَ، السَّجْدَةِ). رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ ظہر میں سجدہ کیا پھر آپؐ کھڑے ہوئے' آپؐ نے رکوع کیا۔ صحابہ کرامؓ کو معلوم ہوا کہ آپؐ نے "الٓمٓ تَنْزِیْلُ السَّجْدَہ" سورت تلاوت فرمائی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

۱۰۳۲ - (۱۰) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ [قَالَ:] كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ، فَاِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ، كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر قرآنِ پاک تلاوت فرماتے ہوئے جب سجدہ (کی آیت) کے پاس سے گزرتے تو اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرتے اور ہم بھی آپؐ کے ساتھ سجدہ کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن عمر عمری راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

۱۰۳۳ - (۱۱) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَرَأَ عَامَ الْفَتْحِ سَجْدَةً، فَسَجَدَ النَّاسُ كُلُّهُمْ، مِنْهُمُ الرَّاكِبُ وَالسَّاجِدُ عَلَى الْاَرْضِ؛ حَتّٰى اَنَّ الرَّاكِبَ لَيَسْجُدُ عَلٰى يَدِهٖ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۳۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے سال سجدہ (کی آیت) کی قرأت کی تو سب لوگوں نے سجدہ کیا۔ ان میں سے بعض سواری پر تھے اور بعض زمین پر سجدہ کر رہے تھے جب کہ سوار انسان اپنے ہاتھ پر سجدہ کرتا تھا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مصعب بن ثابت بن زبیر راوی لین الحدیث ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۱۱۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۲۵)

۱۰۳۴ - (۱۲) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَسْجُدْ فِيْ شَيْءٍ

مِّنَ الْمُفَصَّلِ مُنْذُ تَحَوَّلَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ

۱۰۳۴: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ منتقل ہوئے تو آپؐ نے مفصّل کی کسی سورت میں سجدہ نہیں کیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مطر وراق راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ا صفحہ ۳۲۵)

۱۰۳۵ - (۱۳) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: «سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ، وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

۱۰۳۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآنِ پاک کے سجدہ میں رات کو دُعا فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "میرا چہرہ اس ذات کے لئے سجدہ کرتا ہے جس نے اس کو پیدا کیا اور جس نے اپنی قوت اور قدرت کے ساتھ اس کے سننے کے لئے کان اور دیکھنے کے لئے آنکھیں بنائیں۔" (ابوداؤد، ترمذی، نسائیؒ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۳۶ - (۱٤) **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! رَأَيْتُنِيَ اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ، فَسَجَدْتُ، فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ، فَسَمِعْتُهَا تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ، فَسَمِعْتُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، إِلَّا أَنَّهٗ لَمْ يَذْكُرْ: وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ. وَقَالَ: التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۰۳۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آج رات میں نے خواب دیکھا اور میں نیند میں تھا گویا کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہوں۔ میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی میرے سجدہ (کی وجہ) سے سجدہ کیا۔ میں نے درخت سے سنا وہ کہہ رہا تھا، (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے لئے اس سجدہ کی وجہ سے ثواب ثبت فرما اور مجھ سے اس کی وجہ سے گناہ دور فرما اور میرے اس سجدہ کو اپنے نزدیک ذخیرہ بنا اور مجھ سے اس سجدہ کو قبول فرما جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤد علیہ السلام سے قبول کیا۔" ابنِ عباسؓ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کی آیت تلاوت کی پھر آپؐ نے سجدہ کیا۔ میں نے آپؐ سے سنا آپؐ اسی طرح کی دعا کر رہے تھے جیسا کہ اس شخص نے درخت کی دعا کو بیان کیا (ترمذی، ابن ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے اس (جملہ) کو ذکر نہیں کیا کہ

"تو مجھ سے یہ سجدہ قبول کر جیسا کہ تو نے اپنے بندے داؤدؑ سے سجدہ قبول کیا" اور امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسن بن محمد راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ۵۲۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۳۷ - (۱۵) **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ (وَالنَّجْمِ)، فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ كَانَ مَعَهُ؛ غَيْرَ اَنَّ شَيْخاً مِنْ قُرَيْشٍ اَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى - اَوْ تُرَابٍ - فَرَفَعَهُ اِلٰى جَبْهَتِهِ، وَقَالَ: يَكْفِيْنِيْ هٰذَا. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ بَعْدُ قُتِلَ كَافِراً. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَزَادَ الْبُخَارِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ: وَهُوَ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ.

تیسری فصل

۱۰۳۷: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ نجم کی تلاوت کی۔ آپؐ نے اس میں سجدہ کیا اور جو لوگ آپؐ کے ساتھ تھے انہوں نے بھی سجدہ کیا البتہ قریش کے ایک بوڑھے (انسان) نے کنکر یا مٹی کو ہتھیلی میں پکڑا اور اس کو اپنی پیشانی کی جانب اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے۔ عبداللہؓ (بن مسعود) نے بیان کیا ہے میں نے اس شخص کو اس کے بعد دیکھا کہ وہ کفر کی حالت میں قتل ہوا (بخاری، مسلم) بخاری کی ایک روایت میں اضافہ ہے کہ وہ (شخص) اُمیّہ بن خلف تھا۔

۱۰۳۸ - (۱۶) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ فِيْ (صٓ)، وَقَالَ: «سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً، وَنَسْجُدُهَا شُكْراً». رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۰۳۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورت) صٓ میں سجدہ کیا اور آپؐ نے فرمایا، داؤد علیہ السلام نے توبہ کرتے ہوئے سجدہ کیا اور ہم شکر ادا کرتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں (نسائی)

(۲۲) بَابُ اَوْقَاتِ النَّهْيِ

(نماز ادا کرنے کے ممنوعہ اوقات)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۳۹ - (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَتَحَرَّىٰ اَحَدُكُمْ فَيُصَلِّيْ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلَا عِنْدَ غُرُوْبِهَا».

وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: «اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَبْرُزَ. فَاِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَدَعُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰى تَغِيْبَ، وَلَا تَحَيَّنُوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَلَا غُرُوْبَهَا، فَاِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۰۳۹: ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے کے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جب سورج کا اوپر کا کنارہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہاں تک کہ تمام سورج نکل آئے اور جب سورج کا اوپر کا کنارہ غائب ہو جائے تو نماز ادا کرنا چھوڑ دو یہاں تک کہ تمام سورج ڈوب جائے اور تم سورج کے طلوع ہونے اور غروب ہوتے وقت نماز ادا کرنے کا ارادہ نہ کرو اس لئے کہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے (بخاری' مسلم)

۱۰۴۰ - (۲) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهَانَا اَنْ نُّصَلِّيَ فِيْهِنَّ، اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا: حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ، وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ الشَّمْسُ، وَحِيْنَ تَضَيَّفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوْبِ حِيْنَ تَغْرُبُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۰: عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تین ایسے اوقات ہیں کہ جن میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز ادا کرنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے۔ جب سورج طلوع

ہوتے وقت چمک رہا ہو یہاں تک کہ وہ اونچا ہو جائے اور جب اس کا سایہ استقرار پکڑے (اس سے مراد زوال کا وقت ہے) یہاں تک کہ سورج زوال اختیار کرلے اور جب سورج ڈوبنے کے لئے ڈھلنے لگے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے (مسلم)

١٠٤١ - (٣) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيبَ الشَّمْسُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۱: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح کی نماز کے بعد سورج بلند ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور عصر کے بعد سورج غروب ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٠٤٢ - (٤) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ، فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِي عَنِ الصَّلَاةِ. فَقَالَ: «صَلِّ صَلَاةَ الصُّبْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ حِينَ تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ. ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ؛ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ. فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ؛ فَإِنَّ الصَّلَاةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلَاةِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ؛ فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ». قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ! فَالْوُضُوءُ حَدِّثْنِي عَنْهُ. قَالَ: «مَا مِنْكُمْ رَجُلٌ يُقَرِّبُ وَضُوءَهُ فَيُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ فَيَنْتَثِرُ؛ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ وَفِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ، ثُمَّ إِذَا غَسَلَ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللهُ؛ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مِنْ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ؛ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ رَأْسَهُ؛ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ. فَإِنْ هُوَ قَامَ فَصَلّٰى فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَمَجَّدَهُ بِالَّذِي هُوَ لَهُ أَهْلٌ، وَفَرَّغَ قَلْبَهُ لِلّٰهِ؛ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۲: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی مدینہ منورہ میں آیا۔ میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا' مجھے نمازوں (کے اوقات) سے آگاہ فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا' صبح کی نماز ادا کر پھر سورج کے طلوع ہونے تک نماز ادا کرنے سے

رک جا یہاں تک کہ سورج اونچا ہو جائے اس لئے کہ جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت کفّار سورج کو سجدہ کرتے ہیں' پھر تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ سایہ نیزے کے ساتھ بلند ہو جائے (یعنی زمین پر سایہ نہ ہو) پھر نماز سے رک جا اس لئے کہ اس وقت جہنّم بھڑکائی جاتی ہے لیکن جب سایہ ظاہر ہو جائے تو نماز ادا کر اس لئے کہ اس وقت کی نماز مقرر ہے اور فرشتے حاضر ہوتے ہیں یہاں تک کہ تو عصر کی نماز ادا کر پھر سورج غروب ہونے تک نماز ادا کرنے سے رک جا اس لئے کہ سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت کافر لوگ سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کیا' اے اللہ کے نبی! مجھے وضو (کی فضیلت) بتائیں؟ آپؐ نے فرمایا' تم میں سے جو شخص بھی اپنے وضو کے پانی کو قریب کرتا ہے' جب وہ منہ میں پانی ڈالتا ہے اور ناک میں پانی ڈالتا ہے اور ناک جھاڑتا ہے تو اس کے چہرے' اس کے منہ اور اس کی ناک کے گناہ ختم ہو جاتے ہیں پھر جب اپنا چہرہ اللہ کے حکم کے مطابق دھوتا ہے تو اس کے چہرے کے گناہ اس کی ڈاڑھی کے کناروں سے پانی کے ساتھ گر پڑتے ہیں پھر وہ کھڑا ہوتا ہے اور نماز شروع کر دیتا ہے۔ اللہ کی حمد و ثنا بیان کرتا ہے اور اللہ کی بزرگی نکل جاتے ہیں پھر وہ اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ نکل جاتے ہیں۔ پھر وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کنارے سے پانی کے ساتھ گر جاتے ہیں۔ پھر وہ ٹخنوں سمیت اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کی انگلیوں سے پانی کے ساتھ بیان کرتا ہے جس کا اللہ تعالیٰ مستحق ہے اور اپنے دل کو صرف اللہ کے لئے خالی کر دیتا ہے تو وہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جاتا ہے جیسا کہ جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا (مسلم)

۱۰۴۳ - (۵) وَعَنْ كُرَيْبٍ، اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الْأَزْهَرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، اَرْسَلُوْهُ اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالُوْا: اقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ، وَسَلْهَا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَبَلَّغْتُهَا مَا اَرْسَلُوْنِيْ. فَقَالَتْ: سَلْ اُمَّ سَلَمَةَ. فَخَرَجْتُ اِلَيْهِمْ، فَرَدُّوْنِيْ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ. فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْهُمَا، ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيْهِمَا، ثُمَّ دَخَلَ، فَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِ الْجَارِيَةَ، فَقُلْتُ: قُوْلِيْ لَهُ: تَقُوْلُ اُمُّ سَلَمَةَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! سَمِعْتُكَ تَنْهٰى عَنْ هَاتَيْنِ [الرَّكْعَتَيْنِ] ، وَاَرَاكَ تُصَلِّيْهِمَا؟ قَالَ: «يَا ابْنَةَ اَبِيْ اُمَيَّةَ! سَاَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَاِنَّهُ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنْ عَبْدِ الْقَيْسِ، فَشَغَلُوْنِيْ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ، فَهُمَا هَاتَانِ» مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۴۳: کریب رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس بن مخرمہ اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہ بن ازہر نے اسے عائشہؓ کی جانب بھیجا اور کہا کہ ان کو سلام کہنا اور ان سے عصر کے بعد کی دو رکعت کے

بارے میں دریافت کرنا۔ اس نے بیان کیا کہ میں عائشہؓ کے ہاں گیا۔ میں نے ان تک وہ پیغام پہنچا دیا جس (کے پہنچانے) کے لئے انہوں نے مجھے بھیجا تھا۔ عائشہؓ نے کہا کہ تم اُمِّ سلمہؓ سے دریافت کرو۔ پھر میں صحابہ کرامؓ کی جانب گیا۔ انہوں نے مجھے اُمِّ سَلَمہؓ کے ہاں جانے کا حکم دیا۔ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا' میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ ان دو رکعتوں سے روکتے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ آپؐ داخل ہوئے تو آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں۔ میں نے آپؐ کی جانب لونڈی کو بھیجا اور میں نے کہا کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنا کہ اُمِّ سَلَمہؓ عرض کرتی ہیں اے اللہ کے رسول! میں نے آپؐ سے سنا تھا کہ آپؐ ان دو رکعتوں (کے پڑھنے) سے روکتے ہیں اور میں نے آپؐ کو دیکھا کہ آپؐ خود پڑھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' اے ابو اُمیّہ کی بیٹی! تو نے عصر (کی نماز) کے بعد دو رکعتوں کے بارے میں دریافت کیا۔ اصل (حقیقت) یہ ہے کہ میرے ہاں عبدالقیس (قبیلہ) کے کچھ لوگ آئے انہوں نے مجھے ظہر کے بعد والی دو رکعتوں سے مشغول رکھا پس یہ وہ دو رکعتیں تھیں (جن کو میں نے پڑھا) (بخاری' مسلم)

وضاحت: عصر اور فجر کی نماز کے بعد سُنن اور نوافل ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے البتہ اگر ان کے اسباب ہیں تو ان کو ادا کیا جائے جیسا کہ اس حدیث میں آپؐ سے ظہر کے بعد والی دو رکعت نہ ادا ہو سکیں تو آپؐ نے انہیں عصر کے بعد ادا کیا۔ یہ آپؐ کی خصوصیّت نہیں ہے بلکہ اُمّت کے لئے بھی ایک جواز ہے البتہ اس کے بعد روزانہ عصر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت ادا کیا کرتے تھے اور یہ آپؐ کی خصوصیات سے ہے۔ اس لئے کہ آپؐ جب کسی عمل کو شروع کرتے تو اس پر مداومت فرماتے تھے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص عصر یا فجر کی نماز باجماعت ادا کر لیتا ہے' اس کے بعد کوئی شخص نماز ادا کرنے آتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نماز باجماعت ادا ہو جائے تو جو لوگ نماز ادا کر چکے ہیں ان میں سے اگر کوئی شخص اس کے ساتھ تعاون کرتا ہے اور اس کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لئے اجازت ہے' یہ اس کے نوافل ہوں گے۔ اسی طرح بیتُ اللہ کے طواف کے بعد دو رکعت نماز' تحیۃُ المسجد کی دو رکعت' فوت شدہ نمازیں' نمازِ جنازہ' نمازِ کسوف وغیرہ عام حکم سے دلائل کی بنیاد پر مخصوص ہیں اور ان کے ادا کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۵۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۰۴۴ - (٦) عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ». فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، فَصَلَّيْتُهُمَا الْاٰنَ. فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ. وَقَالَ: اِسْنَادُ هٰذَا الْحَدِيْثِ لَيْسَ بِمُتَّصِلٍ؛ لِاَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو. وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» وَنُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ قَيْسِ ابْنِ قَهْدٍ نَحْوَهُ.

دوسری فصل

۱۰۴۴: محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ سے روایت ہے وہ قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ صبح کی نماز کے بعد دو رکعت نماز ادا کر رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح کی نماز تو دو رکعت ہیں۔ اس شخص نے عرض کیا' میں نے پہلی دو سنتیں ادا نہیں کی تھیں' ان کو میں نے اب پڑھا ہے (اس پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے (ابوداؤد)
امام ترمذیؒ نے اس کے مثل بیان کیا نیز انہوں نے بیان کیا کہ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔ اس لئے کہ محمد بن ابراہیم کا سماع قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں ہے اور شرح السنہؒ اور مصابیح کے نسخوں میں قیس بن قہد (قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کے متعدد طرق اور شواہد ہیں جن سے حدیث کا صحیح ہونا ثابت ہے۔ علامہ شمس الحق عظیم آبادی نے اپنی تالیف "اَعْلَامُ اَہْلِ الْعَصْرِ بِاَحْکَامِ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ" میں ان سب کو مکمل بیان کیا ہے۔
(واللہ اعلم)

١٠٤٥ - (٧) **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ! لَا تَمْنَعُوا اَحَداً طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ، وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۰۴۵: جُبیر بن مُطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے بنی عبد مناف! تم کسی شخص کو نہ روکو جو بیت اللہ کا طواف اور نماز ادا کرنا چاہے رات دن میں جس وقت بھی چاہے۔ (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

١٠٤٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الصَّلَاةِ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۰۴۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دوپہر کے وقت جب تک زوال نہ ہو جائے سوائے جمعہ کے دن نماز ادا کرنے سے منع کیا ہے (شافعی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق اور ابراہیم دونوں راوی ضعیف ہیں۔ معنیٰ کے لحاظ سے اس حدیث کی تائید میں احادیث صحیحہ موجود ہیں۔ (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۰)

١٠٤٧ - (٩) **وَعَنْ** اَبِي الْخَلِيْلِ، عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَرِهَ الصَّلَاةَ نِصْفَ النَّهَارِ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ اِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: «اِنَّ جَهَنَّمَ تُسَجَّرُ اِلَّا

يَوْمَ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَقَالَ: أَبُوْ الْخَلِيْلِ لَمْ يَلْقَ أَبَا قَتَادَةَ.

۱۰۴۷ ابوالخلیل رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے علاوہ دوپہر کے وقت نماز ادا کرنے کو مکروہ سمجھا جب تک کہ زوال نہ ہو جائے اور فرمایا' بے شک جہنم جمعہ کے علاوہ بھڑکائی جاتی ہے (ابوداؤد) اور امام ابوداؤد رحمہُ اللہ کہتے ہیں کہ ابوالخلیل کی ابوقتادہ رحمہُ اللہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۴۸ - (۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا، فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا». وَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَاتِ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَحْمَدُ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۰۴۸ عبداللہ صُنابحی سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' سورج جب طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ ہوتا ہے جب سورج اونچا ہوتا ہے تو شیطان اس سے جُدا ہو جاتا ہے پھر جب برابر ہوتا ہے تو شیطان اس کے ساتھ مل جاتا ہے جب سورج جھکتا ہے تو شیطان اس سے جُدا ہو جاتا ہے اور جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوتا ہے تو شیطان اس سے مل جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو شیطان اس سے جدا ہو جاتا ہے اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اوقات میں نماز ادا کرنے سے روک دیا ہے (مالک' احمد' نسائی)

۱۰۴۹ - (۱۱) وَعَنْ أَبِيْ بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمُخَمَّصِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: «إِنَّ هٰذِهِ صَلَاةٌ عُرِضَتْ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَضَيَّعُوْهَا، فَمَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَهَا حَتّٰى يَطْلُعَ الشَّاهِدُ». وَالشَّاهِدُ: النَّجْمُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۴۹ ابو بَصْرہ غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں "مُخَمَّص" مقام میں عصر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ یہ نماز تم سے پہلے لوگوں پر فرض ہوئی تھی' انہوں نے اس کو ضائع کر دیا پس جو شخص اس نماز کی حفاظت کرے گا اس کو دوگنا ثواب ملے گا اور اس کے بعد "شاہد" کے طلوع ہونے تک کوئی نماز نہیں ہے اور "شاہد" ستارے کو کہتے ہیں (مسلم)

۱۰۵۰ - (۱۲) وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّوْنَ صَلَاةً، لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيْهِمَا، وَلَقَدْ نَهٰى عَنْهُمَا. يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۰۵۰: معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تم عصر کی نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے ہو۔ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہے ہم نے نہیں دیکھا کہ آپؐ نے ان دو رکعتوں کو پڑھا ہو بلکہ آپؐ نے ان دونوں سے منع کیا ہے (بخاری)

۱۰۵۱ - (۱۳) وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ - وَقَدْ صَعِدَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ - : مَنْ عَرَفَنِيْ فَقَدْ عَرَفَنِيْ، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِيْ فَأَنَا جُنْدُبٌ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ، إِلَّا بِمَكَّةَ، إِلَّا بِمَكَّةَ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَرَزِيْنٌ.

۱۰۵۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کعبہ مکرمہ کی سیڑھی پر بلند ہو کر فرمایا کہ جو شخص مجھے پہچانتا ہے وہ مجھے پہچانتا ہے اور جو شخص نہیں پہچانتا (وہ سن لے کہ) میں جندب ہوں۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا، صبح (کی نماز) کے بعد سورج نکلنے تک کوئی نماز نہیں اور عصر (کی نماز) کے بعد سورج ڈوبنے تک کوئی نماز نہیں سوائے مکہ مکرمہ کے (یہ لفظ تین مرتبہ فرمایا) (احمد رزین)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۱)

(۲۳) بَابُ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

(باجماعت نماز اور اس کی فضیلت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۰۵۲ ۔ (۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ دَرَجَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۰۵۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تنہا ادا کرنے سے ستائیس درجہ زیادہ ہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: جماعت کے بغیر تنہا نماز ادا تو ہو جاتی ہے لیکن باجماعت نماز کی فضیلت نہیں ملتی (واللہ اعلم)

۱۰۵۳ ۔ (۲) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ، ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ آمُرَ رَجُلًا فَيَؤُمَّ النَّاسَ، ثُمَّ اُخَالِفَ اِلٰى رِجَالٍ. ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ: لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلَاةَ فَاُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوْتَهُمْ؛ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَوْيَعْلَمُ اَحَدُهُمْ اَنَّهٗ يَجِدُ عِرْقاً سَمِيْناً ، اَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَآءَ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَلِمُسْلِمٍ نَحْوَهٗ.

۱۰۵۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں کہ لکڑیاں اکٹھی کی جائیں پھر میں نماز کے لئے اذان کہنے کا حکم دوں۔ پھر ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی جماعت کرائے پھر میں لوگوں کی طرف متوجّہ ہوں اور ایک روایت میں ہے جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے' میں ان پر ان کے گھر جلا دوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ان میں کسی شخص کو معلوم ہو کہ اسے (مسجد میں) گوشت والی ہڈی یا دو بہترین پائے ملیں گے تو وہ عشاء کی (باجماعت) نماز میں شریک ہوں (بخاری) اور مسلم میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث میں ان لوگوں کو ڈانٹا گیا ہے جو صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے بغیر کسی عذر کے باجماعت نماز ادا نہیں کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کہنا کہ میں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں گا' سے مقصود باجماعت نماز کی اہمیت کی طرف توجہ دلانا ہے بہرحال ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ باجماعت نماز ادا کی جائے۔ (واللہ اعلم)

١٠٥٤ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ اَعْمٰى، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ قَائِدٌ يَقُوْدُنِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ، فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرَخِّصَ لَهٗ فَيُصَلِّيَ فِيْ بَيْتِهٖ، فَرَخَّصَ لَهٗ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ، فَقَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ النِّدَآءَ بِالصَّلَاةِ؟» قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: «فَاَجِبْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نابینا شخص آیا۔ اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی شخص مسجد میں لانے والا نہیں۔ اس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی کہ وہ اپنے گھر میں نماز ادا کر لیا کرے۔ آپؐ نے اس کو رخصت دی جب وہ جانے لگا تو آپؐ نے اس کو بلا کر کہا' کیا تو اذان (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے کہا' جی ہاں! آپ نے فرمایا' تم اذان کا جواب دیتے ہوئے (جماعت کے ساتھ) نماز ادا کرو (مسلم)

وضاحت: نابینا شخص سے مقصود ابن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ ہیں اس حدیث میں قابلِ توجہ بات یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نابینا شخص سے دریافت کیا کہ کیا تم اذان کے کلمات سنتے ہو؟ اس نے اثبات میں جواب دیا تو پھر آپؐ نے فرمایا' تم جماعت کے ساتھ نماز ادا کرو۔ اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اگر کسی شخص کو مسجد کی اذان سنائی نہیں دی تو اس سے باجماعت نماز ادا کرنا ساقط ہو جائے گا لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ اوقاتِ نماز کا خیال رکھتے ہوئے باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظام کیا جائے (واللہ اعلم)

١٠٥٥ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّهٗ اَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِيْ لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَّرِيْحٍ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَّمَطَرٍ يَقُوْلُ: «اَلَا صَلُّوْا فِي الرِّحَالِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک یخ بستہ تیز ہوا والی رات میں نماز کے لئے خود اذان کہی۔ بعد ازاں اعلان کیا' خبردار! تم اپنے ڈیروں میں نماز ادا کرو۔ اس کے بعد وضاحت کی کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سخت سردی اور بارش والی رات میں مؤذن کو حکم دیتے کہ وہ (اذان کے بعد) کہے' "خبردار! تم گھروں میں نماز ادا کرو" (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں صیغہ امر وجوب کے لئے نہیں ہے' اس لئے کہ اگر کوئی شخص بارش والی رات میں مسجد میں پہنچ جاتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو وہ اپنی کوشش اور شوق کے مطابق اجر و ثواب کا مستحق ہو گا (واللہ اعلم)

١٠٥٦ ـ (٥) **وَعَنْهُ،** قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا وُضِعَ عَشَاءُ أَحَدِكُمْ وَأُقِيمَتِ الصلاة، فَابْدَأُوا بِالْعِشَاءِ، وَلَا يَعْجَلْ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْهُ»[١]. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يُوضَعُ لَهُ الطَّعَامُ، وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَلَا يَأْتِيهَا حِينَ يَفْرُغَ مِنْهُ، وَإِنَّهُ لَيَسْمَعُ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۶: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی کے سامنے شام کا کھانا رکھا جائے اور ساتھ ہی نماز کی اقامت ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ وہ پہلے کھانا تناول کرے اور فارغ ہونے میں جلدی نہ کرے چنانچہ ابنِ عمرؓ کے سامنے کھانا چن دیا جاتا اور نماز کی اقامت ہو جاتی' وہ کھانے سے فراغت کے بعد نماز ادا کرنے آتے جب کہ وہ امام کی قرأت بھی سن رہے ہوتے تھے۔
(بخاری' مسلم)

١٠٥٧ ـ (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا صَلَاةَ بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ، وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ»[٢]. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۷: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ کھانا حاضر ہونے کی صورت میں نماز نہیں ہوتی نیز جب دو خبیث چیزیں زور دیں (جب بھی نماز نہیں ہوتی) (مسلم)

وضاحت: دو خبیث چیزوں سے مراد پیشاب اور پاخانہ ہیں (واللہ اعلم)

١٠٥٨ ـ (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۵۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب فرض نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض (کے علاوہ دوسری کوئی اور نماز نہیں) ہو گی (مسلم)

وضاحت: فرض نماز کی اقامت کی صورت میں کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ الگ سنّت یا نفل یا فرض نماز ادا کرے۔ اسے امام کے ساتھ شریک ہو کر فرض نماز ادا کرنی چاہیئے۔ ہاں! جس شخص نے پہلے فرض ادا کر لئے ہیں وہ امام کے ساتھ نماز میں شریک ہو گا تو اس کے نماز نفل متصور ہو گی۔ اسی طرح فجر کی سنتیں بھی فرض نماز کی موجودگی میں ادا نہیں کی جا سکتیں۔ فجر کی دو سنتوں کو فرض نماز ادا کرنے کے بعد پڑھے اور اگر کوئی شخص فرض نماز کی اقامت کے وقت سنتیں ادا کر رہا ہے اور اگر ایک رکعت باقی ہو تو سنتوں کو ختم کر کے جماعت کے ساتھ شامل ہو۔ اگر ایک رکعت سے کم باقی ہے تو اس کو مکمل کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ اقامت کے وقت نماز ادا کرنا جائز نہیں جب کہ ایک رکعت تو نماز ہے اور ایک رکعت سے کم نماز نہیں اس لئے ایک رکعت سے کم ہونے کی شکل میں نماز مکمل کرے ورنہ نماز توڑ ڈالے (واللہ اعلم)

١٠٥٩ ـ (٨) **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِذَا اسْتَأْذَنَتِ امْرَأَةُ أَحَدِكُمْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يَمْنَعْهَا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۰۵۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کسی شخص کی عورت مسجد میں نماز ادا کرنے کی اجازت طلب کرے تو وہ اسے منع نہ کرے (بخاری' مسلم)

وضاحت: عورتیں نماز ادا کرنے کے لئے مسجد میں جا سکتی ہیں لیکن وہ خوشبو لگا کر نہ جائیں اور نہ ہی زیب و زینت والا فاخرانہ لباس پہنیں۔ اگر راستہ مخدوش ہے یا پر خطر ہے تو عورتیں مسجد میں نہ جائیں اور اگر جوان عورت یہ سمجھے کہ اس کا مسجد میں جانا فتنے کا باعث ہے تو وہ بھی مسجد میں نہ جائے نیز مردوں کے ساتھ ان کا اختلاط نہ ہونے پائے (واللہ اعلم)

١٠٦٠ - (٩) **وَعَنْ** زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْمَسْجِدَ؛ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا» رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۰: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔ ہمیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جب تم میں سے کوئی عورت مسجد میں جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے (مسلم)

١٠٦١ - (١٠) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُوْرًا؛ فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ»(٤). رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۶۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو عورت "بخور" لگائے وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو (مسلم)

وضاحت: "بخور" وہ خوشبو ہے جس کی دھونی لی جاتی ہے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٠٦٢ - (١١) **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوْا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ، وَبُيُوْتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ»(٥). رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۰۶۲: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اپنی عورتوں کو مسجدوں (میں جانے) سے نہ روکو البتہ ان کے گھر ان کے لئے بہتر ہیں (ابوداؤد)

١٠٦٣ - (١٢) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ الْمَرْأَةِ فِيْ بَيْتِهَا(٦) أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ حُجْرَتِهَا(٧)، وَصَلَاتُهَا فِيْ مَخْدَعِهَا(٨) أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهَا فِيْ بَيْتِهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۶۳: ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عورت کا اپنے گھر میں نماز ادا کرنا برآمدے میں نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور اس کا اپنے اندر کے چھوٹے کمرے

میں نماز ادا کرنا گھر میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے (ابوداؤد)

١٠٦٤ - (١٣) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنِّيْ سَمِعْتُ حِبِّيْ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ: «لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ امْرَاَةٍ تَطَيَّبَتْ لِلْمَسْجِدِ حَتّٰى تَغْتَسِلَ غُسْلَهَا مِنَ الْجَنَابَةِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَرَوَى اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ.

۱۰۶۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے محبوب ابُوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ اس عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی جو مسجد (جانے) کے لئے خوشبو لگاتی ہے جب تک کہ وہ جنابت (کے غسل) جیسا غسل نہ کرے (تاکہ خوشبو کا اثر زائل ہو جائے) (ابوداؤد) احمد اور نسائی نے ابوداؤد کی مثل بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عاصم بن عبید اللہ راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد ا صفحہ ۲۹۹' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۲۷' الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۹۱۷' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۵۳' تقریبُ التھذیب جلد ا صفحہ ۳۸۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۴)

١٠٦٥ - (١٤) **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ؛ وَاِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ، فَهِيَ كَذَا وَكَذَا» يَعْنِيْ زَانِيَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَلِاَبِيْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيِّ نَحْوَهُ.

۱۰۶۵ ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر آنکھ زنا کرنے والی ہے اور عورت جب خوشبو لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ زانیہ ہے (ترمذی) ابوداؤد اور نسائی میں اس کی مثل ہے۔

١٠٦٦ - (١٥) **وَعَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ: «اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «اَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟» قَالُوْا: لَا. قَالَ: «اِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ اَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِيْنَ، وَلَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِيْهِمَا لَاَتَيْتُمُوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَاِنَّ الصَّفَّ الْاَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَا فَضِيْلَتُهُ لَابْتَدَرْتُمُوْهُ ، وَاِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ وَحْدَهُ، وَصَلَاتُهُ مَعَ الرَّجُلَيْنِ اَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهِ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ فَهُوَ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۰۶۶ اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک دن صبح کی نماز پڑھائی جب آپؐ نے سلام پھیرا تو آپؐ نے دریافت کیا' کیا فلاں (شخص) حاضر ہے؟

صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا فلاں انسان موجود ہے؟ صحابہ کرامؓ نے نفی میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا' یہ دو نمازیں منافقوں پر بہت بھاری ہیں۔ اگر تمہیں ان کے ثواب کا علم ہو جائے تو تمہیں اگر گھٹنوں پر گھسٹ کر آنا پڑے تو ضرور آؤ اور (نمازیوں کی) پہلی صف فرشتوں کی صف کے برابر ہے' اگر تمہیں اس کی فضیلت کا علم ہو جائے تو تم اس کے لئے جلد کرو اور ایک شخص کا دوسرے شخص کے ساتھ نماز ادا کرنا اکیلے نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز ادا کرنا ایک آدمی کے ساتھ نماز ادا کرنے سے بہتر ہے اور جس قدر (افراد) زیادہ ہوں گے اسی قدر وہ نماز اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے (ابوداؤد' نسائی)

١٠٦٧ - (١٦) وَعَنْ اَبِى الدَّرْدَآءِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ ثَلاَثَةٍ فِى قَرْيَةٍ وَلاَ بَدْوٍ لاَ تُقَامُ فِيْهِمُ الصَّلاَةُ، اِلاَّ قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطَانُ. فَعَلَيْكَ بِالْجَمَاعَةِ؛ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ» . رَوَاهُ اَحْمَدُ. وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ.

١٠٦٧: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کسی آبادی اور جنگل میں تین شخص ہوں اور وہاں نماز باجماعت نہ ہوتی ہو تو ان پر شیطان غالب آ جاتا ہے۔ جماعت کو لازم سمجھو اس لئے کہ بھیڑیا اس بکری کو کھاتا ہے جو ریوڑ سے دور چلی جاتی ہے (احمد' ابوداؤد' نسائی)

١٠٦٨ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِىَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ». قَالُوْا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: «خَوْفٌ اَوْ مَرَضٌ؛ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلاَةُ الَّتِىْ صَلّٰى» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالدَّارَقُطْنِىُّ.

١٠٦٨: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اذان (کے کلمات) کو سنا تو اذان کے مطابق مسجد میں جانے سے اس کو کوئی عذر نہیں ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' عذر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا (جان کا) خطرہ یا مرض ہو (نیز فرمایا) اس کی وہ نماز قبول نہیں ہوتی جو اس نے (بلاعذر بغیر جماعت) ادا کی ہے (ابوداؤد' دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن ابی حیّہ کلبی راوی ضعیف اور مُدلّس ہے لیکن اس کے دیگر طرق صحیح ہیں' اس لئے معنی کے لحاظ سے یہ حدیث صحیح ہے (الضعفاء الصغیر صفحہ ۲۹۵' الجرح والتعدیل جلد ۹ صفحہ ۵۸۷' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۷۱' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۴۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۳۵)

١٠٦٩ - (١٨) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلاَةُ، وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلاَءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلاَءِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَرَوٰى مَالِكٌ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ نَحْوَهُ.

۱۰۶۹: عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جب نماز کی اقامت ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قضائے حاجت محسوس کرے تو وہ پہلے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے (ترمذی) اور مالک' ابوداؤد' نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۰۷۰ ـ (۱۹) **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ: لَا يَؤُمَّنَّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ دُوْنَهُمْ، فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يَنْظُرْ فِيْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَأْذِنَ، فَاِنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ خَانَهُمْ. وَلَا يُصَلِّ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ» . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَلِلتِّرْمِذِيِّ نَحْوَهُ.

۱۰۷۰: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ تین کام کرے۔ جب کوئی شخص امام بنے تو مقتدیوں کو بلائے طاق رکھتے ہوئے دعا کے ساتھ اپنے آپ کو مخصوص نہ کرے۔ اگر وہ یہ کام کرے گا تو وہ ان کا خائن ہے اور کسی گھر کے اندر بلا اجازت نظر نہ ڈالے' اگر وہ یہ کام کرے گا تو اس نے ان کی خیانت کی اور پیشاب پاخانہ کی حاجت روک کر نماز ادا نہ کرے' وہ ان سے پہلے فارغ ہو (ابوداؤد) اور ترمذی میں اس کی مثل ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۳۶)

۱۰۷۱ ـ (۲۰) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُؤَخِّرُوا الصَّلَاةَ لِطَعَامٍ وَّلَا لِغَيْرِهٖ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» .

۱۰۷۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھانا کھانے اور کسی دوسرے عذر کی وجہ سے نماز میں تاخیر نہ کرو (شرحُ السُّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن میمون زعفرانی راوی منکر الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۵۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۳۶)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۰۷۲ ـ (۲۱) **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنِ الصَّلَاةِ اِلَّا مُنَافِقٌ قَدْ عُلِمَ نِفَاقُهُ، اَوْ مَرِيْضٌ؛ اِنْ كَانَ الْمَرِيْضُ لَيَمْشِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ حَتّٰى يَأْتِيَ الصَّلَاةَ وَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا سُنَنَ الْهُدٰى، وَاِنَّ مِنْ سُنَنِ الْهُدَى الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُؤَذَّنُ فِيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: «مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى غَدًا مُسْلِمًا؛ فَلْيُحَافِظْ عَلٰى هٰذِهِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، حَيْثُ يُنَادٰى بِهِنَّ، فَاِنَّ اللّٰهَ شَرَعَ لِنَبِيِّكُمْ سُنَنَ

الْهُدٰى، وَاِنَّهُنَّ مِنْ سُنَنَ الْهُدٰى، وَلَوْ اَنَّكُمْ صَلَّيْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ كَمَا يُصَلِّي هٰذَا الْمُتَخَلِّفُ فِي بَيْتِهِ لَتَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ، وَلَوْ تَرَكْتُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ لَضَلَلْتُمْ، وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَتَطَهَّرُ فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ، ثُمَّ يَعْمِدُ إِلٰى مَسْجِدٍ مِنْ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ؛ إِلَّا كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا حَسَنَةً، وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةً، وَلَقَدْ رَأَيْتُنَا وَمَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا إِلَّا مُنَافِقٌ مَعْلُوْمُ النِّفَاقِ، وَلَقَدْ كَانَ الرَّجُلُ يُؤْتٰى بِهِ يُهَادٰى بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ حَتّٰى يُقَامَ فِي الصَّفِّ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ

تیسری فصل

۱۰۷۲: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہمارے مشاہدہ کی بات ہے کہ باجماعت نماز سے وہ انسان ہی پیچھے رہتا جس کا منافق ہونا ظاہر ہوتا یا وہ بیمار ہوتا۔ بیمار (انسان) دو انسانوں پر (ٹیک لگا کر) چلتا اور نماز (باجماعت) میں شریک ہوتا اور ابنِ مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہدایت کے راستوں سے آگاہ کیا ہے اور ہدایت کے راستوں سے (ایک راستہ) اس مسجد میں نماز ادا کرنا ہے جہاں اذان کہی جاتی ہے اور ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جس شخص کو پسند ہے کہ وہ کل اسلام کی حالت میں اللہ سے ملاقات کرے تو وہ ان پانچ نمازوں پر محافظت کرے جب ان کی اذان کہی جائے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے پیغمبر کے لئے ہدایت کے راستوں کو واضح کر دیا ہے اور پانچوں نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا ہدایت کے راستوں میں سے ہے۔ اگر تم گھروں میں (فرض) نماز ادا کرو گے جیسا کہ یہ پیچھے رہنے والا گھر میں نماز ادا کرتا ہے تو تم اپنے پیغمبر کی سنت کو چھوڑ دو گے اور اگر پیغمبر کی سنت کو چھوڑو گے تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر وہ ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کا قصد کرتا ہے تو اللہ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی ثبت فرماتا ہے اور ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ دور فرماتا ہے۔ ہمارا مشاہدہ ہے کہ نماز (باجماعت) سے صرف وہ انسان پیچھے رہتا جس کا نفاق عیاں ہوتا بلاشبہ ایک شخص کو دو انسانوں کے (سہارے) اٹھا کر لایا جاتا یہاں تک کہ اس کو صف میں کھڑا کر دیا جاتا (مسلم)

۱۰۷۳ - (۲۲) وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالذُّرِّيَّةِ، اَقَمْتُ صَلَاةَ الْعِشَآءِ، وَاَمَرْتُ فِتْيَانِي يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں عشاء کی نماز کی اقامت کا حکم دیتا اور اپنے جواں سال (صحابہ کرامؓ) کو حکم دیتا کہ وہ گھروں میں سب کو آگ کے ساتھ جلا دیں (احمد)

١٠٧٤ - (٢٣) وَعَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا كُنْتُمْ فِى الْمَسْجِدِ فَنُوْدِىَ بِالصَّلَاةِ فَلَا يَخْرُجْ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّىَ». رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۷۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ جب تم مسجد میں ہو اور نماز کی اذان کہی جائے تو تم میں سے کوئی شخص جب تک نماز ادا نہ کرے (مسجد سے) نہ نکلے (احمد)

١٠٧٥ - (٢٤) وَعَنْ اَبِى الشَّعْثَاءِ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَمَا اُذِّنَ فِيْهِ. فَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ: اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۷۵: ابُوالشّعثاءرحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اذان ہونے کے بعد ایک شخص مسجد سے نکلا۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس شخص نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے (مسلم)

وضاحت: اذان ہو جانے کے بعد کسی عذرِ شرعی کے بغیر مسجد سے نکلنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

١٠٧٦ - (٢٥) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ اَدْرَكَهُ الْاَذَانُ فِى الْمَسْجِدِ، ثُمَّ خَرَجَ لَمْ يَخْرُجْ لِحَاجَةٍ، وَهُوَ لَا يُرِيْدُ الرَّجْعَةَ؛ فَهُوَ مُنَافِقٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۷۶: عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسجد میں جس شخص نے اذان کو پایا' پھر وہ (مسجد سے) بلا حاجت شرعی باہر چلا گیا اور اس کا ارادہ واپسی کا نہیں ہے تو وہ منافق ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شدید ضعف ہے' عبدالجبار بن عمر راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۳۳' التاریخ الکبیر جلد ۶' صفحہ ۱۸۶' طبقاتِ ابن سعد جلد۷ صفحہ ۵۲۰' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۵۳۴' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۶۶' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۳۸)

١٠٧٧ - (٢٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ، قَالَ: «مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ؛ فَلَا صَلَاةَ لَهُ اِلَّا مِنْ عُذْرٍ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِىُّ.

۱۰۷۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے اذان (کے کلمات) کو سنا اور (مسجد میں) نہ آیا (حالانکہ اس کو (کوئی) عذر نہیں تو اس کی نماز نہیں ہے (دار قطنی)

١٠٧٨ - (٢٧) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّ

الْمَدِيْنَةَ كَثِيْرَةُ الْهَوَامِّ وَالسِّبَاعِ، وَاَنَا ضَرِيْرُ الْبَصَرِ، فَهَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُّخْصَةٍ؟ قَالَ: «هَلْ تَسْمَعُ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ؟» قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: «فَحَيَّهَلًا». وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهٗ. رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۷۸: عبداللہ بن اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مدینہ منورہ میں کثرت کے ساتھ موذی جانور اور درندے ہیں جب کہ میں نابینا (انسان) ہوں تو کیا مجھے (جماعت ترک کرنے کی) اجازت ہے؟ آپؐ نے دریافت کیا' کیا تو حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ' حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (کے کلمات) سنتا ہے؟ اس نے جواب دیا' جی ہاں! آپؐ نے فرمایا' پھر جلدی آؤ اور آپؐ نے اس کو اجازت نہیں دی (ابوداؤد' نسائی)

۱۰۷۹ - (۲۸) وَعَنْ اُمِّ الدَّرْدَاۗءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ اَبُو الدَّرْدَاۗءِ وَهُوَ مُغْضَبٌ، فَقُلْتُ: مَا اَغْضَبَكَ؟ قَالَ: وَاللّٰهِ مَا اَعْرِفُ مِنْ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ شَيْئًا اِلَّا اَنَّهُمْ يُصَلُّوْنَ جَمِيْعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۷۹: اُمِّ الدَّرداء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوالدرداء ناراضگی (کے عالم میں) میرے پاس آئے۔ میں نے دریافت کیا کہ آپ کس بات سے ناراض ہیں؟ انہوں نے بیان کیا۔ اللہ کی قسم! اُمّتِ محمدیہ کے کسی کام کو نہیں دیکھ رہا ہوں سوائے اس کے کہ لوگ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں (بخاری)

۱۰۸۰ - (۲۹) وَعَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، قَالَ: اِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ]، فَقَدَ سُلَيْمَانَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ فِيْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، وَاِنَّ عُمَرَ غَدَا اِلَى السُّوْقِ، وَمَسْكَنُ سُلَيْمَانَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَالسُّوْقِ، فَمَرَّ عَلَى الشِّفَاۗءِ اُمِّ سُلَيْمَانَ. فَقَالَ لَهَا: لَمْ اَرَ سُلَيْمَانَ فِي الصُّبْحِ، فَقَالَتْ: اِنَّهٗ بَاتَ يُصَلِّيْ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ: لَاَنْ اَشْهَدَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِيْ جَمَاعَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اَقُوْمَ لَيْلَةً. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۸۰: ابوبکر بن سلیمان رضی اللہ عنہ بن ابی حثمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (ایک دن) صبح کی نماز میں سلیمانؓ بن ابی حثمہ کو نہ پایا۔ عمرؓ بازار گئے جب کہ سلیمانؓ کی رہائش مسجد اور بازار کے درمیان تھی عمرؓ کا گزر سلیمان کی والدہ شفاء پر ہوا۔ عمرؓ نے ان سے کہا' میں نے صبح (کی نماز) میں (آپ کے لڑکے) سلیمان کو نہیں دیکھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ وہ (رات بھر) نوافل ادا کرتا رہا (اس وجہ سے) اس کی آنکھوں پر (نیند کا) غلبہ ہو گیا۔ عمرؓ نے فرمایا' میں صبح کی نماز کی جماعت میں حاضر ہو جاؤں' مجھے زیادہ محبوب ہے کہ میں رات بھر قیام کروں (مالک)

۱۰۸۱ - (۳۰) وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۰۸۱: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' دو شخص اور اس سے زیادہ جماعت ہیں (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ربیع بن بدر اور عمرو بن جدار دونوں راوی مجہول ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۷۶' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۲۹۳' مرعات جلد ۲' ۳ صفحہ ۸۳)

۱۰۸۲ - (۳۱) وَعَنْ بِلاَلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَمْنَعُوا النِّسَآءَ حُظُوْظَهُنَّ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ». فَقَالَ بِلَالٌ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ اللهِ: اَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ اَنْتَ: لَنَمْنَعُهُنَّ!.

۱۰۸۲: بلالؒ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں وہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم سے عورتیں مسجد (میں جانے) کی اجازت طلب کریں تو تم عورتوں کو ان کی مساجد کے اجرو ثواب سے محروم نہ کرو۔ بلال نے کہا' اللہ کی قسم! ہم انہیں ضرور روکیں گے۔ عبداللہؓ نے بلالؒ سے کہا' میں کہتا ہوں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور تو کہتا ہے ہم ان کو ضرور روکیں گے!

۱۰۸۳ - (۳۲) وَفِیْ رِوَايَةِ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ فَسَبَّهٗ سَبًّا مَا سَمِعْتُ سَبَّهٗ مِثْلَهٗ قَطُّ، وَقَالَ: اُخْبِرُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ! رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۳: اور سالم کی ایک روایت میں ہے اس نے اپنے والد سے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ (ان کے والد) عبداللہ (اپنے بیٹے) بلالؓ کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کو اس قدر برا بھلا کہا کہ میں نے کبھی اس طرح کی لعن طعن کو نہیں سنا اور انہوں نے کہا' میں تجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بتا رہا ہوں اور تو کہتا ہے' اللہ کی قسم! ہم عورتوں کو ضرور روکیں گے (مسلم)

۱۰۸٤ - (۳۳) وَعَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلٌ اَهْلَهٗ اَنْ يَّأْتُوْا الْمَسَاجِدَ». فَقَالَ ابْنٌ لِّعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: فَاِنَّا نَمْنَعُهُنَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ: اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؛ وَتَقُوْلُ هٰذَا؟! قَالَ فَمَا كَلَّمَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ حَتّٰى مَاتَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۰۸۴: مجاہدؒ سے روایت ہے وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے گھر والوں کو مساجد میں جانے سے نہ روکے۔ عبداللہ بن عمرؓ کا بیٹا کہنے لگا' ہم ان کو ضرور روکیں گے۔ عبداللہؓ نے (اس سے) کہا' میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث سنا رہا ہوں اور تو ایسی بات کرتا ہے؟ مجاہدؒ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ نے تا زندگی پھر اس سے کلام نہیں کیا (احمد)

(۲٤) بَابُ تَسْوِيَةِ الصَّفِّ

(صف کو درست اور برابر کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٠٨٥ - (١) **عَنِ** النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَوِّىْ صُفُوْفَنَا حَتّٰى كَاَنَّمَا يُسَوِّىْ بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰى رَاٰىْ اَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ يَوْماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُّكَبِّرَ، فَرَاٰى رَجُلاً بَادِياً صَدْرُهُ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ: «عِبَادَ اللّٰهِ! لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ، اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۰۸۵: نُعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کے برابر کرتے گویا کہ تیروں کے ساتھ صفوں کو درست کر رہے ہیں یہاں تک کہ آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم نے (صفوں کو برابر ہونے کو) آپؐ سے سمجھ لیا ہے۔ پھر آپؐ ایک روز (مسجد کی جانب) نکلے' آپ کھڑے ہوئے ' قریب تھا کہ آپؐ اللہ اکبر کہہ دیتے۔ آپؐ نے ایک شخص کو دیکھا جس کا سینہ صف سے باہر تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ کے بندو! تم لازمی طور پر صفوں کو سیدھا رکھو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے درمیان اختلاف ڈال دے گا (مسلم)

١٠٨٦ - (٢) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ، فَاَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ: «اَقِيْمُوْا صُفُوْفَكُمْ وَتَرَاصُّوْا؛ فَاِنِّىْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِىْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ. وَفِى الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ قَالَ: «اَتِمُّوا الصُّفُوْفَ؛ فَاِنِّىْ اَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَآءِ ظَهْرِىْ».

۱۰۸۶: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجّہ ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' تم اپنی صفوں کو برابر کرو اور مل کر کھڑے رہو۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں (بخاری) اور بخاری اور مسلم میں ہے آپؐ نے فرمایا' صفوں کو مکمل کرو بلاشبہ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

۱۰۸۷ - (۳) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «سَوُّوا صُفُوْفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوْفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ إِلَّا أَنَّ عِنْدَ مُسْلِمٍ: «مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ».

۱۰۸۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم صفوں کو برابر کرو اس لئے کہ صفوں کو برابر کرنا نماز کے قائم کرنے سے ہے (بخاری' مسلم) البتہ مسلم میں نماز کے پورا ہونے کے الفاظ ہیں۔

۱۰۸۸ - (٤) **وَعَنْ** أَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُوْلُ: «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُكُمْ، لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ أُوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ». قَالَ أَبُوْ مَسْعُوْدٍ: فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۸: ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت (قائم کرنے) سے پہلے ہمارے کندھوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے "برابر ہو جاؤ اور اختلاف نہ کرو (اس سے) تمہارے دلوں میں اختلاف ہوجائے گا۔ تم میں سے عقل مند لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں۔" ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم آج کے دور میں زبردست اختلاف میں ہو (مسلم)

۱۰۸۹ - (٥) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لِيَلِيَنِّيْ مِنْكُمْ أُوْلُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ» ثَلَاثًا «وَإِيَّاكُمْ وَهَيْشَاتِ الْأَسْوَاقِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۸۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے سمجھدار لوگ میرے قریب ہوں پھر وہ لوگ جو ان کے قریب ہیں تین بار فرمایا اور تم خود کو بازاروں کے شورو شغب سے محفوظ کرو (مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے کہ مساجد میں بازاروں کی طرح شورو شغب نہ کرو اور تمہاری آوازیں اونچی نہیں ہونی چاہئیں۔ آدابِ مسجد کا تقاضہ یہ ہے کہ مسجد میں ہر طرح سکون اور خاموشی ہو (واللہ اعلم)

۱۰۹۰ - (٦) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ أَصْحَابِهٖ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوْا وَائْتَمُّوْا بِيْ، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللهُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۰: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو دیکھا کہ وہ (صف سے) پیچھے کھڑے ہیں۔ آپؐ نے انہیں آگے ہونے کا حکم دیا (اور فرمایا) تم میری اقتداء کرو اور جو تمہارے پیچھے کھڑے ہیں وہ تمہاری اقتداء کریں۔ کچھ لوگ ہمیشہ پہلی صفوں سے پیچھے رہیں گے یہاں کہ اللہ تعالیٰ ان کو آخر میں (جنّت میں داخل) کرے گا (مسلم)

۱۰۹۱ - (۷) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرَآنَا حِلَقاً ، فَقَالَ: «مَالِيْ أَرَاكُمْ عِزِيْنَ ؟!». ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: «أَلَا تَصُفُّوْنَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟». فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَآئِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟ قَالَ: «يُتِمُّوْنَ الصُّفُوْفَ الْأُوْلٰى، وَيَتَرَاصُّوْنَ فِي الصَّفِّ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۱: جابر بن سمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم (مختلف) حلقوں میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں تمہیں جدا جدا دیکھ رہا ہوں بعد ازاں آپؐ ہمارے ہاں تشریف لائے۔ آپؐ نے فرمایا' تم اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے ہو جیسا کہ فرشتے اپنے پروردگار کے ہاں صفیں بناتے ہیں (آپؐ نے وضاحت کی) وہ پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف بندی میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑے ہوتے ہیں (مسلم)

۱۰۹۲ - (۸) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا . وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۰۹۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مردوں کی بہترین صف پہلی ہے اور مردوں کی سب سے کم ثواب والی صف آخری ہے اور عورتوں کی بہترین صف آخری اور کم فضیلت والی پہلی صف ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۰۹۳ - (۹) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رُصُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَقَارِبُوْا بَيْنَهَا، وَحَاذُوْا بِالْأَعْنَاقِ؛ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، إِنِّيْ لَأَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْحَذَفُ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

دوسری فصل

۱۰۹۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'

(باجماعت نماز کی) صفوں کو ملاؤ صفوں میں قرب اختیار کرو اور (نماز میں) اپنی گردنوں کو برابر رکھو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ شیطان صفوں میں بکری کے بچے کی طرح گھس آتا ہے (ابوداؤد)

١٠٩٤ - (١٠) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ، ثُمَّ الَّذِیْ یَلِیْهِ. فَمَا کَانَ مِنْ نَّقْصٍ فَلْیَکُنْ فِی الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۰۹۴: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پہلی صف کو مکمل کرو بعد ازاں وہ صف جو اس کے قریب ہے' کمی پچھلی صف میں ہونی چاہئے (ابوداؤد)

١٠٩٥ - (١١) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ یَلُوْنَ الصُّفُوْفَ [الْاَوَّلَ] ، وَمَا مِنْ خُطْوَةٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ خُطْوَةٍ یَّمْشِیْهَا یَصِلُ بِهَا صَفًّا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۰۹۵: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے' بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان لوگوں پر رحمت نازل کرتے ہیں جو پہلی صفوں میں ہوتے ہیں اور اس قدم سے زیادہ محبوب اللہ کے ہاں کوئی قدم نہیں جس کے ساتھ چل کر صف ملائی جاتی ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند مجهول ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح سند کے ساتھ مروی ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۴۲)

١٠٩٦ - (١٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَآئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلٰى مَیَامِنِ الصُّفُوْفِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۱۰۹۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ اور اس کے فرشتے صفوں میں دائیں جانب والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں (ابوداؤد)

١٠٩٧ - (١٣) **وَعَنِ** النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا اِذَا قُمْنَا اِلَى الصَّلَاةِ، فَاِذَا اسْتَوَیْنَا کَبَّرَ. رَوَاه ابو دَاوُدَ .

۱۰۹۷: نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم نماز (باجماعت) ادا کرنے کھڑے ہوتے تو آپؐ ہماری صفوں کو برابر کرتے جب ہم برابر ہو جاتے تو آپؐ تکبیر تحریمہ کہتے (ابوداؤد)

١٠٩٨ - (١٤) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ عَنْ

يَمِيْنِهٖ : «اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ». وَعَنْ يَسَارِهٖ : «اِعْتَدِلُوْا، سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۰۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیر تحریمہ سے پہلے) اپنے دائیں جانب (والوں کو) فرماتے' برابر ہو جاؤ' اپنی صفیں درست کرو (اسی طرح) بائیں جانب (والوں کو) فرماتے برابر ہو جاؤ' اپنی صفیں درست کرو (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۴۳)

۱۰۹۹ - (۱۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خِيَارُكُمْ اَلْيَنُكُمْ مَنَاكِبَ فِى الصَّلَاةِ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ .

۱۰۹۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے نزدیک تم میں سے وہ لوگ بہت اچھے ہیں جو (باجماعت) نماز میں جلدی اطاعت کرنے والے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: یعنی جن کو صف درست کرنے کے لئے آگے پیچھے ہونے کا کہا جائے تو وہ تکبر نہ کریں فوراً مان لیں نیز دوسرے ساتھیوں کو نماز میں تنگ نہ کریں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۰۰ - (۱٦) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ: «اِسْتَوُوا، اِسْتَوُوا، اِسْتَوُوا؛ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، اِنِّيْ لَاَرَاكُمْ مِّنْ خَلْفِيْ كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنَ يَدَيَّ». رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ

تیسری فصل

۱۱۰۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (تکبیرِ تحریمہ سے پہلے) تین بار فرماتے' برابر ہو جاؤ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہیں پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جیسا کہ تمہیں آگے سے دیکھتا ہوں (ابوداؤد)

۱۱۰۱ - (۱۷) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «اِنَّ اللّٰهَ

وَمَلَآئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى الصَّفِّ الْاَوَّلِ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَعَلَى الثَّانِيْ؟ قَالَ: «وَعَلَى الثَّانِيْ». وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «سَوُّوْا صُفُوْفَكُمْ، وَحَاذُوْا بَيْنَ مَنَاكِبِكُمْ، وَلِيْنُوْا فِيْ اَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِيْمَا بَيْنَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْحَذْفِ» يَعْنِيْ اَوْلَادَ الضَّأْنِ الصِّغَارِ. رَوَاهُ اَحْمَدُ.

۱۱۰۱ ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر؟ آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف (والوں) پر رحمت نازل فرماتے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! دوسری صف پر بھی؟ آپ نے فرمایا' دوسری صف والوں پر بھی نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صفوں کو برابر رکھو اور کندھوں کو برابر رکھو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں (صفوں کی درستگی میں) نرم رہو اور (درمیان میں) خالی جگہ کو پر کرو اس لئے کہ شیطان تمہارے درمیان بھیڑ کے بچے کی مانند گھس جاتا ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فَرَجْ بِن فُضَالہ راوی ضعیف ہے لیکن حدیث کے متن کی دیگر صحیح روایات تائید کر رہی ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۴۳' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۴۴)

۱۱۰۲ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَقِيْمُوا الصُّفُوْفَ، وَحَاذُوْا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِيْنُوْا بِاَيْدِيْ اِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوْا فُرُجَاتٍ لِلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا وَصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَهٗ قَطَعَهُ اللّٰهُ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَى النَّسَائِيُّ مِنْهُ قَوْلَهٗ: «وَمَنْ وَصَلَ صَفًّا» اِلٰى آخِرِهٖ.

۱۱۰۲ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صفیں درست کرو اور کندھے برابر رکھو اور صفوں میں جو خالی جگہ ہو اسے پر کرو اور اپنے بھائیوں کے ہاتھوں میں نرم ہو جاؤ اور شیطان کے لئے سوراخ نہ چھوڑو اور جو شخص صف میں مل کر کھڑا ہو گا اللہ اس کو (اپنے ساتھ) ملائے گا اور جو شخص صف کو نہیں ملائے گا اللہ اس کو اپنے ساتھ نہیں ملائے گا (ابوداؤد) اور امام نسائیؒ نے اس حدیث سے یہ قول آخر تک ذکر کیا ہے کہ جو صف میں مل کر کھڑا ہو گا۔

۱۱۰۳ - (۱۹) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۰۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام کو (پہلی صف کے آگے) درمیان میں کھڑا کرو اور صفوں میں جو خالی جگہ ہے اس کو پر کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰی بن بشیر راوی مجہول ہے البتہ حدیث کے دوسرے حصے کی شاہد حدیث ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۶۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۲۴۴)

١١٠٤ - (٢٠) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُوْنَ عَنِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ ، حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۰۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کچھ لوگ پہلی صف میں شامل ہونے سے ہمیشہ پیچھے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ پاک (نیکی سے) دور کر کے دوزخ میں داخل کرے گا (ابوداؤد)

١١٠٥ - (٢١) **وَعَنْ** وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهٗ ، فَاَمَرَهٗ اَنْ يُعِيْدَ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

۱۱۰۵: وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے اس کو نماز لوٹانے کا حکم دیا۔
(احمدؒ، ترمذیؒ، ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲۵) بَابُ الْمَوْقِفِ

(نماز میں امام اور مقتدی کہاں کھڑے ہوں؟)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۰۶ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ فِيْ بَيْتِ خَالَتِيْ مَيْمُوْنَةَ ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ فَعَدَلَنِيْ كَذٰلِكَ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِهٖ اِلَى الشِّقِّ الْاَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۰۶: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رات بسر کی (میں نے دیکھا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (تہجّد کی) نماز ادا کرنے لگے ہیں چنانچہ میں آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے اپنی پیٹھ کے پیچھے سے میرا ہاتھ پکڑا' آپؐ نے اس طرح اپنی پیٹھ کے پیچھے سے پھیر کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقتدی ایک ہو تو وہ امام کی دائیں جانب امام کے ساتھ کھڑا ہو گا اور اگر صرف ایک بچہ ہو تب بھی جماعت متصوّر ہو گی' نفل نماز کی بھی جماعت ہو سکتی ہے نیز عملِ کثیر سے نماز فاسد نہیں ہوتی جیسا کہ عبداللہؓ بن عباسؓ بائیں جانب سے چل کر دائیں جانب کھڑے ہوئے (مرعات جلد۲ صفحہ ۹۵)

۱۱۰۷ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ، فَجِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ، فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَاَدَارَنِيْ حَتّٰى اَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، ثُمَّ جَآءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ، فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَخَذَ بِيَدَيْنَا جَمِيْعاً، فَدَفَعَنَا حَتّٰى اَقَامَنَا خَلْفَهٗ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہوئے چنانچہ میں آ کر آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے گھما کر اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ بعد ازاں جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے وہ آپؐ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپؐ نے ہم دونوں کے ہاتھوں کو پکڑا اور ہمیں دھکیل کر پیچھے کھڑا کر دیا (مسلم)

۱۱۰۸ - (۳) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ اَنَا وَيَتِيْمٌ فِيْ بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور ایک یتیم نے اپنے گھر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امامت میں نماز ادا کی جب کہ اُمِّ سُلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں (مسلم)

وضاحت: اُمِّ سُلیم انسؓ کی والدہ ہیں اور یتیم کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ ان کا بھائی تھا۔ اکیلی عورت امام کے پیچھے صف میں کھڑی ہو سکتی ہے' اس کا مردوں کی صف میں شامل ہونا درست نہیں (واللہ اعلم)

۱۱۰۹ - (٤) **وَعَنْهُ**، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى بِهٖ وَبِاُمِّهٖ اَوْخَالَتِهٖ، قَالَ: فَاَقَامَنِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَاَقَامَ الْمَرْاَةَ خَلْفَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اور اس کی والدہ یا اس کی خالہ کو نماز پڑھائی چنانچہ مجھے اپنے دائیں جانب اور عورت کو ہمارے پیچھے کھڑا کیا (مسلم)

وضاحت: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انس رضی اللہ عنہ کے گھر میں باجماعت نماز ادا کرنے سے متعلق متعدّد واقعات ہیں۔ اسی لئے روایات میں اختلاف ہے پس اختلاف کو مختلف واقعات پر محمول کیا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۱۱۰ - (٥) **وَعَنْ** اَبِيْ بَكْرَةَ: اَنَّهُ انْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَّصِلَ اِلَى الصَّفِّ، ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ. فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصاً، وَلَا تَعُدْ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۱۰: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں پہنچا تو آپؐ رکوع کی حالت میں تھے۔ وہ صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع میں چلا گیا۔ بعد ازاں (اسی حالت میں) چل کر صف میں شامل ہوا چنانچہ رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ تیری حرص میں اضافہ کرے دوبارہ ایسا نہ کرنا (بخاری)

وضاحت: صف میں شامل ہو کر رکوع کرنا چاہیئے۔ رکوع میں شامل ہونے سے قیام اور سورۂ فاتحہ کی قرأت فوت ہو جاتی ہے لہٰذا رکعت شمار نہیں ہو گی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۱۱۱ - (٦) **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۱۱۱: سمرہ بن جُندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم تین (افراد) ہوں تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم میں سے ایک شخص آگے ہو (کر امامت کرائے) (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسماعیل بن مسلم راوی حسنؒ سے روایت کرتا ہے جب کہ اسماعیلؒ راوی ضعیف اور حسن راوی مدلس ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۹۴۹' الضعفاء والمتروکین صفحہ ۳۶' میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۲۴۸' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۷۴' مشکوٰۃ علامہ البانی ا صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۲ - (۷) وَعَنْ عَمَّارِ [بْنِ يَاسِرٍ] : اَنَّهُ اَمَّ النَّاسَ بِالْمَدَائِنِ، وَقَامَ عَلٰى دُكَّانٍ يُّصَلِّيْ وَالنَّاسُ اَسْفَلُ مِنْهُ، فَتَقَدَّمَ حُذَيْفَةُ فَاَخَذَ عَلٰى يَدَيْهِ ، فَاتَّبَعَهُ عَمَّارٌ حَتّٰى اَنْزَلَهُ حُذَيْفَةُ، فَلَمَّا فَرَغَ عَمَّارٌ مِّنْ صَلَاتِهٖ، قَالَ لَهُ حُذَيْفَةُ: اَلَمْ تَسْمَعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اِذَا اَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَلَا يَقُمْ فِيْ مَقَامٍ اَرْفَعَ مِنْ مَّقَامِهِمْ، اَوْ نَحْوَ ذٰلِكَ»؟ فَقَالَ عَمَّارٌ: لِذٰلِكَ اتَّبَعْتُكَ حِيْنَ اَخَذْتَ عَلٰى يَدَيَّ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۱۱۲: عمّار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے مدائن (شہر) میں لوگوں کی امامت کرائی وہ خود اونچی جگہ پر تھا اور مقتدی اس سے نچلی جگہ پر تھے چنانچہ حذیفہؓ آگے بڑھے اور عمارؓ کے دونوں ہاتھ پکڑے۔ عمارؓ نے حذیفہؓ کی بات کو تسلیم کیا اور انہوں نے ان کو نیچے اتارا۔ جب عمارؓ نماز سے فارغ ہوئے تو حُذیفہؓ نے ان سے کہا کہ آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی نہیں سنا کہ جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کرائے تو وہ مقتدیوں سے اونچی جگہ پر نہ کھڑا ہو یا اس طرح کی بات فرمائی۔ عمارؓ نے جواب دیا' اسی لئے تو جب آپ نے میرے ہاتھوں کو پکڑ کر (نیچے) کیا تو میں نے آپ کی پیروی کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے البتہ جس روایت میں حُذیفہ رضی اللہ عنہ امام ہیں اور ان کو نیچے کھینچنے والے ابو مسعود رضی اللہ عنہ ہیں' اس کی سند صحیح ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۳۴۷)

۱۱۱۳ - (۸) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، اَنَّهُ سُئِلَ : مِنْ اَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ : هُوَ مِنْ اَثْلِ الْغَابَةِ ، عَمِلَهُ فُلَانٌ مَّوْلٰى فُلَانَةَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ عُمِلَ وَوُضِعَ ، فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَاَ وَرَكَعَ ، وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى ، فَسَجَدَ عَلَى الْاَرْضِ، ثُمَّ عَادَ اِلَى الْمِنْبَرِ، ثُمَّ قَرَاَ، ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرٰى ، حَتّٰى سَجَدَ بِالْاَرْضِ. هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ ، وَفِي الْمُتَّفَقِ عَلَيْهِ نَحْوُهُ، وَقَالَ فِيْ آخِرِهٖ: فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ ، فَقَالَ : «اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّمَا

صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا بِیْ وَلِتَعَلَّمُوْا صَلاَتِیْ» .

۱۱۱۳ سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' ان سے دریافت کیا گیا کہ منبر (نبویؐ) کس (لکڑی) سے بنایا گیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ غابہ (مقام) کے جھاؤ (کے درخت) سے بنا تھا۔ اس کو فُلاں (انسان) نے جو فُلاں (عورت) کا غلام ہے' نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بنایا تھا۔ جب وہ تیار ہو گیا اور (مسجد میں) رکھا گیا تو آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے آپؐ نے قبلہ رخ منہ کیا اور تکبیرِ تحریمہ کہی۔ لوگ آپؐ کے پیچھے کھڑے ہو گئے آپؐ نے قرأت کی اور رکوع کیا۔ لوگوں نے بھی آپؐ کے ساتھ رکوع کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پچھلے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا۔ پھر منبر کی طرف لوٹے پھر آپ نے قرات کی اور رکوع کیا پھر آپ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا اور پھر آپ نے پچھلے پاؤں چل کر زمین پر سجدہ کیا (الفاظ بخاری کے ہیں) بخاری اور مسلم میں اسی طرح کے الفاظ ہیں اور حدیث کے آخر میں ذکر ہے کہ جب آپؐ فارغ ہوئے تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے ۔انہیں کہا کہ اے لوگو! میں نے اس طرح اس لئے کیا ہے تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میری نماز کی کیفیت معلوم کرو۔

وضاحت: آپ نے تعلیم کی خاطر ایسا کیا تھا ورنہ حدیث رقم (۱۱۱۲) کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں (واللہ اعلم)

۱۱۱٤ ـ (۹) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: صَلّٰی رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِیْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ یَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجْرَةِ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ .

۱۱۱۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (چٹائی کے) حجرے میں نماز ادا کی جب کہ صحابہ کرامؓ حجرہ سے باہر آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۱٥ ـ (۱۰) **عَنْ** اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِیِّ ، قَالَ: اَلاَ اُحَدِّثُكُمْ بِصَلاَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: اَقَامَ الصَّلاَةَ، وَصَفَّ الرِّجَالُ، وَصَفَّ خَلْفَهُمُ الْغِلْمَانُ، ثُمَّ صَلّٰی بِهِمْ ، فَذَكَرَ صَلاَتَهٗ، ثُمَّ قَالَ: «هٰكَذَا صَلاَةُ» ـ قَالَ عَبْدُ الْاَعْلٰی : لَا اَحْسِبُهٗ اِلاَّ قَالَ ـ: «اُمَّتِیْ» . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ

تیسری فصل

۱۱۱۵ ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ بتاؤں؟ ابومالک رضی اللہ عنہ نے وضاحت کی کہ آپؐ نے نماز قائم کی' مردوں کی صفیں باندھیں اور ان کے پیچھے لڑکوں کی صفیں باندھیں۔ بعد ازاں آپؐ نے ان کو نماز پڑھائی پس رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا انہوں نے ذکر کیا۔ پھر بیان کیا کہ نماز اس طرح ہے۔ عبدالاعلیٰ (راوی) نے کہا کہ (اپنے شیخ کے بارے

میں) یہی خیال کرتا ہوں انہوں نے کہا (آپؐ کا فرمان ہے) کہ اسی طرح میری اُمّت کی نماز ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (التاریخُ الکبیر جلد۴ صفحہ ۲۷۳۰، الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۱۲۲۸، میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۸۳، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۵۵)

١١١٦ ـ (١١) **وَعَنْ** قَيْسِ بْنِ عُبَّادٍ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ، فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ، فَجَبَذَنِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي جَبْذَةً، فَنَحَانِي، وَقَامَ مَقَامِي، فَوَاللهِ مَا عَقَلْتُ صَلاَتِي. فَلَمَّا انْصَرَفَ، إِذَا هُوَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ. فَقَالَ: يَا فَتَى! لَا يَسُوْءُكَ اللهُ، إِنَّ هٰذَا عَهْدٌ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْنَا أَنْ نَلِيَهُ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَقَالَ: هَلَكَ أَهْلُ الْعَقْدِ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، ثَلاَثاً، ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ مَا عَلَيْهِمْ آسٰى؛ وَلٰكِنْ آسٰى عَلٰى مَنْ أَضَلُّوْا. قُلْتُ: يَا أَبَا يَعْقُوْبَ! مَا تَعْنِيْ بِأَهْلِ الْعَقْدِ؟ قَالَ: الْأُمَرَاءُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۱۱۶: قیس بن عباد رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں مسجد میں پہلی صف میں تھا، مجھے ایک شخص نے پیچھے سے کھینچا۔ مجھے پہلی صف سے ہٹا دیا اور میری جگہ پر کھڑا ہو گیا۔ اللہ کی قسم! (اس وجہ سے) میں اپنی نماز کو نہ سمجھ سکا یعنی نماز میں یکسوئی ختم ہو گئی۔ جب وہ شخص نماز سے فارغ ہوا تو (میں نے دیکھا کہ) وہ ابیؓ بن کعب رضی اللہ عنہ (صحابی) تھے۔ انہوں نے (مجھے) مخاطب کیا (اور کہا) کہ اے نوجوان! اللہ تجھے غم زدہ نہ کرے۔ یہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں وصیّت ہے کہ ہم امام کے قریب ہوں۔ پھر انہوں نے قبلہ رخ ہو کر تین بار کہا کہ اصحابِ حکومت تباہ و برباد ہو گئے۔ کعبہ کے رب کی قسم! پھر انہوں نے کہا، اللہ کی قسم! میں ان پر افسوس نہیں کرتا بلکہ ان کا غم کھاتا ہوں جن کو انہوں نے گمراہ کیا۔ میں نے عرض کیا، اے ابو یعقوب! ان سے مراد کون ہیں؟ آپ نے کہا کہ (ان سے مراد) اصحابِ حکومت ہیں (نسائی)

(۲۶) بَــابُ الْإِمَامَـةِ

(امامت کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۱۷ - (۱) عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَأُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ ؛ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَآءَةِ سَوَآءً، فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ ؛ فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَآءً، فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً؛ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَآءً، فَاَقْدَمُهُمْ سِنًّا . وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ سُلْطَانِهٖ . وَلَا يَقْعُدْ فِیْ بَيْتِهٖ عَلٰی تَكْرِمَتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَفِیْ رِوَايَةٍ لَّهٗ: «وَلَا يَؤُمَّنَّ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فِیْ اَهْلِهٖ» .

پہلی فصل

۱۱۱۷: ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگوں کی امامت کا حقدار وہ شخص ہے جو ان میں اللہ کی کتاب کا زیادہ حافظ ہے۔ اگر لوگ قرآن کے حفظ میں برابر ہوں تو وہ (شخص امامت کرائے) جو سب سے زیادہ سُنّت کو جاننے والا ہے۔ اگر سُنّت کے جاننے میں سب برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرائے جو ہجرت میں اول ہے اگر وہ ہجرت میں برابر ہوں تو وہ (شخص امامت کرائے) جو عمر میں بڑا ہے اور کوئی شخص کسی شخص کی امامت (کے مقام) میں امامت نہ کرائے اور اس کے گھر میں اس کی عزّت کے مقام پر اس کی اجازت کے بغیر نہ بیٹھے (مسلم) اور ایک روایت میں ہے اور کوئی شخص کسی شخص کا اس کی اقامت گاہ میں امام نہ بنے۔

۱۱۱۸ - (۲) وَعَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا كَانُوْا ثَلَاثَةً فَلْيَؤُمَّهُمْ اَحَدُهُمْ، وَاَحَقُّهُمْ بِالْاِمَامَةِ اَقْرَأُهُمْ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَذُكِرَ حَدِيْثُ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ فِیْ بَابٍ بَعْدَ بَابِ «فَضْلِ الْأَذَانِ» .

۱۱۱۸: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تین شخص (نماز ادا کرنے والے) ہوں تو ان میں سے ایک امامت کرائے اور ان میں جو (قرآن کا) زیادہ حافظ ہے وہ زیادہ مستحق ہے (مسلم) اور مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کی حدیث اذان کی فضیلت کے باب کے بعد والے باب میں ذکر ہو چکی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۱۱۹ - (۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: «لِیُؤَذِّنْ لَکُمْ خِیَارُکُمْ وَلْیَؤُمَّکُمْ قُرَّآءُکُمْ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ

دوسری فصل

۱۱۱۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں زیادہ نیک لوگ اذان کہیں اور قرآنِ پاک کو زیادہ حفظ کرنے والے امامت کرائیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حسین بن عیسیٰ راوی کو جمہور محدّثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔
(میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۵۴۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۵۰)

۱۱۲۰ - (٤) وَعَنْ اَبِیْ عَطِیَّةَ الْعُقَیْلِیِّ، قَالَ: کَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، یَأْتِیْنَا اِلٰی مُصَلاَّنَا یَتَحَدَّثُ، فَحَضَرَتِ الصَّلاَةُ یَوْماً، قَالَ اَبُوْعَطِیَّةَ: فَقُلْنَا لَهٗ: تَقَدَّمْ فَصَلِّهْ. قَالَ لَنَا: قَدِّمُوْا رَجُلاً مِّنْکُمْ یُصَلِّیْ بِکُمْ، وَسَاُحَدِّثُکُمْ لِمَ لاَ اُصَلِّیْ بِکُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: «مَنْ زَارَ قَوْماً فَلاَ یَؤُمَّهُمْ، وَلْیَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ». رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَآئِیُّ اِلاَّ اَنَّهُ اقْتَصَرَ عَلٰی لَفْظِ النَّبِیِّ ﷺ .

۱۱۲۰: ابوعطیہؒ عقیلی رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ ہمارے ہاں ہماری مسجد میں آتے اور باتیں سناتے تھے۔ ایک دن نماز کا وقت ہو گیا (ابو عطیہؒ کہتے ہیں کہ) ہم نے ان سے کہا کہ آگے بڑھیں اور نماز کی امامت کرائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ تم اپنے میں سے ایک شخص کو آگے کرو' وہ تمہاری امامت کرائے اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں تمہاری امامت کیوں نہیں کرتا۔ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' جو شخص کسی قبیلہ میں جائے وہ ان کی امامت نہ کرائے بلکہ ان میں سے ایک شخص ان کی امامت کرائے (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) البتہ امام نسائیؒ نے صرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ مبارک پر اکتفا کیا ہے یعنی حدیث کے شروع کے الفاظ ذکر نہیں کئے۔

۱۱۲۱ - (۵) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ، قَالَ: اسْتَخْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِبْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ یَؤُمُّ النَّاسَ وَهُوَ اَعْمٰی. رَوَاہُ اَبُوْدَاوُدَ .

۱۱۲۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا کہ وہ امامت کرائیں جب کہ وہ نابینا (انسان) تھے (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث سند کے لحاظ سے صحیح ہے' معلوم ہوا کہ نابینا انسان کو امام بنایا جاسکتا ہے' اس میں کچھ قباحت نہیں ہے۔ یہ حدیث انسؓ' ابن عباسؓ اور اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے مروی ہے۔ انسؓ کی روایت ابوداؤد میں ہے۔ اس کے علاوہ مسند امام احمد جلد ۲ صفحہ ۱۹۲ میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔ ابن عباسؓ سے مروی حدیث المعجم الکبیر جلد ۱۱ صفحہ ۱۸۳ میں موجود ہے۔ عائشہؓ سے مروی حدیث صحیح ابن حبان میں حدیث نمبر ۵۲۱۲ کے تحت ہے۔

١١٢٢ - (٦) وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلَاتُهُمْ آذَانَهُمْ: اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ، وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۱۲۲: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے کانوں سے تجاوز نہیں کرتی۔ بھاگا ہوا غلام جب تک وہ واپس نہ آجائے (وہ) عورت جس نے اس حالت میں رات بسر کی کہ اس کا خاوند اس پر خفا ہے اور کسی قبیلہ کا امام جس کو وہ (اس کے کسی فاسقانہ کام کی وجہ سے) بنظر کراہت دیکھتے ہیں (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

١١٢٣ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلَاتُهُمْ: مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ، وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلَاةَ دِبَارًا - وَالدِّبَارُ: اَنْ يَّأْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ - وَرَجُلٌ اعْتَبَدَ مُحَرَّرَهٗ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۲۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ایسے ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ (۱) وہ شخص جو لوگوں کا امام بنا جب کہ مقتدی اس کو بنظرِ کراہت دیکھتے ہیں۔ (۲) وہ شخص جو جماعت ہونے کے بعد نماز ادا کرنے آیا۔ "دبار" سے مقصود یہ ہے کہ کوئی شخص نماز باجماعت کے بعد نماز ادا کرنے کے لئے آئے (۳) اور وہ شخص جس نے کسی آزاد انسان کو غلام بنا لیا۔

(ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبدالرحمان بن زیاد افریقی راوی ضعیف ہے البتہ حدیث کا پہلا جملہ صحیح ہے (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۱۱۱' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۵۰' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۶۱' تقریب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰' تاریخ بغداد جلد ۱۰ صفحہ ۲۱۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۵۱)

١١٢٤ - (٨) وَعَنْ سَلَامَةَ بِنْتِ الْحُرِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَامًا يُّصَلِّيْ بِهِمْ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۲۴: سلامہ بنت حُر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قیامت کی علامات میں سے ہے کہ مسجد میں حاضرین امامت کے لئے ایک دوسرے سے پس و پیش کریں گے۔ وہ ایسا شخص نہیں پائیں گے جو ان کی امامت کرائے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ام غراب راویہ مجہول ہے (مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ ۱۰۵)

۱۱۲۵ - (۹) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَیْکُمْ مَعَ کُلِّ اَمِیْرٍ، بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا ، وَّاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَیْکُمْ خَلْفَ کُلِّ مُسْلِمٍ ، بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَّاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ. وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ، بَرًّا کَانَ اَوْ فَاجِرًا، وَاِنْ عَمِلَ الْکَبَائِرَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ .

۱۱۲۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہر کمانڈر کے ساتھ تمہارے لئے جہاد فرض ہے خواہ وہ اچھا ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے اور تم پر ہر اس شخص کی اقتداء میں نماز ادا کرنا فرض ہے جو مسلمان ہے خواہ وہ نیک ہے یا فاجر فاسق ہے اگرچہ وہ کبائر کا ارتکاب کرے (ابوداؤد)

وضاحت ۱ : اس حدیث کی سند میں مکحول رحمہ اللہ کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔
(التلخیص الحبیر جلد۲ صفحہ ۱۲۱' مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۱)

وضاحت ۲ : امام کے لئے عدالت شرط نہیں ہے لیکن احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ فاسق اور بدعتی انسان کو امام نہ بنایا جائے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کی اقتداء میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۲۶ - (۱۰) **عَنْ** عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: کُنَّا بِمَاءٍ مَمَرِّ النَّاسِ ، یَمُرُّ بِنَا الرُّکْبَانُ نَسْاَلُهُمْ: مَا لِلنَّاسِ مَا لِلنَّاسِ؟ مَا هٰذَا الرَّجُلُ؟ فَیَقُوْلُوْنَ: یَزْعَمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَهُ اَوْحٰی اِلَیْهِ، اَوْحٰی اِلَیْهِ کَذَا. فَکُنْتُ اَحْفَظُ ذٰلِكَ الْکَلَامَ، فَکَاَنَّمَا یُغْرٰی فِیْ صَدْرِیْ، وَکَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمُ الْفَتْحَ . فَیَقُوْلُوْنَ: اُتْرُکُوْهُ وَقَوْمَهُ؛ فَاِنَّهُ اِنْ ظَهَرَ عَلَیْهِمْ فَهُوَ نَبِیٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا کَانَتْ وَقْعَةُ الْفَتْحِ ، بَادَرَ کُلُّ قَوْمٍ بِاِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ اَبِیْ قَوْمِیْ بِاِسْلَامِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ، قَالَ: جِئْتُکُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِیِّ حَقًّا ، فَقَالَ: «صَلُّوْا صَلَاةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا، وَصَلَاةَ کَذَا فِیْ حِیْنِ کَذَا، فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ اَحَدُکُمْ، وَلْیَؤُمَّکُمْ اَکْثَرُکُمْ قُرْآنًا». فَنَظَرُوْا فَلَمْ یَکُنْ اَحَدٌ اَکْثَرَ قُرْآنًا مِنِّیْ، لِمَا کُنْتُ اَتَلَقّٰی مِنَ الرُّکْبَانِ. فَقَدَّمُوْنِیْ بَیْنَ

اَیْدِیْهِمْ، وَاَنَا ابْنُ سِتٍّ اَوْ سَبْعِ سِنِیْنَ، وَکَانَتْ عَلَیَّ بُرْدَةٌ کُنْتُ اِذَا سَجَدْتُّ تَقَلَّصَتْ عَنِّیْ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ الْحَیِّ: اَلَا تُغَطُّوْنَ عَنَّا اِسْتَ قَارِئِکُمْ؟! فَاشْتَرَوْا، فَقَطَعُوْا لِیْ قَمِیْصاً فَمَا فَرِحْتُ بِشَیْءٍ فَرَحِیْ بِذٰلِكَ الْقَمِیْصِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

تیسری فصل

۱۱۲۶ عمرو بن سَلِمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک تالاب کے قریب سکونت پذیر تھے جہاں لوگوں کی گزرگاہ تھی۔ ہمارے پاس سے قافلے گزرتے۔ ہم ان سے (حالاتِ حاضرہ کے بارے میں) دریافت کرتے کہ لوگوں کے لئے کیا حادثہ (رونما) ہو گیا ہے' لوگوں کے لئے کیا حادثہ (رونما) ہو گیا ہے' یہ شخص کون ہے (جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے؟) تو قافلے کے لوگ بتاتے کہ وہ شخص کہتا ہے کہ اللہ نے اسے پیغمبر بنایا ہے' اس کی جانب فلاں فلاں بات کی وحی ہوئی ہے۔ (عمرو بن سَلِمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں وحی کو محفوظ کرتا گویا کہ میرے سینے میں جاگزیں ہو رہی ہے جب کہ عربوں کی اکثریت فتح مکہ کے انتظار میں تھی۔ وہ (عام طور پر) کہتے کہ اس پیغمبر اور اس کی قوم کو (ان کے حالات پر) چھوڑ دو (اور انتظار کرو) اگر یہ شخص ان پر غالب آگیا تو پھر سچا پیغمبر ہے پس جب فتح مکہ کا واقعہ رونما ہوا تو تمام قبائل نے اسلام قبول کرنے میں جلدی کی اور میرے والد نہایت عجلت میں اپنے قبیلہ میں سے سب سے پہلے (حلقہ) اسلام میں داخل ہوئے۔ جب میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کی خدمت) سے واپس لوٹے تو انہوں نے بتایا' اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس سچے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مجلس سے واپس لوٹا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' فُلاں نماز فُلاں وقت میں ادا کرو اور فُلاں نماز فُلاں وقت میں ادا کرو' جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور جس شخص کو قرآن زیادہ حفظ ہے وہ امامت کرائے۔ انہوں نے جائزہ لیا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن حفظ نہ تھا' اس لئے کہ میں قافلوں سے ملاقاتیں کرتا تھا۔ چنانچہ قبیلہ والوں نے مجھے اپنا امام مقرر کر لیا جب کہ میں چھ سات سال کا تھا۔ میرے جسم پر ایک دھاری دھار چادر تھی جب میں سجدہ کرتا تو چادر (کچھ جسم سے) ہٹ جاتی یہاں تک کہ قبیلہ کی ایک عورت نے کہہ ہی دیا کہ تم ہم سے اپنے امام کی شرمگاہ کی پردہ داری کیوں نہیں کرتے چنانچہ قوم نے میرے لئے قمیض کا کپڑا خریدا' مجھے جس قدر قمیض ملنے سے خوشی ہوئی اس قدر خوشی کسی اور چیز سے نہ ہوئی (بخاری)

وضاحت: ایسا بچہ جو سِنِ تمیز کو پہنچ چکا ہے اگرچہ سِنِ بلوغت کو نہیں پہنچا تو وہ فرائض اور نوافل کی امامت کرا سکتا ہے۔ اس واقعہ کے بارے میں یہ کہنا درست نہیں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کا علم نہیں ہوا جب کہ یہ واقعہ عہدِ نبوت' کا ہے۔ اگر نابالغ بچے کی امامت جائز نہ ہوتی تو اللہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) انہیں منع کر دیتے (واللہ اعلم)

۱۱۲۷ - (۱۱) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ الْمَدِیْنَةَ، کَانَ یَؤُمُّهُمْ سَالِمٌ مَوْلٰی اَبِیْ حُذَیْفَةَ، وَفِیْهِمْ عُمَرُ، وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الْاَسَدِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۲۷ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب آغاز میں مہاجرین مدینہ منورہ آئے تو ابو حُذیفہؓ کا غلام سالم ان کا امام تھا جب کہ ان میں عمرؓ اور ابو سلمہ بن عبدالاسدؓ بھی تھے (بخاری)

وضاحت: آزاد لوگوں کی امامت غلام کر سکتا ہے' اس لئے کہ سالم غلام تھے (واللہ اعلم)

١١٢٨ ـ (١٢) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ لَا تُرْفَعُ لَهُمْ صَلَاتُهُمْ فَوْقَ رُؤُوسِهِمْ شِبْراً: رَجُلٌ أَمَّ قَوْماً وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ، وَامْرَأَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ، وَأَخَوَانِ مُتَصَارِمَانِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

۲۸ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن کی نماز ان کے سروں سے بالشت بھر بھی بلند نہیں ہوتی (یعنی صحیح نہیں ہوتی) وہ شخص جو لوگوں کا امام ہے اور لوگ اسے بنظرِ کراہت دیکھتے ہیں اور وہ عورت جو رات اس حال میں گزارتی ہے کہ اس کا خاوند اس پر خفا ہے اور وہ دو بھائی جو (تین دن سے زیادہ) قطع تعلق رکھنے والے ہیں (ابن ماجہ)

(۲۷) بَابُ مَا عَلَى الْإِمَامِ

(مقتدیوں کے امام پر حقوق)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۲۹ ـ (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا صَلَّيْتُ وَرَاءَ إِمَامٍ قَطُّ اَخَفَّ صَلَاةً وَّلَا اَتَمَّ صَلَاةً مِّنَ النَّبِيِّ ﷺ، وَاِنْ كَانَ لَيَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَيُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۲۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی امام کے پیچھے کبھی نماز ادا نہیں کی جس کی نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے تخفیف والی اور مکمل ہو۔ آپؐ تو بچے کے رونے کی آواز سنتے تو اس خوف سے تخفیف فرماتے کہ کہیں (اس کے رونے سے) اس کی والدہ فتنے میں نہ واقع ہو جائے۔
(بخاری، مسلم)

۱۱۳۰ ـ (۲) وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِنِّيْ لَاَدْخُلُ فِي الصَّلَاةِ وَاَنَا اُرِيْدُ اِطَالَتَهَا، فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَاَتَجَوَّزُ فِيْ صَلَاتِيْ، مِمَّا اَعْلَمُ مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهِ مِنْ بُكَائِهِ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۳۰ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں نماز میں داخل ہوتا ہوں تو میرا ارادہ ہوتا کہ نماز لمبی کی جائے لیکن بچے کی رونے کی آواز سن کر میں نماز میں تخفیف کر لیتا ہوں اس لئے کہ میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ بچے کی والدہ کو بچے کے رونے سے سخت غم ہو گا
(بخاری)

۱۱۳۱ ـ (۳) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ، فَاِنَّ فِيْهِمُ السَّقِيْمَ وَالضَّعِيْفَ وَالْكَبِيْرَ. وَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ لِنَفْسِهٖ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَاءَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو (قرأت میں) تخفیف کرے اس لئے کہ مقتدیوں میں بیمار' کمزور اور بوڑھے انسان بھی ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کر رہا ہے تو وہ جس قدر چاہے قرأت لمبی کرے (بخاری' مسلم)

۱۱۳۲ - (٤) وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ ، قَالَ: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، اَنَّ رَجُلاً قَالَ: وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ لَاَتَاَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ مِنْ اَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيْلُ بِنَا ، فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَوْعِظَةٍ اَشَدَّ غَضَباً مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ ؛ فَاَيُّكُمْ مَا صَلّٰى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ؛ فَاِنَّ فِيْهِمُ الضَّعِيْفَ، وَالْكَبِيْرَ، وَذَا الْحَاجَةِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۳۲: قیس بن ابی حازم سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک شخص نے عرض کیا' اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! میں صبح کی نماز (کی جماعت) سے پیچھے رہ جاتا ہوں اس لئے کہ فلاں شخص ہمیں طویل نماز پڑھاتا ہے۔ (ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی وعظ کرتے ہوئے اس دن سے زیادہ غصّے میں نہیں دیکھا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' تم میں کچھ لوگ نفرت دلانے والے ہیں پس تم میں سے جو شخص لوگوں کو نماز پڑھائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز میں تخفیف کرے' اس لیئے کہ مقتدیوں میں کمزور' بوڑھے اور ضرورت مند (سبھی) ہوتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۱۳۳ - (٥) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يُصَلُّوْنَ لَكُمْ فَاِنْ اَصَابُوْا فَلَكُمْ، وَاِنْ اَخْطَأُوْا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ: الْفَصْلِ الثَّانِيْ.

۱۱۳۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' لوگ تمہاری امامت کرائیں گے' اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال رکھیں گے تو تمہارے لیئے اجر ہے اور اگر وہ (نماز کی) صحت کا خیال نہیں رکھیں گے تو تمہارے لیئے اجر ہے اور ان کے لیئے وبال ہے (بخاری)

وضاحت: مثلاً" اگر امام بے وضو ہے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے البتہ امام نماز لوٹائے گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۳٤ - (٦) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: آخِرُ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا اَمَمْتَ قَوْماً فَاَخِفَّ بِهِمُ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ لَهُ: «اُمَّ قَوْمَكَ». قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ!

إِنِّيْ أَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئاً . قَالَ: «ادْنُهْ» ، فَأَجْلَسَنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ، ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهُ فِيْ صَدْرِيْ بَيْنَ ثَدْيَيَّ، ثُمَّ قَالَ: «تَحَوَّلْ»، فَوَضَعَهَا فِيْ ظَهْرِيْ بَيْنَ كَتِفَيَّ ، ثُمَّ قَالَ: «أُمَّ قَوْمَكَ، فَمَنْ أَمَّ قَوْماً فَلْيُخَفِّفْ، فَإِنَّ فِيهِمُ الْكَبِيرَ، وَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ. وإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ، وَإِنَّ فِيهِمْ ذَا الْحَاجَةِ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ وَحْدَهُ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ».

تیسری فصل

۱۱۳۴: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آخری وصیت کرتے ہوئے حکم دیا کہ جب تم کسی قبیلے کے امام بنو تو انہیں تخفیف کی ساتھ نماز پڑھاؤ (مسلم) عثمانؓ ہی کی ایک اور روایت میں ہے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ اپنے قبیلہ کی امامت کراؤ۔ وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں اپنے نفس میں کچھ (وسوسہ) پاتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا، قریب ہو جاؤ۔ آپؐ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا بعد ازاں اپنی ہتھیلی کو میرے دونوں پستانوں کے درمیان سینے پر رکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا (رخ) تبدیل کر چنانچہ آپؐ نے اپنی ہتھیلی کو میری کمر پر میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا۔ بعد ازں آپؐ نے فرمایا، اپنے قبیلے کی امامت کرا اور جو شخص امام بنے وہ (نماز میں تخفیف کرے، اس لیئے کے مقتدیوں میں بوڑھے، بیمار، کمزور اور ضروری کام کاج والے ہوتے ہیں اور جب تم میں سے کوئی شخص اکیلا نماز ادا کرے تو جیسے چاہے نماز ادا کرے۔

۱۱۳۵ - (۷) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا بِالتَّخْفِيفِ، وَيَؤُمُّنَا بِـ (الصَّآفَّاتِ) . رَوَاهُ النَّسَآئِيُّ.

۱۱۳۵: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تخفیف کا حکم فرماتے اور امامت کراتے ہوئے سورۂ صافّات کی تلاوت فرماتے تھے (نسائی)

(۲۸) بَابُ مَا عَلَى الْمَأْمُوْمِ مِنَ الْمُتَابَعَةِ وَحُكْمِ الْمَسْبُوْقِ

(مقتدی امام کی متابعت کیسے کرے اور مسبوق کے بارے میں حکم)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۳۶ - (۱) **عَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّيْ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَإِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ»، لَمْ يَحْنُ اَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ جَبْهَتَهٗ عَلَى الْاَرْضِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۳۶: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے تھے۔ آپؐ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پیشانی زمین پر نہ رکھتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: مقتدی کو چاہیئے کہ وہ امام کی اقتداء کرے، اس سے سبقت نہ لے جائے اور متابعت میں بھی زیادہ تاخیر نہ کرے۔ مقتدی سجدہ میں اس وقت جائے جب امام سجدہ سے سر اٹھا رہا ہو (واللہ اعلم)

۱۱۳۷ - (۲) **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ . فَقَالَ: «اَيُّهَا النَّاسُ! اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ، وَلَا بِالسُّجُوْدِ، وَلَا بِالْقِيَامِ، وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ ؛ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۳۷: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری امامت فرمائی۔ جب آپؐ نے نماز مکمل کی تو اپنے چہرے کو ہماری جانب پھیرا اور فرمایا، اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں تم رکوع، سجود، قیام اور نماز سے پھرنے میں مجھ سے سبقت نہ لے جاؤ، میں تمہیں اپنے آگے اور پیچھے سے دیکھتا ہوں (مسلم)

١١٣٨ - (٣) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تُبَادِرُوْا الْإِمَامَ : إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا، وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ فَقُوْلُوْا: آمِيْن، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُوْلُوْا: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ؛ إِلَّا أَنَّ الْبُخَارِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: «وَإِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾».

۱۱۳۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' امام سے آگے نہ بڑھو جب امام (اللہ اکبر) کہے تو تم (اللہ اکبر) کہو اور جب امام "ولا الضّآلین" کہے تو تم آمین کہو اور جب امام رکوع کرے تو تم رکوع کرو اور جب امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہ" کہے تو تم "رَبَّنَا لَکَ الحَمدُ" کہو۔
(بخاری' مسلم) البتہ بخاری نے "جب امام وَلاَ الضّآلین کہے" کے الفاظ ذکر نہیں کیئے۔

١١٣٩ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَكِبَ فَرَساً، فَصُرِعَ عَنْهُ ، فَجُحِشَ شِقُّهُ الْأَيْمَنُ، فَصَلّٰى صَلَاةً مِّنَ الصَّلَوَاتِ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَصَلَّيْنَا وَرَآءَهُ قُعُوْداً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: «إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا صَلّٰى قَائِماً فَصَلُّوْا قِيَاماً، وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا، وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُوْلُوْا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا صَلّٰى جَالِساً فَصَلُّوْا جُلُوْساً أَجْمَعُوْنَ».

قَالَ الْحُمَيْدِيُّ : قَوْلُهُ: «إِذَا صَلّٰى جَالِساً فَصَلُّوْا جُلُوْساً» هُوَ فِيْ مَرَضِهِ الْقَدِيْمِ، ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِساً وَالنَّاسُ خَلْفَهُ قِيَامٌ لَمْ يَأْمُرْهُمْ بِالْقُعُوْدِ، وَإِنَّمَا يُؤْخَذُ بِالْآخِرِ فَالْآخِرِ مِنْ فِعْلِ النَّبِيِّ ﷺ . هٰذَا لَفْظُ الْبُخَارِيِّ. وَاتَّفَقَ مُسْلِمٌ إِلٰى «أَجْمَعُوْنَ». وَزَادَ فِيْ رِوَايَةٍ. «فَلَا تَخْتَلِفُوْا عَلَيْهِ ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا».

۱۱۳۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھوڑے پر سوار ہوئے' آپؐ گھوڑے سے گر پڑے۔ آپؐ کے جسم کا دایاں پہلو چھل گیا۔ آپؐ نے ایک نماز بیٹھ کر پڑھائی۔ ہم نے آپؐ کی اقتداء میں بیٹھ کر نماز ادا کی۔ جب آپؐ (نماز سے) پھرے تو آپؐ نے فرمایا' امام اس لیئے مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے جب وہ کھڑا ہو کر نماز پڑھائے تو تم کھڑے ہو کر نماز ادا کرو اور جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب وہ (رکوع سے) سر اٹھائے تو تم بھی سر اٹھاؤ اور جب وہ سَمِعَ اللہ لمن حمدہ کہے۔ تو تم ربنا لک الحمد کہو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم تمام نماز بیٹھ کر ادا کرو۔ حُمیدیؒ کہتے ہیں کہ آپؐ کا یہ فرمان کہ "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھائے تو تم بیٹھ کر نماز ادا کرو" ۔ آپؐ کی کسی بیماری میں تھا۔ اس کے بعد آپؐ نے بیٹھ کر نماز پڑھائی اور صحابہ کرامؓ آپؐ کے پیچھے کھڑے تھے ۔ آپؐ نے ان کو بیٹھنے کا حکم نہیں دیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افعال میں سے آخری فعل پر عمل کیا جاتا ہے یہ بخاری کے الفاظ ہیں امام مسلمؒ کا امام بخاریؒ کے ساتھ "اَجْمَعُون" کے لفظ تک اتفاق ہے نیز ایک روایت میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ "امام کے ساتھ اختلاف نہ کرو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو"۔

۱۱۴۰ - (۵) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، جَآءَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ. فَقَالَ: «مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ»، فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ. ثُمَّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَقَامَ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ، وَرِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، حَتّٰى دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَكْرٍ حِسَّهٗ، ذَهَبَ يَتَاَخَّرُ، فَاَوْمَاَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يَتَاَخَّرَ، فَجَآءَ حَتّٰى جَلَسَ عَنْ يَّسَارِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ يُّصَلِّيْ قَائِماً، وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَاعِداً، يَقْتَدِيْ اَبُوْبَكْرٍ بِصَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، وَالنَّاسُ يَقْتَدُوْنَ بِصَلَاةِ اَبِيْ بَكْرٍ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لَّهُمَا: يُسْمِعُ اَبُوْبَكْرٍ النَّاسَ التَّكْبِيْرَ.

۱۱۴۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ (مرضُ الموت میں) جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بیمار تھے تو بلال آپؐ کو نماز (کی امامت کرانے) کی خبر دینے آئے۔ آپؐ نے فرمایا' ابوبکرؓ کو پیغام دو کہ وہ امامت کرائیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے چند روز امامت کرائی بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود کو کچھ بہتر محسوس کیا۔ آپؐ (بسترِ علالت سے) کھڑے ہوئے' آپؐ کو دو آدمی اٹھا کر لے جا رہے تھے اور آپؐ کے پاؤں زمین پر لکیر بنا رہے تھے' آپؐ مسجد میں داخل ہوئے۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی آواز محسوس کی تو وہ پیچھے واپس آنے لگے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی جانب اشارہ کیا کہ وہ پیچھے نہ آئیں چنانچہ آپؐ ابوبکر کی بائیں جانب تشریف فرما ہوئے۔ ابوبکرؓ کھڑے ہو کر جماعت کرا رہے تھے جبکہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوبکرؓ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء کر رہے تھے اور لوگ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے (بخاری' مسلم) اور ان کی ایک روایت میں ہے کہ ابوبکرؓ لوگوں تک اللہ اکبر (کے کلمات) پہنچا رہے تھے۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ اس واقعہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام تھے اور ابوبکرؓ آپؐ کی اقتداء کر رہے تھے جبکہ نماز میں شریک صحابہ کرامؓ ابوبکرؓ کی اقتداء کر رہے تھے۔ یہ کہنا درست نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مقتدی تھے اور آپؐ ابوبکرؓ کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے نیز جب ابوبکر صدّیقؓ کو آپؐ نے امامت صغریٰ کا منصب عطا فرمایا تو اس کا تقاضا یہ تھا کہ آپؐ کے سانحۂ ارتحال کے بعد امامتِ کُبریٰ کے منصب کا استحقاق بھی انہی کا تھا (واللہ اعلم)

۱۱۴۱ - (۶) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَمَا يَخْشَى الَّذِيْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ يُّحَوِّلَ اللّٰهُ رَأْسَهٗ رَأْسَ حِمَارٍ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۴۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھاتا ہے وہ اس بات سے کیوں نہیں ڈرتا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کے سر (کی شکل) میں تبدیل کر دے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١١٤٢ - (٧) عَنْ عَلِيٍّ ، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : «اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ ، فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ : هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

دوسری فصل

۱۱۴۲ علی اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص نماز (باجماعت) میں شامل ہو تو اسے چاہئے کہ امام جس حالت میں ہو وہ بھی اسی حالت میں شامل ہو جائے اور جو کچھ امام کر رہا ہے وہی کچھ وہ بھی کرے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں حجاج بن ارطاۃ راوی مدلّس ہے البتہ اس کی شاہد حدیث صحیح ہے۔ پس مُسْبِق انسان جب امام کی اقتداء کرے تو اسی حالت میں داخل ہو جس میں امام ہے۔
(الجرح و التعدیل جلد۳ صفحہ ۶۷۳' تاریخ بغداد جلد۸ صفحہ ۲۳۵' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۹)

١١٤٣ - (٨) وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلَاةِ، وَنَحْنُ سُجُوْدٌ، فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئاً ، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلَاةَ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

۱۱۴۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا' جب تم نماز (باجماعت) میں شمولیت کرو اور ہم سجدے میں ہوں تو تم بھی سجدے میں جاؤ اور اس کو کچھ شمار نہ کرو اور جس شخص نے ایک رکعت کو پایا اس نے نماز کو پایا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحییٰ بن سلیمان راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۸۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۵۹) یہ ترجمہ درست نہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پایا اس نے رکعت کو پایا۔ اس لیئے کہ اس کا قیام رہ گیا جو کہ فرض ہے (واللہ اعلم)

١١٤٤ - (٩) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى لِلّٰهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً فِيْ جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيْرَةَ الْاُوْلٰى ، كُتِبَ لَهُ بَرَآءَتَانِ : بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ، وَبَرَآءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۱۴۴ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس

شخص نے چالیس دن باجماعت نماز ادا کی اور تکبیرِ اولیٰ میں شامل ہوتا رہا تو اس کے حق میں دو آزادیاں ثبت ہو جاتی ہیں۔ ایک دوزخ سے آزادی اور دوسری نفاق سے آزادی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہے اور وہ انسؓ سے لفظ "عن" کے ساتھ بیان کرتا ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۴۵۱، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلدا صفحہ ۳۵۹)

١١٤٥ - (١٠) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهُ، ثُمَّ رَاحَ ، فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا؛ اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِثْلَ اَجْرِ مَنْ صَلَّاهَا وَحَضَرَهَا، لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۱۴۵: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اچھی طرح سے وضو بنایا بعد ازاں وہ (مسجد کی جانب) روانہ ہوا اور اس نے لوگوں کو پایا کہ وہ نماز ادا کر چکے ہیں تو اللہ اس کو اس شخص کے برابر ثواب عطا کرے گا جس نے باجماعت نماز ادا کی، اس سے ان کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہو گی (ابوداؤد، نسائی)

١١٤٦ - (١١) **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «اَلَا رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهُ؟» فَقَامَ رَجُلٌ فَصَلّٰى مَعَهُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۱۴۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر چکے تھے۔ آپؐ نے فرمایا، کیا کوئی شخص اس انسان پر صدقہ نہیں کرتا کہ وہ اس کے ساتھ نماز ادا کرے چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا، اس نے اس کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی (ترمذی، ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث سے دوسری جماعت کا جواز معلوم ہوتا ہے لیکن عادت بنا لینا اور عام طور پر جماعت سے پیچھے رہنا اور پھر دوسری جماعت کرانا درست نہیں۔ اس سے پہلی جماعت کی اہمیت باقی نہیں رہتی (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١١٤٧ - (١٢) **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: اَلَا تُحَدِّثِيْنِيْ عَنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: بَلٰى، ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ: «أَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ. فَقَالَ: «ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي الْمِخْضَبِ» . قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَاغْتَسَلَ، فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّى النَّاسُ؟» فَقُلْنَا: لَا؛ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: «ضَعُوْا لِيْ مَاءً فِي

الْمِخْضَبِ». قَالَتْ: فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ، فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّى النَّاسَ؟» فَقُلْنَا: لَا ؛ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ: «ضَعُوْا لِيْ مَآءً فِي الْمِخْضَبِ». فَقَعَدَ فَاغْتَسِلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوْءَ، فَاُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ اَفَاقَ، فَقَالَ: «اَصَلَّى النَّاسُ؟» قُلْنَا: لَا ؛ هُمْ يَنْتَظِرُوْنَكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ وَالنَّاسُ عُكُوْفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُوْنَ النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَآءِ الْآخِرَةِ. فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اِلَى اَبِيْ بَكْرٍ: بِاَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَأْمُرُكَ اَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ ـ وَكَانَ رَجُلًا رَقِيْقاً ـ يَا عُمَرُ! صَلِّ بِالنَّاسِ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: اَنْتَ اَحَقُّ بِذٰلِكَ. فَصَلّٰى اَبُوْبَكْرٍ تِلْكَ الْاَيَّامَ. ثُمَّ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، وَخَرَجَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اَحَدُهُمَا الْعَبَّاسُ لِصَلَاةِ الظُّهْرِ، وَاَبُوْ بَكْرٍ يُّصَلِّيْ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا رَآهُ اَبُوْبَكْرٍ ذَهَبَ لِيَتَأَخَّرَ، فَاَوْمَأَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ بِأَنْ لَّا يَتَأَخَّرَ. قَالَ: «اَجْلِسَانِيْ اِلٰى جَنْبِهٖ»، فَاَجْلَسَاهُ اِلٰى جَنْبِ اَبِيْ بَكْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ قَاعِدٌ. وَقَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَدَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، فَقُلْتُ لَهٗ: اَلَا اَعْرِضُ عَلَيْكَ مَا حَدَّثَتْنِيْ بِهٖ عَائِشَةُ مِّنْ مَرَضِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: هَاتِ. فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَدِيْثَهَا فَمَا اَنْكَرَ مِنْهُ شَيْئاً؛ غَيْرَ اَنَّهٗ قَالَ: اَسَمَّتْ لَكَ الرَّجُلَ الَّذِيْ كَانَ مَعَ الْعَبَّاسِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ: هُوَ عَلِيٌّ [رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ] مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۱۴۷: عبید اللہ بن عبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا اور میں نے عرض کیا' آپؓ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرضُ الموت کے بارے میں بیان کریں۔ انہوں نے کہا' کیوں نہیں! نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جب) شدید بیمار ہوئے آپؐ نے دریافت کیا کہ کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپؐ کے انتظار میں ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے لیئے ٹب میں پانی رکھیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے (پانی کا انتظام) کر دیا۔ آپؐ نے غسل فرمایا' پھر آپؐ اٹھنے لگے لیکن آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ ہوش میں آئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے نفی میں جواب دیا اور بیان کیا' اے اللہ کے رسول! لوگ تو آپؐ کا انتظار کر رہے ہیں۔ آپؐ نے حکم دیا' میرے لیئے ٹب میں پانی رکھیں۔ عائشہؓ کہتی ہیں' آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ بعد ازاں آپؐ ہوش میں آگئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا' نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپؐ کے منتظر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میرے لئے ٹب میں پانی رکھیں۔ آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپؐ نے بیٹھ کر غسل فرمایا۔ بعد ازاں آپؐ اٹھنے لگے تو آپؐ بے ہوش ہو گئے۔ بعد ازاں آپؐ کے ہوش و حواس قائم ہو گئے۔ آپؐ نے دریافت کیا' کیا لوگ نماز ادا کر چکے ہیں؟ ہم نے عرض کیا'

نہیں اے اللہ کے رسول! وہ تو آپؐ کے انتظار میں ہیں جب کہ لوگ مسجد میں جمع تھے اور عشاء کی نماز کے لیئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ کی جانب پیغام ارسال کیا کہ وہ لوگوں کی امامت کرائیں۔ قاصد ابوبکرؓ کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بارے میں حکم دے رہے ہیں کہ آپ نماز کی جماعت کرائیں۔ ابوبکرؓ رقیقُ القلب انسان تھے۔ انہوں نے کہا' عمر! آپ نماز کی امامت کرائیں۔ عمرؓ نے ان سے عرض کیا' امامت (کے منصب) کے آپ زیادہ مستحق ہیں۔ چنانچہ ابوبکرؓ نے بیماری کے دنوں میں امامت کا فریضہ سر انجام دیا۔ بعد ازاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طبیعت میں کچھ افاقہ محسوس کیا۔ آپؐ دو انسانوں کے سہارے ظہر کی نماز کے لیئے باہر تشریف لائے ان میں سے ایک عباسؓ تھے جب کہ ابوبکرؓ لوگوں کی امامت کرا رہے تھے جب ابوبکرؓ نے آپؐ (کی آمد) کو محسوس کیا تو انہوں نے پیچھے آنے کا خیال کیا لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارتاً فرمایا کہ وہ پیچھے نہ آئیں۔ آپؐ نے فرمایا' مجھے ابوبکرؓ کے پہلو میں بٹھا دو چنانچہ ان دونوں نے آپؐ کو ابوبکرؓ کے پہلو میں فروکش کیا۔ آپؐ بیٹھے ہوئے تھے۔ عبید اللہؒ کہتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عباسؓ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' میں آپ کی خدمت میں وہ حدیث بیان کروں جو مجھے عائشہؓ نے آپؐ کے مرضُ الموت کے بارے میں بیان کی ہے۔ انہوں نے کہا' بیان کریں۔ میں نے ان کو تمام حدیث کہہ سنائی۔ انہوں نے حدیث کے کسی جملہ کا انکار نہ کیا البتہ انہوں نے دریافت کیا' عائشہؓ نے تجھے اس شخص کا نام بتایا جو عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا؟ میں نے نفی میں جواب دیا۔ انہوں نے بتایا کہ دوسرے علیؓ تھے (بخاری' مسلم)

١١٤٨ - (١٣) وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ اَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ اَدْرَكَ السَّجْدَةَ، وَمَنْ فَاتَتْهُ قِرَآءَةُ اُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ فَاتَهٗ خَيْرٌ كَثِيْرٌ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے رکوع کو پایا' اس نے رکعت کو پالیا اور جس شخص سے سورۂ فاتحہ کی قرأت فوت ہوئی وہ کثیر خیر و برکت سے محروم رہا (مالک)

وضاحت: یہ حدیث امام مالکؒ کی بلاغات سے ہے یعنی یہ حدیث امام مالک کو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے پہنچی ہے اور پھر موقوف ہے۔ اس حدیث کے مفہوم سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص رکوع میں شامل ہو جائے اس کو رکعت مل گئی۔ یہ درست نہیں کیونکہ قیام فرض ہے جو فوت ہو گیا' اب فرض کے ترک سے رکعت کیسے شمار ہو گی؟ (واللہ اعلم)

١١٤٩ - (١٤) وَعَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ: اَلَّذِیْ يَرْفَعُ رَأْسَهٗ وَيَخْفِضُهٗ قَبْلَ الْاِمَامِ، فَاِنَّمَا نَاصِيَتُهٗ بِيَدِ الشَّيْطَانِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۴۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص امام سے پہلے سر اٹھاتا ہے اور نیچے کرتا ہے تو اس کی پیشانی شیطان کے ہاتھ میں ہے (مالک)

(٢٩) بَابُ مَنْ صَلّٰى صَلاَةً مَرَّتَيْنِ

(اس شخص کا بیان جس نے فرض نماز دو بار ادا کی)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١١٥٠ ـ (١) **عَنْ** جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُّصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَأْتِيْ قَوْمَهُ فَيُصَلِّيْ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۵۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلے میں آتے تو ان کی نماز کی امامت کراتے (بخاری، مسلم)

١١٥١ ـ (٢) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ مُعَاذٌ يُّصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَآءَ ثُمَّ يَرْجِعُ اِلٰى قَوْمِهٖ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْعِشَآءَ وَهِيَ لَهُ نَافِلَةٌ . رَوَاهُ .

۱۱۵۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ معاذؓ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں عشاء (کی نماز) ادا کرتے بعد ازاں اپنے قبیلہ میں آتے تو ان کی عشاء کی نماز کی امامت کراتے' یہ ان کی نفل نماز ہوتی۔

وضاحت: مشکوٰۃ کے مؤلف نے یہ ذکر نہیں کیا کہ انہوں نے یہ حدیث کس کتاب سے اخذ کی گئی ہے۔ اس حدیث کو امام شافعیؒ نے اپنی کتاب "مُسْنَدِ شافعی" صفحہ ۳۱ اور امام طحاویؒ نے جلد۱ صفحہ ۲۳۷ اور دار قطنی نے صفحہ ۱۰۲ اور بیہقی نے جلد۳ صفحہ ۸۶ میں صحیح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۲) نیز امام کی نفل نماز ہو تو اس کی اقتداء میں فرض نماز ادا کرنا درست ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١١٥٢ ـ (٣) **عَنْ** يَزِيْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حَجَّتَهُ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلاَةَ الصُّبْحِ فِيْ مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضٰى صَلاَتَهُ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِيْ آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ، قَالَ: «عَلَيَّ بِهِمَا»، فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ

فَرَائِضُهُمَا . فَقَالَ: «مَا مَنَعَكُمَا اَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟» فَقَالَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِيْ رِحَالِنَا. قَالَ: «فَلَا تَفْعَلَا، اِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا، ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ، فَاِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

دوسری فصل

۱۱۵۲: یزید بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں حجتہ الوداع کے موقع پر حاضر تھا۔ میں نے آپؐ کی اقتداء میں (مسجدِ خیف) میں صبح کی نماز ادا کی جب آپؐ نے نماز مکمل کر لی اور واپس ہوئے تو آپؐ نے دو آدمیوں کو پایا جو سب سے آخر میں تھے۔ انہوں نے آپؐ کی اقتداء میں نماز ادا نہیں کی تھی۔ آپؐ نے فرمایا' ان کو میرے پاس لاؤ چنانچہ ان کو لایا گیا تو ان کے کندھے کا گوشت کانپ رہا تھا۔ آپؐ نے دریافت کیا؟ تم نے ہمارے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کی؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! ہم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی تھی۔ آپؐ نے فرمایا (امام کے ساتھ) نماز (ادا کرنے) کو نہ چھوڑو۔ جب تم نے اپنے پڑاؤ میں نماز ادا کر لی ہو پھر مسجد میں آؤ جہاں باجماعت (نماز) ادا ہوتی ہے تو (وہاں) ان کے ساتھ بھی نماز ادا کرو' وہ تمہاری نفل نماز ہو گی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۵۳ - (٤) وَعَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ، عَنْ اَبِيْهِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهُ كَانَ فِيْ مَجْلِسٍ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأُذِّنَ بِالصَّلَاةِ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى، وَرَجَعَ، وَمِحْجَنٌ فِيْ مَجْلِسِهِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَا مَنَعَكَ اَنْ تُصَلِّيَ مَعَ النَّاسِ؟ اَلَسْتَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ فَقَالَ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَلٰكِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ اَهْلِيْ . فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِذَا جِئْتَ الْمَسْجِدَ، وَكُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، فَاُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ؛ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ» . رَوَاهُ مَالِكٌ، وَالنَّسَائِيُّ.

تیسری فصل

۱۱۵۳: بُسر بن مِحجنؒ سے روایت ہے وہ اپنے اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ایک مجلس میں تھے چنانچہ نماز کے لیئے اذان ہوئی۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی اور واپس آئے جبکہ مِحجنؒ اپنی جگہ پر تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ آپ نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کیوں نہیں کی؟ کیا آپ مسلمان نہیں ہیں؟ انہوں نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں! لیکن میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو آگاہ کیا کہ جب تم مسجد میں آؤ

اور تم فرض نماز ادا کر چکے ہو اور نماز کی اقامت کہی جائے تو تم لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو اگرچہ تم نماز ادا کر چکے ہو (مالک' نسائی)

١١٥٤ - (٥) **وَعَنْ** رَجُلٍ مِّنْ اَسَدِ بْنِ خُزَيْمَةَ، اَنَّهُ سَاَلَ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيَّ، قَالَ: يُصَلِّيْ اَحَدُنَا فِيْ مَنْزِلِهِ الصَّلَاةَ، ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ، وَتُقَامُ الصَّلَاةُ، فَاُصَلِّيْ مَعَهُمْ، فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئاً مِّنْ ذٰلِكَ . فَقَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ: سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: «فَذٰلِكَ لَهُ سَهْمُ جَمْعٍ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۵۴: اسد بن خُزیمہ (قبیلہ) کے ایک شخص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ اس نے ابو ایُّوب انصاریؓ سے دریافت کیا کہ ہم میں سے ایک شخص اپنے گھر میں فرض نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں وہ مسجد میں جاتا ہے' وہاں (فرض) نماز کی اقامت ہو جاتی ہے' میں ان کے ساتھ مل کر بھی نماز ادا کرلیتا ہوں لیکن اپنے دل میں اس کا وہم پاتا ہوں۔ ابو ایوب (انصاریؓ) نے جواب دیا' ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' اس شخص کو جماعت کا ثواب حاصل ہو گا (مالک' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ایک راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۴۳)

١١٥٥ - (٦) **وَعَنْ** يَزِيْدَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَجَلَسْتُ وَلَمْ اَدْخُلْ مَعَهُمْ فِي الصَّلَاةِ. فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَآنِيْ جَالِساً، فَقَالَ: «اَلَمْ تُسْلِمْ يَا يَزِيْدُ؟» قُلْتُ: بَلٰى، يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ اَسْلَمْتُ. قَالَ: «وَمَا مَنَعَكَ اَنْ تَدْخُلَ مَعَ النَّاسِ فِيْ صَلَاتِهِمْ؟» قَالَ: اِنِّيْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِيْ مَنْزِلِيْ، اَحْسِبُ اَنْ قَدْ صَلَّيْتُمْ. فَقَالَ: «اِذَا جِئْتَ الصَّلَاةَ فَوَجَدْتَ النَّاسَ، فَصَلِّ مَعَهُمْ وَاِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ، تَكُنْ لَّكَ نَافِلَةً ، وَهٰذِهِ مَكْتُوْبَةً». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۵۵: یزید بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں گیا۔ آپؐ نماز ادا کر رہے تھے چنانچہ میں (مسجد کے ایک کونے میں) بیٹھ گیا اور میں ان کے ساتھ نماز میں شامل نہ ہوا جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے مجھے دیکھا کہ میں (الگ) بیٹھا ہوا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا' اے یزید! کیا تو مسلمان نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں' میں مسلمان ہوں۔ آپؐ نے دریافت کیا' تجھے لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرنے سے کس نے منع کیا ہے؟ اس نے جواب دیا' میں اپنے گھر میں نماز ادا کر چکا تھا' میں سمجھتا تھا کہ آپؐ نے نماز ادا کر لی ہوگی۔ آپؐ نے فرمایا' جب تو نماز کے لیے آئے اور لوگوں کو (نماز ادا کرتے ہوئے) پائے تو ان کے ساتھ نماز ادا کر اگرچہ تو نماز ادا کر چکا ہو' وہ تیری نفل نماز ہو گی اور یہ فرض ہو گی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نوح بن مَعْقَعَ راوی مجہول ہے خیال رہے کہ جو شخص فرض نماز اکیلا ادا کرتا ہے پھر باجماعت وہی نماز ادا کرتا ہے تو ظاہر ہے اس کی پہلی نماز فرض اور دوسری نفل ہوگی۔ صحیح روایات پر غور کرنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ اعلم)

۱۱۵٦ ـ (٧) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ فَقَالَ: اِنِّيْ اُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ، ثُمَّ اُدْرِكُ الصَّلاَةَ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ الْإِمَامِ، اَفَاُصَلِّيْ مَعَهُ؟ قَالَ لَهُ: نَعَمْ. قَالَ الرَّجُلُ: اَيَّتَهُمَا اَجْعَلُ صَلاَتِيْ؟ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَذٰلِكَ اِلَيْكَ ؟ اِنَّمَا ذٰلِكَ اِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَجْعَلُ اَيَّتَهُمَا شَآءَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۵٦: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اس سے دریافت کیا کہ میں اپنے گھر میں نماز ادا کرلیتا ہوں بعد ازاں میں مسجد میں امام کے ساتھ نماز پاتا ہوں' کیا میں اس کے ساتھ نماز ادا کروں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کو اثبات میں جواب دیا۔ اس شخص نے دریافت کیا' ان میں سے کس کو فرض بناؤں؟ ابن عمرؓ نے فرمایا' کیا یہ تیرے اختیار میں ہے؟ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے ان دونوں میں سے جس کو چاہے گا (فرض) بنائے گا (مالک)

وضاحت: ابن عمرؓ کے قول سے مرفوع صحیح حدیث کو مقدم سمجھا جائے گا اور پہلی نماز کو فرض سمجھا جائے گا (واللہ اعلم)

۱۱۵۷ ـ (٨) **وَعَنْ** سُلَيْمَانَ مَوْلٰى مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَتَيْنَا ابْنَ عُمَرَ عَلَى الْبَلاَطِ، وَهُمْ يُصَلُّوْنَ. فَقُلْتُ: اَلاَ تُصَلِّيْ مَعَهُمْ؟ فَقَالَ: قَدْ صَلَّيْتُ، وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «لاَ تُصَلُّوْا صَلاَةً فِيْ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ» رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۱۵۷: میمونہ کے غلام سلیمانؒ بیان کرتے ہیں کہ ہم بلاط مقام میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ہاں آئے تو وہاں لوگ نماز ادا کر رہے تھے۔ میں نے ابن عمرؓ سے عرض کیا کہ آپ ان کے ساتھ نماز کیوں ادا نہیں کرتے۔ ابن عمرؓ نے فرمایا' میں نماز ادا کرچکا ہوں اور میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا' دن میں ایک نماز دو بار ادا نہ کرو (احمد' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: ابن عمرؓ پہلے باجماعت نماز ادا کرچکے تھے' اس لیئے انہوں نے دوسری جماعت کے ساتھ نماز ادا نہیں کی۔ اگر انہوں نے پہلے اکیلے نماز ادا کی ہوتی تو پھر انہیں جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا تھی (واللہ اعلم)

۱۱۵۸ ـ (٩) **وَعَنْ** نَافِعٍ، قَالَ: اِنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى الْمَغْرِبَ اَوِ الصُّبْحَ، ثُمَّ اَدْرَكَهُمَا مَعَ الْإِمَامِ؛ فَلاَ يَعُدْ لَهُمَا. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۱۵۸: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے کہ جس شخص نے مغرب یا صبح کی نماز ادا کی بعد ازاں اس نے ان دونوں نمازوں کو (باجماعت) امام کی ساتھ پایا تو وہ ان کو دوبارہ ادا نہ کرے (مالک)

وضاحت: ابنِ عمرؓ کا اپنا قول ہے' مرفوع حدیث نہیں ہے جب کہ مرفوع احادیث میں عام حکم ہے کہ سب نمازیں لوٹائی جاسکتی ہیں صبح یا مغرب کے استثناء کا کچھ معنیٰ نہیں ہے (واللہ اعلم)

(۳۰) بَابُ السُّنَنِ وَفَضَائِلِهَا

(سُنّت نمازیں اور ان کے فضائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۵۹ - (۱) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ؛ بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ: اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُّصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعاً غَيْرَ فَرِيْضَةٍ ؛ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتاً فِي الْجَنَّةِ - اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ -».

پہلی فصل

۱۱۵۹: اُمِّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے دن رات میں بارہ رکعت نماز نفل ادا کیں تو اس کے لیئے جنّت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ ظہر سے پہلے چار رکعت' ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد دو رکعت اور عشاء کے بعد دو رکعت اور فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت (ترمذی) اور مسلم کی روایت میں ہے اُمِّ حبیبہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' جو بھی مسلمان مخض اللہ (کی رضا) کے لیئے روزانہ بارہ رکعت نفل علاوہ فرائض کے ادا کرتا ہے تو اللہ اس کے لئے جنّت میں گھر تعمیر فرماتے ہیں یا اس کے لیئے جنّت میں گھر تعمیر ہو جاتا ہے۔

۱۱۶۰ - (۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِيْ بَيْتِهٖ، قَالَ: وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں ظہر سے پہلے دو رکعت اور ظہر کے بعد دو رکعت اور مغرب کے بعد گھر میں دو رکعت اور عشاء کے بعد گھر میں دو رکعت ادا کیں۔ ابنِ عمرؓ کہتے ہیں' مجھے حفصہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے طلوع ہونے پر ہلکی سی دو رکعت ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

١١٦١ - (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ. فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۱: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے بعد (مسجد میں) کوئی نماز نہیں پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ (گھر) لوٹ جاتے۔ پھر گھر میں دو رکعت ادا کیا کرتے تھے۔ (بخاری' مسلم)

١١٦٢ -(٤) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنْ صَلَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَطَوُّعِهٖ. فَقَالَتْ: كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعاً، ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ. ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْمَغْرِبَ، ثُمَّ يَدْخُلُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ الْعِشَآءَ، وَيَدْخُلُ بَيْتِيْ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ، وَكَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكْعَاتٍ فِيْهِنَّ الْوِتْرَ، وَكَانَ يُصَلِّيْ لَيْلاً طَوِيْلاً قَائِماً، وَلَيْلاً طَوِيْلاً قَاعِداً، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَكَانَ إِذَا قَرَأَ قَاعِدًا رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَاعِدٌ، وَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ: ثُمَّ يَخْرُجُ فَيُصَلِّيْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ.

۱۱۶۲: عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفل نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا' آپؐ میرے گھر میں ظہر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے' پھر باہر آتے اور لوگوں کو نماز پڑھاتے' پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت ادا کرتے اور آپؐ مغرب کی نماز پڑھاتے پھر (گھر میں) داخل ہوتے اور دو رکعت نماز ادا کرتے۔ پھر لوگوں کو عشاء کی نماز پڑھاتے اور پھر گھر میں آکر دو رکعت نماز ادا کرتے اور رات کو نو رکعت ادا کرتے' ان میں وتر ہوتے اور آپؐ رات کو لمبا عرصہ کھڑے ہو کر نوافل ادا کرتے اور لمبا عرصہ بیٹھ کر ادا کرتے اور جب کھڑے ہو کر قرأت فرماتے تو رکوع اور سجدہ کھڑے ہونے کی حالت میں کرتے اور جب بیٹھ کر قرأت فرماتے تو بیٹھ کر رکوع اور سجدہ کرتے اور جب صبح صادق طلوع ہوتی تو پھر دو رکعت ادا کرتے (مسلم) اور ابوداؤد میں اضافہ ہے پھر آپؐ باہر آتے اور لوگوں کو صبح کی نماز پڑھاتے۔

١١٦٣ - (٥) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيْءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُدًا مِّنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعت (سنتوں) سے زیادہ کسی اور (نفل) نماز کا اتنا اہتمام نہیں کرتے تھے (بخاری، مسلم)

١١٦٤ - (٦) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۶۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، صبح کی دو رکعت (سنتیں) دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سے بہتر ہے (مسلم)

١١٦٥ - (٧) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ، صَلُّوْا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ» ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: «لِمَنْ شَآءَ» كَرَاهِيَةَ اَنْ يَّتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۶۵: عبداللہ بن مُغفّل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو۔ مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت ادا کرو تیسری بار میں فرمایا "جو شخص چاہے" ۔ اس بات کو مکروہ جانتے ہوئے کہ کہیں لوگ اس کو سُنّت کی شکل نہ دے دیں (بخاری، مسلم)۔

وضاحت: سورج غروب ہونے کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

١١٦٦ - (٨) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

وَفِيْ اُخْرٰى لَهٗ، قَالَ: «اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا اَرْبَعًا» .

۱۱۶۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص تم میں سے جمعہ (کی نماز) کے بعد سنتیں ادا کرنا چاہے تو وہ چار رکعت ادا کرے (مسلم) اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ (کی نماز) ادا کرے تو وہ اس کے بعد چار رکعت سُنّت ادا کرے۔

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١١٦٧ - (٩) **وَعَنْ** اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَنْ

حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكْعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَاَرْبَعٍ بَعْدَها؛ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

دوسری فصل

۱۱۶۷: اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپؐ فرما رہے تھے کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے چار رکعت اور ظہر کے بعد چار رکعت پر محافظت کی۔ اللہ اس کو دوزخ پر حرام فرمائے گا (احمد' ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۱۱۶۸ -(۱۰) وَعَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ لَيْسَ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ، تُفْتَحُ لَهُنَّ أَبْوَابُ السَّمَآءِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۱۶۸: ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ظہر (کی نماز) سے پہلے چار رکعت ہیں جن میں سلام نہیں ہے' ان (چار رکعت کو پڑھنے والوں) کے لیے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں (ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبیدہ کوفی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۲۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۵۴۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۷)

۱۱۶۹ -(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ أَرْبَعاً بَعْدَ أَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ، وَقَالَ: «إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَآءِ، فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۶۹: عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زوالِ آفتاب کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعت (نفل) ادا کرتے اور آپؐ نے فرمایا' یہ ایسا وقت ہے جس میں آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں' میں محبوب جانتا ہوں کہ اس وقت میں میرا صالح عمل (اللہ کے سامنے) بلند ہو (ترمذی)

۱۱۷۰ -(۱۲) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعاً». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ [وَأَبُوْ دَاوُدَ]

۱۱۷۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اس شخص پر اللہ رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت (سنتیں) ادا کیں (احمد' ترمذی)

١١٧١ - (١٣) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ، يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَآئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے چار رکعت ادا کرتے اور آپؐ ان کے درمیان میں سلام پھیرتے (یعنی) مقرب فرشتوں اور ان کے متبعین مسلمانوں اور مومنوں پر سلام کہتے (ترمذی)

١١٧٢ - (١٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۷۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عصر سے پہلے دو رکعت (سنت) ادا کرتے تھے (ابوداؤد)

١١٧٣ - (١٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكْعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ؛ عُدِلْنَ لَهُ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُمَرَ بْنِ أَبِيْ خَثْعَمٍ، وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيْلَ يَقُوْلُ: هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَضَعَّفَهُ جِدًّا.

۱۱۷۳: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مغرب کے بعد چھ رکعت ادا کیں' ان کے درمیان غلط کلمہ زبان پر نہیں لایا تو وہ اس کے لیئے بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے' ہم اس حدیث کو صرف عمر بن ابی خثعم کے واسطے سے جانتے ہیں اور میں نے محمد بن اسمٰعیل (بخاریؒ) سے سنا' انہوں نے اس راوی کو منکرُ الحدیث قرار دیا ہے اور غایت درجہ ضعیف کہا ہے۔

١١٧٤ - (١٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے مغرب کے بعد بیس رکعت ادا کیں تو اللہ تعالیٰ اس کا گھر جنت میں تعمیر فرمائے گا (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یعقوب بن ولید مدنی راوی کذّاب ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد ۱ صفحہ ۱۹۷' الجرح و التعدیل جلد ۹ صفحہ ۲۰۳' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۳۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۶۸)

۱۱۷۵ - (۱۷) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَيَّ، إِلاَّ صَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۷۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی عشاء کی نماز کے بعد میرے ہاں آئے تو آپؐ نے چار یا چھ رکعت نفل ادا کئے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مقاتل بن بشیر عجلی راوی غیر معروف ہے (الجرح و التعدیل جلد۸ صفحہ ۱۶۲۰، میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۱۷۴، تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۸)

۱۱۷۶ - (۱۸) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: ﴿إِدْبَارَ النُّجُوْمِ﴾ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ، وَ﴿إِدْبَارَ السُّجُوْدِ﴾ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۱۷۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ستاروں کے غروب ہونے کے بعد (سے مراد) فجر (کی نماز) سے پہلے کی دو رکعت (سنتیں) ہیں اور سجدوں کے بعد (سے مراد) مغرب (کی نماز) کی دو رکعت (سنتیں) ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رُشدین بن کریب راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۳ صفحہ ۱۱۴۴، الجرح و التعدیل جلد۲ صفحہ ۵۱، تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۲۵۱، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۳۶۹)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۱۷۷ - (۱۹) **عَنْ** عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَرْبَعُ [رَكَعَاتٍ] قَبْلَ الظُّهْرِ، بَعْدَ الزَّوَالِ، تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ فِيْ صَلَاةِ السَّحَرِ. وَمَا مِنْ شَيْءٍ إِلاَّ وَهُوَ يُسَبِّحُ اللهَ تِلْكَ السَّاعَةَ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّداً لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ﴾. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

تیسری فصل

۱۱۷۷: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ظہر سے پہلے زوال کے بعد چار رکعت سنتیں تہجد کی چار رکعت نماز کے برابر شمار ہوتی ہیں اور اس وقت تو ہر چیز اللہ کی تسبیح میں محو ہوتی ہے بعد ازاں آپؐ نے تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) جن کے سائے دائیں سے (بائیں کو) اور بائیں سے (دائیں کو) لوٹتے رہتے ہیں، اللہ کے آگے عاجز ہو کر سجدے میں پڑے رہتے ہیں (ترمذی، بیہقی شُعَبِ الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن عاصم اور اس کے استاد یحیٰی البکاء راوی ضعیف ہیں۔
(میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۳۵ مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۶۹)

۱۱۷۸ - (۲۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا تَرَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدِيْ قَطُّ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ، قَالَتْ: وَالَّذِيْ ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ اللهَ.

۱۱۷۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاں کبھی بھی عصر کے بعد دو رکعت سنّت نہیں چھوڑیں (بخاری، مسلم)
اور بخاری کی روایت میں ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو فوت کر لیا، آپؐ نے ان دو رکعت کو نہیں چھوڑا یہاں تک کہ آپؐ اللہ سے جا ملے۔

وضاحت: ظہر کی نماز کے بعد کی دو رکعت کسی مشغولیت کی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد قضا ادا کیں بعد ازاں آپؐ نے ان پر مداومت کی۔ اس لیئے کہ آپؐ جب ایک بار کسی عمل کو جاری رکھتے تو اس پر مداومت کرتے اور جن صحابہ کرامؓ نے ان دو رکعت کی نفی کی ہے، انہوں نے اپنے علم کی بنا پر نفی کی ہے جب کہ اصولی لحاظ سی مثبت مقدم ہوتا ہے اور پھر آپ مسجد میں یہ دو رکعت ادا نہیں کرتے تھے (واللہ اعلم)

۱۱۷۹ - (۲۱) **وَعَنِ** الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ. فَقَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ الْأَيْدِيَ عَلٰى صَلَاةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ. وَكُنَّا نُصَلِّيْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ. فَقُلْتُ لَهُ: أَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْهِمَا؟ قَالَ: كَانَ يَرَانَا نُصَلِّيْهِمَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۷۹: مختار بن فُلفُل سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عصر کے بعد نوافل کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ عصر کے بعد (نفل) نماز پڑھنے پر ہاتھوں پر مارتے تھے اور ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں مغرب کی نماز سے قبل اور سورج غروب ہونے کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، آپؐ ہمیں دیکھتے تھے ہم دو رکعت پڑھتے تھے آپؐ نے نہ ہمیں پڑھنے کا حکم دیا اور نہ منع کیا (مسلم)

۱۱۸۰ - (۲۲) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ، فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ لِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ، اِبْتَدَرُوا السَّوَارِيَ ، فَرَكَعُوْا رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى إِنَّ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ لَيَدْخُلُ

الْمَسْجِدَ، فَيَحْسَبُ أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُّصَلِّيْهِمَا . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۰: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں تھے پس جب مؤذن مغرب کی نماز کی اذان کہتا تو حاضرین ستونوں کی سامنے (کھڑے ہونے میں) جلدی کرتے اور دو رکعت نفل ادا کرتے یہاں تک کہ اجنبی انسان مسجد میں داخل ہوتا۔ وہ خیال کرتا کہ (فرض) نماز پڑھی جا چکی ہے اس لیئے کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرامؓ دو رکعت ادا کرتے تھے۔ (مسلم)

۱۱۸۱ - (۲۳) وَعَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَتَيْتُ عُقْبَةَ الْجُهَنِيَّ، فَقُلْتُ: أَلَا أُعَجِّبُكَ مِنْ أَبِيْ تَمِيْمٍ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ؟! فَقَالَ عُقْبَةُ: إِنَّا كُنَّا نَفْعَلُهُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. قُلْتُ: «فَمَا يَمْنَعُكَ الْآنَ؟ قَالَ: الشُّغْلُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۸۱: مرثد بن عبداللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عقبہ جہنی کے پاس گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تجھے حیرت انگیز بات سے مطلع کرتا ہوں کہ ابو تمیم مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت (نفل) ادا کرتا ہے۔ عقبہؓ نے بیان کیا کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں دو رکعت (نفل) پڑھا کرتے تھے۔ میں نے کہا' اب تجھے کیا رکاوٹ ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ مشغولیت (رکاوٹ ہے) (بخاری)

۱۱۸۲ - (۲٤) وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتٰى مَسْجِدَ بَنِيْ عَبْدِ الْأَشْهَلِ، فَصَلّٰى فِيْهِ الْمَغْرِبَ، فَلَمَّا قَضَوْا صَلَاتَهُمْ رَآهُمْ يُسَبِّحُوْنَ بَعْدَهَا، فَقَالَ: «هٰذِهِ صَلَاةُ الْبُيُوْتِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، وَالنَّسَائِيِّ: قَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلَاةِ فِي الْبُيُوْتِ»

۱۱۸۲: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بنو عبدُالاشہل (قبیلہ) کی مسجد میں تشریف لائے۔ آپؐ نے مسجد میں مغرب کی نماز ادا کی جب انہوں نے نماز کی تکمیل کر لی تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ نماز کے بعد نفل ادا کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' یہ گھر کی نماز ہے (ابوداؤد) ترمذی اور نسائی کی روایت میں ہے کہ کچھ لوگ کھڑے ہوئے (اور) نفل ادا کرنے لگے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم یہ نماز گھر میں ادا کیا کرو۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن کعب بن عُجرہ راوی مجہولُ الحال ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۱۹۱' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۳۷۰)

۱۱۸۳ - (۲۵) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيْلُ الْقِرَاءَةَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، حَتّٰى يَتَفَرَّقَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۱۸۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب (کی نماز) کے بعد کی دو رکعتوں میں اتنی لمبی قرأت فرماتے تھے کہ مسجد میں موجود لوگ ادھر ادھر باہر چلے جاتے تھے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جعفر بن ابی المغیرہ راوی قوی نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۴۱۷' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸٤ - (۲٦) **وَعَنْ** مَكْحُولٍ، يَبْلُغُ بِهِ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، قَالَ: «مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ - وَفِيْ رِوَايَةٍ -: أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ؛ رُفِعَتْ صَلَاتُهُ فِيْ عِلِّيِّيْنَ». مُرْسَلًا.

۱۱۸۴: مکحولؒ تابعی' حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچاتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص مغرب کی نماز کے بعد کلام کرنے سے پہلے دو رکعت اور ایک روایت میں ہے کہ چار رکعت ادا کرتا ہے' اس کی نماز علیین میں بلند کی جاتی ہے (مرسل)

وضاحت: محمد بن نصر مروزی نے اس حدیث کو قیامُ اللّیل میں ذکر کیا ہے' اس کی سند میں ابو صالح کاتب اللیث راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۳۷۱)

۱۱۸٥ - (۲۷) **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، نَحْوَهُ، وَزَادَ: فَكَانَ يَقُوْلُ: «عَجِّلُوْا الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ، فَإِنَّهُمَا تُرْفَعَانِ مَعَ الْمَكْتُوْبَةِ». رَوَاهُمَا رَزِيْنٌ، وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ الزِّيَادَةَ عَنْهُ نَحْوَهَا فِيْ: «شُعَبِ الْإِيْمَانِ».

۱۱۸۵: حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے مکحولؒ کی مثل روایت ہے اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں کہ آپؐ نے فرمایا' مغرب (کی نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) جلدی ادا کرو۔ یہ رکعتیں فرض نماز کے ساتھ بلند کی جاتی ہیں۔ ان دونوں حدیثوں کو رزینؒ نے بیان کیا اور بیہقیؒ نے انؓ سے اس روایت کی مثل زیادہ الفاظ کو "شُعَبُ الایمان" میں بیان کیا ہے۔

۱۱۸٦ - (۲۸) **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ. فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُوْرَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتّٰى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَمَرَنَا بِذٰلِكَ أَنْ لَّا نُوْصِلَ بِصَلَاةٍ حَتّٰى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸٦: عمرو بن عطاءؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نافع بن جُبیر نے اس کو سائبؓ کی جانب بھیجا۔ وہ ان سے ایک بات کے بارے میں دریافت کر رہے تھے' ان کی اس بات کو معاویہؓ نے ان کی نماز میں دیکھا تھا۔

انہوں نے اثبات میں جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ میں نے ان کی معیّت میں جمعہ کی نماز (حکام کے لیئے) مخصوص جگہ میں ادا کی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر کھڑا ہو گیا اور میں نے سنتیں ادا کیں تو جب معاویہؓ (اپنے گھر) گئے تو انہوں نے میری جانب پیغام بھیجا اور کہا کہ دوبارہ ایسا نہ کرنا جب تم جمعہ کی نماز ادا کر چکو تو اس کے ساتھ نفل نماز نہ ملانا جب تک کہ کلام نہ کر لو یا مسجد سے باہر نہ چلے جاؤ۔ اس لیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی حکم دیا ہے کہ ہم (فرض) نماز کے ساتھ نفل نماز نہ ملائیں جب تک کہ ہم کلام نہ کریں یا (مسجد سے) باہر نہ چلے جائیں (مسلم)

وضاحت: مسجد میں نوافل وغیرہ ادا کرنے کے لیئے جگہ تبدیل کر لی جائے جبکہ گھر میں نوافل ادا کرنا مستحب ہے (واللہ اعلم)

۱۱۸۷ - (۲۹) **وَعَنْ** عَطَاءٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ بِمَكَّةَ تَقَدَّمَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ أَرْبَعاً . وَإِذَا كَانَ بِالْمَدِينَةِ صَلَّى الْجُمُعَةَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِي الْمَسْجِدِ. فَقِيلَ لَهُ . فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَفْعَلُهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ صَلَّى بَعْدَ ذٰلِكَ أَرْبَعًا

۱۱۸۷: عطاءؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ مکرمہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو (ذرا) آگے ہو کر دو رکعت ادا کرتے۔ بعد ازاں اور آگے ہو کر چار رکعت ادا کرتے اور جب مدینہ میں جمعہ کی نماز ادا کرتے تو گھر واپس آ کر دو رکعت ادا کرتے' مسجد میں ادا نہ کرتے۔ چنانچہ ان سے دریافت کیا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے (ابوداؤد)

اور ترمذی کی روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا وہ جمعہ کے بعد دو رکعت ادا کرتے پھر چار رکعت ادا کرتے۔

(۳۱) بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

(رات کے نوافل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۱۸۸ - (۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ، وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ، فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذٰلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ. فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ، قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّىٰ يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ ، فَيَخْرُجُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۱۸۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز سے فراغت کے بعد صبح کی نماز تک گیارہ رکعت ادا کرتے۔ ہر رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور ایک وتر ادا کرتے اور سجدہ اس قدر کرتے جس قدر تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات تلاوت کرتا ہے اور جب مؤذن فجر کی نماز کی اذان سے خاموش ہوتا اور صبح صادق نمایاں ہو جاتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعت ادا کرتے۔ بعد ازاں دائیں جانب لیٹ جاتے یہاں تک کہ مؤذن تکبیر کے لیئے آپؐ کے ہاں آتا تو آپؐ (گھر سے) باہر تشریف لاتے (بخاری، مسلم)

۱۱۸۹ - (۲) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي؛ وَإِلَّا اضْطَجَعَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۸۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں ادا کرتے تو اگر میں بیدار ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے وگرنہ لیٹ جاتے (مسلم)

۱۱۹۰ - (۳) وَعَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. اضْطَجَعَ عَلَىٰ شِقِّهِ الْأَيْمَنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی دو رکعت

(سنت) ادا کرتے تو اپنی دائیں کروٹ لیٹ جاتے (بخاری، مسلم)

١١٩١ - (٤) **وَعَنْهَا،** قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، مِنْهَا الْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات میں تیرہ رکعت نفل پڑھتے تھے۔ ان میں ایک رکعت وتر اور دو رکعت فجر کی سنتیں ہوتی تھیں (مسلم)

١١٩٢ - (٥) **وَعَنْ** مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِاللَّيْلِ. فَقَالَتْ: سَبْعٌ، وَتِسْعٌ، وَإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً ، سِوَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۱۹۲: مسروقؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نفل نماز کے بارے میں دریافت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ فجر کی دو رکعت سنتوں کے علاوہ سات، نو یا گیارہ رکعت تھیں (بخاری)

١١٩٣ - (٦) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ لِيُصَلِّيَ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو نوافل ادا کرنے کے لیئے کھڑے ہوتے تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں کے ساتھ کرتے (مسلم)

١١٩٤ - (٧) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلْيَفْتَتِحِ الصَّلَاةَ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب تم میں سے کوئی شخص رات کو نوافل کے لیئے کھڑا ہو تو نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعتوں سے کرے (مسلم)

١١٩٥ - (٨) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً، وَالنَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا، فَتَحَدَّثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَ أَهْلِهِ سَاعَةً، ثُمَّ رَقَدَ، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَآءِ فَقَرَأَ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ﴾ حَتّٰى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الْقِرْبَةِ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ، ثُمَّ صَبَّ فِي الْجَفْنَةِ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا حَسَنًا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ ، لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ ، فَقَامَ فَصَلّٰى، فَقُمْتُ وَتَوَضَّأْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ

يَمِينِهِ، فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ، فَصَلَّى، وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَكَانَ فِي دُعَائِهِ: «اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَّفِي بَصَرِي نُورًا، وَّفِي سَمْعِي نُورًا، وَّعَنْ يَّمِينِي نُورًا، وَّعَنْ يَّسَارِي نُورًا، وَفَوْقِي نُورًا، وَّتَحْتِي نُورًا، وَّأَمَامِي نُورًا وَّخَلْفِي نُورًا، وَّاجْعَلْ لِّي نُورًا» - وَزَادَ بَعْضُهُمْ -: «وَفِي لِسَانِي نُورًا» - وَّذَكَرَ -: «وَعَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعْرِي وَبَشَرِي». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. - وَفِي رِوَايَةٍ لَّهُمَا -: «وَاجْعَلْ فِي نَفْسِي نُورًا، وَّأَعْظِمْ لِي نُورًا». وَفِي أُخْرَى لِمُسْلِمٍ: «اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِي نُورًا».

۱۱۹۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات اپنی خالہ میمونہؓ کے ہاں گزاری جبکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ہاں تھے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وقت اپنے گھر والوں کے ساتھ باتیں کیں بعد ازاں آپؐ لیٹ گئے جب رات کا آخری تیسرا حصّہ یا اس کا کچھ حصّہ تھا تو آپؐ (اٹھ کر) بیٹھ گئے۔ آپؐ نے آسمان کی جانب نظر اٹھائی اور آپؐ نے یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "بے شک آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے اور رات دن کے آنے جانے میں عقل و بصیرت والوں کی لیئے نشانیاں ہیں۔" اور اختتام سورت تک آیات تلاوت کیں بعد ازاں آپؐ ایک مشکیزے کی جانب کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے (اس کے منہ سے) دھاگہ کھولا اور آپ نے ٹب میں پانی ڈالا اور آپؐ نے درمیانے انداز کا وضو کیا۔ آپؐ نے زیادہ پانی بھی استعمال نہ کیا اور وضو بھی اچھی طرح کیا۔ پھر آپؐ نماز کے لیئے کھڑے ہوئے تو میں بھی کھڑا ہوا اور وضو کر کے آپؐ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپؐ نے مجھے میرے کان سے پکڑا اور مجھے پھیر کر دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ آپؐ کی نفل نماز تیرہ رکعت مکمل ہو گئیں تو آپؐ لیٹ گئے۔ آپؐ سو گئے حتی کہ آپؐ خراٹے لینے لگے (اور آپؐ نیند کی حالت میں خراٹے لیتے تھے) چنانچہ (جب) بلالؓ نے آپؐ کو (فرض) نماز کی اطلاع دی تو آپؐ نے نماز کی امامت فرمائی۔ آپؐ نے وضو نہ کیا اور آپؐ نے دعا فرمائی (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میرے دل کو روشن کر اور میری آنکھوں کو روشنی عطا کر اور میرے کانوں میں روشنی ڈال اور میرے دائیں نور کر اور میرے بائیں نور کر اور میرے اوپر اور میرے نیچے اور میرے آگے اور میرے پیچھے روشنی فرما اور مجھے روشنی عطا کر اور ان کے بعض (رواۃ) نے زیادہ کیا ہے اور میری زبان کو روشنی عطا کر اور (حدیث کے) بعض رواۃ نے ذکر کیا ہے کہ "میرے اعصاب' میرے گوشت' میرے خون' میرے بالوں اور میرے بدن میں روشنی فرما۔" (بخاری' مسلم) اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے "اور میری جان میں نور ڈال دے اور نور کو میرے لیئے بڑا کر دے۔" اور مسلم کی ایک روایت میں ہے "اے اللہ! مجھے نور عطا کر۔"

۱۱۹۶ - (۹) **وَعَنْهُ**، أَنَّهُ رَقَدَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ، فَتَسَوَّكَ، وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ: ﴿إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ..﴾ حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ أَطَالَ فِيهِمَا الْقِيَامَ وَالرُّكُوعَ، وَالسُّجُودَ، ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ، ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَكَعَاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يَسْتَاكُ وَيَتَوَضَّأُ وَيَقْرَأُ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ، ثُمَّ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۱۹۶ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں سویا ہوا تھا کہ آپؐ نیند سے بیدار ہوئے آپ نے مسواک کی اور وضو کیا اور آپؐ تلاوت فرما رہے تھے (جس کا ترجمہ ہے) "آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے میں ......" یہاں تک کہ آپؐ نے سورت ختم کر دی بعد ازاں آپ نے کھڑے ہو کر دو رکعت (نماز) ادا کیں۔ ان میں قیام' رکوع اور سجود لمبا کیا بعد ازاں آپ سو گئے یہاں تک کہ آپؐ خراٹے لینے لگے چنانچہ آپؐ نے تین بار میں چھ رکعات نفل ادا کئے۔ آپؐ ہر دفعہ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور یہ (مذکورہ) آیات تلاوت فرماتے بعد ازاں آپؐ نے تین رکعت وتر ادا کئے (مسلم)

۱۱۹۷ - (۱۰) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ قَالَ: لَأَرْمُقَنَّ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اللَّيْلَةَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ طَوِيْلَتَيْنِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا، ثُمَّ أَوْتَرَ، فَذٰلِكَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

قَوْلُهُ: ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُوْنَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، هٰكَذَا فِيْ «صَحِيْحِ مُسْلِمٍ»، وَأَفْرَدَهُ مِنْ كِتَابِ «الْحُمَيْدِيِّ»، وَ«مُوَطَّأِ مَالِكٍ» وَ«سُنَنِ أَبِيْ دَاوُدَ» وَ«جَامِعِ الْأُصُوْلِ».

۱۱۹۷ زید بن خالد جُہَنِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (میں نے تہیّہ کیا) کہ میں آج رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز ملاحظہ کروں گا چنانچہ آپؐ نے دو ہلکی رکعت ادا کیں بعد ازاں دو بہت ہی لمبی رکعت ادا کیں بعد ازاں دو رکعت ادا کیں جو پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعت ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعت ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں جو ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں پھر آپؐ نے وتر ادا کیا۔ اس طرح آپؐ کی تیرہ رکعات ہوئی (مسلم)

زیدؓ کا یہ قول کہ پھر آپ نے دو رکعتیں ادا کیں اور وہ ان پہلی دو رکعتوں سے (طوالت میں) کم تھیں چار بار بیان کیا ہے۔ اسی طرح "صحیح مسلم" اور حُمیدی کی کتاب "افراد مسلم" اور "مؤطا امام مالک" اور "سُنن ابوداؤد" اور "جامعُ الاصول" میں ہے۔

۱۱۹۸ - (۱۱) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلَاتِهِ جَالِسًا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک بھاری ہو گیا تو آپؐ اکثر بیٹھ کر نماز ادا کرتے تھے (بخاری، مسلم)

۱۱۹۹ - (۱۲) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِیْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، فَذَكَرَ عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنْ أَوَّلِ الْمُفَصَّلِ، عَلٰى تَأْلِيْفِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ سُوْرَتَيْنِ فِیْ رَكْعَةٍ آخِرُهُنَّ (حٰمٓ الدُّخَانِ) وَ(عَمَّ يَتَسَآءَلُوْنَ). مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۱۹۹: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ان مساوی آیات والی سورتوں کو پہچانتا ہوں جن کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھا کرتے تھے چنانچہ (راوی نے) ابن مسعودؓ کی تالیف کے لحاظ سے شروع مفصّل کی بیس سورتوں کا ذکر کیا۔ آپؐ ایک رکعت میں دو سورتیں ملاتے تھے۔ آخری سورتیں حٰمٓ الدُّخَان اور عَمَّ يَتَسَآءَلُوْن تھیں (بخاری، مسلم)

وضاحت: مفصل کی بیس سورتیں یہ ہیں اَلرَّحْمٰن، اَلنَّجْم ایک رکعت میں اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ اور اَلْحَآقَّة ایک رکعت میں۔ وَالطُّوْر اور الذَّارِيَات ایک رکعت میں۔ اِذَا وَقَعَتْ اور نٓون ایک رکعت میں۔ سَاَلَ سَائِل اور وَالنّٰزِعَات ایک رکعت میں۔ وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْن اور عَبَس ایک رکعت میں۔ مُدَّثِّر اور مُزَّمِّل ایک رکعت میں۔ هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَان اور لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ایک رکعت میں۔ عَمَّ يَتَسَآءَلُوْن اور وَالْمُرْسَلَات ایک رکعت میں الدُّخَان اور اِذَا الشَّمْسُ ایک رکعت میں (ابوداؤد) یہ عبداللہ بن مسعود کی ترتیب ہے۔ معلوم ہوا کہ عبداللہؓ بن مسعود کے مصحف کی ترتیب یوں ہے۔ پہلی سورت فَاتِحَہ پھر بَقَرَہ پھر اَلنِّسَآء اور پھر آلِ عِمْرَان الخ یہ ترتیب نزولی نہیں ہے جبکہ علی رضی اللہ عنہ کے مصحف کی ترتیب نزولی ہے۔ اس میں پہلی سورت اِقْرَأْ ہے نیز مصحف علی میں پہلے مکی سورتیں ہیں اور پھر مدنی سورتیں ہیں۔ خیال رہے کہ مصحف عثمان کی ترتیب تو قیفی ہے (مرعات جلد۲۔۳ صفحہ ۲۲۶)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۲۰۰ - (۱۳) **عَنْ** حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِیَّ ﷺ يُصَلِّیْ مِنَ اللَّيْلِ، وَكَانَ يَقُوْلُ: «اَللّٰهُ أَكْبَرُ» ثَلَاثاً «ذُو الْمَلَكُوْتِ وَالْجَبَرُوْتِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْعَظَمَةِ»، ثُمَّ اسْتَفْتَحَ فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ. ثُمَّ رَكَعَ، فَكَانَ رُكُوْعُهُ نَحْواً مِّنْ قِيَامِهٖ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ رُكُوْعِهٖ: «سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ»، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْواً مِّنْ رُكُوْعِهٖ، يَقُوْلُ: «لِرَبِّیَ الْحَمْدُ». ثُمَّ سَجَدَ، فَكَانَ سُجُوْدُهُ نَحْواً مِّنْ قِيَامِهٖ، فَكَانَ يَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِهٖ: «سُبْحَانَ رَبِّیَ الْأَعْلٰى». ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُوْدِ، وَكَانَ يَقْعُدُ فِيْمَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْواً مِّنْ سُجُوْدِهٖ، وَكَانَ يَقُوْلُ:

«رَبِّ اغْفِرْ لِيْ، رَبِّ اغْفِرْ لِيْ». فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَرَأَ فِيْهِنَّ (الْبَقَرَةَ) وَ (آلَ عِمْرَانَ) وَ(النِّسَآءَ) وَ(الْمَائِدَةَ) أَوِ (الْأَنْعَامَ)، شَكَّ شُعْبَةُ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۰۰: حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ رات کو نوافل ادا کرتے اور آپؐ تین بار اللہ اکبر کہتے (اور دعا فرماتے) (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ بادشاہت والے! غلبہ والے! کبریائی اور عظمت والے!" بعد ازاں دعائے استفتاح یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھتے بعد ازاں آپ نے سورۂ بقرہ تلاوت کی پھر رکوع کیا چنانچہ آپ کا رکوع قیام کے برابر تھا اور رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ دہراتے رہے پھر آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کا قیام رکوع کے برابر تھا اس میں رَبِّيَ الْحَمْدُ (کے کلمات) دہراتے رہے پھر آپ نے سجدہ کیا چنانچہ آپ کا سجدہ آپ کے قیام کے برابر تھا اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى دہراتے رہے پھر آپ نے سجدے سے سر اٹھایا اور دو سجدوں کے درمیان سجدہ کے برابر بیٹھے رہے اور رَبِّ اغْفِرْلِيْ (کے کلمات) دہراتے رہے چنانچہ آپ نے چار رکعات نفل ادا کئے ان میں سورت بقرہ' آلِ عمران' النساء' المائدہ یا الانعام تلاوت کیں (شعبہؒ راوی نے شک کیا ہے) (ابوداؤد)

۱۲۰۱ - (۱٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۲۰۱: عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دس آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام غافلوں میں نہیں لکھا جائے گا اور جس نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا اس کا نام ان لوگوں میں لکھا جائے گا جو خیر و برکت کے خزانوں کو سمیٹنے والے ہیں (ابوداؤد)

۱۲۰۲ - (۱۵) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ يَرْفَعُ طَوْرًا وَ يَخْفِضُ طَوْرًا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۲۰۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کے قیام میں کبھی اونچی آواز سے اور کبھی پست آواز سے قرأت فرماتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۰۳ - (۱٦) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى قَدْرِ مَا يَسْمَعُهُ مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۲۰۳: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت رات (کے قیام) میں اتنی آواز کے ساتھ ہوتی کہ صحن میں موجود لوگ سنتے جب کہ آپؐ گھر میں ہوتے تھے (ابوداؤد)

۱۲۰٤ - (۱۷) وَعَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فَإِذَا هُوَ بِأَبِي بَكْرٍ يُصَلِّي يَخْفِضُ مِنْ صَوْتِهِ، وَمَرَّ بِعُمَرَ وَهُوَ يُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَهُ، قَالَ: فَلَمَّا اجْتَمَعَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي تَخْفِضُ صَوْتَكَ». قَالَ: قَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَقَالَ لِعُمَرَ: «مَرَرْتُ بِكَ وَأَنْتَ تُصَلِّي رَافِعاً صَوْتَكَ». فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أُوْقِظُ الْوَسْنَانَ، وَأَطْرُدُ الشَّيْطَانَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَا أَبَا بَكْرٍ! ارْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً»، وَقَالَ لِعُمَرَ: «اخْفِضْ مِنْ صَوْتِكَ شَيْئاً». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ.

۱۲۰٤: ابوقتادہؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھر سے باہر تشریف لائے تو ابوبکر صدّیق رضی اللہ عنہ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے' ان کی آواز پست تھی اور آپؐ عمرؓ کے پاس سے گزرے تو وہ اونچی آواز کے ساتھ (نفل) نماز ادا کر رہے تھے۔ ابوقتادہؓ نے بیان کیا کہ جب وہ دونوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اکٹھے ہوئے تو آپؐ نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! میں آپ کے پاس سے گزرا تو آپ نفل ادا کرتے ہوئے پست آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں اس ذات کو سنا رہا تھا جس سے میں سرگوشی کر رہا تھا اور آپؐ نے عمرؓ سے کہا' میں آپ کے قریب سے گزرا آپ نفل ادا کرتے ہوئے اونچی آواز کے ساتھ قرأت کر رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میں سونے والوں کو بیدار کرنا اور شیطان کو بھگانا چاہتا تھا۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اے ابوبکرؓ! آپ ذرا اونچی آواز کریں اور عمرؓ سے فرمایا' آپ ذرا پست آواز کریں (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۲۰۵ - (۱۸) وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَصْبَحَ بِآيَةٍ، وَالْآيَةُ: ﴿إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ، وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۰۵: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح تک ایک آیت کے ساتھ قیام فرمایا اور وہ آیت یہ ہے (ترجمہ) "اگر تو ان کو عذاب میں مبتلا کرے تو بلاشبہ وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے تو بلاشبہ تو غالب حکمت والا ہے۔" (ترمذی' ابوداؤد)

۱۲۰٦ - (۱۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِيْنِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۰۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی دو رکعت سنتیں ادا کر لے تو دائیں پہلو لیٹے (ترمذی' ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۰۷ - (۲۰) **عَنْ** مَسْرُوْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ: الدَّائِمُ . قُلْتُ: فَأَيَّ حِيْنٍ كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُوْمُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۲۰۷ مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کونسا عمل زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس پر مداومت ہو۔ میں نے عرض کیا' آپ رات کو کس وقت قیام کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' آپ جب مرغ کی بانگ سنتے تو قیام کرتے (بخاری' مسلم)

۱۲۰۸ -(۲۱) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نَشَاءُ أَنْ نَرٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي اللَّيْلِ مُصَلِّياً إِلَّا رَأَيْنَاهُ، وَلَا نَشَاءُ اَنْ نَرَاهُ نَائِماً إِلَّا رَأَيْنَاهُ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ.

۱۲۰۸ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رات کے جس حصّہ میں ہم آپ کو نفل ادا کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو دیکھ پاتے اور رات کے جس حصّہ میں ہم آپ کو نیند میں دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے (نسائی)

۱۲۰۹ - (۲۲) **وَعَنْ** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ رَجُلاً مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قُلْتُ وَأَنَا فِيْ سَفَرٍ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: وَاللّٰهِ لَأَرْقُبَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِلصَّلَاةِ حَتّٰى أَرٰى فِعْلَهُ، فَلَمَّا صَلّٰى صَلَاةَ الْعِشَاءِ، وَهِيَ الْعَتَمَةُ، اِضْطَجَعَ هَوِيّاً مِّنَ اللَّيْلِ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَنَظَرَ فِى الْاُفُقِ، فَقَالَ: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً﴾ حَتّٰى بَلَغَ إِلٰى: ﴿إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ﴾ ، ثُمَّ أَهْوٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلٰى فِرَاشِهٖ، فَاسْتَلَّ مِنْهُ سِوَاكاً، ثُمَّ أَفْرَغَ فِيْ قَدَحٍ مِّنْ إِدَاوَةٍ عِنْدَهُ مَاءً، فَاسْتَنَّ ، ثُمَّ قَامَ، فَصَلّٰى، حَتّٰى قُلْتُ: قَدْ صَلّٰى قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ، حَتّٰى قُلْتُ قَدْ نَامَ قَدْرَ مَا صَلّٰى، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ، فَفَعَلَ كَمَا فَعَلَ أَوَّلَ مَرَّةٍ، وَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ، فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَبْلَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۲۰۹ حُمید بن عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ میں سے

ایک شخص نے بیان کیا کہ میں نے (دل میں) کہا اور میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا۔ اللہ کی قسم! میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (رات کی نفل) نماز کو دیکھنا چاہتا ہوں تاکہ میں آپؐ کے افعال کو معلوم کروں (اور اقتداء کروں) چنانچہ جب آپؐ نے عشاء کی نماز ادا کی تو تھوڑا وقت لیٹ گئے پھر آپؐ بیدار ہوئے' آپؐ نے (آسمان کے) کناروں میں دیکھا اور یہ آیت تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اے ہمارے پروردگار! تو نے اس کو بے فائدہ پیدا نہیں کیا" یہاں تک کہ آپؐ پہنچے (جس کا ترجمہ ہے) "بلاشبہ تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔" بعد ازاں آپؐ اپنے بستر کی جانب جھکے' وہاں سے آپؐ نے مسواک لی پھر برتن سے پیالے میں پانی ڈالا اور مسواک کی۔ پھر آپؐ نے نفل نماز کا قیام کیا یہاں تک کہ میں نے سمجھا کہ آپؐ نے نیند کے برابر قیام کیا ہے بعد ازاں آپؐ لیٹ گئے یہاں تک کہ میں نے محسوس کیا کہ آپؐ نے قیام کے برابر نیند کی ہے۔ پھر آپؐ بیدار ہوئے' آپؐ نے اسی طرح کیا جیسے پہلے کیا تھا اور وہی کام کیا جو آپؐ نے پہلے کیا تھا۔ آپؐ نے فجر کی نماز سے قبل تین بار یہ کام کیا (نسائی)

١٢١٠ - (٢٣) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَلَاتِهِ؟ فَقَالَتْ: وَمَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ؟ كَانَ يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، ثُمَّ يُصَلِّي قَدْرَ مَا نَامَ، ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى، حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ، فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَاءَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ

١٢١٠ یعلیٰ بن مملکؒ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی اُمِّ سلمہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور نماز کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ تمہیں آپؐ کی نماز سے کیا مطلب ہے؟ آپؐ نماز ادا کرتے' پھر آپؐ سوتے جس قدر آپؐ نے نماز ادا کی ہوتی' پھر نماز ادا کرتے جس قدر آپؐ سوئے ہوتے' پھر آپؐ سوتے جس قدر آپؐ نے نماز ادا کی ہوتی یہاں تک کہ صبح نمودار ہو جاتی۔ پھر انہوں نے آپؐ کی قرأت کو بیان کیا۔ وہ آپ کی قرأت کو ایک ایک حرف واضح کر کے بیان کر رہی تھیں (ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

(۳۲) بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

(قیامُ اللّیل کی دُعائیں)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۱۱ - (۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۱۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات تہجّد کے لئے کھڑے ہوتے تو آپؐ فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! تیرے لئے حمدوثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے حمدو ثنا ہے تو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے حمدو ثنا ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیری باتیں حق ہیں اور جنّت اور دوزخ حق ہیں اور انبیاءؑ حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے۔ اے اللہ! میں تیرے لئے فرمانبردار ہو گیا اور تیرے ساتھ ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری جانب رجوع کیا اور تیری مدد کے ساتھ (دشمنانِ اسلام سے) جنگ کی اور اپنے کام تیرے سپرد کئے پس میرے پہلے' پچھلے' پوشیدہ' ظاہر اور جن گناہوں کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف فرما۔ تو اول ہے اور تو آخر ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور تیرے علاوہ کوئی دوسرا معبودِ برحق نہیں۔" (بخاری' مسلم)

۱۲۱۲ - (۲) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ

افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ: «اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ، فَاطِرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ، اهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ، إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو قیام کرتے تو اپنی نماز کے آغاز میں (یہ دُعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! جبرئیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار! تو آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے' غیب اور حاضر کا علم رکھنے والا ہے تو اپنے بندوں میں ان کے آپس کے اختلاف کا فیصلہ فرمائے گا جن امور میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ تو مجھے ان امور میں اپنی توفیق کے ساتھ حق کی (جانب) ہدایت فرما بلاشبہ تو جس کو چاہتا ہے صراطِ مستقیم کی ہدایت عطا کرتا ہے (مسلم)

۱۲۱۳ - (۳) وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَسُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ اغْفِرْ لِيْ»، أَوْ قَالَ: «ثُمَّ دَعَا؛ اسْتُجِيْبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلّٰى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۱۳: عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص رات کو (نیند سے) بیدار ہوا اور اس نے یہ دُعا مانگی (جس کا ترجمہ ہے) "صرف ایک اللہ معبودِ برحق ہے' اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے حمد و ثنا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے حمد و ثنا ہے اور صرف اللہ ہی معبودِ برحق ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور (گناہ سے) بچاؤ اور (نیک کام) کرنے کی قوت صرف اللہ کے ساتھ ہے"۔ پھر اس نے کہا' "اے میرے پروردگار! مجھے معاف کر دے" یا آپؐ نے فرمایا' پھر اس نے دعا کی' اس کی دعا قبول ہو گی' اگر اس نے وضو کیا اور نماز ادا کی تو اس کی نماز قبول ہو گی (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۲۱٤ - (٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ، اللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْماً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِيْ، وَهَبْ لِيْ مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۱۴ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو (یہ دعا) فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے، اے اللہ! تو پاک ہے اور میں تیری تعریف کرتا ہوں، تجھ سے اپنے گناہوں کی مغفرت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے علم میں اضافہ فرما اور میرے دل کو (باطل کی جانب) مائل نہ کرنا جب کہ تو نے مجھے ہدایت سے نوازا ہے اور مجھے اپنی جانب سے رحمت کا عطیہ دے بلاشبہ تو نوازنے والا ہے" (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ عبد اللہ بن ولید راوی لین الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۵۸۱، مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۲)

١٢١٥ - (٥) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِراً فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْراً إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۱۲۱۵ مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو مسلمان باوضو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے اور رات کو بیدار ہونے پر اللہ سے خیر و برکت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہی چیز عطا کرتا ہے (احمد، ابوداؤد)

١٢١٦ - (٦) وَعَنْ شُرَيْقٍ الْهَوْزَنِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا: بِمَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ؟ فَقَالَتْ: سَأَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَأَلَنِيْ عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ، كَانَ إِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ كَبَّرَ عَشْرًا، وحَمِدَ اللّٰهَ عَشْرًا، وَقَالَ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَشْرًا»، وَقَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ» عَشْرًا، وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهَ عَشْرًا، وَهَلَّلَ اللّٰهَ عَشْرًا، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا، وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ» عَشْرًا، ثُمَّ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۲۱۶ شریق ہوزنیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گیا۔ میں نے ان سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو سب سے پہلے کون سا ذکر فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا، تو نے مجھ سے ایسی بات دریافت کی ہے کہ تجھ سے پہلے کسی نے مجھ سے وہ بات دریافت نہیں کی۔ آپؐ جب رات کو بیدار ہوتے تو دس بار "اَللّٰهُ اَكْبَر" دس بار "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ" اور دس بار "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ" کہتے اور "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس" دس بار اور "اَسْتَغْفِرُ اللّٰه" دس بار اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" دس بار کہتے پھر آپ دس بار فرماتے، "اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ"

(ترجمہ) "اے اللہ ! میں تیرے ساتھ دنیا اور قیامت کے روز کی تنگی سے پناہ طلب کرتا ہوں" اس کے بعد (نفل) نماز کا آغاز فرماتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' شریق ہوزنی راوی معروف نہیں ہے اور بقیۃ بن ولید راوی مُدلّس ہے اس نے لفظِ "عَنْ" کے ساتھ روایت کی ہے (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۱۷۲۸' تہذیب الکمال جلد۴ صفحہ ۱۹۲' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۳۱' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵' مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۳۸۳)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۱۷ ـ(۷) عَنْ أَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ کَبَّرَ، ثُمَّ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، وَتَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالٰی جَدُّكَ، وَلَا إِلٰهَ غَیْرُكَ»، ثُمَّ یَقُوْلُ: «اَللهُ أَکْبَرُ کَبِیْرًا»، ثُمَّ یَقُوْلُ: «أَعُوْذُ بِاللهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَزَادَ أَبُوْ دَاوُدَ بَعْدَ قَوْلِهٖ: «غَیْرُكَ»: ثُمَّ یَقُوْلُ: «لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ» ثَلَاثًا. وَفِیْ آخِرِ الْحَدِیْثِ: ثُمَّ یَقْرَأُ.

تیسری فصل

۱۲۱۷: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو (تہجد کے لئے) کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے بعد ازاں فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ ! تو پاک ہے' میں تیری تعریف کرتا ہوں اور تیرا نام بابرکت ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے" پھر آپ "اَللهُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا" فرماتے اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" کہتے اور شیطان کے گمراہ کرنے' اس کے کبر اور اس کے جادو سے پناہ طلب کرتے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی) اور ابوداؤد میں ہے کہ "غَیْرُكَ" کے بعد تین بار "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہتے اور حدیث کے آخر میں ہے کہ پھر آپؐ (فاتحہ کی) قرأت فرماتے۔

۱۲۱۸ ـ(۸) وَعَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ کَعْبٍ الْأَسْلَمِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: کُنْتُ أَبِیْتُ عِنْدَ حُجْرَةِ النَّبِیِّ ﷺ فَکُنْتُ أَسْمَعُهٗ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ» الْهَوِیَّ، ثُمَّ یَقُوْلُ: «سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ» الْهَوِیَّ. رَوَاهُ النَّسَائِیُّ. وَلِلتِّرْمِذِیِّ نَحْوُهٗ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ.

۱۲۱۸: ربیعہ بن کعب اَسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے (کے دروازے) کے پاس سوتا تھا۔ جب آپؐ رات کو (نماز ادا کرنے کے لئے) کھڑے ہوتے تو آپؐ

"سُبْحَانَ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ" (دونوں جہانوں کا رب پاک ہے) "کافی عرصہ تک کہتے رہتے پھر "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ" کافی عرصہ تک کہتے رہتے (نسائی) ترمذی میں اس کی مثل ہے اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح قرار دیا۔

(۳۳) بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلٰى قِيَامِ اللَّيْلِ

(قیامُ اللّیل کی ترغیب)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

۱۲۱۹ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ، يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطاً طَيِّبَ النَّفْسِ؛ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ ، كَسْلَانَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۲۱۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نیند کرتا ہے تو شیطان اس کے سر کی گدی پر تین گرہیں دیتا ہے۔ ہر گرہ پر (ہاتھ) مارتا ہے اور کہتا ہے تیری رات طویل ہے تو سویا رہ۔ اگر وہ بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے۔ جب وضو کرتا ہے تو (دوسری) گرہ کھل جاتی ہے اور جب نماز ادا کرنے کھڑا ہوتا ہے تو (تیسری) گرہ کھل جاتی ہے (جب) صبح کرتا ہے تو وہ چاک و چوبند زندہ دل ہوتا ہے وگرنہ وہ صبح کرتا ہے تو وہ مردہ دل اور کاہل ہوتا ہے۔
(بخاری' مسلم)

۱۲۲۰ - (۲) وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى تَوَرَّمَتْ قَدَمَاهُ . فَقِيْلَ لَهُ: لِمَ تَصْنَعُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ: «أَفَلَا أَكُوْنَ عَبْداً شَكُوْراً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۰: مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو (لمبا) قیام کیا یہاں تک کہ آپ کے قدموں پر ورم آ گیا۔ آپ سے دریافت کیا گیا' آپ اتنا لمبا قیام کیوں کرتے ہیں؟ جب کہ اللہ نے آپ کے پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا' تو کیا میں شکر ادا کرنے والا بندہ نہ بنوں (بخاری' مسلم)

وضاحت: مقصود یہ ہے اگر بالفرض آپ سے گناہ صادر ہوتے تو انہیں معاف کر دیا جاتا ۔ وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ آپ سے بالفعل گناہ سرزد ہوئے ہیں (واللہ اعلم)

۱۲۲۱ - (۳) **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ، فَقِيْلَ لَهٗ: مَا زَالَ نَائِماً حَتّٰى أَصْبَحَ ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ . قَالَ: «ذٰلِكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ أُذُنِهٖ» أَوْ قَالَ: «فِيْ أُذُنَيْهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۱: ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ایک شخص کا تذکرہ ہوا' اس کے بارے میں آپؐ کو بتایا گیا کہ وہ صبح ہونے تک سویا رہتا ہے نماز (ادا کرنے) کے لیئے کھڑا نہیں ہوتا۔ آپؐ نے فرمایا یہ ایسا شخص ہے جس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے یا فرمایا' اس کے دونوں کانوں میں (شیطان نے پیشاب کر دیا ہے) (بخاری' مسلم)

۱۲۲۲ - (٤) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعاً، يَقُوْلُ: «سُبْحَانَ اللّٰهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟! وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ؟! مَنْ يُوْقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ» - يُرِيْدُ أَزْوَاجَهٗ - «لِكَيْ يُصَلِّيْنَ؟ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۲۲: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات گھبراہٹ کے عالم میں بیدار ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' اللہ پاک ہے آج رات کس قدر خزانے نازل ہوئے ہیں اور کس قدر فتنے نازل ہوئے ہیں۔ حجروں میں رہنے والیوں کو کون بیدار کرے گا؟ (مقصود آپؐ کی ازواجِ مطہرات ہیں) تاکہ وہ تہجد کی نماز ادا کریں۔ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس زیب تن کرنے والی ہیں لیکن آخرت میں بغیر لباس کے ہوں گی (بخاری)

وضاحت: اس حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ دنیا میں کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو مالدار ہیں۔ انہوں نے دنیا میں بہترین لباس پہن رکھا ہے لیکن اعمالِ صالحہ نہ ہونے کی وجہ سے آخرت میں اجر و ثواب سے محروم ہوں گی اور یہ احتمال بھی ہے کہ کثرت کے ساتھ ایسی عورتیں ہیں جو دنیا میں باریک اور بے پردہ لباس زیب تن کرتی رہیں لیکن قیامت کے دن اس کی وجہ سے وہ بغیر لباس کے ہوں گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ دنیا میں ان کے پاس نعمتیں تھیں لیکن انہوں نے اللہ کا شکر ادا نہ کیا اس لیئے وہ آخرت میں ثواب سے محروم رہیں گی (واللہ اعلم)

۱۲۲۳ - (٥) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، يَقُوْلُ: مَنْ يَدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهٗ؟ مَنْ يَسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهٗ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهٗ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ: «ثُمَّ يَبْسُطُ يَدَيْهِ وَيَقُوْلُ مَنْ يُّقْرِضُ غَيْرَ عَدُوْمٍ وَّلَا ظَلُوْمٍ ؟ حَتّٰى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ».

۱۲۲۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارا رب تبارک و تعالٰی ہر رات آسمان دنیا کی جانب نزول کرتا ہے جب رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہتا ہے تو وہ اعلان کرتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کو قبول کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کے سوال کو پورا کروں ؟ کون ہے جو مجھ سے مغفرت طلب کرے میں اس کو معاف کروں (بخاری' مسلم)

اور مسلم کی روایت میں ہے پھر اللہ تعالٰی اپنے ہاتھ پھیلاتے ہیں اور فجر طلوع ہونے تک اعلان کرتے ہیں کہ کون ہے جو ایسے رب کو قرض دے جو فقیر نہیں ہے اور نہ ظالم ہے۔

۱۲۲٤ ـ (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً، لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْراً مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ، وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۲۴ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' رات میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان جب اس کی موافقت کرتا ہے اور وہ اس ساعت میں اللہ سے دنیا اور آخرت کی کسی بھلائی کا سوال کرتا ہے تو اللہ اس کی سوال کو پورا کرتا ہے اور یہ ہر رات میں ہے۔ (مسلم)

۱۲۲٥ ـ (۷) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ: كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُوْمُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُوْمُ يَوْماً، وَيُفْطِرُ يَوْماً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۵ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور اللہ کے ہاں زیادہ محبوب روزے داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔ داؤد علیہ السلام نصف رات نیند کرتے اور تیسرا حصّہ قیام کرتے اور (پھر) رات کا چھٹا حصّہ نیند کرتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے (بخاری' مسلم)

۱۲۲٦ ـ (۸) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ ـ تَعْنِي رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ـ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ، وَيُحْيِيْ آخِرَهُ، ثُمَّ إِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلٰى أَهْلِهِ قَضٰى حَاجَتَهُ ثُمَّ يَنَامُ، فَإِنْ كَانَ عِنْدَ النِّدَاءِ الْأَوَّلِ جُنُباً، وَثَبَ فَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ جُنُباً تَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۲۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شروع رات میں نیند کرتے اور رات کے آخر میں بیدار رہتے بعد ازاں اگر آپ کو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ کچھ ضرورت ہوتی تو اس کو پورا کرتے پھر نیند کرتے۔ اگر اذان کے وقت جنبی ہوتے تو جلدی سے اٹھتے اور اپنے اوپر پانی بہاتے اگر جنبی نہ ہوتے تو نماز کے لئے وضو کرتے پھر دو رکعت (سنت) ادا کرتے (بخاری، مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

۱۲۲۷ - (۹) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ؛ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ، وَهُوَ قُرْبَةٌ لَكُمْ إِلٰى رَبِّكُمْ، وَمَكْفِرَةٌ لِلسَّيِّئَاتِ، وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

دوسری فصل

۱۲۲۷: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کو قیام کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت ہے اور یہ تمہارے رب کے قُرب' برائیوں کے خاتمے اور گناہوں سے دور رہنے کا سبب بھی ہے (ترمذی)

۱۲۲۸ - (۱۰) وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «ثَلَاثَةٌ يَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ إِذَا قَامَ بِاللَّيْلِ يُصَلِّيْ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوْا فِي الصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوْا فِيْ قِتَالِ الْعَدُوِّ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ»

۱۲۲۸: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تین شخص ہیں جن سے اللہ خوش ہے (۱) وہ شخص جو رات کو کھڑا ہوا' اس نے نوافل ادا کئے (۲) اور وہ لوگ جنہوں نے نماز (ادا کرنے) کے لئے صفیں درست کیں (۳) اور وہ لوگ جنہوں نے دشمن کے ساتھ جنگ میں صفیں باندھیں (شرحُ السّنّۃ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مُجالد بن سعید راوی لین الحدیث ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۲' المجروحین جلد۳ صفحہ ۱۰' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۳' میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۴۳۹' تقریبُ التہذیب جلد۲ صفحہ ۲۲۹' مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۸۷)

۱۲۲۹ - (۱۱) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ؛ فَكُنْ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ إِسْنَادًا

۱۲۲۹: عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کے آخری حصّے میں اللہ اپنے بندے سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم طاقت رکھو کہ تم ان لوگوں میں سے ہو سکو جو اس وقت اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ہو جاؤ (ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث سند کے لحاظ سے حسن صحیح غریب ہے۔

۱۲۳۰ ـ (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلّٰى، وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِيْ وَجْهِهَا الْمَآءَ. رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّتْ، وَأَيْقَظَتْ زَوْجَهَا فَصَلّٰى، فَإِنْ اَبٰى نَضَحَتْ فِيْ وَجْهِهِ الْمَآءَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ.

۱۲۳۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نوافل ادا کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بیدار کرتا ہے' وہ بھی نفل ادا کرتی ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتا ہے۔ اللہ اس عورت پر رحم کرے جو رات کو اٹھتی ہے' نماز پڑھتی ہے اور اپنے خاوند کو (نیند سے) بیدار کرتی ہے وہ تہجّد ادا کرتا ہے اگر انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارتی ہے (ابوداؤد' نسائی)

۱۲۳۱ ـ (۱۳) **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الدُّعَآءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، وَدُبُرُ الصَّلَوٰاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۲۳۱: ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں آپؐ سے دریافت کیا گیا' اے اللہ کے رسول! دُعا کب زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا' رات کے آخری حصہ میں اور فرض نماز کے بعد (ترمذی)

۱۲۳۲ ـ (۱٤) **وَعَنْ** أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُّرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِمَنْ أَلَانَ الْكَلَامَ، وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ «شُعَبِ الْإِيْمَانِ»

۱۲۳۲: ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جنّت میں اونچے محلاّت ہیں کہ ان کا ظاہر ان کے باطن سے اور ان کا باطن ان کے ظاہر سے (بوجہ شفاف ہونے کے) نظر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ محلاّت ان لوگوں کے لئے تیار کئے ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہیں اور (غریبوں کو) کھانا کھلاتے ہیں اور مسلسل روزے رکھتے ہیں اور جب لوگ رات کو نیند میں ہوتے ہیں تو وہ نفل ادا کرتے ہیں (بیہقی شعب الایمان)

١٢٣٣ - (١٥) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ، وَفِيْ رِوَايَتِهِ: «لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ».

۱۲۳۳: اور ترمذی نے علی رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل بیان کیا اور اس کی روایت میں " نرمی سے بات کرتے ہیں" کی بجائے یہ الفاظ ہیں کہ " اس شخص کے لیئے ہیں جو عمدہ کلام کرتا ہے۔"

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٣٤ - (١٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ، كَانَ يَقُوْمُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۲۳۴: یہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا' اے عبداللہ! تو فلاں انسان جیسا نہ بننا جو رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا (بخاری' مسلم)

١٢٣٥ - (١٧) وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «كَانَ لِدَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ يُوْقِظُ فِيْهَا أَهْلَهُ يَقُوْلُ: يَا آلَ دَاوُدَ! قُوْمُوْا فَصَلُّوْا، فَإِنَّ هٰذِهِ سَاعَةٌ يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا الدُّعَاءَ إِلَّا لِسَاحِرٍ أَوْ عَشَّارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۳۵: عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' داؤد علیہ السلام کے لیئے رات میں ایک وقت (مقرر) تھا جس میں وہ اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے اور فرماتے' اے آلِ داؤد! اٹھو اور نوافل ادا کرو یہ ایسا وقت ہے جس میں اللہ تعالیٰ جادوگر اور (زبردستی) محصول لینے والوں کے علاوہ سب کی دعا قبول کرتا ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے نیز حسن بصریؒ اور ابن ابی العاصؓ میں انقطاع ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۱۲۷' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۳۸۹)

١٢٣٦ - (١٨) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْمَفْرُوْضَةِ صَلَاةٌ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۳۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ فرض نماز کے بعد افضل نماز آدھی رات کے وقت کی نماز ہے (احمد)

وضاحت: یہ حدیث صحیح مسلم جلد۳ صفحہ ۱۶۹ میں ہے جبکہ صاحب مشکوٰۃ نے مسند احمد کا حوالہ دیا ہے۔
(مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۸۹)

۱۲۳۷ - (۱۹) **وَعَنْهُ**، قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ فُلَاناً يُصَلِّي اللَّيْلَ، فَإِذَا أَصْبَحَ سَرَقَ. فَقَالَ: «إِنَّهُ سَيَنْهَاهُ مَا تَقُولُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ. وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۲۳۷: ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آیا اس نے بتایا کہ فلاں شخص رات کو نوافل ادا کرتا ہے' صبح ہوتی ہے تو وہ چوری کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' نماز اس کو اس فعل سے روک دے گی جس کا تو ذکر کر رہا ہے (احمد' بیہقی شُعَب الایمان)

۱۲۳۸ - (۲۰) **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَيْقَظَ الرَّجُلُ أَهْلَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَصَلَّيَا أَوْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ جَمِيعاً، كُتِبَا فِي الذَّاكِرِينَ وَالذَّاكِرَاتِ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۳۸: ابوسعید (خُدری) اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب کوئی شخص رات کو اپنے گھر والوں کو بیدار کرتا ہے' وہ دونوں اکٹھے دو رکعت نفل ادا کرتے ہیں یا وہ اکیلا ادا کرتا ہے تو ان دونوں کو "ذکر کرنے والے مردوں" اور "ذکر کرنے والی عورتوں" میں لکھ دیا جاتا ہے (ابوداوٗد' ابن ماجہ)

۱۲۳۹ - (۲۱) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَشْرَافُ أُمَّتِي حَمَلَةُ الْقُرْآنِ، وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ» . رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «شُعَبِ الْإِيمَانِ».

۱۲۳۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میری اُمّت میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو قرآن کے حافظ ہیں اور رات کو قیام کرنے والے ہیں
(بیہقی شُعَب الایمان)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سعد بن سعید جرجانی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۱۲۱' مشکوٰۃ علاّمہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۰)

۱۲۴۰ - (۲۲) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ أَبَاهُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللهُ، حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ أَيْقَظَ أَهْلَهُ لِلصَّلَاةِ، يَقُولُ

لَهُمْ: الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَتْلُوْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلاَةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقاً نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى﴾ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۲۴۰ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد عمرؓ رضی اللہ عنہ رات کو نوافل ادا کرتے، جس قدر اللہ تعالیٰ چاہتے۔ جب آخر رات ہوتی تو وہ (نفل) نماز کے لئے اپنے گھر والوں کو بیدار کرتے۔ ان سے مخاطب ہو کر کہتے کہ (نفل) نماز (ادا کرو) بعد ازاں یہ آیت تلاوت فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور نماز (ادا کرنے) پر ہمیشگی اختیار کرو۔ ہم تم سے رزق کا سوال نہیں کرتے بلکہ ہم تمہیں رزق عطا کرتے ہیں اور پرہیزگاری کا انجام اچھا ہے۔" (مالک)

(٣٤) بَابُ الْقَصْدِ فِي الْعَمَلِ

(اعمال میں میانہ روی اختیار کرنا)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٢٤١ - (١) **عَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتّٰى يُظَنَّ أَنْ لَا يَصُوْمَ مِنْهُ[١]، وَيَصُوْمُ حَتّٰى يُظَنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئاً[٢]، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّياً إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا نَائِماً إِلَّا رَأَيْتَهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۲۴۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہینہ بھر نفل روزے نہ رکھتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ آپؐ اس ماہ روزے نہیں رکھیں گے اور پھر روزے رکھنے شروع کر دیتے یہاں تک کہ خیال کیا جاتا کہ (اب) آپؐ بالکل روزے نہیں چھوڑیں گے اور آپؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں رات میں (نفل) نماز ادا کرتے دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے اور آپؐ یہ نہیں چاہتے تھے کہ تم انہیں سویا دیکھو مگر تم انہیں دیکھتے تھے (بخاری)

١٢٤٢ - (٢) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ[٣].

۱۲۴۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ کے ہاں زیادہ محبوب عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی ہو اگرچہ وہ قلیل ہو (بخاری مسلم)

١٢٤٣ - (٣) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ[٤]، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' استطاعت کے مطابق عمل کرو اس لئے کہ اللہ تو نہیں اکتاتا جب کہ تم اکتا جاؤ گے (بخاری' مسلم)

١٢٤٤ - (٤) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ

نَشَاطَهُ(٥)، وَإِذَا فَتَرَ(٦) فَلْيَقْعُدْ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۴ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم ذوق و شوق کی حالت میں نماز ادا کرو اور جب سُستی رونما ہو جائے تو (نماز سے) رک جاؤ (بخاری' مسلم)

١٢٤٥ - (٥) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ؛ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَدْرِيْ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۴۵ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کوئی شخص جب نماز ادا کرتے ہوئے اونگھ رہا ہو تو وہ سو جائے یہاں تک کہ نیند پوری ہو جائے اس لئے کہ تم میں سے کوئی شخص جب اونگھتے ہوئے نماز ادا کرتا ہے تو وہ نہیں جانتا کہ شاید وہ استغفار کرتا کرتا خود کو گالیاں دینے لگ جائے (بخاری' مسلم)

١٢٤٦ - (٦) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ، وَلَنْ يُّشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوْا، وَأَبْشِرُوْا، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ»(٧). رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۲۴۶ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ دینِ اسلام آسان ہے اور کوئی شخص دینِ اسلام پر غالب نہیں آسکتا بلکہ دینِ اسلام ہی اس پر غالب ہو گا پس تم راہِ صواب پر چلو اور میانہ روی اختیار کرو اور ثواب کی خوشخبری قبول کرو اور صبح' شام اور رات کے آخر میں (عبادت پر ہمیشگی اختیار کر کے) مدد طلب کرو (بخاری)

١٢٤٧ - (٧) وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ، فَقَرَأَهُ فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الظُّهْرِ، كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۴۷ عُمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص (رات میں) اپنا وظیفہ یا اس کا کچھ حصہ بوجہ نیند کے مکمل نہ کر سکا اور اس نے اس کو فجر اور ظہر کی نماز کے درمیان (وقت) میں ادا کیا تو اس کے نامہ اعمال میں (اس کا اجر) لکھ دیا جاتا ہے گویا کہ اس نے اس کو رات میں پورا کیا (مسلم)

١٢٤٨ - (٨) وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ:

«صَلِّ قَائِماً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۲۴۸: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کھڑے ہو کر نماز ادا کرو' اگر استطاعت نہیں تو بیٹھ کر ادا کرو اور اگر استطاعت نہیں تو پہلو کے بل لیٹ کر ادا کرو (بخاری)

۱۲٤۹ - (۹) وَعَنْهُ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ قَاعِداً. قَالَ: إِنْ صَلّٰى قَائِماً فَهُوَ أَفْضَلُ، وَمَنْ صَلّٰى قَاعِداً فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلّٰى نَائِماً فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۲۴۹: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جو بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اگر وہ کھڑے ہو کر نماز ادا کرتا ہے تو افضل ہے اور جو شخص بیٹھ کر ادا کرتا ہے تو اس کو کھڑا ہو کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا اور جو شخص لیٹ کر ادا کرتا ہے اس کو بیٹھ کر ادا کرنے والے سے آدھا ثواب ملے گا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۲۵۰ - (۱۰) عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ آوٰى إِلٰى فِرَاشِهِ طَاهِراً، وَذَكَرَ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ، لَمْ يَتَقَلَّبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا خَيْرًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؛ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ» . ذَكَرَهُ النَّوَوِيُّ فِي «كِتَابِ الْأَذْكَارِ» بِرِوَايَةِ ابْنِ السُّنِّيِّ

دوسری فصل

۱۲۵۰: ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بستر پر پاک ہونے کی حالت میں آیا اور اللہ کا ذکر کرتا رہا یہاں تک کہ اس کو نیند آگئی تو رات بھر جب بھی وہ پہلو بدلے گا اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی خیر و برکت کا سوال کرے گا' اللہ اس کو عطا کرے گا (امام نوویؒ نے کتابُ للاذکار میں ابنُ السُّنّیؒ کی روایت کے ساتھ بیان کیا ہے)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد۴ صفحہ ۲۷۳۰' الجرح والتعدیل جلد۴ صفحہ ۱۲۶۸' المجروحین جلدا صفحہ ۳۶۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۲۸۳' تقریبُ التہذیب جلدا صفحہ ۳۵۵' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلدا صفحہ ۳۹۲)

۱۲۵۱ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«عَجِبَ رَبُّنَا مِنْ رَّجُلَيْنِ: رَجُلٌ ثَارَ عَنْ وِّطَائِهِ وَلِحَافِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ، ثَارَ عَنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقاً مِمَّا عِنْدِيْ، وَرَجُلٌ غَزَا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَانْهَزَمَ مَعَ أَصْحَابِهِ، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ فِي الْإِنْهِزَامِ وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوْعِ ، فَرَجَعَ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ، فَيَقُوْلُ اللهُ لِمَلَائِكَتِهِ: انْظُرُوْا إِلَى عَبْدِيْ رَجَعَ رَغْبَةً فِيْمَا عِنْدِيْ، وَشَفَقاً مِمَّا عِنْدِيْ حَتّٰى أُهْرِيْقَ دَمُهُ». رَوَاهُ فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

۱۲۵۱: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہمارا پروردگار دو انسانوں پر تعجب کرتا ہے۔ (ایک) وہ انسان جو اپنے بستر' اپنے لحاف' اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے نماز کے لئے تیزی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے (مخاطب ہو کر) کہتا ہے کہ میرے (اس) بندے کو دیکھو کہ وہ اپنے بستر' اپنے لحاف' اپنی بیوی اور اپنے اہل و عیال کے درمیان سے تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے میری نعمتوں کی طرف رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیزی سے اٹھا ہے اور (دوسرا) وہ انسان جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ شکست کھا گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ (بلاعذر) شکست کھانے میں اس پر کتنا گناہ ہے اور واپس (میدانِ جہاد میں) جانے پر کتنا ثواب ہے؟ چنانچہ وہ واپس لوٹا اور اس کا خون گرایا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ میرے بندے کی جانب دیکھو کہ وہ مجھ سے حصولِ ثواب کی جانب رغبت کرتے ہوئے اور میرے عذاب سے ڈرتے ہوئے واپس آیا ہے یہاں تک کہ اس کا خون گرایا گیا (شرح السنہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۲۵۲ - (۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: حُدِّثْتُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِداً نِصْفُ الصَّلَاةِ» . قَالَ: فَأَتَيْتُهُ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّيْ جَالِساً، فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَأْسِهِ. فَقَالَ: «مَا لَكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو؟». قُلْتُ: حُدِّثْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَنَّكَ قُلْتَ: «صَلَاةُ الرَّجُلِ قَاعِداً عَلٰى نِصْفِ الصَّلَاةِ». وَأَنْتَ تُصَلِّيْ قَاعِداً. قَالَ: «أَجَلْ، وَلٰكِنِّيْ لَسْتُ كَأَحَدٍ مِّنْكُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۲۵۲: عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' مجھے بتایا گیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ مبارک ہے کہ بلاعذر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں' میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپؐ کو بیٹھے ہوئے نماز ادا کرتے پایا۔ میں نے

اپنا ہاتھ آپؐ کے سر مبارک پر رکھا۔ آپؐ نے دریافت کیا' عبد اللہؓ بن عمرو! کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے بتایا گیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا ہے کہ بلا عذر بیٹھ کر نفل نماز ادا کرنے کا ثواب نصف ہے اور آپؐ بیٹھ کر نماز ادا کر رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بالکل ٹھیک ہے لیکن میں تم میں سے کسی شخص کی مانند نہیں ہوں (مسلم)

وضاحت: فرض نماز بلاعذر بیٹھ کر پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی۔ اگر عُذر ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھنے سے ثواب میں کمی نہیں آتی اور اس میں آپؐ کے اس فرمان کا کہ "میں تم جیسا نہیں ہوں" سے مقصود یہ ہے کہ اگر میں بلا عذر بھی بیٹھ کر نوافل ادا کروں تو مجھے مکمل ثواب ملے گا۔ یہ میری خصوصیت ہے جیسا کہ اس کے علاوہ بھی آپؐ کی خصوصیات کثرت کے ساتھ ہیں اور یوں کہنا بھی درست ہے کہ نماز میں آپؐ کی کامل توجہ اللہ کی جانب ہوتی ہے' اس لئے آپؐ کو کامل ثواب ملے گا جب کہ اُمّت کے لوگوں کا یہ حال نہیں ہے (مرعات جلد ۳ صفحہ ۱۹۸)

۱۲۵۳ - (۱۳) **وَعَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِّنْ خُزَاعَةَ: لَيْتَنِي صَلَّيْتُ فَاسْتَرَحْتُ، فَكَأَنَّهُمْ عَابُوْا ذٰلِكَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «أَقِمِ الصَّلَاةَ يَا بِلَالُ! أَرِحْنَا بِهَا ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۵۳: سالم بن ابی الجعدؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ خُزاعہ (قبیلہ) کے ایک شخص نے کہا' کاش! میں نماز ادا کر لیتا اور راحت حاصل کر لیتا۔ یوں لگا جیسے بعض لوگوں نے اس کی اس بات کو معیوب سمجھا تو اس نے کہا' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ فرماتے تھے' اے بلالؓ! نماز کی تکبیر کہو اور ہمیں اس کے ساتھ راحت پہنچاؤ (ابوداؤد)

وضاحت: ایک حدیث میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ نماز آنکھوں کی ٹھنڈک ہے' اسی طرح نماز دل کی راحت کا باعث بھی ہے۔ ایماندار شخص دنیاوی کاموں سے تھکاوٹ محسوس کرتا ہے لیکن نماز میں چونکہ اللہ کے ساتھ سرگوشی کرتا ہے اس لئے سکون حاصل ہوتا ہے (مرعات جلد ۲ صفحہ ۱۹۹)

(۳۵) بَابُ الْوِتْرِ

(نمازِ وتر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٥٤ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ؛ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً، تُوْتِرُ لَهٗ مَا قَدْ صَلّٰى». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۵۴: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' رات کی نماز دو' دو رکعت ہیں جب تم میں سے کوئی شخص صبح صادق نمودار ہونے سے ڈرے تو وہ ایک رکعت نماز ادا کرے۔ یہ رکعت اس کی اس نماز کو جو اس نے ادا کی ہے' وتر بنا دے گی (بخاری' مسلم)

١٢٥٥ - (٢) وَعَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِّنْ آخِرِ اللَّيْلِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۵: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر (نماز) رات کے آخر میں ایک رکعت ہے (مسلم)

١٢٥٦ - (٣) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ، لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ إِلَّا فِيْ آخِرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۵۶: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعت ادا فرماتے۔ ان میں پانچ رکعت وتر ہوتے اور ان پانچ رکعتوں کے آخر میں تشہد بیٹھتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: تیرہ رکعت میں سے آٹھ رکعت چار بار سلام پھیرنے کے ساتھ ہیں گویا کہ ہر دو رکعت پر تشہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے تھے اور پانچ رکعت وتر کے آخر میں آپ تشہد بیٹھتے اور سلام پھیرتے۔ معلوم ہوا کہ جس

طرح وتر کی نماز ایک رکعت ہے اسی طرح وتر کی نماز پانچ رکعت بھی ہے (و اللہ اعلم)

١٢٥٧ - (٤) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقْتُ إِلَى عَائِشَةَ، فَقُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ خُلُقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. قَالَتْ: أَلَسْتَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَتْ: فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنُ. قُلْتُ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ! أَنْبِئِينِي عَنْ وِتْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَقَالَتْ: كُنَّا نُعِدُّ لَهُ سِوَاكَهُ وَطَهُورَهُ، فَيَبْعَثُهُ اللهُ مَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَيَتَسَوَّكُ، وَيَتَوَضَّأُ، وَيُصَلِّي تِسْعَ رَكَعَاتٍ، لَا يَجْلِسُ فِيهَا إِلَّا فِي الثَّامِنَةِ، فَيَذْكُرُ اللهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يَنْهَضُ، وَلَا يُسَلِّمُ، فَيُصَلِّي التَّاسِعَةَ، ثُمَّ يَقْعُدُ، فَيَذْكُرُ اللهَ، وَيَحْمَدُهُ، وَيَدْعُوهُ، ثُمَّ يُسَلِّمُ تَسْلِيمًا يُسْمِعُنَا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَمَا يُسَلِّمُ وَهُوَ قَاعِدٌ، فَتِلْكَ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يَا بُنَيَّ! فَلَمَّا أَسَنَّ ﷺ وَأَخَذَ اللَّحْمَ، أَوْتَرَ بِسَبْعٍ، وَصَنَعَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِثْلَ صَنِيعِهِ فِي الْأُولَى، فَتِلْكَ تِسْعٌ يَا بُنَيَّ! وَكَانَ نَبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَحَبَّ أَنْ يُدَاوِمَ عَلَيْهَا، وَكَانَ إِذَا غَلَبَهُ نَوْمٌ أَوْ وَجَعٌ عَنْ قِيَامِ اللَّيْلِ، صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً، وَلَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِي لَيْلَةٍ، وَلَا صَلَّى لَيْلَةً إِلَى الصُّبْحِ، وَلَا صَامَ شَهْرًا كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۷: سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا' اے اُمّ المؤمنین! آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے بارے میں بتائیں؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کیا آپ قرآنِ پاک کی تلاوت نہیں کرتے؟ میں نے جواب دیا' ضرور کرتا ہوں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآنِ پاک تھا۔ میں نے عرض کیا۔ اے اُمّ المؤمنین آپ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کی نماز کے بارے میں بتائیں؟ عائشہؓ نے کہا: ہم آپؐ کے لئے آپؐ کی مسواک اور آپؐ کے وضو کا پانی رکھ دیتے تھے اللہ جب چاہتا کہ آپؐ کو رات کے وقت بیدار کرے تو آپؐ کو بیدار کرتا۔ آپؐ مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نو رکعت وتر ادا کرتے۔ آپ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھتے۔ اس کے بعد اللہ کا ذکر فرماتے' اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ نویں رکعت ادا کرنے کے لئے آپؐ کھڑے ہو جاتے اور سلام نہیں پھیرتے تھے۔ پھر (نویں رکعت ختم کر کے) آخر میں بیٹھتے' اللہ کا ذکر کرتے' اس کی حمد و ثنا بیان کرتے اور دعائیں مانگتے۔ بعد ازاں آپؐ سلام پھیرتے (سلام کی آواز) ہمیں سناتے۔ پھر سلام پھیرنے کے بعد بیٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرتے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں' اے میرے بیٹے! یہ گیارہ رکعت ہیں لیکن جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی اور جسم بھاری ہو گیا (یعنی آپ کمزور ہو گئے) تو آپ نے سات وتر ادا کیئے اور دو رکعت بیٹھ کر اسی طرح ادا کیں جیسا کہ پہلے ادا کیا کرتے تھے۔ اے میرے بیٹے! یہ نو رکعت ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی کوئی نماز نفل ادا کرتے تو آپؐ دن میں بارہ رکعت نوافل ادا کرتے اور میرے علم میں نہیں ہے کہ آپؐ نے ایک رات میں تمام قرآنِ پاک پڑھا ہو اور نہ ہی

تمام رات صبح تک نوافل پڑھتے رہے ہوں اور نہ ہی رمضان کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں (مسلم)

وضاحت: معلوم ہوا کہ جب آپؐ نے نو رکعت وتر پڑھے ہیں تو آپؐ آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد بیٹھے ہیں۔ اس سے پہلے آپؐ کسی رکعت میں تشہد نہیں بیٹھے اور پھر نویں رکعت وتر ادا کر کے آخر میں بیٹھے ہیں اور سلام پھیرا ہے۔ اسی طرح آپؐ نے سات رکعت وتر ایک سلام کے ساتھ پڑھے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آپؐ نے درمیانی تشہد میں التحیات کے علاوہ ذکر و اذکار اور مسنون دعائیں بھی پڑھی ہیں۔ یہ سمجھنا کہ درمیانی تشہد میں التحیات سے زائد کچھ نہیں پڑھنا چاہئے درست نہیں ہے (و اللہ اعلم)

١٢٥٨ - (٥) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «اجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح سے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

١٢٥٩ - (٦) **وَعَنْهُ،** عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۵۹: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' صبح سے پہلے پہلے وتر پڑھو (مسلم)

١٢٦٠ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُوْمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ أَوَّلَهُ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُوْمَ آخِرَهُ فَلْيُوْتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرَ اللَّيْلِ مَشْهُوْدَةٌ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۶۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص ڈرتا ہے کہ رات کے آخر میں وہ قیام نہیں کر سکے گا تو وہ اول رات میں وتر پڑھ لے اور جس شخص کو اُمید ہے کہ وہ رات کے آخر میں وتر ادا کر سکے گا تو وہ رات کے آخر میں وتر ادا کرے اس لئے کہ آخری رات کی نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور آخر رات میں وتر پڑھنا افضل ہے (مسلم)

١٢٦١ - (٨) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَأَوْسَطِهِ، وَآخِرِهِ، وَانْتَهٰى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (رات کے) شروع' درمیانی اور آخری حصے میں وتر ادا کئے ہیں اور آخر عمر میں آپ (آخری شب) سحر کے وقت وتر پڑھتے تھے (بخاری' مسلم)

۱۲۶۲ - (۹) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ بِثَلَاثٍ : صِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۶۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل (رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین کاموں کی وصیت کی ہے۔ ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنے' چاشت کے دو نفل پڑھنے اور سونے سے پہلے وتر کی نماز ادا کرنا (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۲۶۳ - (۱۰) عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا اغْتَسَلَ فِيْ آخِرِهٖ. قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يُوْتِرُ أَوَّلَ اللَّيْلِ أَمْ فِيْ آخِرِهٖ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ أَوَّلِ اللَّيْلِ، وَرُبَّمَا أَوْتَرَ فِيْ آخِرِهٖ. قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً، قُلْتُ: كَانَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَخْفِتُ؟ قَالَتْ: رُبَّمَا جَهَرَ بِهٖ، وَرُبَّمَا خَفَتَ. قُلْتُ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ! اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَهْ اَلْفَصْلَ الْأَخِيْرَ

دوسری فصل

۱۲۶۳: غُضَیف بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپؓ بتائیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسلِ جنابت شروع رات میں کرتے یا آخر رات میں کرتے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا' کبھی آپؐ اول رات اور کبھی آخر رات میں غسل فرماتے۔ میں نے کہا' اللہ اکبر! تمام حمد و ثنا اللہ کے لائق ہے جس نے شریعت میں فراخی فرما دی ہے۔ میں نے دریافت کیا' کیا آپؐ رات کے اول یا آخر حصّے میں وتر (نماز) ادا کرتے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کبھی آپؐ اول رات اور کبھی رات کے آخر میں وتر (نماز) ادا کرتے۔ میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ کے لائق ہیں جس نے شریعت میں وسعت فرمائی ہے۔ میں نے دریافت کیا' آپ جہری قرأت فرماتے یا آپؐ کی قرأت پوشیدہ ہوتی تھی؟ عائشہؓ نے جواب دیا' کبھی آپؐ کی قرأت اونچی آواز کے ساتھ ہوتی اور کبھی آپؐ پوشیدہ آواز سے قرأت کرتے۔ میں نے کہا' اللہ بہت بڑا ہے تمام حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جس نے شریعت میں فراخی فرمائی ہے (ابوداؤد) اور امام ابنِ ماجہؒ نے حدیث کا آخری جملہ ذکر کیا ہے۔

۱۲۶۴ - (۱۱) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ:

بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ؟ قَالَتْ: كَانَ يُوتِرُ بِأَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ، وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ، وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ، وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ، وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِأَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ، وَلَا بِأَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ. رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ

۱۲۶۴: عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی رکعت وتر ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپؐ چار رکعت اور تین رکعت کے ساتھ چھ رکعت اور تین رکعت کے ساتھ اور آٹھ رکعت' اور تین رکعت کے ساتھ اور دس رکعت اور تین رکعت کے ساتھ وتر ادا کرتے. اور آپؐ سات رکعت سے کم اور تیرہ رکعت سے زیادہ وتر ادا نہیں کرتے تھے (ابوداؤد)

وضاحت: آپؐ کی نماز وتر مختلف اوقات میں مختلف احوال کے ساتھ تھی۔ اکثر طور پر آپؐ کے وتر ادا کرنے کی کیفیت یہی ہوتی تھی' خصوصاً" جب آپؐ چاک و چوبند ہوتے۔ وگرنہ تین رکعت اور ایک رکعت کے ساتھ بھی وتر نماز ادا ہو جاتی ہے۔ البتہ تیرہ رکعات سے زیادہ وتر کی نماز نہیں ہے (و اللہ اعلم)

۱۲۶۵ - (۱۲) **وَعَنْ** أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۶۵: ابو ایوبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وتر کی نماز ہر مسلمان کے لئے ثابت ہے' جو شخص پانچ رکعت وتر ادا کرنا محبوب جانتا ہے وہ اس طرح ادا کر سکتا ہے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۱۲۶۶ - (۱۳) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ، فَأَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ! ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۲۶۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بے شک اللہ وتر (یعنی اکیلا) ہے اور وہ وتر کو محبوب جانتا ہے۔ اے قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والو! تم وتر نماز پڑھا کرو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو اسحاق سبیعی راوی کو اختلاط ہو گیا تھا (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۲۴۷' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۷۰' تذکرۃُ الحفاظ جلد ۱ صفحہ ۱۱۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۳۹۷)

۱۲۶۷ - (۱۴) **وَعَنْ** خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ

اللهِ ﷺ وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ : الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۲۶۷: خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے فرمایا' اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک زائد نماز عطا کی ہے' وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے' وہ (نماز) وتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا وقت تمہارے لئے عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق طلوع ہونے تک مقرر کر دیا ہے (ترمذی' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبد اللہ بن راشد راوی غیر معروف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۲۰' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۷)

۱۲۶۸ - (۱۵) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا .

۱۲۶۸: زید بن اسلمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وتر نماز (پڑھے) کے بغیر سو گیا تو اسے چاہیئے کہ وہ صبح کے وقت ادا کر لے (ترمذی نے مرسل روایت کیا ہے)

۱۲۶۹ - (۱۶) **وَعَنْ** عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْنَا عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ ﷺ؟ قَالَتْ: «كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِـ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَفِي الثَّالِثَةِ بِـ﴿قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ﴾ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُو دَاوُدَ.

۱۲۶۹: عبد العزیز بن جریجؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں کس سورت کی قرأت فرماتے تھے؟ عائشہؓ نے جواب دیا' پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور دوسری رکعت میں قُلْ يَا أَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور تیسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَيْن سورتیں پڑھتے تھے (ترمذی' ابوداؤد)

۱۲۷۰ - (۱۷) وَرَوَاهُ النَّسَائِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى.

۱۲۷۰: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو عبد الرحمان بن ابزی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۱ - (۱۸) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ.

۱۲۷۱: امام نسائیؒ نے اس حدیث کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

۱۲۷۲ - (۱۹) وَالدَّارِمِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَلَمْ يَذْكُرُوْا «وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ».

۱۲۷۲: امام دارمیؒ نے اس حدیث کو ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے اور انہوں نے معوذتین (سورتوں) کا ذکر نہیں کیا۔

۱۲۷۳ - (۲۰) وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلِمَاتٍ أَقُوْلُهُنَّ فِيْ قُنُوْتِ الْوِتْرِ: «اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ، إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۲۷۳: حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چند کلمات سکھلائے جن کو میں وتر (نماز) کی دعائے قنوت میں کہا کرتا ہوں۔ (جس کا ترجمہ ہے)
"اے اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت سے نوازا ہے مجھے بھی (ان میں) ہدایت سے نواز دے اور مجھے بھی (ان لوگوں میں) عافیت عطا فرما جن کو تو نے عافیت عطا کی ہے اور تو میری تولیت فرما ان لوگوں میں جن کی تو نے تولیت فرمائی ہے اور مجھے جو کچھ تو نے عطا کیا ہے میرے لئے ان میں برکت فرما اور مجھے میری حق میں برے فیصلوں سے محفوظ فرما۔ بلاشبہ تو فیصلے کرنے والا ہے اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ جس سے تو دوستی رکھتا ہے اس کو کوئی ذلیل نہیں کر سکتا۔ اے ہمارے پروردگار! تو برکت والا ہے اور تو عظمت والا ہے۔"
(ترمذی' ابوداوَد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

۱۲۷۴ - (۲۱) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ فِي الْوِتْرِ قَالَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَزَادَ: ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يُطِيْلُ فِيْ آخِرِهِنَّ.

۱۲۷۴: ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وتر (نماز) میں سلام پھیرتے تو سبحان الملک القدوس (کے کلمات) کہتے۔ (ابوداوَد' نسائی) اور نسائی میں تین بار کا اضافہ ہے نیز آخری بار میں لمبا کر کے کہتے۔

وضاحت: وتر نماز میں دعائے قنوت کا موقع رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد ہے جب کہ رکوع سے پہلے کی احادیث زیادہ قوی ہیں البتہ دعائے قنوت کے لئے اللہ اکبر کہنا اور کانوں تک ہاتھ اٹھانا احادیث صحیحہ سے ثابت نہیں ہے۔ دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ بعض صحابہ کرامؓ سے ثابت

ہے۔ اسے قنوتِ نازلہ پر قیاس کیا جاسکتا ہے اور ہاتھ اٹھائے جاسکتے ہیں اس لئے کہ مرفوع حدیث نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرامؓ کے اقوال بھی حجت ہیں (واللہ اعلم)

١٢٧٥ -(٢٢) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» ثَلَاثاً. وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالثَّالِثَةِ.

۱۲۷۵: اور نسائی کی روایت میں عبدالرحمان بن ابزیٰؒ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) سلام پھیرنے کے بعد "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْس" (کلمات) کہتے اور تیسری بار میں آواز بلند فرماتے۔

١٢٧٦ -(٢٣) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي آخِرِ وِتْرِهِ: «اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۷۶: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے آخر میں (یہ دعا) کہتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تیری رضا کے ساتھ تیری ناراضگی سے پناہ چاہتا ہوں اور تیرے عفو کے ساتھ تیری سزا سے اور تیرے ساتھ (تیری پکڑ سے) تجھ سے پناہ کا طلبگار ہوں۔ میں تیری تعریف بیان نہیں کر سکتا تیری تعریف تو وہ ہے جو تو نے خود اپنی کی ہے"۔ (ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٧٧ -(٢٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قِيلَ لَهُ: هَلْ لَكَ فِيْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ مُعَاوِيَةَ مَا أَوْتَرَ إِلَّا بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: أَصَابَ، إِنَّهُ فَقِيهٌ.

وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ ابْنُ أَبِيْ مُلَيْكَةَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ، وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۲۷۷: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا، کیا آپ امیر المومنین معاویہؓ کے بارے میں علم رکھتے ہیں کہ وہ ایک ہی رکعت وتر ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا، ان کا عمل درست ہے، وہ شریعت کا فہم رکھتے ہیں اور ایک روایت میں ہے، ابن ابی ملیکہؒ نے بیان کیا کہ معاویہؓ نے عشاء کے بعد ایک

رکعت وتر نماز ادا کی جب کہ ان کے پاس ابنِ عباسؓ کا غلام تھا۔ وہ ابنِ عباسؓ کے ہاں گیا' غلام نے ان کو بتایا۔ انہوں نے فرمایا' ان کا معاملہ شک و شبہ سے بالاتر ہے' وہ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں (بخاری)

١٢٧٨ - (٢٥) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا. اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا اَلْوِتْرُ حَقٌّ، فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۲۷۸: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں ہے۔ وتر نماز ثابت ہے جو شخص وتر نماز ادا نہ کرے وہ ہمارے طریقہ سے نہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند ضعیف ہے' عبید اللہ بن عبد اللہ العتکی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد۳ صفحہ ۱۰' مشکوۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد۱ صفحہ ۳۹۹)

١٢٧٩ - (٢٦) **وَعَنْ** أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ أَوْ إِذَا اسْتَيْقَظَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۷۹: ابوسعید (خُدری) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص وتر نماز سے پہلے سو گیا یا اس کو بھول گیا تو جب اسے یاد آئے یا جب وہ بیدار ہو تو ادا کرے (ترمذی' ابوداؤد' ابن ماجہ)

١٢٨٠ - (٢٧) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ الْوِتْرِ: أَوَاجِبٌ هُوَ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: قَدْ أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُرَدِّدُ عَلَيْهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ: أَوْتَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، وَأَوْتَرَ الْمُسْلِمُوْنَ. رَوَاهُ فِي «الْمُوَطَّأ».

۱۲۸۰: امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ایک شخص نے ابنِ عمرؓ سے وتر (نماز) کے بارے میں سوال کیا کہ کیا وتر واجب ہے؟ ابنِ عمرؓ نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے لیکن وہ شخص بار بار سوال دہرا رہا تھا اور ابنِ عمرؓ جواب دے رہے تھے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں نے وتر نماز ادا کی ہے (مؤطا)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدّین البانی جلد۱ صفحہ ۴۰۰)

١٢٨١ - (٢٨) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِنَ الْمُفَصَّلِ، يَقْرَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ثَلَاثَ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

۱۲۸۱: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین رکعت وتر نماز ادا کرتے۔ ان میں "مفصّل" سے نو سورتیں تلاوت فرماتے۔ ہر رکعت میں تین تین سورتیں تلاوت فرماتے' آخری سورت قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَدٌ ہوتی (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں حارث اعور راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۱۱۴' المجروحین جلد ۱ صفحہ ۲۲۲' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۳۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۱۴۱' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۰)

۱۲۸۲ - (۲۹) **وَعَنْ** نَافِعٍ ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، بِمَكَّةَ ، وَالسَّمَاءُ مُغَيِّمَةٌ ، فَخَشِيَ الصُّبْحَ ، فَأَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ ، ثُمَّ انْكَشَفَ ، فَرَأَى أَنَّ عَلَيْهِ لَيْلاً ، فَشَفَّعَ بِوَاحِدَةٍ ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ، فَلَمَّا خَشِيَ الصُّبْحَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ . رَوَاهُ مَالِكٌ .

۱۲۸۲: نافعؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا۔ آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ وہ صبح (ہونے) سے ڈر گئے تو انہوں نے ایک رکعت وتر ادا کی بعد ازاں بادل چھٹ گیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ ابھی رات (باقی) ہے تو انہوں نے ایک رکعت ملا کر وتر کا جوڑا کر لیا بعد ازاں دو دو رکعت تہجد نماز ادا کی جب صبح طلوع ہونے کا خیال ہوا تو ایک رکعت وتر نماز ادا کی (مالک)

۱۲۸۳ - (۳۰) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي جَالِساً ، فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهِ قَدْرَ مَا يَكُونُ ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ، قَامَ وَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ، ثُمَّ رَكَعَ ، ثُمَّ سَجَدَ ، ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ .

۱۲۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز (تہجد) ادا کرتے' بیٹھ کر ہی قرأت کرتے۔ جب قرأت سے تیس یا چالیس آیات باقی ہوتیں تو کھڑے ہو کر قرأت فرماتے پھر رکوع کرتے' پھر سجدہ کرتے اور دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے تھے (مسلم)

۱۲۸۴ - (۳۱) **وَعَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ . وَزَادَ ابْنُ مَاجَهْ : خَفِيفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .

۱۲۸۴: اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر (نماز) کے بعد دو رکعت (نفل) ادا کرتے (ترمذی) ابنِ ماجہ میں اضافہ ہے کہ دو خفیف رکعت بیٹھ کر ادا کرتے۔

۱۲۸۵ - (۳۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ : كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ .

ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ يَقْرَأُ فِيهِمَا وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَرَكَعَ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجه .

۱۲۸۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکعت وتر ادا کرتے۔ پھر دو رکعت ادا کرتے۔ اور ان میں بیٹھے ہوئے قرأت کرتے۔ جب رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کا ارادہ کرتے تو کھڑے ہو کر رکوع کرتے (ابن ماجہ)

۱۲۸٦ - (۳۳) وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ هٰذَا السَّهَرَ جُهْدٌ وَثِقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ ، وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ». رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ .

۱۲۸٦: ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ بیداری میں مُشقّت اور بوجھ ہے جب تم میں سے کوئی شخص وتر پڑھے تو اس کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھ کر سوئے۔ اگر رات کو نفل نماز کے لئے اٹھنا ہو (تو درست ہے) وگرنہ اس کے لئے (تہجّد کی نماز) دو رکعت کافی ہوں گی (دارمی)

۱۲۸۷ - (۳٤) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ الْوِتْرِ وَهُوَ جَالِسٌ، يَقْرَأُ فِيهِمَا ﴿إِذَا زُلْزِلَتِ﴾ وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۲۸۷: ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر ادا کرتے تھے اور ان میں "اِذَا زُلْزِلَتْ" اور "قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ" (سورتیں) تلاوت فرماتے (احمد)

(٣٦) بَابُ الْقُنُوْتِ

(قنوتِ نازلہ کا ذکر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٨٨ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَّدْعُوَ عَلٰى أَحَدٍ، أَوْ يَدْعُوَ لِأَحَدٍ؛ قَنَتَ بَعْدَ الرُّكُوْعِ، فَرُبَّمَا قَالَ إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ: اَللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيْعَةَ ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلٰى مُضَرَ، وَاجْعَلْهَا سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ» ، يَجْهَرُ بِذٰلِكَ. وَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلَاتِهٖ: «اَللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا، لِأَحْيَاءٍ مِّنَ الْعَرَبِ، حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ﴾ اَلْآيَةَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۸۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر بددُعا یا اس کے لئے نیک دُعا کرنے کا ارادہ کرتے تو رکوع کے بعد دعا مانگتے۔ بسا اوقات جب آپؐ "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" کہتے تو فرماتے "اے اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا کر۔ اے اللہ! مضر (قبیلہ) پر اپنی گرفت سخت کر اور ان پر یوسف علیہ السلام (کے دور) کی قحط سالی مسلط کر۔" آپؐ بلند آواز سے دُعا کرتے اور کبھی نماز میں کہتے "اے اللہ" فلاں فلاں عرب قبائل پر لعنت کر یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "اس معاملہ میں تجھے کچھ اختیار نہیں" (بخاری، مسلم)

وضاحت: قحط سالی، وبائی امراض اور کفّار کی فوجوں کے خلاف قنوتِ نازلہ سری اور جہری تمام نمازوں میں رکوع کے بعد بلند آواز سے کہنا چاہئے اور ہاتھ اٹھانا بھی ضروری ہے (واللہ اعلم)

١٢٨٩ - (٢) وَعَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ فِي الصَّلَاةِ، كَانَ قَبْلَ الرُّكُوْعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: قَبْلَهُ، إِنَّمَا قَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا، إِنَّهُ كَانَ بَعَثَ أُنَاسًا يُّقَالُ لَهُمْ: الْقُرَّاءُ، سَبْعُوْنَ رَجُلًا، فَأُصِيْبُوْا، فَقَنَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ شَهْرًا يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۲۸۹: عاصم الاحول رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے نماز میں قنوت کے بارے میں دریافت کیا کہ (قنوتِ نازلہ) رکوع سے پہلے ہے یا رکوع کے بعد ہے؟ انہوں نے جواب دیا' پہلے ہے۔ آپؐ نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوت کی۔ آپؐ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھیجا جن کو قُراء کہا جاتا تھا' ان کی تعداد ستر تھی وہ شہید کر دیئے گئے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ فرمائی۔ آپؐ قتل کرنے والوں پر بد دُعا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٢٩٠ - (٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ شَهْراً مُتَتَابِعاً فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، إِذَا قَالَ: «سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَدْعُوْ عَلَى أَحْيَاءٍ مِّنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ: عَلَى رِعْلٍ وَّذَكْوَانَ وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۲۹۰: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک ظہر' عصر' مغرب' عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد قنوتِ نازلہ پڑھی۔ آپؐ بنو سلیم کے قبائل رعل' ذکوان اور عصیہ پر بد دعا کرتے تھے اور آپؐ کی اقتداء (میں نماز ادا) کرنے والے آمین کہتے تھے (ابوداؤد)

١٢٩١ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْراً ثُمَّ تَرَكَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ.

۱۲۹۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک قنوتِ نازلہ پڑھی پھر اس کو چھوڑ دیا (ابوداؤد' نسائی)

١٢٩٢ - (٥) وَعَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِيْ: يَا أَبَتِ! إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبِيْ بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيٍّ، هٰهُنَا بِالْكُوْفَةِ نَحْواً مِّنْ خَمْسِ سِنِيْنَ، أَكَانُوْا يَقْنُتُوْنَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ! مُحْدَثٌ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۹۲: ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے عرض کیا' ابا جان! آپ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکرؓ عمرؓ اور عثمانؓ (کی اقتداء میں) اور اس جگہ کوفہ میں علیؓ کی

اقتداء میں پانچ سال نماز ادا کی ہے؟ کیا وہ قنوت کیا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' اے میرے بیٹے! یہ بدعت ہے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: قنوتِ نازلہ پر ہمیشگی بدعت ہے' حسبِ ضرورت دُعا کی اجازت ہے (و اللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٢٩٣ - (٦) عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ لَيْلَةٍ، وَلَا يَقْنُتُ بِهِمْ إِلَّا فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ ، فَإِذَا كَانَتِ الْعَشْرُ الْأَوَاخِرُ تَخَلَّفَ فَصَلّٰى فِيْ بَيْتِهِ، فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: أَبَقَ أُبَيٌّ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۲۹۳: حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو ابیؓ بن کعب کی اقتداء میں جمع کیا' وہ انہیں بیس رات نماز تراویح پڑھاتے رہے اور انہوں نے وتر نماز میں آخر نصف راتوں میں دعاءِ قنوت کی اور جب (رمضان کے) آخری دس روز باقی رہ گئے تو اُبیؓ بن کعب مسجد میں آنے سے پیچھے رہے اور گھر میں تراویح نماز ادا کرتے رہے۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ اُبیؓ بن کعب بھاگ گئے ہیں (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۴۰۴)

١٢٩٤ - (٧) وَسُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوْتِ. فَقَالَ: قَنَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوْعِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهُ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۲۹۴: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد دعاءِ قنوتِ نازلہ کی اور ایک روایت میں کہ (دعائے قنوت) رکوع سے پہلے اور اس کے بعد کی (ابنِ ماجہ)

وضاحت: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد فرض نمازوں میں ثابت ہے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل مختلف ہے (و اللہ اعلم)

(۳۷) بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ

(ماہِ رمضان (کی راتوں) میں قیام)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٢٩٥ - (١) **عَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ حُجْرَةً فِي الْمَسْجِدِ مِنْ حَصِيرٍ ، فَصَلَّى فِيهَا لَيَالِيَ، حَتَّى اجْتَمَعَ عَلَيْهِ نَاسٌ، ثُمَّ فَقَدُوا صَوْتَهُ لَيْلَةً، وَظَنُّوا أَنَّهُ قَدْ نَامَ، فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَتَنَحْنَحُ لِيَخْرُجَ إِلَيْهِمْ. فَقَالَ: «مَا زَالَ بِكُمُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يُكْتَبَ عَلَيْكُمْ، وَلَوْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ مَا قُمْتُمْ بِهِ. فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۲۹۵: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں چٹائی کا حجرہ بنایا۔ آپ نے اس میں چند راتیں قیام (رمضان) فرمایا یہاں تک کہ کثرت کے ساتھ صحابہ کرامؓ آپ کی اقتداء میں شریک ہوئے بعد ازاں انہوں نے ایک رات آپ کی آواز کو نہ پایا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ آپ نیند میں ہیں۔ بعض صحابہ کرامؓ نے کھانسنا شروع کیا تاکہ آپ باہر نکلیں (اور تراویح کی جماعت کرائیں) ۔ آپ باہر آئے آپ نے فرمایا' تمہاری کیفیّت اور حالات سے مجھے آگاہی ہے یہاں تک کہ میں نے خطرہ محسوس کیا کہ تم پر قیامِ رمضان فرض ہو جائے گا۔ اگر فرض ہو گیا تو تم اس کی طاقت نہ پاؤ گے۔ لوگو! پس تم گھروں میں قیام رمضان کیا کرو' اس لئے کہ ہر انسان کی وہ نماز افضل ہے جو وہ گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے ۔

(بخاری' مسلم)

١٢٩٦ - (٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَزِيمَةٍ فَيَقُولُ: «مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَاناً وَّاحْتِسَاباً، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَصَدْراً مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب دلاتے لیکن آپؐ نے انہیں قیامِ رمضان کی فرضیت کا حکم نہ دیا چنانچہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص رمضان کا قیام (اس کے ثواب پر) ایمان رکھتے ہوئے اور اجر و ثواب طلب کرتے ہوئے کرے گا' اس کے پہلے گناہ معاف ہو جائیں گے چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور (قیامِ رمضان کا) معاملہ اسی طرح تھا۔ بعد ازاں ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں بھی معاملہ اسی طرح تھا اور عمرؓ کی خلافت کے آغاز میں بھی معاملہ اسی طرح رہا (مسلم)

١٢٩٧ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا قَضٰى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِهِ، فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْباً مِّنْ صَلَاتِهِ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْراً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۲۹۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص (فرض) نماز مسجد میں ادا کرے تو وہ اپنی (نفل) نماز کا حصّہ اپنے گھر کو بھی دے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ (نفل) نماز گھر میں ادا کرنے سے خیر و برکت عطا کرتا ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٢٩٨ - (٤) **عَنْ** أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صُمْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمْ يَقُمْ بِنَا شَيْئاً مِّنَ الشَّهْرِ حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ. فَلَمَّا كَانَتِ السَّادِسَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا، فَلَمَّا كَانَتِ الْخَامِسَةُ قَامَ بِنَا، حَتّٰى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ نَفَّلْتَنَا قِيَامَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟ فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ؛ حُسِبَ لَهٗ قِيَامُ لَيْلَةٍ». فَلَمَّا كَانَتِ الرَّابِعَةُ لَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ، فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ، جَمَعَ أَهْلَهٗ وَنِسَآءَهٗ وَالنَّاسَ، فَقَامَ بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا أَنْ يَّفُوْتَنَا الْفَلَاحُ. قُلْتُ: وَمَا الْفَلَاحُ؟ قَالَ: السَّحُوْرُ. ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ؛ إِلَّا أَنَّ التِّرْمِذِيَّ لَمْ يَذْكُرْ: ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا بَقِيَّةَ الشَّهْرِ.

دوسری فصل

۱۲۹۸: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں روزے رکھے۔ آپؐ نے ماہِ رمضان میں ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب سات راتیں باقی رہ گئیں تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ رات کا تیسرا حصہ چلا گیا جب چھٹی رات تھی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا۔ جب پانچویں رات تھی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ آدھی رات چلی گئی۔ میں

نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! (صلی اللہ علیہ وسلم) کاش! آپ ہمارے ساتھ باقی رات بھی قیام کریں۔ آپؐ نے فرمایا' بے شک ایک شخص جب امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرتا ہے یہاں تک کہ امام (نماز سے) فارغ ہوتا ہے تو اس کے نامۂ اعمال میں رات کے قیام کا ثواب ثبت ہو جاتا ہے۔ جب چوتھی رات ہوئی تو آپؐ نے ہمارے ساتھ قیام نہ کیا یہاں تک کہ تین راتیں رہ گئیں۔ جب تیسری رات ہوئی تو آپ نے اہل و عیال' عورتوں اور سب لوگوں کو جمع کیا۔ آپ نے ہمارے ساتھ قیام کیا یہاں تک کہ ہمیں خطرہ محسوس ہوا کہ ہم سے سحری فوت ہو جائے گی تو میں نے دریافت کیا' (فلاح) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' سحری کا کھانا۔ پھر باقی مہینہ آپؐ نے قیام نہ کیا۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور ابنِ ماجہ نے نسائی کی مثل بیان کیا البتہ امام ترمذیؒ نے یہ ذکر نہیں کیا کہ "پھر آپؐ نے ہمارے ساتھ باقی مہینہ قیام نہ کیا۔"

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں "حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثُ اللَّیْلِ" ہے جس کا کوئی معنیٰ نہیں صحیح لفظ "حَتّٰی بَقِیَ ثُلُثٌ مِّنَ الشَّھْرِ" ہیں جس کا معنیٰ ہے کہ رمضانُ المبارک کی تین راتیں باقی تھیں (نسائی' ابن ماجہ)

۱۲۹۹ - (۵) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَيْلَةً، فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ، فَقَالَ: «أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَّحِيْفَ اللهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ؟». قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَآئِكَ. فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا، فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَزَادَ رَزِيْنٌ: «مِمَّنِ اسْتَحَقَّ النَّارَ». وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: سَمِعْتُ مُحَمَّداً - يَعْنِي الْبُخَارِيَّ - يُضَعِّفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ.

۱۲۹۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (بستر سے) غائب پایا (میں نے تلاش کیا) تو آپؐ بقیع (قبرستان) میں تھے۔ آپؐ نے فرمایا' کیا تجھے خطرہ (لاحق) ہوا کہ اللہ اور اس کا رسول تجھ پر ظلم کریں گے؟ میں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! مجھے خیال گزرا کہ آپ کسی بیوی کے ہاں گئے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' بے شک اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب نزول فرماتے ہیں اور بنو کلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو معاف کر دیتے ہیں (ترمذی' ابن ماجہ) اور رزین میں (ان الفاظ کا) اضافہ ہے کہ "ان لوگوں کو جو دوزخ کے مستحق تھے۔" اور امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام بخاریؒ سے سنا وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں۔

وضاحت: یحیٰ بنِ ابی کثیر راوی نے عُروہ رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا اور حجاج بن ارطاۃ نے یحیٰ بن ابی کثیر سے نہیں سنا (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۶۷۳' الضعفاء الصغیر ۷۵' المجروحین جلد۱ صفحہ ۲۲۵' تاریخ بغداد جلد ۸ صفحہ ۲۲۵' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۶)

۱۳۰۰ - (۶) **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «صَلَاةُ

الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا، إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ» . رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ. وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۰۰: زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' انسان کی اپنے گھر میں ادا کی گئی نماز میری اس مسجد میں نماز (ادا کرنے) سے زیادہ فضیلت والی ہے (البتہ) فرض نماز نہیں (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۰۱ ـ (۷) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَيْلَةً إِلَى الْمَسْجِدِ، فَإِذَا النَّاسُ أَوْزَاعٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ ، يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ، وَيُصَلِّي الرَّجُلُ فَيُصَلِّيْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّيْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰى قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ، فَجَمَعَهُمْ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً أُخْرٰى، وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ. قَالَ عُمَرُ: نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهِ، وَالَّتِيْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ تَقُوْمُوْنَ ـ يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ ـ، وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

تیسری فصل

۱۳۰۱: عبدالرحمان بن عبدالقاری سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات عمر رضی اللہ عنہ کی معیّت میں مسجدِ نبوی گیا تو وہاں حاضرین مختلف ٹولیوں میں تھے۔ عمرؓ نے فرمایا' اگر میں ان تمام کو ایک قاری پر اکٹھا کر دوں تو بہت مناسب ہے۔ بعد ازاں انہوں نے اس عزم کو عملی جامہ پہناتے ہوئے ان سب کو ابیؓ بن کعب کی اقتداء میں جمع کر دیا۔ انہوں نے بیان کیا کہ بعد ازاں میں ان کی معیّت میں دوسری رات نکلا تو لوگ ایک قاری کی اقتداء میں نوافل ادا کر رہے تھے۔ عمرؓ نے فرمایا' یہ ایک جماعت (کی صورت میں نوافل ادا کرنا) اچھی بدعت ہے اور وہ نماز جس سے سو جاتے ہو اس نفل سے بہتر ہے جس کا تم قیام کر رہے ہو۔ ان کا مقصود یہ تھا کہ آخر رات میں نوافل ادا کرنا افضل ہے جب کہ لوگ اول رات میں قیام رمضان کرتے تھے (بخاری)

وضاحت: قیامِ رمضان کی جماعت بدعت نہیں ہے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین رات جماعت کرائی ہے نیز دورِ رسالت میں صحابہ کرامؓ باجماعت قیام رمضان کا اہتمام کرتے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس عمل کو بدعت لغوی معنیٰ کے لحاظ سے فرمایا ہے یعنی جماعت کی مداومت' اس کا اہتمام اور ایک امام کی اقتداء میں سبھی کا قیام کرنا ایک نئی بات تھی (و اللہ اعلم)

۱۳۰۲ ـ (۸) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَ عُمَرُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ،

وَتَمِيماً الدَّارِيَّ أَنْ يَقُومَا لِلنَّاسِ فِيْ رَمَضَانَ بِإِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً، فَكَانَ الْقَارِيءُ يَقْرَأُ بِالْمِئِيْنِ ، حَتّٰى كُنَّا نَعْتَمِدُ عَلَى الْعَصَا مِنْ طُوْلِ الْقِيَامِ، فَمَا كُنَّا نَنْصَرِفُ إِلَّا فِيْ فُرُوْعِ الْفَجْرِ . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۲: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عمرؓ نے ابیؓ بن کعب اور تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ دونوں رمضان میں لوگوں کو گیارہ رکعت قیام کرائیں چنانچہ امام ایک رکعت میں "مئین" (سورتوں) میں سے کوئی ایک سورت تلاوت کرتا یہاں تک کہ ہم طویل قیام کی وجہ سے لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے اور ہم صبح صادق کے آغاز میں کہیں واپس لوٹتے تھے (مالک)

وضاحت: مئین وہ سورتیں ہیں جن کی آیات ایک سو آیات سے زیادہ ہیں (واللہ اعلم)

۱۳۰۳ - (۹) **وَعَنِ** الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَدْرَكْنَا النَّاسَ إِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ قَالَ: وَكَانَ الْقَارِيءُ يَقْرَأُ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ، وَإِذَا قَامَ بِهَا فِيْ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَأَى النَّاسُ أَنَّهُ قَدْ خَفَّفَ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۳: الاعرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے (صحابہ کرامؓ اور تابعین جیسے) لوگوں کو پایا، وہ رمضان میں (دعائے قنوت میں) کافروں پر لعنت کرتے تھے نیز انہوں نے بیان کیا کہ امام آٹھ رکعت قیام میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کرے اور جب امام بارہ رکعت میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کے ساتھ قیام کرتا تو لوگ سمجھتے کہ اس نے قرأت میں تخفیف کی ہے (مالک)

۱۳۰٤ - (۱۰) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ: كُنَّا نَنْصَرِفُ فِيْ رَمَضَانَ مِنَ الْقِيَامِ، فَنَسْتَعْجِلُ الْخَدَمَ بِالطَّعَامِ مَخَافَةَ فَوْتِ السَّحُوْرِ. وَفِيْ أُخْرٰى: مَخَافَةَ الْفَجْرِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۰۴: عبد اللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ ہم رمضان میں قیام سے واپس لوٹتے۔ ہم خُدّام سے جلدی کھانا لانے کا کہتے تاکہ سحری کا کھانا فوت نہ ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ صبح صادق ہونے کے ڈر سے (مالک)

۱۳۰۵ - (۱۱) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «هَلْ تَدْرِيْنَ مَا هٰذِهِ اللَّيْلَةِ؟» - يَعْنِيْ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ - قَالَتْ: مَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ: «فِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا أَنْ يُكْتَبَ كُلُّ هَالِكٍ مِّنْ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ، وَفِيْهَا تُرْفَعُ أَعْمَالُهُمْ، وَفِيْهَا تَنْزِلُ أَرْزَاقُهُمْ» . فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ

إِلاَّ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى ؟ فَقَالَ: «مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلاَّ بِرَحْمَةِ اللهِ تَعَالٰى» ثَلَاثاً . قُلْتُ: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ !؟ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى هَامَتِهِ فَقَالَ: «وَلَا أَنَا، إِلاَّ أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللهُ مِنْهُ بِرَحْمَتِهِ» يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۱۳۰۵: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں آپؐ نے فرمایا' کیا تم جانتی ہو یہ کونسی رات ہے؟ یعنی شعبان کی پندرھویں رات۔ عائشہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس رات میں کیا ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس رات میں بنی آدم کے اس سال پیدا ہونے والے بچوں کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں بنی آدم کے اس سال کے ہر فوت ہونے والے انسان کو تحریر کیا جاتا ہے نیز اس میں ان کے اعمال ثبت ہوتے ہیں نیز اس میں ان کا رزق نازل ہوتا ہے۔ عائشہؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہر شخص جنّت میں اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا؟ آپؐ نے تین بار فرمایا کہ ہر شخص جنّت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔ میں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بھی؟ آپؐ نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا اور تین بار فرمایا' میں بھی..... جب تک کہ اللہ کی رحمت مجھے نہ ڈھانپے گی (بیہقی الدعواتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند کا علم نہیں ہو سکا اور نہ یہ معلوم ہو سکا کہ کس محدّث نے اس کی سند پر کلام کیا ہے۔ غالب ظن یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے البتہ یہ جملہ کہ "ہر شخص جنّت میں صرف اللہ کی رحمت کے ساتھ ہی داخل ہو گا۔" (آخر تک) صحیح ثابت ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۹)

۱۳۰۶ ـ (۱۲) **وَعَنْ** أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: «إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيَطَّلِعُ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَيَغْفِرُ لِجَمِيْعِ خَلْقِهِ إِلاَّ لِمُشْرِكٍ أَوْ مُشَاحِنٍ» . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۰۶: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' شعبان کی پندرھویں رات میں اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت فرماتا ہے اور مشرک اور (بلاوجہ) دشمنی کرنے والے کے علاوہ تمام مخلوق کو معاف کر دیتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ولید بن مسلم راوی کا عَنْعَنَہ ہے اور عبداللہ بن لہیعہ راوی ضعیف ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۱۱' التاریخ الکبیر جلد ۵ صفحہ ۵۷۴' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۴۴)

۱۳۰۷ ـ (۱۳) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَفِيْ رِوَايَتِهِ: «إِلاَّ اثْنَيْنِ: مُشَاحِنٌ وَقَاتِلُ نَفْسٍ».

۱۳۰۷: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو عبداللہؓ بن عمروؓ بن عاص سے روایت کیا ہے اور اس کی روایت میں ہے کہ سوائے دو اشخاص کے (بلاوجہ) دشمنی کرنے والے اور بلاسبب کسی کو قتل کرنے والے کے۔

١٣٠٨ - (١٤) وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ، فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا، وَصُوْمُوْا يَوْمَهَا، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَيَقُوْلُ: أَلَا مِنْ مُّسْتَغْفِرٍ فَأَغْفِرَ لَهُ؟ أَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَأَرْزُقَهُ؟ أَلَا مُبْتَلًى فَأُعَافِيَهِ؟ أَلَا كَذَا أَلَا كَذَا؟ حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۰۸: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب شعبان کی پندرھویں رات ہو تو اس کی رات میں قیام کیا کرو اور اس کا روزہ رکھو بے شک اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج غروب ہونے کے وقت سے پہلے آسمان کی جانب نزول کرتا ہے اور اعلان فرماتا ہے؟ خبردار! کون مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو معاف کرتا ہوں۔ کون رزق طلب کرنے والا ہے؟ میں اس کو رزق عطا کرتا ہوں۔ کون مصیبت زدہ ہے؟ میں اس کی مصیبت دور کرتا ہوں۔ خبردار! فلاں فلاں کون ہے؟ یہاں تک کہ صبح صادق نمودار ہوجاتی ہے (ابن ماجہ)

وضاحت ۱: یہ حدیث ضعیف ہے' اس کی سند میں ابوبکر بن عبد اللہ بن ابی سبرہ راوی حدیثیں وضع کیا کرتا تھا (العلل و معرفۃ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۷۸' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۴۷' میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۰۳' تقریب التہذیب جلد۲ صفحہ ۳۹۷' تاریخ بغداد جلد ۱۴ صفحہ ۳۷۱' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۱۰)

وضاحت ۲: قیامِ رمضان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنی رکعت ادا کی ہیں' باب کی احادیث میں اس کا ذکر نہیں ہے البتہ عمرؓ نے ابی بنؓ کعب اور تمیمؓ کو حکم دیا کہ وہ گیارہ رکعت قیام کریں جب کہ بیس رکعت والی کسی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔ خیال رہے کہ بیس رکعت کے ساتھ قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ضعیف حدیث کے ساتھ مروی ہے۔ اس میں بھی باجماعت ادا کرنے کا ذکر نہیں ہے جب کہ آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کی احادیث صحیح سند کے ساتھ موجود ہیں پس سُنّتِ نبوی کے مطابق رمضان میں آٹھ رکعت کے ساتھ قیام کیا جائے۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیں صلوٰۃ التراویح علامہ ناصر الدین البانی حفظہ اللہ (اردو ترجمہ) مولانا محمد صادق خلیل (واللہ اعلم)

(۳۸) بَابُ صَلاَةِ الضُّحٰی

(نمازِ چاشت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۳۰۹ - (۱) عَنْ أُمِّ هَانِیءٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ دَخَلَ بَیْتَهَا یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ، فَاغْتَسَلَ، وَصَلّٰی ثَمَانِیَ رَکَعَاتٍ، فَلَمْ أَرَ صَلاَةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا، غَیْرَ أَنَّهُ یُتِمُّ الرُّکُوْعَ وَالسُّجُوْدَ. وَقَالَتْ فِیْ رِوَایَةٍ أُخْرٰی: وَذٰلِكَ ضُحًی. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۳۰۹: اُمِّ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کے گھر میں تشریف لائے۔ آپؐ نے غسل فرمایا۔ آٹھ رکعت (چاشت) نماز ادا کی۔ میں نے آپؐ کی کوئی نماز نہیں دیکھی جو اس سے زیادہ تخفیف والی ہو البتہ آپؐ نے رکوع اور سجود مکمل کیئے۔ دوسری روایت میں ان کا قول ہے کہ یہ نماز چاشت کی تھی (بخاری، مسلم)

۱۳۱۰ - (۲) وَعَنْ مُعَاذَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: کَمْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُصَلِّیْ صَلاَةَ الضُّحٰی؟ قَالَتْ: أَرْبَعَ رَکَعَاتٍ وَّیَزِیْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۰: مُعاذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز کتنی رکعت ادا کرتے تھے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا' چار رکعت اور جس قدر اللہ چاہتا آپؐ زیادہ رکعت ادا کرتے (مسلم)

۱۳۱۱ - (۳) وَعَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «یُصْبِحُ عَلٰی کُلِّ سُلاَمٰی مِنْ أَحَدِکُمْ صَدَقَةٌ، فَکُلُّ تَسْبِیْحَةٍ صَدَقَةٌ، وَّکُلُّ تَحْمِیْدَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَهْلِیْلَةٍ صَدَقَةٌ، وَکُلُّ تَکْبِیْرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صَدَقَةٌ، وَیُجْزِیءُ مِنْ ذٰلِكَ رَکْعَتَانِ یَرْکَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰی» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۱: ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے

ہر شخص کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے۔ سُبحان اللہ کہنا صدقہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا صدقہ ہے' لَا اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے' اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے' امر بالمعروف صدقہ ہے' نہی عن المنکر صدقہ ہے اور ان سب کو 'چاشت کی دو رکعت نماز کفایت کرتی ہے (مسلم)

١٣١٢ ـ (٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى قَوْماً يُصَلُّوْنَ مِنَ الضُّحٰى، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمُوْا أَنَّ الصَّلَاةَ فِيْ غَيْرِ هٰذِهِ السَّاعَةِ أَفْضَلُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: «صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۱۲: زید بن اُرقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو چاشت کی نماز ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا' یہ لوگ جانتے ہیں کہ اس کے علاوہ وقت میں یہ نماز افضل ہے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اوابین نماز اس وقت ہے جب اونٹوں کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں (مسلم)

وضاحت: سورج نکلنے کے بعد مکروہ وقت گزرنے کے بعد سے چاشت کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوالِ شمس سے پہلے تک رہتا ہے۔ اس حدیث میں اَوّابین نماز کا جو ذکر کیا گیا ہے وہ بھی چاشت کی نماز ہے۔ مزید اس وقت کی فضیلت اس لئے ہے کہ یہ آرام کا وقت ہوتا ہے اور گرمی کی شدت ہوتی ہے لیکن جو شخص آرام ترک کر کے اس وقت نماز میں مصروف ہوتا ہے اس کا یہ عمل فضیلت والا ہو گا (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣١٣ ـ (٥) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «عَنِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى أَنَّهُ قَالَ: يَا ابْنَ آدَمَ! ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ؛ أَكْفِكَ آخِرَهُ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۱۳: ابُوالدّرداء اور ابُوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد ربانی کا ذکر کیا کہ اللہ فرماتا ہے' "اے آدم کے بیٹے! دن کے شروع میں چار رکعت ادا کر' میں دن کے آخر میں تیرے لئے کافی ہو جاؤں گا۔" (ترمذی)

١٣١٤ ـ (٦) وَرَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالدَّارِمِيُّ، عَنْ نَعِيْمِ بْنِ هَمَّارٍ الْغَطْفَانِيِّ وَأَحْمَدُ عَنْهُمْ.

۱۳۱۴: نیز امام ابوداؤدؒ اور امام دارمیؒ نے اس حدیث کو نعیمؓ بن ھمّار غطفانی سے اور امام احمدؒ نے ابُوالدّرداءؓ' ابُوذر رضی اللہ عنہ اور نعیمؓ بن ھمّار غطفانی سے بیان کیا ہے۔

١٣١٥ - (٧) وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَفْصِلًا، فَعَلَيْهِ أَنْ يَّتَصَدَّقَ عَنْ كُلِّ مَفْصِلٍ مِّنْهُ بِصَدَقَةٍ»، قَالُوْا: وَمَنْ يُّطِيْقُ ذٰلِكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ؟ قَالَ: «النُّخَاعَةُ فِي الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا، وَالشَّيْءُ تُنَحِّيْهِ عَنِ الطَّرِيْقِ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ؛ فَرَكْعَتَا الضُّحٰى تُجْزِئُكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٣١٥: بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں' اس پر فرض ہے کہ وہ ہر جوڑ کی جانب سے صدقہ کرے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! کس میں یہ طاقت ہے؟ آپؐ نے فرمایا' مسجد میں سے ناک کے فضلے کو دور کرنا اور ضرر رساں چیز کو راستہ سے دور کرنا صدقہ ہے۔ اگر صدقہ نہ کر سکو تو چاشت کی دو رکعت تمہیں کفایت کریں گی (ابوداؤد)

١٣١٦ - (٨) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً؛ بَنَى اللّٰهُ لَهُ قَصْرًا مِّنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ. وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

١٣١٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چاشت کی نماز بارہ رکعت ادا کیں' اللہ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل تعمیر کرتے ہیں۔
(ترمذی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے بیان کیا کہ یہ حدیث غریب ہے ہم اس کو اس طریق سے ہی جانتے ہیں۔

١٣١٧ - (٩) وَعَنْ مُّعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى، لَا يَقُوْلُ إِلَّا خَيْرًا، غُفِرَ لَهُ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٣١٧: مُعاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہا یہاں تک کہ اس نے چاشت کی دو رکعت ادا کیں' اس نے (زبان سے) اچھے کلمات کے سوا کچھ نہ کہا تو اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں گے معاف کر دیئے جائیں گے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں سہل بن معاذ اور زبان بن فائد دو راوی ضعیف ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۴۱ جلد ا صفحہ ٦٥' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۳ صفحہ ۲۴۴)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٣١٨ - (١٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنْ حَافَظَ عَلَى شُفْعَةِ الضُّحٰى؛ غُفِرَتْ لَهُ ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَه.

تیسری فصل

۱۳۱۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے چاشت کی دو رکعت پر محافظت کی اس کے گناہ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں' معاف کر دیئے جاتے ہیں (احمد' ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں نہاس بن قہم راوی ضعیف ہے (میزان الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۲۷۴' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۱۳)

١٣١٩ - (١١) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّهَا كَانَتْ تُصَلِّي الضُّحٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ تَقُولُ: لَوْ نُشِرَ لِي أَبَوَايَ مَا تَرَكْتُهَا . رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۱۹: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ چاشت کی نماز آٹھ رکعت ادا کرتی تھیں اور کہا کرتی تھیں کہ اگر میرے والدین زندہ کر دیئے جائیں تو بھی میں ان دو رکعتوں کو نہیں چھوڑوں گی (مالک)

١٣٢٠ - (١٢) وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُولَ: لَا يَدَعُهَا، وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُولَ: لَا يُصَلِّيهَا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۲۰: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز ادا کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپؐ اس کو نہیں چھوڑیں گے اور جب اس کو چھوڑے رکھتے تو ہم کہتے کہ آپؐ اس کو ادا نہیں کریں گے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵' الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۲۵' میزان الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۰' تقریب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۱۳' احادیث ضعیفہ جلد ۱ صفحہ ۳۲)

١٣٢١ - (١٣) وَعَنْ مُوَرِّقٍ الْعِجْلِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: تُصَلِّي الضُّحٰى؟ قَالَ: لَا . قُلْتُ: فَعُمَرُ؟ قَالَ: لَا . قُلْتُ: فَأَبُو بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا . قُلْتُ. فَالنَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا

أَحَالَهُ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ .

۱۳۲۱: مُوَرِّقْ عجلیؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا آپ چاشت کی نماز ادا کرتے ہیں؟ انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا' عمر رضی اللہ عنہ (ادا کرتے تھے؟) انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ میں نے دریافت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ادا کرتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا' میرا خیال نہیں کہ آپؐ ادا کرتے ہوں (بخاری)

وضاحت: ابن عمرؓ رضی اللہ عنہما اپنے علم کی بنا پر نفی کر رہے ہیں جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ثابت ہے کہ آپؐ چاشت کی نماز ادا کیا کرتے تھے (واللہ اعلم)

(۳۹) بَـابُ التَّطَوُّعِ

(نوافل کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۳۲۲ - (۱) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ: «يَا بِلَالُ! حَدِّثْنِيْ بِأَرْجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهٗ فِي الْإِسْلَامِ؛ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ». قَالَ: مَا عَمِلْتُ عَمَلًا أَرْجٰى عِنْدِيْ أَنِّيْ لَمْ أَتَطَهَّرْ طُهُوْرًا فِيْ سَاعَةٍ مِّنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ، إِلَّا صَلَّيْتُ بِذٰلِكَ الطُّهُوْرِ مَا كُتِبَ لِيْ أَنْ أُصَلِّيَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۳۲۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز کے وقت بلالؓ سے فرمایا' اے بلال! تم اپنے اس عمل کے بارے میں بتاؤ جو اسلام میں تمہارا بہت زیادہ پر اُمید عمل ہے؟ اس لئے کہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آہٹ سنی ہے۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' میں نے کبھی ایسا عمل نہیں کیا جو میرے نزدیک اس عمل سے زیادہ پر امید ہو کہ میں نے رات دن میں جس وقت بھی وضو کیا تو میں نے اس کے ساتھ جس قدر میرے مقدّر میں تھا نفل ادا کئے (بخاری' مسلم)

۱۳۲۳ - (۲) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُوْرِ، كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ، يَقُوْلُ: «إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ، وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاقْدِرْهُ لِيْ، وَيَسِّرْهُ لِيْ، ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ، وَمَعَاشِيْ، وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ - أَوْ قَالَ: فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهٖ - فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ، وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ، وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ»، قَالَ: «وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۲۳: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام کاموں میں ہمیں دعائے استخارہ کی تعلیم دیتے جیسا کہ ہمیں قرآنِ پاک کی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص جب کسی کام (کرنے) کا ارادہ کرے تو وہ دو رکعت نفل ادا کرے بعد ازاں یہ دُعا کرے' (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بنا پر بہتری طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بنا پر تجھ سے قدرت کا طلب گار ہوں اور تجھ سے تیرے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں بلاشبہ تو قدرت والا ہے جب کہ میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے جب کہ میں کچھ نہیں جانتا اور تو تمام غیب کا علم رکھتا ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے میرے دینی اور دنیاوی معاملات میں اور میرے انجام کار میں یا فرمایا کہ میرے جلدی والے اور دیر والے کام میں میرے لئے بہتر ہے تو اس کو میرے لئے مقدر کر اور اس کو میرے لئے آسان کر اور اگر تیرے علم میں ہے کہ یہ کام میرے لئے دینی اور دنیاوی معاملات میں اور میرے انجام کار یا میرے جلدی والے کام میں میرے لئے برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کر اور مجھ کو اس سے دور کر اور میرے لئے خیروبرکت کو مقدّر کر جہاں کہیں بھی ہو پھر مجھے اس کے ساتھ خوش کر"۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر اپنی (خصوصی) حاجت کا نام لے (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٣٢٤ ـ (٣) عَنْ عَلِيّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُوْبَكْرٍ ـ وَصَدَقَ أَبُوْبَكْرٍ ـ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْباً، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ، ثُمَّ يُصَلِّي، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ؛ إِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ﴾ ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ؛ إِلَّا أَنَّ ابْنَ مَاجَهْ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ.

دوسری فصل

۱۳۲۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابوبکرؓ نے حدیث سنائی اور ابوبکرؓ نے سچ کہا' انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص بھی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے بعد ازاں کھڑا ہوتا ہے اور وضو کر کے نماز ادا کرتا ہے بعد ازاں اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دیتا ہے۔ بعد ازاں آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی (جس کا ترجمہ ہے) "اور وہ لوگ جب بے حیائی کا کام کر لیتے ہیں یا جانوں پر ظلم کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کرتے ہوئے اپنے گناہوں سے استغفار کرتے ہیں۔" (ترمذی' ابنِ ماجہ) البتہ امام ابنِ ماجہؒ نے قرآنِ پاک کی آیت ذکر نہیں کی ہے۔

١٣٢٥ ـ (٤) وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ صَلَّى. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

۱۳۲۵ حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی کام غمناک کر دیتا تو آپ نماز پڑھتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عبداللہ الدولی اور عبدالعزیز اخو حذیفہ مجہول راوی ہیں۔
(مشکوۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۱۶)

۱۳۲۶ - (۵) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَدَعَا بِلَالًا، فَقَالَ: «بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي». قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ، وَمَا أَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهُ وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ. فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «بِهِمَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۲۶ بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں (ایک دن) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح (کی نماز ادا) کی اور بلالؓ کو بلایا۔ آپؐ نے دریافت کیا کہ تم کس وجہ سے مجھ سے پہلے جنّت میں تھے؟ میں جنّت میں جب بھی داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہاری (حرکت کرنے کی) آواز سنی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی اذان کہی تو دو رکعت (تحیۃُ المسجد) ادا کیں اور میں کبھی بے وضو ہوا تو میں نے وضو کیا اور میں نے محسوس کیا کہ اللہ کی جانب سے مجھے دو رکعت ادا کرنی ہیں اس پر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بس) یہ دونوں سبب ہیں (ترمذی)

۱۳۲۷ - (۶) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى اللّٰهِ أَوْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ بَنِي آدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ فَلْيُحْسِنِ الْوُضُوءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ لْيَقُلْ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ، وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ، وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، لَا تَدَعْ لِي ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۳۲۷ عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے یا کسی انسان سے کوئی مطلب ہے تو وہ اچھے انداز سے وضو کرے بعد ازاں دو رکعت نماز (حاجت) ادا کرے پھر اللہ کی ثنا بیان کرے اور نبیؐ پر درود بھیجے۔ پھر وہ کہے "اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں وہ ذات حلم والی ہے' کریم ہے' عرشِ عظیم کا رب ہے اور تمام حمد ثناء اللہ ربُّ العالمین کے لئے ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسی نیکیوں کا جن سے تیری رحمت واجب ہو جائے اور ایسے اعمال کا جن سے تیری مغفرت کا حصول یقینی ہو جائے اور ہر نیکی کے کام سے فائدے کا سوال کرتا ہوں اور ہر گناہ سے محفوظ رہنے کا سوال کرتا

ہوں تو میرے تمام گناہوں کو معاف کر دے اور میرے تمام غموں کو دور کر دے' وہ تمام حاجتیں جن کو تو اچھا سمجھتا ہے ان سب کو پورا کر دے۔ اے وہ ذات! جو تمام رحم کرنے والوں سے زیادہ رحیم ہے (ترمذی' ابنِ ماجہ)
امام ترمذیؒ نے بیان کیا ہے۔ کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فائد بن عبدالرحمان راوی غایت درجہ ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۷ صفحہ ۴۵۷' المجروحین جلد ۲ صفحہ ۲۰۳' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۳۳۹' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)

(٤٠) بَابُ صَلَاةِ التَّسْبِيحِ

(نمازِ تسبیح)

١٣٢٨ - (١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: «يَا عَبَّاسُ! يَا عَمَّاهُ! أَلَا أُعْطِيكَ؟ أَلَا أَمْنَحُكَ؟ أَلَا أُخْبِرُكَ؟ أَلَا أَفْعَلُ بِكَ؟ عَشْرَ خِصَالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ؛ غَفَرَ اللهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ، قَدِيمَهُ وَحَدِيثَهُ، خَطَأَهُ وَعَمْدَهُ، صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلَانِيَتَهُ: أَنْ تُصَلِّيَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُورَةً، فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ الْقِرَاءَةِ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ وَأَنْتَ قَائِمٌ. قُلْتَ: سُبْحَانَ اللهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، وَاللهُ أَكْبَرُ، خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً، ثُمَّ تَرْكَعُ، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ رَاكِعٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ، فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَهْوِي سَاجِداً، فَتَقُولُهَا وَأَنْتَ سَاجِدٌ عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ مِنَ السُّجُودِ فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَسْجُدُ فَتَقُولُهَا عَشْراً، ثُمَّ تَرْفَعُ رَأْسَكَ فَتَقُولُهَا عَشْراً، فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ، تَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ؛ إِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تُصَلِّيَهَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ؛ فَفِي كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً، فَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِي عُمُرِكَ مَرَّةً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

پہلی فصل

۱۳۲۸: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عباسؓ بن عبدالمطلب سے کہا' اے عباس! اے چچا! کیا میں تجھے خبر نہ دوں؟ کیا میں تجھے عُمدہ چیز نہ دوں؟ کیا میں تجھے عطیہ نہ دوں؟ کیا میں تجھے دس خیر کے (کام سرانجام) دینے کا حکم نہ دوں؟ اگر تو یہ کام کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیرے پہلے اور پچھلے' پرانے اور نئے' غلطی سے اور جان بوجھ کر' چھوٹے اور بڑے' پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر دے گا۔ وہ یہ ہے کہ تو چار رکعت (نمازِ تسبیح) پڑھے۔ ہر رکعت میں فاتحۃُ الکتاب اور سورۂ تلاوت کرے جب تو پہلی رکعت میں قرأت سے فارغ ہو جائے تو قیام کی حالت میں تو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پندرہ بار کہے۔ پھر تو رکوع کرے اور رکوع میں دس بار یہ کلمات کہے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور دس مرتبہ یہ

کلمات کہے پھر سجدے میں جائے اور سجدے کی حالت میں دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے سے سر اٹھائے تو دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے میں جائے اور دس بار یہ کلمات کہے پھر سجدے سے سر اٹھائے اور بیٹھ کر دس بار یہ کلمات کہے پس ہر رکعت میں پچھتر بار یہ کلمات کہے۔ چار رکعت میں اسی طرح یہ کلمات کتنے ہوں گے۔ اگر تجھ میں روزانہ ایک بار اس نماز کے ادا کرنے کی طاقت ہے تو ایسا کر اور اگر نہ کر سکے تو ہر ہفتہ میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار ادا کر۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار ادا کر (ابو داؤد' ابن ماجہ' بیہقی فی الدعوات الکبیر)

وضاحت: نمازِ تسبیح کی ذکر کردہ حدیث سند کے لحاظ سے اگرچہ ضعیف ہے لیکن کثرتِ شواہد کی بناء پر یہ حدیث صحیح ہے۔ تفصیلی بحث علامہ عبدالحی لکھنوی کی تالیف "الآثار المرفوعة فی الاخبارِ الموضوعة" صفحہ ۳۵۳۔ ۳۷۴ پر ملاحظہ کریں (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۱۹)

۱۳۲۹ ۔ (۲) وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي رَافِعٍ نَحْوَهُ

۱۳۲۹: نیز امام ترمذیؒ نے ابو رافعؓ سے اس کی مثل روایت ذکر کی ہے۔

۱۳۳۰ ۔ (۳) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ عَمَلِهِ صَلَاتُهُ، فَإِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَنْجَحَ، وَإِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ؛ فَإِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهِ شَيْءٌ، قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى: أُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ؟ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ، ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهِ عَلٰى ذٰلِكَ» . وَفِيْ رِوَايَةٍ: «ثُمَّ الزَّكَاةُ مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى حَسْبِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ .

۱۳۳۰: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہؓ بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال سے جس عمل کا پہلے محاسبہ ہو گا وہ اس کی نماز ہے' اگر نماز درست ہوئی تو وہ کامیاب ہے۔ اگر نماز صحیح نہ ہوئی تو ناکامی اور خسارہ ہے۔ اگر اس کی فرض نمازوں سے کچھ کمی ہو گی تو اللہ تبارکؑ و تعالیٰ فرمائے گا' خیال کرو اگر میرے اس بندے کی نفل نمازیں ہیں تو ان کے ساتھ فرض نمازوں کی کمی پوری کی جائے بعد ازاں اس کے تمام اعمال کا حساب اسی انداز پر ہو گا اور ایک روایت میں ہے پھر زکوٰۃ کا حساب نماز کی مانند ہو گا بعد ازاں تمام اعمال کا حساب اسی کے مطابق ہو گا (ابوداؤد)

۱۳۳۱ ۔ (٤) وَرَوَاهُ أَحْمَدُ عَنْ رَجُلٍ .

۱۳۳۱: نیز امام احمدؒ نے اس حدیث کو ایک شخص سے ذکر کیا ہے۔

۱۳۳۲ ۔ (۵) وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا أَذِنَ اللّٰهُ لِعَبْدٍ فِيْ شَيْءٍ

أَفْضَلَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا ، وَإِنَّ الْبِرَّ لَيُذَرُّ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ، وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ»، يَعْنِي الْقُرْآنَ . رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۳۲: ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ کسی بندے کے کسی کام پر توجہ نہیں کرتا جو بہتر ہو دو رکعتوں سے جن کو وہ پڑھتا ہے اور خیر و برکت کو بندے کے سر پر بکھیرا جاتا ہے جب تک کہ وہ نماز میں مشغول رہتا ہے اور بندے اللہ کا قُرب جس قدر اس کے کلام (قرآنِ پاک) سے حاصل کر سکتے ہیں اور کسی عمل سے نہیں کر سکتے (احمد' ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں بکر بن خُنیس راوی متکلّم فیہ اور لیث بن ابی سُلیم راوی ضعیف ترین ہے۔ (الجرح والتعدیل جلد۲ صفحہ ۳۹۷۔ جلد ۷ صفحہ ۱۷۴' میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۴۴۔ جلد ۳ صفحہ ۴۲۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۰۵ جلد۲ صفحہ ۱۳۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۲۰)

(٤١) بَابُ صَلاَةِ السَّفَرِ

(نمازِ سفر)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٣٣ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعاً، وَصَلَّى الْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۳۳۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں ظہر کی نماز چار رکعت ادا کی اور عصر کی نماز ذُوالحلیفہ میں دو رکعت ادا کی (بخاری، مسلم)

وضاحت: ذُوالحلیفہ مدینہ منورہ سے تین میل کی مسافت پر ہے، معلوم ہوا کہ تین میل کی مسافت پر قصر نماز پڑھی جاسکتی ہے (واللہ اعلم)

١٣٣٤ - (٢) وَعَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ أَكْثَرُ مَا كُنَّا قَطُّ وَآمَنَهُ بِمِناً ، رَكْعَتَيْنِ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۴: حارثہ بن وہب خُزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُنیٰ میں دو رکعت نماز پڑھائی جب کہ ہم کثیر تعداد میں تھے اور نہایت امن میں تھے (بخاری، مسلم)

وضاحت: کتابُ اللہ میں قصر نماز کا حکم خوف کے ساتھ مشروط ہے جب کہ سُنّت میں نمازِ قصر خوف کے ساتھ مشروط نہیں۔ تین میل کی مسافت پر نمازِ قصر کی جا سکتی ہے، خوف کی قید اتفاقی ہے (واللہ اعلم)

١٣٣٥ - (٣) وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، إِنَّمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿أَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ، فَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ. قَالَ عُمَرُ: عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهُ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۳۵: یعلیٰ بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے عمرؓ سے دریافت کیا' اللہ پاک فرماتے ہیں (جس کا ترجمہ ہے) "اگر تمہیں خوف ہو کہ کفار تمہیں فتنے میں مبتلا کر دیں گے تو تم قصر نماز ادا کرو" (اب تو) لوگ امن میں ہیں (یعنی امن کی حالت میں نماز قصر نہ پڑھی جائے) عمرؓ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا' اس پر مجھے بھی تعجب ہوا تھا جیسا کہ تو نے تعجب کا اظہار کیا ہے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تھا۔ آپؐ نے فرمایا تھا' (امن میں نمازِ قصر کی اجازت) اللہ تعالیٰ کا تم پر صدقہ ہے تم اسے قبول کرو (مسلم)

۱۳۳٦ - (٤) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتّٰى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهُ: أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً؟ قَالَ: «أَقَمْنَا بِهَا عَشْراً» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳٦: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئے۔ آپؐ دو رکعت ادا کرتے رہے یہاں تک کہ ہم واپس مدینہ آ گئے۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ تم مکہ مکرمہ میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ انہوں نے جواب دیا' ہم (وہاں) دس روز مقیم رہے (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث میں حَجَّۃُ الوَدَاع کے سفر کا ذکر ہے اگرچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چار روز رہے لیکن مناسک حج کی ادائیگی کے دوران حُجّاج کرام قصر نماز ادا کریں گے جب کہ مکہ مکرمہ کے باشندے منیٰ میں قصر نماز پڑھیں گے اور منیٰ کے باشندے مکہ مکرمہ میں قصر اور منیٰ میں مکمل نماز ادا کریں گے (واللہ اعلم)

۱۳۳۷ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَافَرَ النَّبِيُّ ﷺ سَفَراً، فَأَقَامَ تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْماً يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَكَّةَ، تِسْعَةَ عَشَرَ ، رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، فَإِذَا أَقَمْنَا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۳۳۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کیا۔ آپؐ انیس روز مقیم رہے اور نماز قصر کرتے رہے۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں انیس روز اقامت پذیر رہے اور دو رکعت نماز ادا کرتے رہے لیکن جب ہم انیس روز سے زیادہ مقیم رہیں گے تو ہم چار رکعت ادا کریں گے (بخاری)

وضاحت: فتح مکہ کے سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم انیس روز مقیم رہے لیکن آپ اس لئے نمازِ قصر پڑھتے رہے کہ آپؐ اقامت میں متردّد تھے اور تردد کی صورت میں تو کوئی مدت متعیّن نہیں اگرچہ سال بھر اقامت کیوں نہ رہے' نمازِ قصر کی اجازت ہو گی (واللہ اعلم)

۱۳۳۸ - (٦) وَعَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ ، قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ،

فَصَلّٰی لَنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ جَآءَ رَحْلَهٗ، وَجَلَسَ، فَرَأٰی نَاساً قِيَاماً، فَقَالَ: مَا يَصْنَعُ هٰٓؤُلَآءِ؟ قُلْتُ: يُسَبِّحُوْنَ. قَالَ: لَوْ كُنْتُ مُسَبِّحًا أَتْمَمْتُ صَلَاتِیْ. صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ، فَكَانَ لَا يَزِيْدُ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَكْعَتَيْنِ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَذٰلِكَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۳۸: حفص بن عاصمؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ابن عمرؓ کے ساتھ میری رفاقت تھی۔ انہوں نے ہمیں ظہر کی نماز دو رکعت پڑھائی بعد ازاں اپنے پڑاؤ میں آئے اور بیٹھ گئے۔ انہوں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ کھڑے ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے بتایا کہ سنتیں ادا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا' اگر میں نے سنتیں ادا کرنا ہوتیں تو میں پوری نماز ادا کرتا۔ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا' آپؐ سفر میں دو رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے نیز ابوبکرؓ' عمرؓ اور عثمانؓ بھی اسی طرح کرتے تھے (بخاری' مسلم)

وضاحت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کے بعد سنتیں ادا نہیں کرتے تھے البتہ تہجّد کی نماز' چاشت کی نماز اور دیگر نوافل وغیرہ ادا کرنے کا ذکر احادیث میں موجود ہے (واللہ اعلم)

۱۳۳۹ - (۷) **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلٰی ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ. رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ.

۱۳۳۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر ہوتے تو ظہر اور عصر (نمازوں) کو ملا کر پڑھتے نیز مغرب اور عشاء کی نماز کو ملا کر پڑھتے تھے (بخاری)

۱۳۴۰ - (۸) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّیْ فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهٖ، يُوْمِئُ إِيْمَآءً صَلَاةَ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَائِضَ وَيُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۴۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اپنی سواری پر نماز ادا کرتے جس طرف بھی سواری کا منہ ہوتا آپؐ اشارے (سے نماز ادا) کرتے' یہ فرائض کے علاوہ تہجّد کی نماز ہوتی اور آپ وتر نماز بھی سواری پر ادا کرتے (بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

۱۳۴۱ - (۹) **عَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَصَرَ الصَّلَاةَ وَأَتَمَّ. رَوَاهُ فِی «شَرْحِ السُّنَّةِ»

دوسری فصل

۱۳۴۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (سفر میں) نمازِ قصر ادا کی ہے اور پوری نماز بھی ادا کی ہے (شرحُ السُّنّہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں طلحہ بن عمرو راوی ضعیف ہے (العلل و معرفۃُ الرجال جلد۱ صفحہ ۱۳۵' التاریخُ الکبیر جلد۴ صفحہ ۳۱۰۴' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۳۴۰' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۳۷۹)

۱۳۴۲ - (۱۰) وَعَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدْتُ مَعَهُ الْفَتْحَ، فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ لَيْلَةً لَا يُصَلِّيْ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ، يَقُوْلُ: «يَا أَهْلَ الْبَلَدِ! صَلُّوْا أَرْبَعاً، فَإِنَّا سَفْرٌ» . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ

۱۳۴۲: عمران بن حُصَین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا اور میں فتحِ مکہ (کی جنگ) میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ آپؐ مکہ میں اٹھارہ راتیں مقیم رہے پس آپؐ صرف دو رکعت نماز ادا کرتے رہے اور فرمایا' اے مکّہ والو! تم چار رکعت نماز ادا کرو اس لئے کہ ہم مسافر لوگ ہیں (ابوداوٗد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں علی بن زید بن جدعان راوی ضعیف ہے (الجرح والتّعدیل جلد۹ صفحہ ۱۳۴۲' میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۴۰۱' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۳۷۹' المجروحین جلد۳ صفحہ ۱۳۳)

۱۳۴۳ - (۱۱) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ، فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعاً، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ؛ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً، وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ، وَلَا يَنْقُصُ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ، وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۴۳: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت ادا کی اور اس کے بعد دو رکعت سُنّت ادا کی اور ایک روایت میں ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں وطن میں اور سفر میں نمازیں ادا کی ہیں چنانچہ میں نے آپؐ کے ساتھ وطن میں ظہر کی نماز چار رکعت اور اس کے بعد دو رکعت سنت ادا کی ہیں اور سفر میں ظہر کی نماز دو رکعت اور اس کے بعد دو رکعت پڑھی ہیں اور سفر میں عصر کی نماز دو رکعت ادا کی ہے اور آپؐ نے عصر کے بعد سنتیں نہیں پڑھیں اور میں نے آپؐ کے ساتھ مغرب کی نماز وطن میں اور سفر میں تین رکعت ادا کی ہیں

آپؐ وطن اور سفر میں اس نماز میں کچھ کمی نہیں کرتے تھے اور مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں اور اس کے بعد آپؐ نے دو رکعت ادا کی ہیں (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں بھی آپؐ فرضوں کے علاوہ سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے تھے۔ نیز اس حدیث کی سند میں ابن ابی لیلیٰ سئی الحفظ اور اس کا شیخ عطیہ بن سعد عوفی راوی ضعیف ہے (التاریخُ الکبیر جلد ۷ صفحہ ۳۵، الجرح والتعدیل جلد ۶ صفحہ ۲۲۵، میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۸۰، تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۳)

١٣٤٤ - (١٢) وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ: إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ؛ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ، إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، وَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ، ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ.

۱۳۴۴: معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک کی جنگ میں سفر میں جانے سے پہلے جب سورج جھکتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز جمع کر لیتے تھے اور اگر سورج جھکنے سے پہلے سفر میں جاتے تو ظہر کی نماز تاخیر سے ادا کرتے حتی کہ عصر کے لئے اترتے (تو دونوں نمازیں ادا کرتے) اور مغرب کی نماز بھی اسی طرح ادا کرتے کہ جب سفر شروع کرنے سے پہلے سورج ڈوب جاتا تو مغرب اور عشاء کو جمع کرتے اور اگر سورج غروب ہونے سے پہلے سفر میں جاتے تو مغرب کی نماز کو موخر کرتے یہاں تک کہ عشاء کی نماز کے وقت اترتے تو دونوں نمازوں کو جمع کرتے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث میں جمع تقدیم اور تاخیر کا صراحتاً جواز موجود ہے (واللہ اعلم)

١٣٤٥ - (١٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَافَرَ وَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ؛ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ بِنَاقَتِهِ، فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلّٰى حَيْثُ وَجَّهَهُ رِكَابُهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۴۵: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں جب نوافل ادا کرنے کا ارادہ کرتے تو اپنی اونٹنی کا منہ قبلہ رُخ کرتے اور تکبیر تحریمہ کہتے بعد ازاں آپؐ کی سواری کا رخ جدھر بھی ہوتا آپؐ نماز ادا کرتے رہتے (ابوداؤد)

١٣٤٦ - (١٤) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَاجَةٍ، فَجِئْتُ وَهُوَ يُصَلِّيْ عَلٰى رَاحِلَتِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ، وَيَجْعَلُ السُّجُوْدَ أَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۴۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کے لئے بھیجا۔ میں آیا تو آپؐ سواری پر مشرق کی جانب متوجہ ہو کر نماز (نفل) ادا کر رہے تھے۔ آپؐ کا سجدہ، رکوع سے ذرا نیچے تھا (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۴۷ - (۱۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهُ، وَعُمَرُ بَعْدَ أَبِيْ بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ صَدْرًا مِّنْ خِلَافَتِهِ. ثُمَّ إِنَّ عُثْمَانَ صَلّٰى بَعْدُ أَرْبَعًا. فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا صَلّٰى مَعَ الْإِمَامِ صَلّٰى أَرْبَعًا، وَإِذَا صَلَّاهَا وَحْدَهُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۳۴۷ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں دو رکعت نماز ادا کی۔ آپؐ کے بعد ابوبکرؓ اور ابوبکرؓ کے بعد عمرؓ اور عمرؓ کے بعد عثمانؓ نے اپنی خلافت کے اوائل میں دو رکعت نماز ادا کی بعد ازاں عثمانؓ نے چار رکعت نماز ادا کی اور ابن عمرؓ جب امام کے ساتھ نماز ادا کرتے تو چار رکعت ادا کرتے اور جب اکیلے نماز ادا کرتے تو دو رکعت ادا کرتے (بخاری، مسلم)

۱۳۴۸ - (۱۶) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: فُرِضَتِ الصَّلَاةُ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ هَاجَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفُرِضَتْ أَرْبَعًا، وَتُرِكَتْ صَلَاةُ السَّفَرِ عَلَى الْفَرِيْضَةِ الْأُوْلٰى. قَالَ الزُّهْرِيُّ: قُلْتُ لِعُرْوَةَ: مَا بَالُ عَائِشَةَ تُتِمُّ؟ قَالَ: تَأَوَّلَتْ كَمَا تَأَوَّلَ عُثْمَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۴۸ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نماز دو رکعت فرض ہوئی تھی بعد ازاں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تو فرض نماز چار رکعت کر دی گئی اور سفر کی نماز پہلے کی طرح باقی رکھی گئی۔ امام زہریؒ کہتے ہیں کہ میں نے عروہؒ سے کہا، کیا وجہ ہے کہ عائشہؓ پوری نماز ادا کیا کرتی تھیں؟ انہوں نے جواب دیا، انہوں نے بھی عثمانؓ کی طرح تاویل کر لی تھی (بخاری، مسلم)

وضاحت: عثمان رضی اللہ عنہ نے محسوس کیا کہ کچھ لوگ واپس گھروں میں جا کر دو رکعت نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لئے انہوں نے نماز قصر نہ کی اور پوری پڑھنے لگے البتہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سمجھا کہ قصر کی رخصت ہے اور اگر مشقت نہ ہو تو پوری نماز بھی ادا کی جا سکتی ہے (واللہ اعلم)

۱۳۴۹ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: فَرَضَ اللهُ الصَّلَاةَ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّكُمْ ﷺ فِي الْحَضَرِ أَرْبَعًا، وَفِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَفِي الْخَوْفِ رَكْعَةً. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۴۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ نے تمہارے پیغمبر کی زبان پر حضر میں چار رکعت نماز فرض کی ہے اور سفر میں دو رکعت اور خوف ہو تو ایک رکعت ہے (مسلم)

۱۳۵۰ - (۱۸) **وَعَنْهُ**، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَا: سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ، وَهُمَا تَمَامٌ غَيْرُ قَصْرٍ، وَالْوِتْرُ فِي السَّفَرِ سُنَّةٌ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۵۰: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کی نماز دو رکعت مسنون قرار دی ہیں اور سفر کی دو رکعت پوری نماز ہے' ناقص نہیں ہے اور سفر میں وتر نماز سُنّت ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جُعفی راوی متہم با لکذب ہے
(مشکوٰۃ علامہ ناصر الدّین البانی جلد ا صفحہ ۴۲۵)

۱۳۵۱ - (۱۹) **وَعَنْ** مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَلَغَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقْصُرُ فِي الصَّلَاةِ فِيْ مِثْلِ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ مَكَّةَ وَالطَّائِفِ، وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَعَسْفَانَ، وَفِيْ مِثْلِ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَجُدَّةَ. قَالَ مَالِكٌ: وَذٰلِكَ أَرْبَعَةُ بُرُدٍ . رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ .

۱۳۵۱: امام مالکؒ کو یہ خبر پہنچی کہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نماز قصر کیا کرتے تھے جب کہ مسافت اتنی ہوتی جتنی کہ مکہ اور طائف' مکہ اور عسفان' مکہ اور جدہ کے درمیان ہے۔ مالکؒ نے بیان کیا یہ مسافت چار برید یعنی بارہ میل تھی (موطا)

۱۳۵۲ - (۲۰) **وَعَنِ** الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَراً، فَمَا رَأَيْتُهُ تَرَكَ رَكْعَتَيْنِ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۵۲: براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں اٹھارہ مرتبہ سفر میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت میں رہا۔ میں نہیں جانتا ہوں کہ آپؐ نے ظہر (کی نماز) سے پہلے اور سورج کے زوال کے بعد دو رکعت نہ ادا کی ہوں (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا کہ یہ حدیث غریب ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو بُسرہ غفاری راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۲۶)

۱۳۵۳ - (۲۱) **وَعَنْ** نَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرَى ابْنَهُ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۳۵۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبیداللہ کو دیکھتے کہ وہ سفر میں نفل پڑھتے ہیں تو اس پر انکار نہیں کرتے تھے (مالک)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۲۶)

(٤٢) بَابُ الْجُمُعَةِ

(نمازِ جمعہ)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٥٤ - (١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ - يَعْنِي يَوْمَ الْجُمُعَةِ - فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، وَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ، الْيَهُودُ غَداً، وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِم ، قَالَ: «نَحْنُ الْآخِرُونَ الْأَوَّلُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَنَحْنُ أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ؛ بَيْدَ أَنَّهُمْ» وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلٰى آخِرِهِ.

پہلی فصل

۱۳۵۴: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اہل کتاب سے) آگے ہوں گے علاوہ ازیں اہلِ کتاب کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی جب کہ ہمیں ان کے بعد دی گئی۔ پھر یہ جمعہ کا دن ہے جس کی تعظیم ان پر فرض کی گئی (لیکن) انہوں نے اس کی مخالفت کی اور اللہ نے ہمیں اس دن کی تعظیم پر ثابت رکھا پس اہلِ کتاب ہمارے پیچھے ہیں۔ یہودی (جمعہ کے بعد) اگلے دن یعنی ہفتہ کے روز اور عیسائی اس کے بعد والے دن یعنی اتوار کے روز کی تعظیم کرتے ہیں (بخاری' مسلم) اور مسلم کی روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' ہم (دنیا میں) آخر میں ہیں (لیکن) قیامت کے دن (اٹھنے اور مرتبے کے لحاظ سے ان سے) پہلے ہیں اور ہم پہلے جنّت میں داخل ہوں گے اور امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ کی طرح آخر تک ذکر کیا۔

وضاحت: دورِ جاہلیت میں جمعہ کے دن کا نام عَرُوبہ تھا اسلام میں لوگوں کے جمع ہونے کی وجہ سے اس کا نام جمعہ رکھ دیا گیا۔ اس حدیث میں اُمّت محمدیہؐ کی پہلی اُمّتوں پر فضیلت بیان ہوئی ہے۔ اُمتِ محمدیہؐ سب سے بعد میں آنے والی اُمّت ہے' ان کی جانب نازل کردہ کتاب نے پہلی اُمّتوں کی کتابوں کو منسوخ قرار دیا۔ اس اُمّت کو پہلے اُٹھایا جائے گا' ان کا حساب کتاب پہلے ہو گا اور دیگر اُمّتوں سے پہلے یہ جنّت میں جائے گی۔ اس کے علاوہ اس اُمّت کے مزید فضائل بھی ہیں (واللہ اعلم)

۱۳۵۵ - (۲) وَفِيْ أُخْرٰى لَهُ عَنْهُ ، وَعَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ آخِرِ الْحَدِيْثِ: «نَحْنُ الْآخِرُوْنَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، وَالْأَوَّلُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمَقْضِيُّ لَهُمْ قَبْلَ الْخَلَائِقِ».

۱۳۵۵: اور اس کی ایک دوسری روایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حُذیفہ رضی اللہ عنہ سے ہے۔ ان دونوں نے بیان کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث کے آخر میں فرمایا کہ ہم دنیا میں (سب سے) آخر میں آئے اور قیامت کے دن (سب سے) پہلے ہوں گے جن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۱۳۵۶ - (۳) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ، وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ إِلَّا فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' (سب سے) بہتر دن جس پر سورج نکلتا ہے جمعہ کا دن ہے' اس دن آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن ان کو جنّت میں داخل کیا گیا اور اسی دن ان کو جنّت سے نکالا گیا اور قیامت جمعہ کے دن ہی قائم ہو گی (مسلم)

۱۳۵۷ - (٤) وَعَنْهُ، قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ فِيْهَا خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ مُسْلِمٌ: قَالَ: «وَهِيَ سَاعَةٌ خَفِيْفَةٌ». وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا، قَالَ: «إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ قَائِمٌ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ».

۱۳۵۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ میں ایک گھڑی ایسی ہے جس میں کوئی مسلمان بندہ اپنے رب سے بھلائی کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو دے دیتا ہے (بخاری' مسلم) اور مسلم میں اضافہ ہے آپؐ نے فرمایا' یہ گھڑی نہایت مختصر ہے اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا' جمعہ کے دن ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں نماز ادا کر رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے بہتر چیز طلب کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرتا ہے۔

۱۳۵۸ - (۵) وَعَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ أَبِيْ مُوْسٰى، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِيْ يَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ: «هِيَ مَا بَيْنَ أَنْ يَجْلِسَ الْإِمَامُ إِلٰى أَنْ تُقْضَى الصَّلَاةُ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۵۸: ابوبُردہؒ بن ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد سے سنا انہوں

نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کی ساعت کے بارے میں فرمایا کہ وہ ساعت خطیب کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز کے اختتام تک ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٥٩ - (٦) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. قَالَ: خَرَجْتُ إِلَى الطُّوْرِ، فَلَقِيْتُ كَعْبَ الْأَحْبَارِ، فَجَلَسْتُ مَعَهُ، فَحَدَّثَنِيْ عَنِ التَّوْرَاةِ، وَحَدَّثْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَكَانَ فِيْمَا حَدَّثْتُهُ أَنْ قُلْتُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ أُهْبِطَ، وَفِيْهِ تِيْبَ عَلَيْهِ، وَفِيْهِ مَاتَ، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ إِلَّا وَهِيَ مُصِيْخَةٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ حِيْنَ تُصْبِحُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، شَفَقاً مِنَ السَّاعَةِ، إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ. وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ يَسْأَلُ اللهَ شَيْئاً إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ. قَالَ كَعْبٌ! ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ فَقُلْتُ: بَلْ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: صَدَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: لَقِيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ، فَحَدَّثْتُهُ بِمَجْلِسِيْ مَعَ كَعْبِ الْأَحْبَارِ وَمَا حَدَّثْتُهُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ لَهُ: قَالَ كَعْبٌ: ذٰلِكَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ يَوْمٌ؟ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبَ كَعْبٌ. فَقُلْتُ لَهُ: ثُمَّ قَرَأَ كَعْبٌ التَّوْرَاةَ، فَقَالَ: بَلْ هِيَ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: صَدَقَ كَعْبٌ. ثُمَّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: قَدْ عَلِمْتُ أَيَّةَ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: أَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضِنَّ عَلَيَّ. فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ هِيَ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: وَكَيْفَ تَكُوْنُ آخِرُ سَاعَةٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ. وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُصَادِفُهَا عَبْدٌ مُّسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْهَا»؟ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ: أَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ جَلَسَ مَجْلِساً يَّنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، فَهُوَ فِيْ صَلَاةٍ حَتّٰى يُصَلِّيَ»؟ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: فَقُلْتُ: بَلٰى. قَالَ: فَهُوَ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَرَوَى أَحْمَدُ إِلَىٰ قَوْلِهِ: صَدَقَ كَعْبٌ.

دوسری فصل

۱۳۵۹: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں طور (پہاڑ) کی جانب نکلا۔ میں کعب احبار سے ملا۔ اس کے ساتھ مجلس ہوئی' اس نے مجھے تورات سے باتیں بیان کیں اور میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ملفوظات بتائے۔ میں نے اسے جو ملفوظات بتائے ان میں یہ ملفوظ بھی تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بہترین دن جس پر سورج نکلتا ہے' وہ جمعہ کا دن ہے' اس دن آدم علیہ السلام پیدا کئے گئے' اسی دن جنت سے اتارے گئے' اسی دن ان کی توبہ قبول ہوئی' اسی دن وہ فوت ہوئے اور اسی دن قیامت

قائم ہو گی۔ انسانوں اور جنوں کے علاوہ (روئے زمین میں موجود) ہر ذی روح' جمعہ کے دن صبح سے سورج ڈوبنے تک قیامت کے انتظار میں ہوتے ہیں وہ قیامت سے خوفزدہ ہوتے ہیں اور اس میں ایک گھڑی ایسی ہے جو مسلمان اس میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا سوال پورا کرتا ہے۔ کعب نے کہا کہ یہ ساعت سال میں ایک دن آتی ہے۔ میں نے کہا' ہر جمعہ کے دن ہے چنانچہ کعب نے تورات کو پڑھا اور اعتراف کیا کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان درست ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن سلام سے ملا۔ میں نے ان سے کعب احبار کے ساتھ اپنی مجلس اور جمعہ کے دن کے بارے میں ان سے جو گفتگو ہوئی تھی' اس کا ذکر کیا۔ میں نے انہیں (سارا واقعہ بتایا) کعب نے کہا' یہ گھڑی سال میں ایک دن میں ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کا کہنا غلط ہے۔ میں نے ان سے ذکر کیا کہ پھر کعب نے تورات کا مطالعہ کیا اور اس نے کہا' وہ ساعت ہر جمعہ کے دن ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا کہ کعب کی بات صحیح ہے۔ بعد ازاں عبداللہ بن سلام نے کہا' میں جانتا ہوں کہ وہ ساعت کون سی ہے؟ ابوہریرہؓ نے بیان کیا' میں نے کہا کہ آپ مجھے بتائیں اور بخل نہ کریں۔ عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن آخری گھڑی ہے۔ ابوہریرہؓ نے کہا' میں نے کہا کہ وہ جمعہ کے دن کی آخری ساعت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کو کوئی بندہ مومن نہیں پاتا اور وہ اس گھڑی میں نماز پڑھ رہا ہوتا ہے۔ اس پر عبداللہ بن سلام نے کہا' کیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا نماز کا انتظار کرے وہ نماز میں ہوتا ہے یہاں تک کہ نماز ادا کرے۔ ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے اثبات میں جواب دیا۔ عبداللہ بن سلام نے کہا' وہ یہ ساعت ہے (مالک' ابوداؤد' ترمذی' نسائی) اور امام احمدؒ نے اس کے قول "کعب نے درست کہا" تک بیان کیا ہے۔

١٣٦٠ - (٧) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اِلْتَمِسُوْا السَّاعَةَ الَّتِيْ تُرْجٰى فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلٰى غَيْبُوْبَةِ الشَّمْسِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۶۰ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قبولیت والی ساعت کا جمعہ کے دن عصر کے بعد سے سورج غروب ہونے تک انتظار کرو (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن ابی حمید اور حماد راوی ضعیف ہیں نیز شواہد کی بناء پر حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے (تَنْقِيح الرواة جلد ۱ صفحہ ۲۵۵)

١٣٦١ - (٨) **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ، وَفِيْهِ قُبِضَ، وَفِيْهِ النَّفْخَةُ، وَفِيْهِ الصَّعْقَةُ، فَأَكْثِرُوْا عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ فِيْهِ، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيَّ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! وَكَيْفَ تُعْرَضُ صَلَاتُنَا عَلَيْكَ وَقَدْ أَرِمْتَ ؟ قَالَ: يَقُوْلُوْنَ بَلِيْتَ. قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ

«الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

۱۳۶۱ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تمہارے دنوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے' اس میں آدم کو پیدا کیا گیا' اس دن میں ان کی روح قبض ہوئی' اسی میں صور پھونکا جائے گا اور اسی میں بے ہوش کرنا ہے۔ اس دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! آپ پر ہمارا درود کیسے پیش کیا جاتا ہے جب کہ آپ ختم ہو چکے ہوں گے۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین (کی مٹی) پر انبیاءؑ کے اجسام کو حرام کر دیا ہے (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' دارمی' بیہقی الدعوات الکبیر)

۱۳۶۲ - (۹) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ، وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ، وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ أَفْضَلَ مِنْهُ، فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُوْ اللهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ، وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ مِنْهُ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيْثِ مُوْسَى بْنِ عُبَيْدَةَ وَهُوَ يُضَعَّفُ.

۱۳۶۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وعدہ کا دن قیامت کا دن ہے اور جمع ہونے کا دن عرفہ کا دن ہے اور گواہی دینے والا دن جمعہ کا دن ہے اور سورج کا طلوع اور غروب کسی ایسے دن پر نہیں ہوتا جو جمعہ سے افضل ہو۔ اس میں ایک ساعت ایسی ہے' کوئی مسلمان شخص جب اس ساعت میں خیروبرکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتا ہے اور جس چیز سے پناہ طلب کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو پناہ دیتا ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔ (اور کہا ہے کہ) یہ حدیث صرف موسیٰ بن عُبیدہ راوی سے معروف ہے اور اسے ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۶۳ - (۱۰) عَنْ أَبِيْ لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ سَيِّدُ الْأَيَّامِ وَأَعْظَمُهَا عِنْدَ اللهِ، وَهُوَ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ، فِيْهِ خَمْسُ خِلَالٍ: خَلَقَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ، وَأَهْبَطَ اللهُ فِيْهِ آدَمَ إِلَى الْأَرْضِ، وَفِيْهِ تَوَفَّى اللهُ آدَمَ، وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَسْأَلُ الْعَبْدُ فِيْهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ، مَا لَمْ يَسْأَلْ حَرَامًا، وَفِيْهِ تَقُوْمُ السَّاعَةُ، مَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ وَلَا سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ وَلَا رِيَاحٍ وَلَا جِبَالٍ وَلَا بَحْرٍ إِلَّا هُوَ مُشْفِقٌ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَه.

تیسری فصل

۱۳۶۳ ابو لبابہ بن عبدالمنذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' بلاشبہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ کے نزدیک عیدالاضحیٰ اور عید الفطر کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس دن کی پانچ خصوصیات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا' اس دن ان کو زمین کی جانب اتارا' اسی دن اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو فوت کیا' اس میں ایک ساعت ایسی ہے کہ کوئی مسلمان شخص اس میں اللہ سے جس چیز کا سوال کرتا ہے اللہ اس کا سوال پورا کرتا ہے بشرطیکہ وہ حرام چیز کا سوال نہ کرے اور اسی دن قیامت قائم ہو گی۔ سب مقرّب فرشتے' آسمان' زمین' ہوائیں' پہاڑ اور سمندر سب جمعہ کے دن قیامت سے خائف ہوتے ہیں (ابن ماجہ)

١٣٦٤ - (١١) وَرَوٰى أَحْمَدُ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ : أَنَّ رَجُلاً مِّنَ الْأَنْصَارِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخْبِرْنَا عَنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مَاذَا فِيهِ مِنَ الْخَيْرِ؟ قَالَ: «فِيهِ خَمْسُ خِلَالٍ» وَسَاقَ إِلَى آخِرِ الْحَدِيْثِ .

۱۳۶۴ اور احمد سے روایت ہے انہوں نے مُعاذ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ ایک انصاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا۔ اس نے عرض کیا کہ آپؐ ہمیں جمعہ کے دن میں خیروبرکت کے بارے میں خبر دیں؟ آپؐ نے فرمایا' اس کی پانچ خصوصیتیں ہیں اور پوری حدیث بیان کی۔

١٣٦٥ - (١٢) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لِأَيِّ شَيْءٍ سُمِّيَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: «لِأَنَّ فِيهَا طُبِعَتْ طِينَةُ أَبِيكَ آدَمَ، وَفِيهَا الصَّعْقَةُ وَالْبَعْثَةُ وَفِيهَا الْبَطْشَةُ، وَفِي آخِرِ ثَلَاثِ سَاعَاتٍ مِّنْهَا سَاعَةٌ مَّنْ دَعَا اللّٰهَ فِيهَا اسْتُجِيبَ لَهُ» . رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۳۶۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ جمعہ کے دن کو کس لئے جمعہ کا دن کہا جاتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس لئے کہ اس دن تیرے باپ آدم کی مٹی تیار کی گئی اور اس دن میں بے ہوش کرنا اور اٹھانا ہے اور اس میں قیامت ہو گی۔ اس کی آخری تین گھڑیوں میں ایک گھڑی ایسی ہے اس میں جو شخص دعا کرے گا اس کی دعا قبول ہو گی اور اس دن کی آخری تین ساعتوں میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو شخص اس میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اس کی دعا قبول ہو گی۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں فرج بن فضالہ راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد صفحہ ' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدّین البانی جلد ا صفحہ ۴۳۱)

١٣٦٦ - (١٣) وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أَكْثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَإِنَّهُ مَشْهُوْدٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَإِنَّ أَحَداً لَنْ يُصَلِّيَ عَلَيَّ إِلَّا

عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا». قَالَ: قُلْتُ: وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ: «إِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ، فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

۱۳۶۶: ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن مجھ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجو اس لئے کہ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور جو شخص بھی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے جب تک وہ فارغ نہ ہو جائے۔ ابوالدرداء کہتے ہیں میں نے عرض کیا' آپؐ کی وفات کے بعد بھی؟ آپؐ نے فرمایا' بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجسام کو کھائے چنانچہ اللہ کا پیغمبر زندہ ہوتا ہے اور اسے رزق سے نوازا جاتا ہے (ابن ماجہ)

وضاحت: یہ حال برزخی زندگی سے متعلق ہے' دُنیوی زندگی سے متعلق نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں (الصَّارِمُ الْمُنْكِي فِي الرَّدِّ عَلَى السُّبْكِي' صِيَانَةُ الْإِنْسَانِ عَنْ وَسْوَسَةِ الشَّيْطَانِ' اِقْتِضَاءِ الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ)

١٣٦٧ - (١٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِن مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

۱۳۶۷: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو مسلمان شخص جمعہ کے دن یا رات میں فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنہ سے محفوظ فرمائے گا۔ (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند متصل نہیں ہے۔

١٣٦٨ - (١٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَرَأَ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ الْآيَةَ، وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ. فَقَالَ: لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيدًا. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ.

۱۳۶۸: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ آیت تلاوت کی اور ان کے ہاں ایک یہودی تھا۔ اس نے کہا' اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس کو عید بناتے۔ ابنِ عباسؓ نے فرمایا' یہ آیت دو عیدوں کے دن کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس سے مراد جمعہ اور عرفہ کا دن ہے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔

١٣٦٩ - (١٦) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ رَجَبُ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ». قَالَ: وَكَانَ يَقُولُ: «لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ لَيْلَةٌ أَغَرُّ، وَيَوْمُ الْجُمُعَةِ يَوْمٌ أَزْهَرُ». رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ»

۳۳۴۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رجب کا مہینہ آتا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے' اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا کر اور ہمیں رمضان تک پہنچا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ فرما رہے تھے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن روشن دن ہے۔

(بیہقی الدّعواتُ الکبیر)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں زائدہ بن ابی الرقاد راوی منکرُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۶۵' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۳۲)

(٤٣) بَابُ وُجُوْبِهَا

(جمعہ کی فرضیت)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٧٠ - (١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، أَنَّهُمَا قَالَا: سَمِعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ عَلٰى أَعْوَادِ مِنْبَرِهِ: «لَيَنْتَهِيَنَّ أَقْوَامٌ عَنْ وَدْعِهِمُ الْجُمُعَاتِ، أَوْ لَيَخْتِمَنَّ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ، ثُمَّ لَيَكُوْنُنَّ مِنَ الْغَافِلِيْنَ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

پہلی فصل

۱۳۷۰: ابنِ عمر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ نے اپنے منبر کے درجات پر فرمایا' لوگ جمعہ (کی نماز) چھوڑنے سے باز آجائیں یا ان کے دلوں پر اللہ مہر لگا دے گا پھر وہ غافل لوگوں میں سے ہو جائیں گے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٣٧١ - (٢) عَنْ أَبِي الْجَعْدِ الضُّمَرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا، طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قَلْبِهِ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

دوسری فصل

۱۳۷۱: ابوُ الجعد ضُمَری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص تین جمعہ کی نمازیں سُستی اور کاہلی کی وجہ سے ترک کر دے اللہ اس کے دل کو مہرزدہ کر دے گا۔ (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' ابن ماجہ' دارمی)

١٣٧٢ - (٣) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ

۱۳۷۲: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو صفوان بن سُلیم رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۳۷۳ - (٤) وَأَحْمَدُ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ.

۱۳۷۳ نیز احمد نے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

۱۳۷٤ - (٥) وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ، فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِنِصْفِ دِينَارٍ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُو دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۳۷٤ سمُرہ بن جُندُب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلاعذر جمعہ کی نماز ادا نہ کی وہ ایک دینار صدقہ کرے۔ اگر اس کے پاس استطاعت نہ ہو تو نصف دینار صدقہ کرے (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں قُدامہ بن وبرہ راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۸٦' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۴)

۱۳۷۵ - (٦) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: «الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ.

۱۳۷۵ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جمعہ کی نماز اس شخص پر فرض ہے جو اذان سنتا ہے (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو سَلَمہ نُبیہ راوی اور اس کے استاد عبداللہ بن ہارون دونوں مجہول ہیں (میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۵۸۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۴)

۱۳۷٦ - (۷) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

۱۳۷٦ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جمعہ اس شخص پر واجب ہے جس کو رات گھر میں آئے (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عبداللہ بن سعید مقبری راوی کذّاب ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۵ صفحہ ۳۰۷' الجرح والتعدیل جلد ۵ صفحہ ۳۳٦' میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۴۲۹' تقریبُ التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۱۹' مشکوٰۃ علامہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۳۴)

۱۳۷۷ - (۸) وَعَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

«اَلْجُمُعَةُ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فِيْ جَمَاعَةٍ، إِلَّا عَلٰى أَرْبَعَةٍ: عَبْدٍ مَمْلُوْكٍ، أَوِ امْرَأَةٍ، أَوْ صَبِيٍّ، أَوْ مَرِيْضٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَفِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» بِلَفْظِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ وَائِلٍ

۱۳۷۷ طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' باجماعت جمعہ ادا کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے البتہ چار انسان غلام' عورت' بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہیں (ابوداؤد) اور شرحُ السنّۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں کہ بنُو وائل کا ایک شخص بیان کرتا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۷۸ ـ (۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِقَوْمٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ: «لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ، ثُمَّ أُحَرِّقَ عَلٰى رِجَالٍ يَتَخَلَّفُوْنَ عَنِ الْجُمُعَةِ بُيُوْتَهُمْ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۳۷۸ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے بارے میں فرمایا (جو جمعہ کی نمازَ باجماعت ادا کرنے سے پیچھے رہ جاتے ہیں) میں نے ارادہ کیا کہ میں کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے پھر میں ان لوگوں کے گھروں کو آگ لگا دوں جو جمعہ کی نماز کی ادائیگی سے پیچھے رہتے ہیں (مسلم)

۱۳۷۹ ـ (۱۰) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ، كُتِبَ مُنَافِقًا فِيْ كِتَابٍ لَّا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ» ـ وَفِيْ بَعْضِ الرِّوَايَاتِ ـ «ثَلَاثًا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۳۷۹ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے بلاعذر جمعہ کی نماز باجماعت ادا نہ کی وہ ایسی کتاب میں منافق لکھا جاتا ہے جس میں تغیّر و تبدیل نہیں ہو گا اور بعض روایات میں تین بار کا ذکر ہے (شافعیؒ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد اسلمی راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۳۵)

۱۳۸۰ ـ (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، إِلَّا مَرِيْضٌ، أَوْ مُسَافِرٌ، [أَوِ امْرَأَةٌ] أَوْ صَبِيٌّ، أَوْ

مَمْلُوكٌ. فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ، وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۳۸۰: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس پر سوائے بیمار' مسافر' بچے اور غلام کے جمعہ کے دن جمعہ کی نماز باجماعت فرض ہے اور جو شخص لہو و لعب یا تجارت میں مشغول ہوگیا تو اللہ تعالیٰ اس سے مستغنی ہے اور اللہ تعالیٰ غنی ہے اور تعریف والا ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابن لہیعہ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد۵ صفحہ ۶۸۲' المجروحین' جلد۲ صفحہ ۱۱' میزانُ الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۷۵' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۴۴۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۳۵)

(٤٤) بَابُ التَّنْظِيفِ وَالتَّبْكِيرِ

(کپڑوں اور بدن کو صاف کرنے اور نمازِ جمعہ کیلئے جلد جانے کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٣٨١ ـ (١) **عَنْ** سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيْبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۳۸۱: سُلیمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور نہایت مبالغہ آرائی کے ساتھ پاکیزگی اختیار کرے اور تیل لگائے یا گھر کی خوشبو لگائے اور پھر جمعہ (کی نماز) کے لئے نکلے اور دو انسانوں کے درمیان تفریق نہ کرے (یعنی ان کے درمیان نہ بیٹھے) پھر جس قدر (نوافل) اس کے مقدّر میں ہیں ادا کرے پھر امام کے خطبہ دینے کے وقت خاموش رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان ہیں معاف کر دیئے جاتے ہیں (بخاری)

١٣٨٢ ـ (٢) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: «مَنِ اغْتَسَلَ، ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَصَلّٰى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے غسل کیا بعد ازاں جمعہ (کی نماز) کے لئے آیا' اس نے نوافل ادا کئے جس قدر اس کے مقدّر میں تھے بعد ازاں خاموش رہا یہاں تک کہ خطیب سے فارغ ہوا بعد ازاں خطیب کے ساتھ جمعہ کی نماز ادا کی تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان کے بلکہ مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں (مسلم)

١٣٨٣ ـ (٣) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ أَتَى

الْجُمُعَةَ فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ؛ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰى فَقَدْ لَغَا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۳ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے اچھی طرح سے وضو کیا بعد ازاں جمعہ کی نماز ادا کرنے گیا' اس نے خطبہ خاموشی کے ساتھ سنا تو اس کے اس جمعہ اور دوسرے جمعہ کے درمیان اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جس شخص نے (نماز میں) کنکروں کو برابر کیا اس نے لغو کام کیا (مسلم)

۱۳۸٤ - (٤) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ، يَكْتُبُوْنَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ، وَمَثَلُ الْمُهَجِّرِ كَمَثَلِ الَّذِيْ يُهْدِيْ بَدَنَةً، ثُمَّ كَالَّذِيْ يُهْدِيْ بَقَرَةً، ثُمَّ كَبْشاً، ثُمَّ دَجَاجَةً، ثُمَّ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ طَوَوْا صُحُفَهُمْ وَيَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ سب سے اول پھر اول آنے والوں کا اندراج کرتے ہیں اور اس شخص کی مثال جو سب سے پہلے جمعہ کی نماز ادا کرنے جاتا ہے اس شخص کی مانند ہے جو اونٹ کی قربانی کرتا ہے بعد ازاں اس شخص کی ہے جو گائے کی قربانی کرتا ہے پھر مینڈھے پھر مرغی پھر انڈے کی قربانی کرنے والے کی ہے جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے تو فرشتے اپنے رجسٹروں کو لپیٹ کر وعظ سننے لگ جاتے ہیں (بخاری' مسلم)

۱۳۸۵ - (٥) **وَعَنْهُ**، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۳۸۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن (دوران خطبہ) جب تم اپنے پاس والے کو کہو کہ خاموش ہو جا تو تمہارا یہ کام لغو ہے (بخاری' مسلم)

۱۳۸٦ - (٦) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا يُقِيْمَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ يُخَالِفُ إِلٰى مَقْعَدِهِ، فَيَقْعُدُ فِيْهِ؛ وَلٰكِنْ يَقُوْلُ: افْسَحُوْا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۳۸۶ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کو (اس کی جگہ سے) کھڑا نہ کرے کہ وہ (خود) اس کی جگہ پر چلا جائے اور وہاں بیٹھ جائے البتہ وہ (یہ) کہے کہ مجلس میں فراخی کرو (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٣٨٧ - (٧) **عَنْ** أَبِیْ سَعِیْدٍ، وَأَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِیَابِهٖ، وَمَسَّ مِنْ طِیْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهٗ، ثُمَّ أَتَی الْجُمُعَةَ، فَلَمْ یَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰی مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهٗ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ؛ كَانَتْ كَفَّارَةً لِّمَا بَیْنَهَا وَبَیْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِیْ قَبْلَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

١٣٨٧: ابوسعید خُدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور بہت عمدہ لباس پہنے' اگر اس کے پاس خوشبو ہو تو وہ لگائے بعد ازاں جمعہ کے لئے آئے اور لوگوں کی گردنوں پر سے نہ گزرے پھر جو اس کے مقدر میں ہے (نوافل) ادا کرے اور جب امام خطبہ دینے کے لئے نکلے تو وہ خاموش رہے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے تو یہ سب کام اس کے اس جمعہ سے اور اس کے پہلے جمعہ کے درمیان تک (گناہوں کا) کفارہ بنیں گے (ابوداؤد)

١٣٨٨ - (٨) **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ غَسَّلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ، وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ، وَمَشٰی وَلَمْ یَرْكَبْ، وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ وَاسْتَمَعَ وَلَمْ یَلْغُ، كَانَ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ: أَجْرُ صِیَامِهَا وَقِیَامِهَا». رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَأَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِیُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

١٣٨٨: اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن غسل کرایا (یعنی اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا) اور خود غسل کیا اور جلدی گیا اور اس نے شروع خطبہ کو پالیا' وہ پیدل چل کر گیا سواری پر نہ گیا۔ امام کے قریب ہوا' خطبہ سنا اور لغو کام نہ کیا تو اس کے ہر قدم کے بدلے ایک سال کے عمل' ایک سال کے روزوں اور قیام کا ثواب ہو گا۔

(ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

١٣٨٩ - (٩) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا عَلٰی أَحَدِكُمْ إِنْ وَّجَدَ أَنْ یَّتَّخِذَ ثَوْبَیْنِ لِیَوْمِ الْجُمُعَةِ سِوٰی ثَوْبَیْ مِهْنَتِهٖ». رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ.

١٣٨٩: عبداللہ بن سَلام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' تم میں سے کسی شخص پر (کچھ گناہ) نہیں اگر وہ (سہولت) پائے کہ محنت و مشقت والے دو کپڑوں کے علاوہ

جمعہ کے دن کے لئے دو (مخصوص) کپڑے بنائے (ابن ماجہ)

١٣٩٠ - (١٠) وَرَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ.

۱۳۹۰: نیز امام مالکؒ نے اس حدیث کو یحیٰ بن سعید سے بیان کیا ہے۔

١٣٩١ - (١١) **وَعَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «احْضُرُوا الذِّكْرَ وَادْنُوْا مِنَ الْإِمَامِ؛ فَإِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ يَتَبَاعَدُ حَتّٰى يُؤَخَّرَ فِي الْجَنَّةِ وَإِنْ دَخَلَهَا». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۹۱: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خطبہ جمعہ میں حاضری دو اور امام کے قریب (بیٹھو) بلاشبہ ایک شخص (امام سے) دور رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جنت میں تاخیر سے داخل کیا جائے گا اگرچہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا (ابوداؤد)

١٣٩٢ - (١٢) **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَخَطّٰى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، اتَّخَذَ جِسْرًا إِلٰى جَهَنَّمَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ.

۱۳۹۲: سہل بن معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' انہوں نے کہا' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنوں پر سے گزرا اس نے دوزخ کی جانب پل تیار کیا (ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں رشدین بن سعد اور زیاد بن فائد دونوں راوی ضعیف ہیں (الجرح والتعدیل جلد۳ صفحہ ۲۳۲۰' المجروحین جلدا صفحہ ۳۰۳' میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۴۹' تقریب التہذیب جلدا صفحہ ۲۵۱' مشکوٰۃ علّامہ البانی جلدا صفحہ ۴۳۸)

١٣٩٣ - (١٣) **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحَبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۹۳: معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن اس وقت گوٹھ مارنے سے منع فرمایا جب امام خطبہ دے رہا ہو (ترمذی' ابوداؤد)

١٣٩٤ - (١٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ؛ فَلْيَتَحَوَّلْ مِنْ مَجْلِسِهِ ذٰلِكَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۳۹۴: عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن (خطبہ جمعہ میں) اونگھنے لگے تو اپنی جگہ تبدیل کرے (ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۳۹۵ - (۱۵) وَعَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، يَقُوْلُ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُّقِيْمَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَّقْعَدِهٖ وَيَجْلِسَ فِيْهِ .قِيْلَ لِنَافِعٍ :فِي الْجُمُعَةِ؟قَالَ: فِي الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۳۹۵: نافع رحمہُ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رُسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص کو اس کی جگہ سے اٹھائے اور خود وہاں بیٹھ جائے۔ نافعؒ سے دریافت کیا گیا (یہ نہی صرف) جمعہ کے بارے میں ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جمعہ اور غیر جمعہ (دونوں) کے لئے ہے (بخاری' مسلم)

۱۳۹۶ - (۱۶) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «يَحْضُرُ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ: فَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِلَغْوٍ؛ فَذٰلِكَ حَظُّهٗ مِنْهَا. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِدُعَآءٍ؛ فَهُوَ رَجُلٌ دَعَا اللّٰهَ، إِنْ شَآءَ أَعْطَاهُ وَإِنْ شَآءَ مَنَعَهٗ. وَرَجُلٌ حَضَرَهَا بِإِنْصَاتٍ وَّسُكُوْتٍ وَلَمْ يَتَخَطَّ رَقَبَةَ مُسْلِمٍ ، وَلَمْ يُؤْذِ أَحَداً؛ فَهِيَ كَفَّارَةٌ إِلَى الْجُمُعَةِ الَّتِيْ تَلِيْهَا وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا﴾ ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۳۹۶: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جمعہ (کے خطبہ) میں تین شخص آتے ہیں۔ ایک شخص لغو کام کے لئے آتا ہے' اس کو اس سے حصہ مل جاتا ہے اور ایک شخص دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو وہ شخص اللہ سے دعا کرتا ہے۔ اگر اللہ چاہتا ہے تو اس کی دعا قبول کرتا ہے اور اگر چاہتا ہے تو نہیں کرتا اور ایک شخص جمعہ میں نہایت خاموشی کے ساتھ آتا ہے۔ کسی مسلمان بھائی کی گردن سے نہیں گزرتا اور نہ کسی کو تکلیف دیتا ہے تو یہ جمعہ آئندہ جمعہ تک اور مزید تین دنوں کا کفارہ ہوتا ہے یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو شخص نیک کام کرتا ہے اس کو دس گنا ثواب ملتا ہے (ابوداؤد)

۱۳۹۷ - (۱۷) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ تَكَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ؛ فَهُوَ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَاراً ، وَالَّذِيْ يَقُوْلُ لَهٗ: أَنْصِتْ؛ لَيْسَ لَهٗ جُمُعَةٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ.

۱۳۹۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے جمعہ کے دن امام کے خطبہ کے دوران بات کی وہ اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھاتا ہے اور جس شخص نے اس سے کہا کہ خاموشی اختیار کر۔ اس کا بھی جمعہ نہیں ہے (احمد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں مجالد بن سعید راوی ضعیف ہے (الضعفاء والمتروکین صفحہ ۵۵۴' المجروحین جلد ۳ صفحہ ۱۰' الجرح والتعدیل جلد ۸ صفحہ ۱۶۵۳' میزانُ الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۴۳۹' تقریبُ التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۲۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۴۰)

۱۳۹۸ - (۱۸) وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، مُرْسَلاً، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِّنَ الْجُمَعِ: «يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ! إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ عِيداً، فَاغْتَسِلُوا، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَمَسَّ مِنْهُ، وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ». رَوَاهُ مَالِكٌ ، وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ عَنْهُ.

۱۳۹۸: عُبید بن سباق رحمہُ اللہ سے مرسل روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز جمعہ کے خطبہ میں فرمایا' مسلمانو! یہ ایسا دن ہے جس کو اللہ نے عید بنایا ہے (اس دن) غسل کیا کرو جس شخص کے پاس خوشبو ہو اس کے لگانے سے اس کو کچھ ضرر نہیں نیز مسواک کیا کرو (مالک)

۱۳۹۹ - (۱۹) وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مُتَّصِلاً.

۱۳۹۹: نیز ابنِ ماجہ نے اس حدیث کو ابن سباقؒ سے اس نے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے متصل سند کے ساتھ بیان کیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں صالح بن ابی الاخضر راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۸۸' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۴)

۱۴۰۰ - (۲۰) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يَغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَلْيَمَسَّ أَحَدُهُمْ مِنْ طِيبِ أَهْلِهِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيبٌ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

۱۴۰۰: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جمعہ کے دن غسل کریں اور اپنے اہل کی خوشبو لگائیں اگر خوشبو میسر نہ آئے تو پانی ہی اس کے لئے خوشبو ہے (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یزید بن ابی زیاد شامی راوی ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۴۲۵' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد ۲ صفحہ ۳۰۵)

(٤٥) بَابُ الْخُطْبَةِ وَالصَّلَاةِ

(خطبۂ جمعہ اور نمازِ جمعہ)

اَلْفَصْلُ الْأَوَّلُ

١٤٠١ - (١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِيْنَ تَمِيْلُ الشَّمْسُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

۱۴۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ جمعہ اس وقت ادا کرتے جب سورج ڈھلنے لگتا (بخاری)

١٤٠٢ - (٢) وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا كُنَّا نُقِيْلُ وَلَا نَتَغَدّٰى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۲: سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرتے اور کھانا کھاتے (بخاری، مسلم)

وضاحت: اس حدیث سے استدلال کرنا کہ زوال سے پہلے نمازِ جمعہ ادا کی جا سکتی ہے درست نہیں اس پر کوئی صریح حدیث نہیں ہے اس حدیث سے مطلوب صرف یہ ہے کہ نمازِ جمعہ کی ادائیگی اول وقت میں ہو لیکن زوال کے بعد (واللہ اعلم)

١٤٠٣ - (٣) وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ، وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ، يَعْنِي الْجُمُعَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۰۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب سردی شدّت کی ہوتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اول وقت میں نمازِ جمعہ ادا کرتے اور جب گرمی شدت کی ہوتی تو نمازِ جمعہ کو ٹھنڈا کرتے (یعنی تاخیر سے ادا کرتے) (بخاری)

١٤٠٤ - (٤) وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

أَوَّلُهُ اذا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وكَثُرَ النَّاسُ، زَادَ النِّدَآءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَآءِ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۰۴: سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جمعہ کے دن پہلی اذان عہدِ نبوت اور دورِ صدیقؓ اور دورِ فاروقؓ میں (اس وقت ہوتی تھی) جب خطیب منبر پر بیٹھتا۔ جب عثمانؓ کا دور آیا اور لوگوں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو عثمانؓ نے زوراء مقام پر تیسری اذان کہنے کا اضافہ کیا (بخاری)

وضاحت: اس اذان کو تیسری اذان اس بنا پر کہا گیا ہے کہ خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت کی اذان پہلی ہے اور اقامت دوسری اذان ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ نے جب محسوس کیا کہ آبادی میں خاصہ اضافہ ہو چکا ہے اس لئے اس اذان کا اجراء کیا گیا تاکہ لوگ شروع خطبہ میں پہنچ جائیں بہرحال اگر کسی جگہ اس کی ضرورت محسوس کی جائے تو عثمان رضی اللہ عنہ کی سُنّت سمجھ کر اس پر عمل کیا جاسکتا ہے' اسے سُنّتِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کہا جاسکتا اور مناسب یہی ہے کہ سُنّتِ نبویؐ کے مطابق یہ اذان نہ کہی جائے اور خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے وقت جو اذان دی جاتی ہے وہ مسنون ہے لیکن خطیب کے بالکل سامنے اذان کہنے کا معمول ثابت نہیں۔ دورِ نبویؐ میں مسجد کے دروازے پر یہ اذان کہی جاتی تھی اور دروازے کے ساتھ اذان کہنے کے ملئے منارہ بھی بنایا جاسکتا ہے جب کہ اب تو لاؤڈ سپیکر ہیں ان پر اذان کہی جاتی ہے اس لئے اذان عثمان کی ضرورت نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۴۰۵ - (۵) **وَعَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ، يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، وَيُذَكِّرُ النَّاسَ، فَكَانَتْ صَلَاتُهُ قَصْدًا ، وَخُطْبَتُهُ قَصْدًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۵: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ (جمعہ کے دن) نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو خطبے ارشاد فرماتے' ان دونوں کے درمیان میں بیٹھتے تھے (ان میں) قرآنِ پاک کی تلاوت فرماتے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے چنانچہ آپ کی نمازِ جمعہ اور خطبہ جمعہ (دونوں) حدِّ اعتدال پر ہوتے تھے (مسلم)

وضاحت: حدیث کے ان الفاظ سے کہ "آپؐ خطبہ جمعہ میں لوگوں کو وعظ فرماتے" معلوم ہوا کہ سامعین جس زبان کو سمجھتے ہیں اس میں خطبہ دیا جائے ورنہ وعظ و نصیحت ممکن ہی نہیں اور نمازِ جمعہ اور خطبہ جمعہ اپنے اپنے لحاظ سے اعتدال کے ساتھ ہوں (واللہ اعلم)

۱۴۰۶ - (۶) **وَعَنْ** عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «إِنَّ طُوْلَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ، مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ، فَأَطِيلُوا الصَّلَاةَ، وَاقْصُرُوا الْخُطْبَةَ، وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۶: عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ آدمی یعنی خطیب کی نماز کا لمبا ہونا اور اس کے خطبہ کا مختصر ہونا اسؑ کے سمجھدار ہونے کی

علامت ہے پس نماز کو لمبا کیا کرو اور خطبہ کو مختصر کیا کرو اور بلاشبہ بعض بیان مؤثر ہونے کے لحاظ سے جادُو (اثر) ہوتے ہیں (مسلم)

وضاحت: حدیث میں نماز کے لمبے ہونے کا ذکر نماز کے لحاظ سے ہے وگرنہ یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ سے نمازِ جمعہ لمبی ہو اور خطبہ جمعہ کا اختصار بھی بلحاظ خطبہ کے مختصر ہونا ہے یہ مقصود نہیں کہ خطبہ جمعہ نمازِ جمعہ سے مختصر ہو۔ خیال رہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ عام طور پر مختصر ہوتا تھا لیکن بعض اوقات آپؐ کا خطبہ طویل بھی ہوتا تھا جیسا کہ صحیح مسلم میں مروی ایک حدیث میں ہے کہ آپؐ نے فجر کے بعد ظہر تک پھر ظہر سے عصر تک پھر عصر سے سورج غروب ہونے تک خطبہ دیا جس میں آپؐ نے گزشتہ اور مستقبل کی باتوں کا ذکر فرمایا (واللہ اعلم)

١٤٠٧ - (٧) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ، وَعَلَا صَوْتُهُ، وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ، حَتّٰى كَأَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ ، يَقُوْلُ: «صَبَّحَكُمْ وَمَسَّاكُمْ»، وَيَقُوْلُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ» وَيَقْرِنُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ: اَلسَّبَابَةِ وَالْوُسْطٰى . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو آپؐ کی آنکھیں سُرخ ہو جاتیں۔ آپؐ کی آواز بلند ہو جاتی' آپؐ شدید غصّے میں ہوتے گویا کہ آپؐ کسی لشکر سے خوفزدہ کر رہے ہیں اور اعلان کر رہے ہیں کہ لشکر تم پر صبح کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے شام کے وقت حملہ آور ہونے والا ہے نیز فرماتے کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں آپ اپنی انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کو باہم ملاتے (مسلم)

١٤٠٨ - (٨) **وَعَنْ** يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: ﴿وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ﴾ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۰۸: یعلٰی بن اُمیّہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ منبر پر تلاوت فرما رہے تھے "وَنَادَوْا يَا مَالِكُ لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ" (ترجمہ) "اور دوزخی پکاریں گے کہ اے دوزخ کے دربان! تیرا پروردگار ہم پر موت کا فیصلہ کرے" (بخاری' مسلم)

١٤٠٩ - (٩) **وَعَنْ** أُمِّ هِشَامٍ بِنْتِ حَارِثَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا أَخَذْتُ ﴿قٓ. وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ﴾ اِلَّا عَنْ لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، يَقْرَأُهَا كُلَّ جُمُعَةٍ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا خَطَبَ النَّاسَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۰۹: اُمِّ ہشام بنتِ حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے " قٓ

وَالْقُرْآنِ الْمَجِيْد" سورت کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے سن کر حفظ کیا۔ آپؐ ہر خطبہ جمعہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے وقت یہ سورت پڑھا کرتے تھے (مسلم)

۱۴۱۰ - (۱۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ أَرْخٰى طَرَفَيْهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۰: عمرو بن حُریث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپؐ (کے سر مبارک) پر سیاہ رنگ کی پگڑی تھی' آپؐ نے اس کے دونوں کناروں کو اپنے دونوں کندھوں کے درمیان لٹکایا ہوا تھا (مسلم)

۱۴۱۱ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ: «إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيْهِمَا» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۱۱: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جب جمعہ کے دن تم میں سے کوئی شخص اس وقت آئے جب امام خطبہ دے رہا ہو تو وہ مختصر دو رکعتیں (تحیۃُ المسجد) ادا کرے (مسلم)

وضاحت: خطبہ جمعہ کے دوران آنے والا تحیۃُ المسجد کی دو رکعتیں ادا کرے اس کے منع پر کوئی دلیل نہیں ہے (واللہ اعلم)

۱۴۱۲ - (۱۲) وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِّنَ الصَّلَاةِ مَعَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۱۲: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص امام کے ساتھ نماز کی ایک رکعت پالے اس نے نماز کے وقت کو پالیا (بخاری' مسلم)

وضاحت: اگرچہ حدیث عام ہے لیکن تیسری فصل میں مروی ہے۔ دار قطنی کی روایت کے پیش نظر اس حدیث کو جمعہ پر محمول کیا جائے گا۔ اگر کسی شخص کی جمعہ کی پہلی رکعت فوت ہو گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دوسری رکعت امام کے سلام پھیرنے کے بعد مکمل کرے اور اگر کوئی شخص تشہد میں شریک ہو تو تب وہ دو رکعت پڑھے گا۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے جس قدر تم امام کے ساتھ نماز پاؤ ادا کرو اور جو فوت ہو جائے اسے مکمل کرو لہذا چار رکعت مکمل کرنے کی ضرورت نہیں صرف دو رکعت مکمل کی جائیں (واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

۱۴۱۳ - (۱۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ.

كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ، أُرَاهُ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ وَلاَ يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ . رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ.

دوسری فصل

۱۴۱۳: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (جمعہ کے) دو خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے یہاں تک کہ مؤذن اذان سے فارغ ہو جاتا بعد ازاں آپ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہو جاتے بعد ازاں بیٹھتے اور کلام نہیں کرتے تھے بعد ازاں کھڑے ہوتے اور خطبہ ارشاد فرماتے (ابوداؤد)

۱٤۱٤ - (۱٤) وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ، اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ لاَ نَعْرِفُهُ إِلاَّ مِنْ حَدِيْثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ .

۱۴۱۴: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب منبر پر جلوہ افروز ہوتے تو ہم آپ کے سامنے آپ کی جانب متوجّہ ہوتے (ترمذی) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ ہم اس حدیث کو صرف محمد بن الفضل راوی سے جانتے ہیں اور یہ راوی ضعیف اور حافظہ کے لحاظ سے رَدی ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱٤۱٥ - (۱٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِماً، ثُمَّ يَجْلِسُ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَائِماً، فَمَنْ نَبَّأَكَ أَنَّهُ كَانَ يَخْطُبُ جَالِساً فَقَدْ كَذَبَ، فَقَدْ وَاللّٰهِ صَلَّيْتُ مَعَهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفَيْ صَلاَةٍ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

۱۴۱۵: جابر بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھتے پھر کھڑے ہوتے اور کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے اور جو شخص تجھے بتائے کہ آپ بیٹھ کر خطبہ دیتے تھے تو وہ جھوٹ بولتا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے آپ کی اقتداء میں دو ہزار سے زیادہ نمازیں ادا کی ہیں (مسلم)

وضاحت: دو ہزار سے مقصود تعیّن نہیں ہے، کثرت مراد ہے۔ ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ کے دس سال میں دو ہزار جمعہ کی نمازیں ادا نہیں ہوئیں زیادہ سے زیادہ پانچ سو کے قریب نمازِ جمعہ ہیں (واللہ اعلم)

١٤١٦ - (١٦) **وَعَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أُمِّ الْحَكَمِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، فَقَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الْخَبِيْثِ يَخْطُبُ قَاعِدًا، وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوْا إِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَائِمًا﴾ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤١٦: کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ مسجد گئے تو عبدالرحمان بن اُمّ الحکم بیٹھ کر خطبہ دے رہے تھے۔ انہوں نے کہا' اس خبیث کو دیکھو کہ بیٹھ کر خطبہ دے رہا ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "جب وہ تجارت یا کھیل تماشہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو اس کی جانب لپکتے ہیں اور آپؐ کو کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔" (مسلم)

وضاحت: دراصل ان دنوں مدینہ منورہ قحط سالی کی زد میں تھا اور کھانے پینے کی چیزیں نہایت گراں ہو گئی تھیں۔ اس دوران ملک شام سے ایک تجارتی قافلہ آیا۔ آپؐ اس وقت خطبہ جمعہ دے رہے تھے۔ جونہی تجارتی بگل کی آواز لوگوں کے کانوں میں پہنچی لوگ تیزی کے ساتھ ضروری سامان خریدنے کے لئے ایک دوسرے سے آگے بھاگنے لگے چنانچہ مسجد میں شریک صحابہ کرامؓ بھی مسجد سے نکل گئے۔ چند صحابہ کرامؓ باقی رہ گئے ان میں ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے (واللہ اعلم)

١٤١٧ - (١٧) **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ رُوَيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى بِشْرَ بْنَ مَرْوَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ رَافِعاً يَدَيْهِ، فَقَالَ: قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَزِيْدُ عَلَى أَنْ يَقُوْلَ بِيَدِهِ هٰكَذَا، وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ الْمُسَبِّحَةِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤١٧: عُمارہ بن رُوَیبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بشر بن مروان کو منبر پر خطبہ دیتے ہوئے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے ہیں انہوں نے کہا' اللہ ان دونوں ہاتھوں کو برباد کرے' میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپؐ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے کہ اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح اشارہ کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی اُنگشتِ شہادت کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے وضاحت کی (مسلم)

١٤١٨ - (١٨) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا اسْتَوَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَالَ: «اجْلِسُوْا»، فَسَمِعَ ذٰلِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ، فَجَلَسَ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، فَرَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: «تَعَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

١٤١٨: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا' بیٹھ جاؤ۔ ابنِ مسعودؓ نے یہ کلمہ سنا تو وہ مسجد کے دروازے میں ہی بیٹھ گئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیکھا تو فرمایا عبداللہ بن مسعود! (آگے) آؤ (ابوداؤد)

١٤١٩ - (١٩) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ أَدْرَكَ

مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ إِلَيْهَا أُخْرٰى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ، فَلْيُصَلِّ أَرْبَعاً» أَوْ قَالَ: «اَلظُّهْرَ». رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۴۲۹ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جو شخص نمازِ جمعہ سے ایک رکعت پالے تو اسے چاہیئے کہ وہ اس کے ساتھ ایک اور ملا لے اور جس کی دونوں رکعتیں رہ جائیں تو اسے چاہیئے کہ وہ چار رکعت نماز ادا کرے یا فرمایا کہ ظہر کی نماز ادا کرے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یاسین بن مُعاذ راوی متروک ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۵۸' مرعات شرح مشکوٰۃ جلد۳ صفحہ ۳۱۷)

(٤٦) بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

(نمازِ خوف کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٢٠ - (١) عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ، فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ، فَصَافَفْنَا لَهُمْ، فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ لَنَا، فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَّعَهُ، وَاَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ، وَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَّعَهُ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِيْ لَمْ تُصَلِّ، فَجَآؤُوْا، فَرَكَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً، وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ، فَرَكَعَ لِنَفْسِهٖ رَكْعَةً، وَّسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ. وَرَوٰى نَافِعٌ نَحْوَهٗ وَزَادَ: فَاِنْ كَانَ خَوْفٌ هُوَ اَشَدُّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالًا، قِيَامًا عَلٰى اَقْدَامِهِمْ، اَوْرُكْبَانًا مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ، اَوْغَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا، قَالَ نَافِعٌ: لَآ اُرٰى ابْنَ عُمَرَ ذَكَرَ ذٰلِكَ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

پہلی فصل

١٤٢٠ سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے نجد کی جانب رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں جنگ لڑی ہم نے دشمن کا مقابلہ کیا' ہم نے ان کے مقابلہ میں صف بندی کی چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز کی امامت کے لئے کھڑے ہوئے۔ ایک گروہ آپؐ کے ساتھ نماز ادا کرنے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گروہ کے ساتھ رکوع کیا جو آپؐ کے ساتھ تھا اور دو سجدے کئے۔ بعد ازاں وہ اس گروہ کی جگہ پر چلے گئے جس نے نماز ادا نہیں کی تھی وہ آئے آپؐ نے ان کے ساتھ رکوع کیا اور دو سجدے کئے بعد ازاں سلام پھیر دیا پھر ہر گروہ کھڑا ہوا اس نے رکوع کیا اور دو سجدے کئے اور نافعؒ نے ابن عمرؓ سے اس کی مثل بیان کیا ہے اور اس میں اضافہ ہے کہ اگر خوف اس سے شدید تر ہوتا تو اپنی جگہوں پر نماز ادا کرتے' پاؤں پر کھڑے کھڑے یا سواریوں پر سوار قبلہ رخ یا غیر قبلہ رخ۔ نافعؒ نے بیان کیا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ابنِ عمرؓ نے اس حدیث کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی بیان کیا ہے (بخاری)

١٤٢١ - (٢) وَعَنْ يَزِيدِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلاَةَ الْخَوْفِ: اَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِيْ مَعَهُ رَكْعَةً، ثُمَّ ثَبَتَ قَائِماً، وَأَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ انْصَرَفُوْا، فَصَفُّوْا وِجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى، فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِيْ بَقِيَتْ مِنْ صَلاَتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَاَتَمُّوْا لِأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

وَاَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ بِطَرِيْقٍ آخَرَ عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

۱۴۲۱: یزید بن رومان صالح بن خوّات سے روایت کرتے ہیں' وہ اس شخص سے بیان کرتا ہے جس نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "ذاتُ الرّقاع" کے دن نمازِ خوف ادا کی کہ ایک گروہ آپ کی اقتداء میں صف باندھے ہوئے تھا اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلہ میں تھا۔ آپ نے اس گروہ کو ایک رکعت پڑھائی آپ کھڑے رہے اور انہوں نے پوری نماز پڑھ لی پھر وہ چلے گئے اور دشمن کے مقابلہ میں صف بستہ ہو گئے اور دوسرا گروہ آیا آپ نے ان کو ایک رکعت پڑھائی جو آپ کی باقی تھی بعد ازاں آپؐ (اسی طرح) بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی نماز خود مکمل کر لی پھر آپؐ نے ان کے ساتھ (نماز کا) سلام پھیرا (بخاری' مسلم)

نیز بخاری نے دوسرے طریق کے ساتھ قاسم سے اس نے صالح بن خوّات سے اس نے سَہل بن ابی حَثمہ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی ہے۔

١٤٢٢ - (٣) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اَقْبَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرِّقَاعِ، قَالَ: كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا عَلٰى شَجَرَةٍ ظَلِيْلَةٍ تَرَكْنَاهَا لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ وَسَيْفُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مُعَلَّقٌ بِشَجَرَةٍ، فَأَخَذَ سَيْفَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ، فَاخْتَرَطَهُ، فَقَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ: اَتَخَافُنِيْ؟ قَالَ: «لَا». قَالَ: فَمَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّيْ؟ قَالَ: «اللهُ يَمْنَعُنِيْ مِنْكَ»، قَالَ: فَتَهَدَّدَهُ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَغَمَدَ السَّيْفَ وَعَلَّقَهُ، قَالَ: فَنُوْدِيَ بِالصَّلاَةِ، فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ تَأَخَّرُوْا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرٰى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ: فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ، وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۲: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں روانہ ہوئے' حتّٰی کہ ہم "ذاتُ الرّقاع" مقام میں پہنچے۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ جب ہم کسی سایہ دار درخت کے قریب پہنچتے تو ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اسے چھوڑ دیتے تھے (چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سایہ دار درخت کے نیچے اترے) تو ایک مشرک انسان آپؐ کے پاس پہنچا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی تلوار درخت کے ساتھ لٹک رہی تھی۔ اس نے آپؐ کی تلوار اٹھائی اور اس کو میان سے باہر نکالا اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپؐ مجھ سے ڈرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا' بالکل نہیں۔ اس نے سوال کیا' آ کو مجھ سے کون بچا سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا' اللہ مجھے تجھ سے بچائے گا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ آپؐ کے صحابہ کرامؓ نے اس کو دھمکایا چنانچہ اس نے تلوار میان میں داخل کر کے اسے لٹکا دیا۔ جابرؓ کہتے ہیں کہ (اس دوران نماز کے لئے) اذان ہوئی آپؐ نے ایک گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی پھر وہ گروہ پیچھے چلا گیا پھر دوسرے گروہ کو دو رکعت نماز پڑھائی (راوی نے بیان کیا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چار رکعتیں ہوئیں اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہوئیں (بخاری' مسلم)

وضاحت: غزوۂ ذاتُ الرِّقاع کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس جنگ میں سواریوں کی قِلّت تھی۔ صحابہ کرامؓ کے بوجہ پیدل چلنے کے پاؤں زخمی ہو گئے اس وجہ سے انہوں نے پاؤں پر کپڑے باندھ لئے۔ کپڑے کے ٹکڑے کو رقعہ کہتے ہیں' رِقعہ کی جمع رِقاع ہے (واللہ اعلم)

١٤٢٣ - (٤) **وَعَنْهُ،** قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَالْعَدُوُّ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَكَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَبَّرْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ، وَرَفَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَقَامَ الصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ، ثُمَّ قَامُوْا، ثُمَّ تَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ، وَتَأَخَّرَ الْمُقَدَّمُ، ثُمَّ رَكَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ وَرَفَعْنَا جَمِيْعاً، ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ، وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ الَّذِيْ كَانَ مُؤَخَّراً فِي الرَّكْعَةِ الْأُوْلَى، وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فِيْ نَحْرِ الْعَدُوِّ، فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ السُّجُوْدَ وَالصَّفُّ الَّذِيْ يَلِيْهِ، انْحَدَرَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدُوْا، ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمْنَا جَمِيْعًا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۳ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نمازِ خوف کی امامت کرائی۔ ہم نے آپؐ کی اقتداء میں دو صفیں بنائیں جب کہ دشمن کی فوج ہمارے اور قبلہ کے درمیان تھی چنانچہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیرِ تحریمہ کہی تو ہم سب نے تکبیرِ تحریمہ کہی۔ پھر آپؐ نے رکوع کیا تو ہم سب نے بھی رکوع کیا پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا اور ہم سب نے بھی سر اٹھایا۔ پھر آپؐ اور وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی سجدہ کرنے جھکے لیکن پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کر لیا تو وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی وہ کھڑی ہو گئی تو پچھلی صف سجدہ کے لئے جھکی پھر وہ سجدہ کر کے کھڑے ہوئے پھر پچھلی صف آگے بڑھی اور اگلی صف پیچھے ہوئی پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا اور ہم سب نے رکوع کیا پھر آپؐ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا اور ہم سب نے سر اٹھایا پھر آپؐ اور وہ صف جو آپؐ کے قریب تھی اور پہلی رکعت میں پیچھے تھی سجدہ کے لئے جھکے اور پچھلی صف دشمن کے سامنے کھڑی رہی

جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اس صف نے جو آپؐ کے قریب تھی سجدہ کر لیا تو پچھلی صف سجدہ کے لئے جھکی انہوں نے سجدہ کیا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا اور ہم سب نے سلام پھیرا (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٤٢٤ - (٥) عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُصَلِّیْ بِالنَّاسِ صَلَاةَ الظُّهْرِ فِی الْخَوْفِ بِبَطْنِ نَخْلٍ ، فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ جَآءَ طَائِفَةٌ اُخْرٰی، فَصَلّٰی بِهِمْ رَکْعَتَیْنِ، ثُمَّ سَلَّمَ. رَوَاهُ فِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ».

دوسری فصل

١٤٢٤۔ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ ظہر خوف کی حالت میں "بطنِ نخل" (مقام) میں پڑھائی۔ آپؐ نے ایک گروہ کو دو رکعتیں پڑھائیں۔ پھر آپؐ نے سلام پھیرا پھر دوسرا گروہ آیا آپؐ نے ان کو بھی دو رکعتیں پڑھائیں پھر آپؐ نے سلام پھیرا (شرح السنۃ)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٢٥ - (٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ بَیْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ ، فَقَالَ الْمُشْرِکُوْنَ: لِهٰؤُلَآءِ صَلَاةٌ هِیَ اَحَبُّ اِلَیْهِمْ مِّنْ آبَائِهِمْ وَاَبْنَائِهِمْ، وَهِیَ الْعَصْرُ، فَاَجْمِعُوْا اَمْرَکُمْ، فَتَمِیْلُوْا عَلَیْهِمْ مَیْلَةً وَّاحِدَةً، وَاِنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَاَمَرَهٗ اَنْ یَّقْسِمَ اَصْحَابَهٗ شَطْرَیْنِ ، فَیُصَلِّیْ بِهِمْ، وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ اُخْرٰی وَرَآءَهُمْ وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ، فَتَکُوْنُ لَهُمْ رَکْعَةٌ، وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَکْعَتَانِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ، وَالنَّسَائِیُّ.

تیسری فصل

١٤٢٥۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضجنان اور عسفان مقام کے درمیان اترے۔ مشرکوں نے آپس میں کہا کہ مسلمانوں کے ہاں ایک نماز ایسی ہے جو ان کے ہاں ان کے والدین اور ان کے بیٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے اور وہ عصر کی نماز ہے پس تم پختہ منصوبہ کر کے ان پر یکبارگی حملہ کرو (اس اثناء میں) جبریل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپؐ کو مشورہ دیا کہ آپؐ اپنے رفقاء کو دو حصوں میں تقسیم کریں۔ آپؐ ان کو نماز پڑھائیں جب کہ دوسری جماعت ان کے پیچھے کھڑی رہے۔ وہ اپنے بچاؤ کے سامان اور ہتھیاروں کو اٹھائے رکھیں ان کی ایک ایک رکعت ہو گی اور رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں ہوں گی (ترمذی، نسائی)

وضاحت: خیال رہے کہ مغرب کے بارے میں کچھ وضاحت نہیں چونکہ سفر میں مغرب کی نماز تین رکعت ہے لہٰذا خوف میں بھی تین رکعت ہوں گی۔ کچھ حرج نہیں' اگر امام کی چھ رکعت ہو جائیں جیسا کہ بعض صورتوں میں آپؐ نے چار رکعت نماز خوف دونوں جماعتوں کو پڑھائی ہے یعنی آپؐ کی چار رکعت ہوئیں اور صحابہ کرامؓ کی دو رکعتیں ہوئیں اس لحاظ سے دو رکعت فرض ہو گئیں اور دو رکعت نفل ہوں گی۔ نفل ادا کرنے والے کا اقتداء میں فرض ادا کرنے والے کی نماز ہو جائے گی' اس کے جواز میں کچھ حرج نہیں (واللہ اعلم)

١٤٥٥ - (٣) **وَعَنْ** جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: «لَا تَذْبَحُوْا إِلَّا مُسِنَّةً، إِلَّا أَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ؛ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّأْنِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قربانی کا جانور "مُسِنّہ" (دو دانت والا) ذبح کرو البتہ اگر وہ دستیاب نہ ہو سکے تو پھر بھیڑ کا ایک سالہ بچہ ذبح کرو (مسلم)

وضاحت: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ' گائے' بھیڑ بکری کی قربانی کا ثبوت ملتا ہے۔ بھینس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں نہ تھی اس لئے آپؐ سے اس کی قربانی کا ثبوت نہیں ملتا۔ سُنّتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال رکھتے ہوئے اب بھی بھینس کی قربانی نہیں دینا چاہئے۔ بھیڑ کے علاوہ جانوروں کا دو دانت والا ہونا ضروری ہے۔ جانوروں کی عمریں سالوں کے لحاظ سے شمار نہیں ہوتیں بلکہ دانتوں کے لحاظ سے ہوتی تھیں بہرحال کم از کم مُسِنّہ (دو دانت والا) جانور ہو البتہ بھیڑ کے بچے میں آپؐ نے رعایت فرمائی ہے کہ اگر دو دانت والا نہیں تب بھی جائز ہے بشرطیکہ دو دانت والا جانور دستیاب نہ ہو (واللہ اعلم)

(٤٧) بَابُ صَلاَةِ الْعِيْدَيْنِ

(عیدین کی نماز)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٢٦ - (١) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ، فَيَعِظُهُمْ، وَيُوْصِيْهِمْ، وَيَأْمُرُهُمْ، وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثاً قَطَعَهُ، اَوْ يَأْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهِ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ ، مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۴۲۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے دن عید گاہ جاتے۔ اولاً آپؐ نمازِ عید ادا کرتے بعد ازاں نماز سے فارغ ہو کر آپؐ لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے جب کہ لوگ اپنی اپنی صفوں میں ہوتے۔ آپؐ انہیں وعظ کرتے' ان کو وصیّت کرتے اور انہیں حکم دیتے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے تو اس کو (تیار کر کے) بھیجتے یا کسی کام کا حکم دینا چاہتے تو اس کا حکم دیتے پھر واپس لوٹتے (بخاری' مسلم)

١٤٢٧ - (٢) وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلاَ مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلاَ اِقَامَةٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۲۷: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں ایک دو سے زیادہ مرتبہ دونوں عیدوں کی نمازیں اذان اور تکبیر کے بغیر ادا کیں (مسلم)

١٤٢٨ - (٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۸: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ خطبہ سے پہلے عیدین کی نماز ادا کرتے تھے (بخاری' مسلم)

١٤٢٩ - (٤) وَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اَشَهِدْتَّ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ الْعِيْدَ؟ قَالَ: نَعَمْ، خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى، ثُمَّ خَطَبَ، وَلَمْ يَذْكُرْ اَذَانًا وَّلَا اِقَامَةً، ثُمَّ اَتَى النِّسَآءَ فَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ، وَاَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ، فَرَأَيْتُهُنَّ يُهْوِيْنَ اِلٰى آذَانِهِنَّ وَحُلُوْقِهِنَّ يَدْفَعْنَ اِلٰى بِلَالٍ ، ثُمَّ ارْتَفَعَ هُوَ وَبِلَالٌ اِلٰى بَيْتِهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۲۹ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ کیا آپ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں نمازِ عید میں حاضر ہوئے؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا (اور بیان کیا) رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (نماز عید ادا کرنے) باہر تشریف لے گئے۔ آپؐ نے عید کی امامت کرائی۔ بعد ازاں خطبہ دیا۔ انہوں نے اذان اور تکبیر کا ذکر نہیں کیا۔ بعد ازاں آپؐ عورتوں کی جانب آئے انہیں وعظ کیا اور نصیحت کی اور صدقہ کرنے کا حکم دیا۔(ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ) میں نے ان عورتوں کو دیکھا کہ وہ اپنے ہاتھ اپنے کانوں اور گردنوں کی جانب جھکائے ہوئے تھیں، وہ بلال رضی اللہ عنہ کی جانب (بالیاں ہار وغیرہ) پھینک رہی تھیں بعد ازاں آپؐ اور بلالؓ اپنے گھر چلے گئے (بخاری، مسلم)

١٤٣٠ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى يَوْمَ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهُمَا وَلَا بَعْدَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۰ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیدُ الفطر کی دو رکعتیں ادا کیں ان سے پہلے اور بعد (کوئی نفل وغیرہ) ادا نہیں کئے (بخاری، مسلم)

١٤٣١ - (٦) وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اُمِرْنَا اَنْ نُّخْرِجَ الْحُيَّضَ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ، وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ ، فَيَشْهَدْنَ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَدَعْوَتَهُمْ، وَتَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ عَنْ مُّصَلَّاهُنَّ، قَالَتِ امْرَاَةٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! اِحْدَانَا لَيْسَ لَهَا جِلْبَابٌ ؟ قَالَ: «لِتُلْبِسْهَا صَاحِبَتُهَا مِنْ جِلْبَابِهَا» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۱ اُمِّ عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم عیدین کے دن حیض والی اور کنواری (لڑکیوں) کو عید گاہ لے جائیں، وہ مسلمانوں کے اجتماع اور ان کی دُعا میں شامل ہوں البتہ حیض والی عورتیں نماز ادا کرنے کی جگہ سے دور رہیں۔ ایک عورت نے دریافت کیا، اے اللہ کے رسول! ہم میں سے بعض کے پاس چادر نہیں ہوتی؟ آپؐ نے فرمایا اس کی سہیلی اس کو اپنی چادر عاریتاً عطا کرے (بخاری، مسلم)

١٤٣٢ - (٧) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ: تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ

بُعَاثَ ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ ، فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ وَّجْهِهٖ، فَقَالَ: «دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ! فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ - وَّفِيْ رِوَايَةٍ: يَا اَبَا بَكْرٍ! اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْداً، وَّهٰذَا عِيْدُنَا - ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۲ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کے پاس تشریف لائے اور اس کے ہاں منی کے دنوں میں دو لڑکیاں دف بجا رہی تھیں (اور ایک روایت میں ہے) دونوں وہ گیت گا رہی تھیں جو انصار نے "بعاث" کی جنگ میں کہے تھے جب کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کپڑے میں لپٹے ہوئے (لیٹے ہوئے) تھے۔ ابوبکرؓ نے لڑکیوں کو ڈانٹ پلائی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا' اے ابوبکر! انہیں کچھ نہ کہو یہ عید کے دن ہیں اور ایک روایت میں ہے (آپؐ نے فرمایا) اے ابوبکر! ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے (بخاری' مسلم)

١٤٣٣ - (٨) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَغْدُوْ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ، وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْراً. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳۳ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الفطر کے دن طاق کھجوریں تناول فرما کر عید (کے میدان) کی جانب جاتے تھے (بخاری)

١٤٣٤ - (٩) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ يَوْمُ عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۳۴ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدلتے تھے (بخاری)

١٤٣٥ - (١٠) وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: «اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا، وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُّصَلِّيَ، فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ، لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۳۵ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذوالحج کی دسویں تاریخ کو خطبہ دیا اور فرمایا' اس دن میں ہمارا پہلا کام نماز عید ادا کرنا ہے بعد ازاں ہم واپس آکر قربانی ذبح کریں گے پس جس شخص نے یہ کام کیا اس نے ہماری سُنّت پر عمل کیا اور جس نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کر دی وہ تو جانور کا گوشت ہے جس کو اس نے اپنے اہل کے لئے جلدی مہیا کر دیا' اس کی قربانی نہیں ہے (بخاری' مسلم)

١٤٣٦ - (١١) **وَعَن** جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا أُخْرٰى، وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا، فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٣٦: جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کر دی اسے چاہئے کہ وہ اس کی جگہ پر اور قربانی ذبح کرے اور جس شخص نے نمازِ عید کے بعد قربانی کی اسے اللہ کے نام پر قربانی ذبح کرنا چاہئے (بخاری' مسلم)

١٤٣٧ - (١٢) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهِ، وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

١٤٣٧: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید سے پہلے قربانی ذبح کی اس نے اپنے لئے جانور ذبح کیا اور جس شخص نے نمازِ عید کے بعد قربانی ذبح کی اس کی قربانی درست ہے اور اس نے مسلمانوں کی سُنّت کی موافقت کی ہے (بخاری' مسلم)

١٤٣٨ - (١٣) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

١٤٣٨: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی کا جانور ذبح کرتے اور (اونٹ کو) نحر کرتے (بخاری)

وضاحت: قربانی کے تمام جانوروں کو سوائے اونٹ کے ذبح کیا جاتا ہے البتہ اونٹ کا نحر کیا جاتا ہے۔ نحر سے مقصود یہ ہے کہ اونٹ کے حلق میں نیزہ یا چھرا گھونپا جاتا ہے وہ جب گر پڑتا ہے تو اسے ذبح کیا جاتا ہے۔
(واللہ اعلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٤٣٩ - (١٤) **عَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِيْنَةَ، وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا، فَقَالَ: «مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ؟» قَالُوْا: كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْراً مِّنْهُمَا: يَوْمَ الْاَضْحٰى، وَيَوْمَ الْفِطْرِ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

دوسری فصل

۱۴۳۹ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے لوگوں کے (عید کے) دو دن تھے جن میں وہ کھیل کود میں مصروف رہتے تھے۔ آپؐ نے ان سے دریافت کیا' یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے بیان کیا کہ دورِ جاہلیت میں ہم ان دو دنوں میں لہو و لعب میں مشغول رہتے تھے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا' اللہ نے تمہیں ان دو دنوں کے بدل دو بہتر دن عطا کئے ہیں' وہ عیدُ الاضحیٰ اور عیدُ الفطر کے دن ہیں (ابوداؤد)

١٤٤٠ - (١٥) **وَعَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۴۰ بُریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الفطر کے دن جب تک کچھ تناول نہ کرتے نماز عید کے لئے نہیں جاتے تھے لیکن عیدُالاضحیٰ کے دن جب تک نمازِ عید ادا نہ کرتے کچھ تناول نہیں کرتے تھے (ترمذی' ابن ماجہ' دارمی)

١٤٤١ - (١٦) **وَعَنْ** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولٰى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ، وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۴۱ کثیرؒ بن عبداللہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبیریں کہتے تھے (ترمذی' ابنِ ماجہ' دارمی)

وضاحت: یہ حدیث سعید سے مروی نہیں ہے بلکہ ابو عائشہؓ سے مروی ہے جو ابوہریرہؓ کے ہم جلیس ہیں لیکن اس کی سند میں ضعف ہے۔ نیز ابو عائشہؓ راوی معروف نہیں ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۵۳)

١٤٤٢ - (١٧) **وَعَنْ** جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَبَّرُوا فِي الْعِيدَيْنِ وَالْاِسْتِسْقَاءِ سَبْعًا وَخَمْسًا، وَصَلَّوْا قَبْلَ الْخُطْبَةِ، وَجَهَرُوا بِالْقِرَاءَةِ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۴۴۲ جعفر بن محمد سے مرسل روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم' ابوبکرؓ اور عمرؓ نمازِ عیدین اور نمازِ استسقاء میں سات اور پانچ تکبیریں کہتے تھے اور خطبہ سے پہلے نماز ادا کرتے اور قرأت جہری فرماتے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

۱۴۴۳ - (۱۸) وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا مُوْسٰى وَحُذَيْفَةَ: كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْأَضْحٰى وَالْفِطْرِ؟ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسٰى: كَانَ يُكَبِّرُ أَرْبَعًا تَكْبِيْرَهُ عَلَى الْجَنَائِزِ. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: صَدَقَ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۴۴۳: سعید بن عاص سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو موسیٰؓ اور حذیفہؓ سے دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُالاضحیٰ اور عیدُ الفطر میں کتنی تکبیریں کہتے تھے؟ ابوموسیٰؓ کہتے ہیں کہ آپؐ جنازوں کی طرح چار تکبیریں کہتے تھے۔ حُذیفہؓ نے اس کی تصدیق کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو جناب یحیٰ بن ابی حیہّ راوی ضعیف ہے (الجرح والتعدیل جلد ۴ صفحہ ۱۳۸' میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۳۷۱' تقریبُ التہذیب جلد ا صفحہ ۳۴۴' تاریخ بغداد جلد ۲ صفحہ ۲۵۲)

۱۴۴۴ - (۱۹) وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نُوِّلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ.

۱۴۴۴: براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کمان دی گئی آپ نے اسے (ہاتھ میں) پکڑا اور خطبہ دیا (ابوداؤد)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہے اور سند کے لحاظ سے ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

۱۴۴۵ - (۲۰) وَعَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلٰى عَنَزَتِهِ إِعْتِمَادًا. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ.

۱۴۴۵: عطاؒ مرسل بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ ارشاد فرماتے تو نیزے پر ٹیک لگاتے تھے (شافعی)

وضاحت: یہ حدیث مرسل ہونے کے ساتھ ساتھ غایت درجہ ضعیف ہے' اس کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۳)

۱۴۴۶ - (۲۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ، بِغَيْرِ أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَوَعَظَ النَّاسَ، وَذَكَّرَهُمْ، وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهِ [ثُمَّ قَالَ:] وَمَضٰى إِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللهِ، وَوَعَظَهُنَّ، وَذَكَّرَهُنَّ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

۱۴۴۶: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپؐ نے خطبہ سے پہلے بلا اذان و تکبیر نماز عید ادا کی۔ جب آپؐ نماز ادا کر چکے تو بلالؓ (کے کندھے) پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے۔ آپؐ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور انہیں اللہ کی اطاعت پر رغبت دلائی بعد ازاں جابرؓ نے بیان کیا (پھر) آپؐ عورتوں کی جانب گئے' آپؐ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ نے ان کو تقویٰ کا حکم دیا اور انہیں وعظ و نصیحت کی (نسائی)

١٤٤٧ - (٢٢) **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيْدِ فِی طَرِيْقٍ رَّجَعَ فِیْ غَيْرِهٖ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ

۱۴۴۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نمازِ عید کے لئے نکلتے تو (واپسی پر) راستہ تبدیل کرتے تھے (ترمذی' دارمی)

١٤٤٨ - (٢٣) **وَعَنْهُ**، اَنَّهٗ اَصَابَهُمْ مَّطَرٌ فِیْ يَوْمِ عِيْدٍ، فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ صَلَاةَ الْعِيْدِ فِی الْمَسْجِدِ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ

۱۴۴۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ عید کے دن بارش ہونے کی وجہ سے آپؐ نے عید کی نماز مسجد میں ادا کی (ابوداؤد' ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابراہیم بن محمد راوی ضعیف ترین ہے (مشکوٰۃ علاّمہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۵)

١٤٤٩ - (٢٤) **وَعَنْ** أَبِی الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَّهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى ، وَأَخِّرِ الْفِطْرَ ، وَذَكِّرِ النَّاسَ. رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ .

۱۴۴۹: ابوالحُوَیرِث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عَمرو بن حزمہ کی جانب تحریر فرمایا جب کہ وہ نجران میں تھے کہ عیدُ الاضحیٰ (کی نماز) جلدی پڑھو اور عیدُ الفطر (کی نماز) دیر سے ادا کرو اور لوگوں کو آگاہ کرو (شافعی)

١٤٥٠ - (٢٥) **وَعَنْ** أَبِیْ عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ عُمُوْمَةٍ لَّهٗ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَكْبًا جَاءُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْهَدُوْنَ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ اَنْ يُّفْطِرُوْا، وَإِذَا أَصْبَحُوْا أَنْ يَّغْدُوْا إِلٰى مُصَلَّاهُمْ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ .

۱۴۵۰: ابو عُمیر بن انس اپنے چچاؤں سے (جو صحابہ کرامؓ ہیں) بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ آپؐ نے روزہ افطار کرنے

کا حکم دیا اور اگلی صبح عید گاہ میں نمازِ عید ادا کرنے کا حکم دیا (ابوداؤد' نسائی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٥١ - (٢٦) **وَعَنِ** ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ عَطَآءٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْاَضْحٰى ، ثُمَّ سَاَلْتُهُ - يَعْنِىْ عَطَآءً - بَعْدَ حِيْنٍ عَنْ ذٰلِكَ، فَاَخْبَرَنِىْ ، قَالَ: اَخْبَرَنِىْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ اَنْ لَّآ اَذَانَ لِلصَّلَاةِ يَوْمَ الْفِطْرِ حِيْنَ يَخْرُجُ الْاِمَامُ، وَلَا بَعْدَمَا يَخْرُجُ، وَلَا اِقَامَةَ وَلَا نِدَآءَ وَلَا شَيْءَ، لَا نِدَآءَ يَوْمَئِذٍ وَّلَا اِقَامَةَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

تیسری فصل

١٤٥١: ابنِ جُریجؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاءؒ نے ابنِ عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے بیان کیا کہ عیدُ الفطر اور عیدُ الاضحیٰ کے لئے اذان نہ کہی جائے بعد ازاں میں نے کچھ عرصہ بعد عطاءؒ سے اس کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ مجھے جابرؓ بن عبداللہ نے خبر دی کہ عیدُالفطر کے دن جب امام نمازِ عید کے لئے نکلے تو اذان نہ کہی جائے نیز اس کے نکلنے کے بعد بھی اذان نہ کہی جائے اور نہ اقامت نہ اعلان اور نہ کچھ اور اس دن نہ اعلان (اذان) ہے نہ اقامت (مسلم)

١٤٥٢ - (٢٧) **وَعَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ فَيَبْدَاُ بِالصَّلَاةِ، فَاِذَا صَلّٰى صَلَاتَهٗ، قَامَ فَاَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ، وَهُمْ جُلُوْسٌ فِىْ مُصَلَّاهُمْ ، فَاِنْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِبَعْثٍ ذَكَرَهٗ لِلنَّاسِ، اَوْ كَانَتْ لَهٗ حَاجَةٌ بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَمَرَهُمْ بِهَا، وَكَانَ يَقُوْلُ: «تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا، تَصَدَّقُوْا»، وَكَانَ اَكْثَرُ مَنْ يَّتَصَدَّقُ النِّسَآءَ. ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ، فَخَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَّرْوَانَ حَتّٰى اَتَيْنَا الْمُصَلّٰى، فَاِذَا كَثِيْرُ بْنُ الصَّلْتِ قَدْ بَنٰى مِنْبَرًا مِّنْ طِيْنٍ وَّلَبِنٍ، فَاِذَا مَرْوَانُ يُنَازِعُنِىْ يَدَهٗ، كَاَنَّهٗ يَجُرُّنِىْ نَحْوَ الْمِنْبَرِ وَاَنَا اَجُرُّهٗ نَحْوَ الصَّلَاةِ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ مِنْهُ قُلْتُ: اَيْنَ الْاِبْتِدَآءُ بِالصَّلَاةِ؟! فَقَالَ: لَا يَا اَبَا سَعِيْدٍ! قَدْ تُرِكَ مَا تَعْلَمُ. قُلْتُ: كَلَّا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا تَأْتُوْنَ بِخَيْرٍ مِّمَّا اَعْلَمُ ، ثَلَاثَ مِرَارٍ، ثُمَّ انْصَرَفَ . رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

١٤٥٢: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیدُ الاضحیٰ اور عیدُالفطر کی نماز کے لئے باہر نکلتے۔ پہلے نماز ادا کرتے جب نماز سے فارغ ہوتے تو حاضرین کی جانب متوجہ ہوتے وہ عید گاہ میں اپنی نشستوں پر بیٹھے ہوتے اگر آپ کسی لشکر کے بھیجنے کی ضرورت محسوس کرتے تو لوگوں سے اس کا ذکر کرتے یا آپؐ کو کوئی اور کام ہوتا تو آپؐ اس کا حکم فرماتے اور آپؐ رغبت دلاتے کہ صدقہ

کرو' صدقہ کرو' صدقہ کرو۔ عورتیں صدقہ کرنے میں کثرت کے ساتھ شریک ہوتیں بعد ازاں آپؐ واپس آتے۔ عیدین کا معاملہ اسی انداز پر رہا یہاں تک کہ مروان بن حکم کا دورِ حکومت آیا۔ میں اور مروان ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑے ہوئے نمازِ عید کے لئے نکلے یہاں تک کہ ہم عیدگاہ پر پہنچے تو وہاں کثیر بن صلت نے مٹی اور اینٹوں کا منبر بنا رکھا تھا اور مروان مجھ سے اپنا ہاتھ کھینچ رہا تھا۔ دراصل وہ مجھے منبر کی جانب لے جانا چاہتا تھا اور میں اسے نماز کی جانب کھینچ رہا تھا۔ جب میں نے اس کا اصرار دیکھا تو میں نے دریافت کیا کہ عید کا آغاز نماز سے کیوں نہیں ہو رہا؟ اس نے جواب دیا' ابوسعید! یہ نہیں ہو گا' جو تجھے معلوم ہے اب اس پر عمل نہیں ہو گا۔ میں نے اصرار کیا کہ ہرگز نہیں اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو میں جانتا ہوں' اس سے بہتر تم نہیں لا سکتے۔ اس کلمہ کو تین بار دہرایا بعد ازاں وہ منبر سے دور چلے گئے (مسلم)

(۴۸) بَابُ فِی الْاُضْحِيَّةِ

(قربانی کے مسائل)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۴۵۳ - (۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، قَالَ: ضَحّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِکَبْشَیْنِ اَمْلَحَیْنِ اَقْرَنَیْنِ ، ذَبَحَھُمَا بِیَدِہٖ وَسَمّٰی وَکَبَّرَ، قَالَ: رَاَیْتُہٗ وَاضِعاً قَدَمَہٗ عَلٰی صِفَاحِھِمَا وَیَقُوْلُ: «بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ» . مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ .

۱۴۵۳: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو ایسے مینڈھوں کی قربانی کی جو خاکستری رنگ کے سینگوں والے تھے۔ آپؐ نے ان دونوں کو اپنے دست (مبارک) سے ذبح کیا اور آپ نے (بوقت ذبح) بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپؐ نے اپنا قدم مبارک ان کی گردنوں کے کنارے پر رکھا ہوا تھا اور آپ بسم اللہ واللہ اکبر (کے کلمات) فرما رہے تھے (بخاری، مسلم)

۱۴۵۴ - (۲) وَعَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَمَرَ بِکَبْشٍ اَقْرَنَ، یَطَأُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَبْرُکُ فِیْ سَوَادٍ وَّیَنْظُرُ فِیْ سَوَادٍ ، فَاُتِیَ بِہٖ لِیُضَحِّیَ بِہٖ، قَالَ: «یَا عَائِشَۃُ! ھَلُمِّی الْمُدْیَۃَ»، ثُمَّ قَالَ: «اشْحَذِیْھَا بِحَجَرٍ» ، فَفَعَلَتْ، ثُمَّ اَخَذَھَا وَاَخَذَ الْکَبْشَ، فَاَضْجَعَہٗ ثُمَّ ذَبَحَہٗ، ثُمَّ قَالَ: «بِسْمِ اللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُّحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ» ، ثُمَّ ضَحّٰی بِہٖ. رَوَاہُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۴: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مینڈھے کی قربانی کی جو سینگوں والا تھا جس کی ٹانگیں سیاہ، پیٹ سیاہ اور آنکھیں بھی سیاہ تھیں۔ اس جانور کو لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی فرمائیں۔ آپؐ نے فرمایا، عائشہ! چھری لاؤ۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا، چھری پتھر پر تیز کرو، چنانچہ انہوں نے حکم کی تعمیل کی۔ پھر آپؐ نے ان سے چھری پکڑی اور مینڈھے کو پکڑا اس کو لٹا کر ذبح کیا بعد ازاں آپؐ نے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ (اللہ کے نام کے ساتھ اے اللہ! محمد آلِ محمد اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی جانب قبول فرما) کے کلمات کہے پھر آپؐ نے قربانی دی (مسلم)

١٤٥٦ - (٤) وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَماً يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ ضَحَايَا، فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: «ضَحِّ بِهِ اَنْتَ» - وَفِيْ رِوَايَةٍ - قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَصَابَنِيْ جَذَعٌ، قَالَ: «ضَحِّ بِهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۵۶ عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو چند بکریاں عطا کیں تاکہ وہ انھیں اپنے رفقاء کو قربانی کے لئے دے چنانچہ ایک سالہ بکری کا بچہ باقی رہ گیا۔ اس نے اس کا ذکر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپؐ نے فرمایا' آپ اس کی قربانی کریں اور ایک روایت میں ہے (عُقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں) اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! میرے حصّہ میں بکری کا ایک سالہ بچہ آیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا' اس کی قربانی کرو (بخاری' مسلم)

وضاحت: اس حدیث کے ایک طریق میں ہے کہ یہ تیرے ساتھ خاص ہے تیرے علاوہ کسی کے لئے کفایت نہیں کرے گا اس سے عُقبہ بن عامرؓ کے لئے خصوصیت معلوم ہوتی ہے (فتح الباری ۱۰ صفحہ ۱۴)

١٤٥٧ - (٥) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۵۷ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ میں قربانی ذبح کرتے اور نحر کرتے (بخاری)

١٤٥٨ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ» . رَوَاهُ مُسْلِمٌ. وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَاللَّفْظُ لَهُ.

۱۴۵۸ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' گائے (کی قربانی) سات کی جانب سے اور اُونٹ بھی سات کی جانب سے ہو سکتا ہے (مسلم' ابوداؤد) الفاظ ابوداؤد کے ہیں۔

١٤٥٩ - (٧) وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَبَشَرِهِ شَيْئاً» - وَفِيْ رِوَايَةٍ: «فَلَا يَأْخُذَنَّ شَعْراً، وَلَا يَقْلِمَنَّ ظُفْراً» - وَفِيْ رِوَايَةٍ: «مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُضَحِّيَ، فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۵۹ اُمِّ سَلَمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جب ذی الحجہ کے دس دن شروع ہو جائیں اور تم قربانی ذبح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو تو اپنے بالوں اور اپنے جسم سے کچھ نہ پکڑو ...... اور ایک روایت میں ہے وہ بال نہ کاٹے اور ناخن نہ ترشوائے اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص ذُوالحجہ کا چاند دیکھ لے اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنے ناخنوں کو نہ کٹوائے (مسلم)

١٤٦٠ - (٨) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ اَيَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرَةِ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ؟ قَالَ: «وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ» . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۶۰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ان دس دنوں سے زیادہ محبوب دن اللہ کے نزدیک کوئی نہیں جن میں اعمالِ صالحہ اللہ کو زیادہ محبوب ہوں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' جہادِ فی سبیل اللہ بھی نہیں! آپ نے فرمایا' جہادِ فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص مستثنیٰ ہے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلا اور کچھ واپس نہ لایا (بلکہ شہید ہو گیا اور اس کا مال لوٹ لیا گیا) (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٤٦١ - (٩) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ ، فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: «اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفاً وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِهٖ، بِسْمِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ»، ثُمَّ ذَبَحَ. رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَةَ، وَالدَّارِمِيُّ. وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ، وَاَبِيْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِيِّ: ذَبَحَ بِيَدِهٖ وَقَالَ: «بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ»

دوسری فصل

۱۴۶۱ جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (قربانی) ذبح کرنے کے دن دو مینڈھے ذبح کیے جو سینگ والے خاکستری رنگ کے تھے (اور) خصی تھے جب آپؐ نے ان دونوں کو قبلہ رُخ لٹایا تو آپؐ نے دُعا کی (ترجمہ) "میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی جانب پھیر دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا' میں ابراہیم کے دین پر ہوں جو یک سُو تھا اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ بلاشبہ میری نماز' میری قربانیاں' میری زندگی اور میری موت اللہ کے لئے ہے جو جہان والوں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اے اللہ! (یہ قربانی) تیری عطا ہے اور تیرے لئے ہے (یہ قربانی) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی اُمّت کی جانب سے ہے' اللہ کے نام کے ساتھ (ذبح کرتا ہوں) اور اللہ بہت بڑا ہے۔" بعد ازاں آپؐ نے (ان کو) ذبح کیا (احمد' ابوداؤد' ابن ماجہ' دارمی) احمد' ابوداؤد اور ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ان کو ذبح کیا اور ذبح کے وقت یہ فرمایا:

ترجمہ: "اللہ کے نام کے ساتھ اور اللہ کی ذات بہت بڑی ہے' اے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے اور ان لوگوں کی طرف سے ہے جو میری اُمّت سے قربانی نہ کر سکیں گے"۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو عیّاش راوی کو کسی محدّث نے ثقہ قرار نہیں دیا۔
(میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۴۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۵۹)

۱٤٦٢ - (۱۰) **وَعَنْ** حَنَشٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَوْصَانِي اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ، فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهُ .

۱۴۶۲: حنشؒ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے دو مینڈھوں کی قربانی کی۔ میں نے ان سے دریافت کیا' یہ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وصیّت کی ہے کہ میں آپؐ کی جانب سے قربانی کروں چنانچہ میں نے آپؐ کی جانب سے قربانی کی ہے (ابوداؤد) امام ترمذیؒ نے اس کی مثل روایت کی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں شریک بن عبداللہ راوی سیئُ الحفظ ہے اور اس کا شیخ ابوالحسناء مجہول راوی ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۲۷۰' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٣ - (۱۱) **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ ، وَاَلَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ، وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ، وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ ، وَانْتَهَتْ رِوَايَتُهُ اِلٰى قَوْلِهِ: وَالْاُذُنُ .

۱۴۶۳: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ ہم (قربانی کے) جانور کی آنکھوں اور کانوں کو غور سے دیکھیں اور ہم ایسا جانور ذبح نہ کریں جس کا کان اگلی جانب سے یا پچھلی جانب سے کٹا ہوا ہو نیز ایسا جانور بھی نہ ہو جس کے کان چرے ہوئے ہوں اور نہ وہ ایسا جانور ہو کہ جس کے کان میں سوراخ ہو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' دارمی' ابنِ ماجہ) اور ابنِ ماجہ کی روایت کے الفاظ اس کے قول "کانوں کو دیکھیں" تک ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابواسحاق راوی ہیں جن کے حافظہ میں آخری عمر میں اختلاط ہو گیا تھا' اس روایت کے راویوں نے اختلاط کی حالت میں ان سے روایت کی ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٤ - (۱۲) **وَعَنْهُ**، قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ . رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ

۱۴۶۴: علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایسے جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور جس کا کان کٹا ہوا ہو (ابنِ ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جری بن کلیب راوی قابلِ حُجت نہیں ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۹۷، مشکوٰۃ علامہ البانی جلد۱ صفحہ ۴۶۰)

۱٤٦٥ -(۱۳) **وَعَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ: مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا؟ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ: «اَرْبَعاً: اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا، وَالْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا، وَالْعَجْفَآءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَاَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالدَّارِمِيُّ.

۱۴۶۵: براء بن عازبؓ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ قربانی کے کن جانوروں سے پرہیز کیا جائے۔ آپؐ نے ہاتھ کے ساتھ چار جانوروں کا اشارہ کیا۔ ایسا جانور جو لنگڑا ہو اور اس کا لنگڑا پن ظاہر ہو، کانا جانور جس کا کانا پن ظاہر ہو، بیمار جانور اور اس کا بیمار ہونا ظاہر ہو نیز ایسا جانور جو لاغر ہو اور اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو (مالک، احمد، ترمذی، ابوداوٗد، نسائی، ابنِ ماجہ، دارمی)

۱٤٦٦ -(۱٤) **وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُضَحِّيْ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ، يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ، وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۶۶: ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے نر مینڈھے کی قربانی دی، اس کی آنکھیں سیاہ تھیں، اس کا منہ سیاہ تھا اور اس کی ٹانگیں بھی سیاہ تھیں (ترمذی، ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ)

۱٤٦٧ -(۱٥) وَعَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ، اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ: «اِنَّ الْجَذَعَ يُوَفِّيْ مِمَّا يُوَفِّيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَآئِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۶۷: مجاشع رضی اللہ عنہ جو بنو سُلیم سے تھے بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بھیڑ کا ایک سال کا بچہ (قربانی کیلئے) اسی طرح کافی ہے جس طرح دو دانت والا جانور کافی ہے (ابوداوٗد، نسائی، ابن ماجہ)

۱٤٦٨ -(۱٦) **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: «نِعْمَتِ الْاُضْحِيَةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

۱۴۶۸: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ بھیڑ کا ایک سال کا جانور اچھی قربانی ہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابو کباش راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۴۳' مرعات جلد ۳ صفحہ ۳۶۲)

١٤٦٩ - (١٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَ الْأَضْحٰى، فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً، وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ .

۱۴۶۹: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ عیدُ الاضحیٰ کا دن آیا ہم گائے میں سات افراد اور اونٹ میں دس افراد شریک ہوئے (ترمذی' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن غریب قرار دیا ہے۔

١٤٧٠ - (١٨) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ إِهْرَاقِ الدَّمِ، وَإِنَّهُ لَيُؤْتَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُونِهَا وَأَشْعَارِهَا وَأَظْلَافِهَا، وَإِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ بِالْأَرْضِ، فَطِيبُوا بِهَا نَفْسًا» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۴۷۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو اللہ کے ہاں قربانی کا خون بہانے سے بہتر ہو چنانچہ قربانی کے جانور کو قیامت کے دن اس کے سینگوں' بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا بلاشبہ (جانور کا) خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ کے ہاں قبول ہوتا ہے پس تم خوشی کے ساتھ قربانی کیا کرو (ترمذی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابوالمثنیٰ سلیمان بن یزید راوی نہایت درجہ ضعیف ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۴ صفحہ ۵۶۹' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۴)

١٤٧١ - (١٩) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَا مِنْ أَيَّامٍ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يُتَعَبَّدَ لَهُ فِيهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ» . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ: إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

۱۴۷۱: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ذُوالحجہ کے دس دنوں میں اللہ کی عبادت کرنا دیگر دنوں میں عبادت کرنے سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب ہے۔ اس کے ہر دن کا روزہ سال کے روزوں کے برابر ہے اور ہر رات کا قیام لیلۃُ القدر کے قیام کے برابر ہے۔
(ترمذی' ابنِ ماجہ) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٧٢ - (٢٠) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: شَهِدْتُ الْاَضْحٰى يَوْمَ النَّحْرِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمْ يَعْدُ اَنْ صَلّٰى وَفَرَغَ مِنْ صَلَاتِهٖ وَسَلَّمَ، فَاِذَا هُوَ يَرٰى لَحْمَ اَضَاحِيَّ قَدْ ذُبِحَتْ قَبْلَ اَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهٖ، فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ - اَوْ نُصَلِّيَ - فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى». وَفِيْ رِوَايَةٍ: قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ ذَبَحَ، وَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ، فَلْيَذْبَحْ اُخْرٰى مَكَانَهَا، وَمَنْ لَّمْ يَذْبَحْ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللّٰهِ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

تیسری فصل

۱۴۷۲: جُندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں ذُوالحجہ کی دسویں تاریخ کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدُالاضحیٰ میں حاضر تھا۔ ابھی آپؐ نماز عید کے ادا کرنے سے فارغ ہی ہوئے تھے کہ آپؐ نے قربانیوں کا گوشت دیکھا جو آپؐ کے نمازِ عید سے فراغت سے پہلے ذبح کی گئی تھیں۔ اس پر آپؐ نے فرمایا' جس شخص نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور ایک روایت میں ہے جُندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے دن نمازِ عید کی امامت کرائی بعد ازاں آپؐ نے خطبہ دیا پھر قربانی ذبح کی اور فرمایا جس شخص نے نمازِ عید ادا کرنے سے پہلے قربانی ذبح کی ہے یا فرمایا کہ ہماری نماز سے پہلے تو وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے اور جس شخص نے پہلے ذبح نہیں کی وہ (اب) اللہ کے نام پر ذبح کرے (بخاری' مسلم)

١٤٧٣ - (٢١) وَعَنْ نَافِعٍ، اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى. رَوَاهُ مَالِكٌ.

۱۴۷۳: نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ دس ذُوالحجہ کے قربانی کے دن کے بعد والے دو دن بھی قربانی کے دن ہیں (مالک)

١٤٧٤ - (٢٢) وَقَالَ: وَبَلَغَنِيْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِثْلَهٗ.

۱۴۷۴: نافع رحمہٗ اللہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے اس کی مثل روایت پہنچی ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ۱ صفحہ ۴۶۳)

١٤٧٥ - (٢٣) وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ

عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۴۷۵ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں دس سال مقیم رہے' آپ قربانی کرتے رہے (ترمذی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں تمام راوی ثقہ ہیں البتہ حجاج بن ارطاۃ راوی مدلّس ہے' اس نے لفظ عن کے ساتھ روایت کیا ہے (میزانُ الاعتدال جلد ا صفحہ ۴۵۸' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۶۴)

١٤٧٦ - (٢٤) وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيُّ؟ قَالَ: «سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ ﷺ» قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ». قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: «بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ». رَوَاهُ اَحْمَدُ، وَابْنُ مَاجَهْ

۱۴۷۶ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا' تمہارے والد ابراہیم علیہ السلام کی سُنّت ہے۔ انہوں نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! کیا ہمیں ان پر ثواب ملے گا؟ آپ نے فرمایا' ہربال کے بدلے میں ایک نیکی ثبت ہوگی۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اس کی اون کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا اون کے ہربال کے بدلے ایک نیکی ثبت ہوتی ہے (احمد' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند غایت درجہ ضعیف ہے' عائذُ اللہ مجاشعی راوی منکرُ الحدیث اور ابوداؤد راوی وضّاع ہے (میزانُ الاعتدال جلد ۲ صفحہ ۳۶۴' مشکوٰۃ علامہ البانی جلد ا صفحہ ۴۶۴)

(٤٩) بَابُ الْعَتِيْرَةِ

(ماہِ رجب میں اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

١٤٧٧ - (١) عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِىِّ ﷺ، قَالَ: «لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ». قَالَ: وَالْفَرَعُ: اَوَّلُ نِتَاجٍ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ، كَانُوْا يَذْبَحُوْنَهُ لِطَوَاغِيْتِهِمْ ، وَالْعَتِيْرَةُ: فِىْ رَجَبَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۴۷۷: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا' (اسلام میں) "فَرَعْ" اور "عَتِیْرَہ" نہیں ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ "فَرَعْ" جانور کے پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے لوگ اپنے بتوں کے نام پر الگ کرتے تھے اور "عَتِیْرَہ" وہ جانور ہے جس کو ماہِ رجب میں ذبح کیا جاتا تھا۔
(بخاری' مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِىْ

١٤٧٨ - (٢) عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا وُقُوْفاً مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَفَةَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: «يَا اَيُّهَا النَّاسُ! اِنَّ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِىْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَةً وَّعَتِيْرَةً، هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ؟ هِىَ الَّتِىْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ». رَوَاهُ التِّرْمِذِىُّ، وَاَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِىُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَقَالَ التِّرْمِذِىُّ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ضَعِيْفُ الْاِسْنَادِ، وَقَالَ: اَبُوْ دَاوُدَ: وَالْعَتِيْرَةُ مَنْسُوْخَةٌ

دوسری فصل

۱۴۷۸: مِخْنَف بن سُلَیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں عرفہ میں تھے میں نے آپؐ سے سنا آپؐ فرما رہے تھے "اے لوگو! بے شک ہر اہلِ خانہ پر ہر سال میں ایک قربانی ہے اور ایک "عَتِیْرَہ" ہے۔ تم جانتے ہو کہ "عَتِیْرَہ" کیا ہے؟ یہ وہی ہے جس کو تم "رَجَبِیَہ" کہتے ہو (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ) امام ترمذیؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے اور امام ابوداؤد کہتے

ہیں کہ "عَتِیْرَہ" کا ذبح منسوخ ہے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

١٤٧٩ - (٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحٰى عِيْداً جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ». قَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيْحَةً أُنْثٰى، أَفَأُضَحِّيْ بِهَا؟ قَالَ: «لَا، وَلٰكِنْ خُذْ مِنْ شَعْرِكَ وَأَظْفَارِكَ، وَتَقُصُّ مِنْ شَارِبِكَ، وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ، فَذٰلِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ». رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ

تیسری فصل

۱۴۷۹: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' یومُ الاضحیٰ کا مجھے حکم دیا گیا ہے جسے اللہ نے اُمّتِ محمّدیہ کے لئے عید کا دن قرار دیا ہے۔ آپ سے ایک شخص نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ بتائیں اگر مجھے صرف دودھ دینے والا جانور میسر آئے تو کیا میں اس کی قربانی کروں؟ آپؐ نے فرمایا' نہیں البتہ تو اپنے بال اور ناخن اتار اور اپنی بغلوں کے بال تراش اور زیر ناف بال صاف کرلے تو یہ اللہ کے نزدیک تیری مکمل قربانی ہے (ابوداؤد' نسائی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عیسیٰ بن ہلال صدفی راوی مجہول ہے (مشکوٰۃ علامہ البانی جلدا صفحہ ۴۶۶) نیز خیال رہے کہ "فَرَعْ" اور "عَتِیْرَہ" کے جواز کی حدیثیں اس بات کا تقاضا کرتی ہیں کہ یہ جانور بتوں کے نام پر ذبح نہ کئے جائیں البتہ اللہ کی رضا کے لئے ان کا ذبح کرنا مستحب ہے اور نہی کی حدیثوں سے مقصود یہ ہے کہ ان کا ذبح کرنا واجب نہیں ہے نیز اس حدیث کو بابُ الاضاحی میں ذکر کیا جانا چاہئے تھا۔

(۵۰) بَابُ صَلاَةِ الْخُسُوفِ

(سورج چاند کے گرہن ہونے پر نماز ادا کرنا)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۴۸۰ - (۱) **عَنْ** عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ الشَّمْسَ خَسَفَتْ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَبَعَثَ مُنَادِیاً: اَلصَّلاَةُ جَامِعَةٌ، فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فِیْ رَکْعَتَیْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهَا: مَا رَکَعْتُ رُکُوْعًا قَطُّ وَلاَ سَجَدْتُّ سُجُوْداً قَطُّ کَانَ اَطْوَلَ مِنْهُ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

پہلی فصل

۱۴۸۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ رسالت میں سورج گرہن ہو گیا۔ آپؐ نے منادی کرنے والے کو بھیجا کہ وہ اعلان کرے کہ نماز کے لئے اکٹھے ہو جاؤ۔ آپؐ آگے ہوئے۔ آپؐ نے دو رکعت نماز میں چار رکوع اور چار سجدے کئے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپؐ نے کبھی کوئی رکوع اور سجدہ اس سے لمبا نہیں کیا (بخاری، مسلم)

۱۴۸۱ - (۲) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: جَهَرَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ صَلاَةِ الْخُسُوْفِ بِقِرَآءَتِهٖ. مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

۱۴۸۱: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گرہن کی نماز میں جہری قرأت کی (بخاری، مسلم)

۱۴۸۲ - (۳) **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُمَا، قَالَ: انْخَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ، فَصَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَعَهٗ، فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلاً نَحْواً مِّنْ قِرَآءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلاً، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ قَامَ فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الْقِیَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَکَعَ رُکُوْعاً طَوِیْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّکُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِیَاماً طَوِیْلاً،

وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعاً طَوِيْلاً، وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ، ثُمَّ رَفَعَ، ثُمَّ سَجَدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: «اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوْا اللهَ». قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئاً فِيْ مَقَامِكَ هٰذَا، ثُمَّ رَأَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ، فَقَالَ: «اِنِّيْ رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا عُنْقُوْدًا، وَلَوْ اَخَذْتُهٗ لَاَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا. وَرَأَيْتُ النَّارَ فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَراً قَطُّ اَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَآءَ». قَالُوْا: بِمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: «بِكُفْرِهِنَّ»: قِيْلَ: يَكْفُرْنَ بِاللهِ؟ قَالَ: «يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ، لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰى اِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئاً قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْراً قَطُّ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۲: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں صحابہ کرامؓ نے گرہن کی نماز ادا کی۔ آپؐ نے بقدر سورۂ بقرہ تلاوت کرنے کے لمبا قیام کیا۔ بعد ازاں آپؐ نے لمبا رکوع کیا پھر آپؐ نے (رکوع سے) سر اٹھایا تو لمبا عرصہ قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے رکوع سے سر اٹھایا پھر آپؐ نے سجدہ کیا پھر آپ نے لمبا قیام کیا لیکن پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے لمبا رکوع کیا لیکن پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپؐ نے (رکوع سے) سر اٹھایا پھر آپ نے سجدہ کیا۔ پھر آپؐ فارغ ہوئے تو سورج واضح ہو چکا تھا۔ آپؐ نے فرمایا' سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں دو نشانیاں ہیں' کسی شخص کی موت اور کسی شخص کی ولادت پر ان کو گرہن نہیں ہوتا جب تم ان کو گرہن (کی حالت) میں دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہم نے دیکھا کہ آپؐ نے قیام کی حالت میں کسی چیز کو پکڑا ہے بعد ازاں ہم نے دیکھا کہ آپؐ (ذرا) پیچھے ہٹے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا' میں نے جنّت کا مشاہدہ کیا۔ میں نے اس سے ایک خوشہ لینا چاہا اگر میں لے لیتا تو دنیا کے باقی رہنے تک تم اس سے کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کا مشاہدہ کیا میں نے اس جیسا خوفناک منظر کبھی نہیں دیکھا اور میں نے کہا کہ دوزخ میں اکثریت عورتوں کی ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اس کا سبب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا' اس کا سبب ان کی ناشکری ہے۔ دریافت کیا گیا' اللہ کی ناشکری کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا' خاوند کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان کی ناشکرگزار ہوتی ہیں اگر تم زمانہ بھر ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرتے رہو پھر وہ تم سے کچھ (اپنی مرضی کے خلاف نامناسب کام) دیکھ لے تو وہ کہتی ہے میں نے تجھ سے کبھی خیر کو نہیں دیکھا (بخاری' مسلم)

۱۴۸۳ - (۴) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَقَالَتْ: ثُمَّ سَجَدَ فَاَطَالَ السُّجُوْدَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ، فَخَطَبَ النَّاسَ، فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ، لَا يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهٖ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوْا اللهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا»، ثُمَّ قَالَ: «يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ مَا مِنْ اَحَدٍ

اَغْيَرُ مِنَ اللهِ اَنْ يَّزْنِىَ عَبْدُهٗ اَوْ تَزْنِىَ اَمَتُهٗ، يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ! وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۳: عائشہ رضی اللہ عنہا سے ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کے مانند روایت ہے' وہ بیان کرتی ہیں کہ پھر آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا اللہ کی حمدوثنا بیان کی پھر آپ نے فرمایا' بلاشبہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی وفات اور کسی کے پیدا ہونے پر ان کو گرہن نہیں ہوتا لیکن جب تم گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو' اللہ اکبر کہو' نماز ادا کرو اور صدقہ دو۔ پھر آپ نے فرمایا' اے اُمّتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اللہ سے زیادہ کوئی غیرت والا نہیں ہے کہ اس کا بندہ' یا اس کی بندی زنا کریں۔ اے اُمّتِ محمدیہ! اللہ کی قسم اگر تم کو علم ہو جائے جتنا مجھ کو ہے تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ آنسو بہاؤ (بخاری' مسلم)

۱٤٨٤ - (٥) وَعَنْ اَبِىْ مُوْسٰى رَضِىَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِىُّ ﷺ فَزِعًا يَّخْشٰى أَنْ تَكُوْنَ السَّاعَةُ، فَاَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى بِاَطْوَلِ قِيَامٍ وَّرُكُوْعٍ وَّسُجُوْدٍ، مَا رَأَيْتُهٗ قَطُّ يَفْعَلُهٗ، وَقَالَ: «هٰذِهِ الْاٰيَاتُ الَّتِىْ يُرْسِلُ اللهُ، لَا تَكُوْنُ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ؛ وَلٰكِنْ يُّخَوِّفُ اللهُ بِهَا عِبَادَهٗ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ، فَافْزَعُوْا اِلٰى ذِكْرِهٖ وَدُعَائِهٖ وَاسْتِغْفَارِهٖ». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۸۴: ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ سورج کو گرہن ہوگیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے۔ آپ کو خطرہ لاحق ہوا کہ قیامت قائم ہو گئی ہے چنانچہ آپ مسجدِ نبوی میں آئے۔ وہاں آپ نے لمبے قیام کے ساتھ رکوع اور لمبے سجدوں کے ساتھ نماز پڑھائی۔ میں نے آپ کو کبھی ایسا کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ آپ نے فرمایا' یہ اللہ کی نشانیاں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے۔ یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان نشانیوں کے ذریعے سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب تم ان میں سے کوئی نشانی دیکھو تو اللہ کے ذکر اور اس سے دعا کرنے اور اس سے استغفار کرنے کی جانب لپکو (بخاری' مسلم)

۱٤٨٥ - (٦) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِىْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۵: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند ابراہیم فوت ہوئے سورج کو گرہن ہو گیا۔ آپ نے لوگوں کو دو رکعتیں چھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

۱٤٨٦ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ

كَسَفَتِ الشَّمْسُ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ فِيْ اَرْبَعِ سَجَدَاتٍ

۱۴۸۶: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت دو رکعتیں آٹھ رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھائیں (مسلم)

۱٤٨٧ - (٨) وَعَنْ عَلِيٍّ مِثْلُ ذٰلِكَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۸۷: علی رضی اللہ عنہ سے بھی اس کی مثل روایت ہے (مسلم)

۱٤٨٨ - (٩) وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ اَرْتَمِيْ بِأَسْهُمٍ لِّيْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ حَيَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، اِذْ كَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَنَبَذْتُهَا، فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى مَا حَدَثَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. قَالَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ قَائِمٌ فِي الصَّلَاةِ رَافِعٌ يَدَيْهِ، فَجَعَلَ يُسَبِّحُ وَيُهَلِّلُ وَيُكَبِّرُ وَيَحْمَدُ وَيَدْعُوْ حَتّٰى حَسَرَ عَنْهَا، فَلَمَّا حَسَرَ عَنْهَا قَرَأَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ «صَحِيْحِهٖ» عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ، وَكَذَا فِيْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» عَنْهُ. وَفِيْ نُسَخِ «الْمَصَابِيْحِ» عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ.

۱۴۸۸: عبدالرحمان بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں تیر اندازی کر رہا تھا کہ اچانک سورج گرہن ہو گیا۔ میں نے تیروں کو رکھا اور میں نے سوچا کہ اللہ کی قسم میں دیکھتا ہوں کہ سورج کے گرہن ہونے کی حالت میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نیا کام کرتے ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں آپؐ کے پاس آیا آپؐ نماز میں کھڑے تھے' آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے اور آپ سُبْحَانَ اللّٰهِ' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ' اَللّٰهُ اَكْبَرُ' اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (کے کلمات) کہہ رہے تھے اور دعائیں مانگ رہے تھے یہاں تک کہ سورج گرہن دور ہو گیا جب سورج گرہن دور ہوا تو آپؐ نے دو رکعت نماز ادا کی' ان میں دو سورتیں تلاوت کیں (مسلم) اسی طرح شرحُ السُّنّۃ میں عبدالرحمان بن سَمُرہ سے ہے اور مصابیح کے نسخوں میں جابرؓ بن سَمُرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

۱٤٨٩ - (١٠) وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَتْ: لَقَدْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعِتَاقَةِ فِيْ كُسُوْفِ الشَّمْسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۴۸۹: اسماء بنتِ ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج گرہن کے وقت (غلاموں کو) آزاد کرنے کا حکم دیا (بخاری)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٤٩٠ - (١١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

فِیْ کُسُوْفٍ لاَ نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَاَبُوْ دَاوٗدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ .

دوسری فصل

۱۴۹۰: سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سورج گرہن کی نماز باجماعت پڑھائی۔ آپؐ کی قرأت کی آواز نہیں آتی تھی (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ثعلبہ بن عباد راوی مجهول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۷۱' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۷۰)

۱۴۹۱ - (۱۲) **وَعَنْ** عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَاتَتْ فُلاَنَةُ، بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، فَخَرَّ سَاجِدًا، فَقِيْلَ لَهٗ: تَسْجُدُ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ؟ فَقَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «اِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً فَاسْجُدُوْا»، وَاَيُّ آيَةٍ اَعْظَمُ مِنْ ذِهَابِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ؟!. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ .

۱۴۹۱: عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فُلاں بیوی فوت ہو گئی ہے تو آپ سجدے میں گر پڑے۔ آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس وقت سجدہ کرتے ہیں۔ عکرمہؓ کہتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جب تم کوئی نشانی دیکھو تو سجدہ کرو" اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی کے فوت ہونے سے بڑی نشانی کون سی ہے؟ (ابوداؤد' ترمذی)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۴۹۲ - (۱۳) **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَصَلّٰى بِهِمْ، فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ ، وَرَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ فَقَرَأَ بِسُوْرَةٍ مِّنَ الطِّوَالِ، ثُمَّ رَكَعَ خَمْسَ رَكَعَاتٍ ، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ جَلَسَ كَمَا هُوَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى انْجَلٰى كُسُوْفُهَا». رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ.

تیسری فصل

۱۴۹۲: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپؐ نے صحابہ کرامؓ کو گرہن کی نماز پڑھائی۔ آپؐ نے لمبی سورتوں میں سے ایک سورت قرأت کی اور پانچ رکوع کئے اور دو سجدے کئے پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور آپؐ نے لمبی سورت تلاوت کی اور پانچ رکوع اور دو سجدے کئے پھر قبلہ رخ بیٹھے ہوئے دعائیں کرتے رہے یہاں تک کہ

سورج گرہن دور ہو گیا (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۴۷۱)

١٤٩٣ ـ (١٤) وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ وَيَسْأَلُ عَنْهَا، حَتّٰى انْجَلَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ. وَفِيْ رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حِيْنَ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ مِثْلَ صَلَاتِنَا يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ.

وَلَهٗ فِيْ اُخْرٰى: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْماً مُسْتَعْجِلاً اِلَى الْمَسْجِدِ، وَقَدِ انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَصَلّٰى حَتّٰى انْجَلَتْ، ثُمَّ قَالَ: «اِنَّ اَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ: اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ اِلَّا لِمَوْتِ عَظِيْمٍ مِنْ عُظَمَاءِ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَاِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ، وَلٰكِنَّهُمَا خَلِيْقَتَانِ مِنْ خَلْقِهٖ، يُحْدِثُ اللّٰهُ فِيْ خَلْقِهٖ مَا شَآءَ، فَاَيُّهُمَا انْخَسَفَ فَصَلُّوْا حَتّٰى يَنْجَلِيَ، اَوْ يُحْدِثَ اللّٰهُ اَمْراً».

١٤٩٣۔ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سورج گرہن ہو گیا آپؐ دو دو رکعتیں پڑھ رہے تھے اور گرہن کے وقت ہماری نماز جیسی نماز ادا کی آپ رکوع اور سجدہ کرتے تھے اور اس کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن نہایت تیزی کے ساتھ مسجد کی طرف گئے جبکہ سورج گرہن ہو گیا تھا آپؐ نے گرہن کھلنے تک گرہن کی نماز ادا کی پھر آپؐ نے فرمایا' جاہلیت کے دور میں لوگ کہتے تھے کہ سورج اور چاند زمین پر بسنے والے سرداروں میں سے کسی بڑے کی موت کی وجہ سے گرہن لگتے ہیں (ایسا ہرگز نہیں ہے) بلکہ سورج اور چاند کسی کی وفات اور کسی کی پیدائش پر گرہن نہیں ہوتے البتہ یہ دونوں اللہ کی مخلوق میں سے ہیں اللہ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے تغیر پیدا کر دیتا ہے۔ پس ان دونوں میں سے جسے گرہن لگ جائے تو تم نماز ادا کرو یہاں تک کہ گرہن کھل جائے یا اللہ کوئی نیا کام رونما فرما دے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں انقطاع اور اضطراب ہے (مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ا صفحہ ۴۷۱)

(٥١) بَابٌ فِیْ سُجُوْدِ الشُّکْرِ

وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ:
الْفَصْلِ الْأَوَّلِ وَالثَّالِثِ

(سجدہ شکر)

(اس باب میں پہلی اور تیسری فصل نہیں ہے)

اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

١٤٩٤ - (١) عَنْ اَبِیْ بَكْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ اَمْرٌ سُرُوْراً - اَوْ يُسَرُّ بِهٖ - خَرَّ سَاجِداً شَاكِراً لِلّٰهِ تَعَالٰى. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ، وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ

دوسری فصل

۱۴۹۴: ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی خوش کن خبر آتی جس سے آپؐ کو خوشی لاحق ہوتی تو اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے آپؐ سجدے میں گر جاتے (ابوداؤد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

١٤٩٥ - (٢) وَعَنْ اَبِیْ جَعْفَرٍ: اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَأٰى رَجُلاً مِنَ النُّغَاشِيِّيْنَ ، فَخَرَّ سَاجِدًا . رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِیُّ مُرْسَلاً، وَفِیْ «شَرْحِ السُّنَّةِ» لَفْظُ «الْمَصَابِيْحِ».

۱۴۹۵: ابو جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پست قد ناقص الخلقت شخص دیکھا تو آپؐ سجدے میں گر گئے (دار قطنی) نے مرسل بیان کیا اور شرحُ السُّنَّۃ میں مصابیح کے الفاظ ہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں جابر بن یزید جعفی راوی متکلم فیہ ہے (میزانُ الاعتدال جلد۱ صفحہ ۳۷۹' تقریبُ التہذیب جلد۱ صفحہ ۱۲۳' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۷۲)

١٤٩٦ - (٣) وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ نُرِيْدُ الْمَدِيْنَةَ ، فَلَمَّا كُنَّا قَرِيْبًا مِنْ عَزْوَرَاءَ ، نَزَلَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَدَعَا اللّٰهَ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، فَمَكَثَ طَوِيْلاً، ثُمَّ قَامَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا، قَالَ: «اِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ، وَشَفَعْتُ لِاُمَّتِيْ، فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ، فَاَعْطَانِيْ ثُلُثَ اُمَّتِيْ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا، ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِيْ، فَسَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ، فَاَعْطَانِي الثُّلُثَ الْاٰخِرَ، فَخَرَرْتُ سَاجِدًا لِرَبِّيْ شُكْرًا». رَوَاهُ اَحْمَدُ ، وَاَبُوْ دَاوُدَ .

۱۴۹۶: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں مکہ سے نکلے' ہم مدینہ جانا چاہتے تھے۔ جب ہم "عَزْوَرَاء" جگہ کے قریب پہنچے تو آپؑ اترے۔ پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ اٹھائے کچھ وقت اللہ سے دعا کرتے رہے پھر سجدے میں گر پڑے اور لمبا عرصہ سجدہ کی حالت میں رہے۔ پھر آپؑ کھڑے ہوئے کچھ عرصہ آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے رکھے پھر سجدے میں گر گئے۔ آپ نے فرمایا' میں نے اپنے پروردگار سے سوال کیا اور اپنی اُمّت کے لئے شفاعت کی درخواست کی۔ اللہ تعالیٰ نے میری اُمّت کے تیسرے حصے کو معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال کیا۔ اللہ نے میری اُمّت کے (مزید) تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا چنانچہ میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر گیا۔ پھر میں نے اپنا سر اٹھایا اور میں اپنے رب سے اپنی اُمّت کے لئے سوال کیا۔ چنانچہ اللہ نے میری اُمّت کے باقی تیسرے حصے کو بھی معاف کر دیا تو میں اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر پڑا (احمد' ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں یحیٰ بن حسن بن عثمان راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۳۶۸' مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد۱ صفحہ ۴۷۳)

(۵۲) بَابُ الْاِسْتِسْقَاءِ

(نمازِ اِستسقاء کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۴۹۷ - (۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِیْ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، جَهَرَ فِيْهِمَا بِالْقِرَآءَةِ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُوْ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، وَحَوَّلَ رِدَآءَهٗ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہلی فصل

۱۴۹۷: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر عید گاہ کی جانب نمازِ استسقاء ادا کرنے کے لئے نکلے۔ آپؐ نے دو رکعتیں ادا کیں اور ان میں جہری قرأت کی اور قبلہ رخ ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا کر دُعا کرتے رہے نیز قبلہ رخ ہو کر آپؐ نے اپنی چادر کی تحویل فرمائی (بخاری، مسلم)

۱۴۹۸ - (۲) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِیْ شَیْءٍ مِّنْ دُعَآئِهٖ اِلَّا فِی الْاِسْتِسْقَآءِ ، فَاِنَّهٗ يَرْفَعُ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ اِبْطَيْهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۴۹۸: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ کسی دُعا میں اس قدر ہاتھ بلند نہیں کرتے تھے جس قدر استسقاء میں بلند کرتے تھے۔ آپؐ اس قدر (ہاتھ) بلند فرماتے کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی (بخاری، مسلم)

۱۴۹۹ - (۳) وَعَنْهُ، اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اسْتَسْقٰى فَاَشَارَ بِظَهْرِ كَفَّيْهِ اِلَى السَّمَآءِ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۴۹۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاءِ استسقاء میں اپنی دونوں ہتھیلیوں کی پیٹھ کو آسمان کی جانب اُٹھایا (مسلم)

وضاحت: عام دعا میں ہتھیلیوں کی پشت زمین کی جانب رہتی ہے۔ دُعاءِ استسقاء میں اس کے خلاف اس لئے ہے کہ قحط سالی ختم ہو جائے بارش برسنے سے تبدیلی آجائے اور خوشحالی کا دَور دورہ ہو جائے (واللہ اعلم)

١٥٠٠ - (٤) وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: «اَللّٰهُمَّ صَيِّباً نَافِعاً». رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بارش (اترتی) دیکھتے تو دعا کرتے "اے اللہ! نفع بخش بارش بھیج" (بخاری)

١٥٠١ - (٥) وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: اَصَابَنَا وَنَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَطَرٌ، قَالَ: فَحَسَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبَهُ حَتّٰى اَصَابَهُ مِنَ الْمَطَرِ، فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! لِمَ صَنَعْتَ هٰذَا؟ قَالَ: «لِاَنَّهُ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهِ». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۰۱: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں ہم رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیّت میں تھے کہ ہمیں بارش نے آ لیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بدن (کے کچھ حصہ) سے کپڑا دور کیا تاکہ وہاں بارش کے قطرات گریں۔ ہم نے دریافت کیا' اے اللہ کے رسول! آپؐ نے ایسا کیوں کیا؟ آپؐ نے جواب دیا اس لئے کہ یہ ابھی ابھی پروردگار کے پاس سے آئی ہے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٥٠٢ - (٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الْمُصَلّٰى، فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ، فَجَعَلَ عِطَافَهُ الْأَيْمَنَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْسَرِ، وَجَعَلَ عِطَافَهُ الْاَيْسَرَ عَلٰى عَاتِقِهِ الْاَيْمَنِ، ثُمَّ دَعَا اللّٰهَ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ

دوسری فصل

۱۵۰۲: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید گاہ کی جانب نکلے آپؐ نے وہاں قبلہ رخ ہو کر چادر تبدیل کرتے ہوئے دعاءِ استسقاء کی۔ آپؐ نے چادر کے دائیں کنارے کو اپنے بائیں کندھے پر کیا اور چادر کے بائیں کنارے کو دائیں کنارے پر کیا بعد ازاں اللہ سے (بارش کی) دعا کی (ابوداؤد)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں عمرو بن حارث حمصی راوی کی عدالت معروف نہیں ہے (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۲۵۲' مشکوٰۃ علامہ ناصر الدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۵)

١٥٠٣ - (٧) وَعَنْهُ، اَنَّهُ قَالَ: اسْتَسْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ لَهُ سَوْدَآءُ،

فَأَرَادَ أَنْ يَّأْخُذَ أَسْفَلَهَا، فَيَجْعَلَهُ أَعْلَاهَا، فَلَمَّا ثَقُلَتْ قَلَبَهَا عَلَى عَاتِقَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَأَبُوْ دَاوُدَ

۱۵۰۳: عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء استسقاء فرمائی تو آپؐ (کے جسم مبارک) پر سیاہ رنگ کی چادر تھی' آپؐ نے اس کو اپنے کندھوں پر ہی تبدیل کر لیا (یعنی دائیں کنارے کو بائیں جانب اور اوپر والی جانب کو نیچے کی جانب کیا) (احمد' ابوداؤد)

۱۵۰٤ - (۸) وَعَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى آبِى اللَّحْمِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَسْقِى عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ، قَرِيْبًا مِنَ الزَّوْرَاءِ قَائِمًا يَّدْعُوْ يَسْتَسْقِى، رَافِعًا يَّدَيْهِ قِبَلَ وَجْهِهِ لَا يُجَاوِزُ بِهِمَا رَأْسَهُ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ، وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ، وَالنَّسَائِيُّ نَحْوَهُ

۱۵۰۴: عُمیر مولیٰ ابی اللحم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں' اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ احجارُ الزّیت (مقام) میں زُوراء (مقام) کے قریب دونوں ہاتھ اٹھا کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دعاءِ استسقاء فرما رہے ہیں۔ (لیکن) آپؐ کے دونوں ہاتھ آپؐ کے سر سے بلند نہیں تھے (ابوداؤد) اور ترمذی' نسائی نے اس کی مثل بیان کیا۔

۱۵۰۵ - (۹) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ - يَعْنِى فِى الْاِسْتِسْقَاءِ - مُتَبَذِّلًا، مُتَوَاضِعًا، مُتَخَشِّعًا، مُتَضَرِّعًا، رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ.

۱۵۰۵: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ استسقاء کے لئے نکلے تو آپؐ نے نہایت معمولی لباس پہن رکھا تھا (نہایت) تواضع کے ساتھ خشوع کرتے ہوئے اظہارِ تذلیل کرتے ہوئے دُعا کر رہے تھے (ترمذی' ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ)

۱۵۰٦ - (۱۰) وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اسْتَسْقٰى قَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ». رَوَاهُ مَالِكٌ، وَأَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۰۶: عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ اس کے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعاءِ استسقاء کرتے ہوئے فرماتے (جس کا ترجمہ ہے) "اے اللہ! اپنے بندوں اور چارپایوں پر بارش نازل کر اور اپنی رحمت کو عام فرما اور اپنے بے آباد علاقوں کو تروتازگی عطا فرما" (مالک' ابوداؤد)

۱۵۰۷ - (۱۱) وَعَنْ جَابِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُوَاكِىءُ فَقَالَ: «اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُغِيْثًا، مَرِيْئًا، مَرِيْعًا، نَافِعًا، غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ»،

قَالَ: فَأَطبَقَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ . رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

۱۵۰۷: جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپؐ (اپنے ہاتھوں کو) مبالغہ کے ساتھ اونچا کرتے اور دُعاءِ استسقاء کرتے۔ (جس کا ترجمہ ہے) اے اللہ! ہم پر ایسی بارش نازل فرما جو قحط سالی کو دور کرے، جس کا انجام کار اچھا ہو، زرخیزی لانے والی ہو، نفع بخش ہو، ضرر رساں نہ ہو، جلدی برسے، تاخیر نہ ہو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ فوراً ہی تمام آسمان پر بادل چھا گئے (ابوداؤد)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۰۸ - (۱۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: شَكَا النَّاسُ إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُحُوْطَ الْمَطَرِ ، فَأَمَرَ بِمِنْبَرٍ، فَوُضِعَ لَهُ فِي الْمُصَلّٰى، وَوَعَدَ النَّاسَ يَوْماً يَخْرُجُوْنَ فِيْهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ بَدَأَ حَاجِبُ الشَّمْسِ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَبَّرَ وَحَمِدَ اللهَ، ثُمَّ قَالَ: «إِنَّكُمْ شَكَوْتُمْ جَدْبَ دِيَارِكُمْ وَاسْتِئْخَارَ الْمَطَرِ عَنْ إِبَّانِ زَمَانِهِ عَنْكُمْ، وَقَدْ أَمَرَكُمُ اللهُ أَنْ تَدْعُوْهُ، وَوَعَدَكُمْ أَنْ يَسْتَجِيْبَ لَكُمْ» ثُمَّ قَالَ: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللهُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ، وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغاً إِلٰى حِيْنٍ»، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، فَلَمْ يَتْرُكِ الرَّفْعَ حَتّٰى بَدَا بَيَاضُ إِبْطَيْهِ، ثُمَّ حَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَقَلَبَ أَوْ حَوَّلَ رِدَآءَهُ، وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ وَنَزَلَ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، فَأَنْشَأَ اللهُ سَحَابَةً، فَرَعَدَتْ وَبَرَقَتْ، ثُمَّ أَمْطَرَتْ بِإِذْنِ اللهِ، فَلَمْ يَأْتِ مَسْجِدَهُ حَتّٰى سَالَتِ السُّيُوْلُ، فَلَمَّا رَأٰى سُرْعَتَهُمْ إِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ، وَقَالَ: «أَشْهَدُ أَنَّ اللهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، وَأَنِّيْ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهُ». رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ.

تیسری فصل

۱۵۰۸: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بارش نہ برسنے کی شکایت کی۔ آپؐ کے حکم سے آپؐ کے منبر کو عید گاہ میں لے جایا گیا اور آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے اس کے لئے ایک دن متعیّن کیا کہ اس میں نمازِ استسقاء کے لئے باہر نکلیں گے۔ عائشہؓ کہتی ہیں چنانچہ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے تو اس وقت سورج کا ایک کنارہ نظر آرہا تھا آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپؐ نے " اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْداً كَثِيْراً طَيِّباً " کے کلمات فرمائے پھر آپؐ نے فرمایا، تم نے اپنے علاقے کے بارے میں قحط سالی کا شکوہ کیا اور اظہار کیا کہ بارش اپنی وقت سے پیچھے ہو گئی ہے جب کہ

اللہ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس سے دعا کرو اور اس نے تم سے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں کو قبول کرے گا۔ بعد ازاں آپؐ نے فرمایا' ہر طرح کی حمد و ثنا اللہ کے لئے ہے جو جہاں والوں کا پروردگار ہے' رحم کرنے والا مہربان ہے' جزا سزا کے دن کا مالک ہے' صرف اللہ ایک ہی معبودِ برحق ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اے اللہ! تو معبودِ برحق ہے تیرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں ہے تو بے پرواہ ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر بارش نازل کر اور نازل کردہ بارش کو ہمارے لئے باعثِ قوت اور کچھ وقت تک کے لئے (ضرورتوں کو پورا کرنے کا) ذریعہ بنا بعد ازاں آپؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اتنا اٹھایا کہ آپؐ کی دونوں بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی۔ پھر آپؐ نے اپنی پیٹھ حاضرین کی جانب کی اور ہاتھ اُٹھاتے ہوئے اپنی چادر کو تبدیل کیا۔ پھر لوگوں کی جانب چہرہ کیا اور منبر سے اتر کر آپؐ نے دو رکعت نمازِ استسقاء ادا کی پس اللہ نے بادل نمودار فرمایا' وہ گرجا اور چمکا پھر اللہ کے حکم سے بارش ہوئی ابھی آپؐ مسجد میں نہیں پہنچ پائے تھے کہ وادیاں بہنے لگیں جب آپؐ نے دیکھا کہ لوگ نہایت تیزی کے ساتھ پناہ گاہوں کی جانب لپک رہے ہیں تو آپؐ مُسکرا دیئے یہاں تک کہ آپؐ کے آخری دانت بھی نظر آنے لگ گئے۔ آپ نے فرمایا "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں" (ابوداؤد)

١٥٠٩ - (١٣) **وَعَنْ** أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ إِذَا قُحِطُوْا اسْتَسْقٰى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا، فَاسْقِنَا. قَالَ: فَيُسْقَوْنَ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۰۹: انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ قحط سالی کے دور میں عمرؓ بن خطاب' عباسؓ بن عبدالمطلب کو دُعاءِ استسقاء کے لئے لے جاتے اور یوں التجا کرتے' "اے اللہ! ہم آپ کی جانب اپنے پیغمبر کا وسیلہ لاتے تھے تو آپ ہم پر بارش نازل کرتے اور (اب) ہم آپ کی جناب میں اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو آپ ہم پر بارش نازل فرمائیں۔" (انسؓ نے بیان کیا) کہ اس طرح بارش نازل ہو جایا کرتی تھی (بخاری)

وضاحت: زندوں کا وسیلہ لے جانا درست ہے' مرے ہوئے کا وسیلہ پکڑنا جائز نہیں۔ حدیث کے الفاظ سے معلوم ہو رہا ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں متعدد بار عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بارش کے لئے بطور وسیلہ کے بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا (واللہ اعلم)

١٥١٠ - (١٤) **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: خَرَجَ نَبِيٌّ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ، فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَقَدِ اسْتُجِيْبَ لَكُمْ مِّنْ أَجْلِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ. رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ.

۱۵۱۰: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

سنا آپؐ فرما رہے تھے کہ ایک پیغمبر لوگوں کو اپنے ساتھ لے کر بارش کی دعا کے لئے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی نے اپنی ٹانگوں کو آسمان کی جانب اٹھایا ہوا ہے۔ پیغمبر نے لوگوں سے کہا، واپس چلو اس چیونٹی کے سبب تمہاری دعا قبول ہو گئی ہے (دار قطنی)

وضاحت: اس حدیث کی سند میں محمد بن عون خراسانی اور اس کے والد دونوں راوی معروف نہیں ہیں (میزان الاعتدال جلد ۳ صفحہ ۶۷۶، مشکوٰۃ علاّمہ ناصرالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۷۸)

(۵۳) بَابٌ فِی الرِّیَاحِ وَالْمَطَرِ

(آندھیوں اور ہواؤں کا بیان)

اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

۱۵۱۱ - (۱) **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «نُصِرْتُ بِالصَّبَا، وَاُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ» . مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

پہلی فصل

۱۵۱۱: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے مشرق کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ مدد دی گئی ہے اور (قوم) عاد کو مغرب کی جانب سے چلنے والی ہوا کے ساتھ تباہ و برباد کیا گیا (بخاری، مسلم)

۱۵۱۲ - (۲) **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَاحِكاً حَتّٰى أَرٰى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ، فَكَانَ إِذَا رَأٰى غَيْماً أَوْ رِيحاً عُرِفَ فِيْ وَجْهِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱۲: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو (کھل کر) ہنستے ہوئے کبھی نہیں دیکھا بس آپؐ مسکراتے تھے چنانچہ آپؐ جب بادل یا آندھی دیکھتے تو اس کا اثر آپ کے چہرے پر نمایاں ہوتا تھا (بخاری و مسلم)

۱۵۱۳ - (۳) **وَعَنْهَا**، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا عَصَفَتِ الرِّيحُ قَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيهَا وَخَيْرَ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ»، وَإِذَا تَخَيَّلَتِ السَّمَاءُ، تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، وَخَرَجَ وَدَخَلَ، وَأَقْبَلَ وَأَدْبَرَ، فَإِذَا مَطَرَتْ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ، فَسَأَلَتْهُ، فَقَالَ: «لَعَلَّهُ يَا عَائِشَةُ كَمَا قَالَ قَوْمُ عَادٍ: ﴿فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضاً مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا: هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا﴾ » - وَفِي رِوَايَةٍ - : وَيَقُولُ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ: «رَحْمَةً». مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

۱۵۱۳ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب تیز آندھی چلنے لگتی تو آپؐ دعا فرماتے' "اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی اور اس میں جو بھلائی ہے اس کا اور جس بھلائی کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس کا سوال کرتا ہوں اور میں تیرے ساتھ اس کے نقصان اور اس میں جو نقصان ہے اور جس نقصان کے ساتھ اس کو چلایا گیا ہے اس سے پناہ طلب کرتا ہوں اور جب آسمان پر بادل چھا جاتے تو آپؐ کا رنگ متغیّر ہو جاتا آپؐ کبھی (گھر کے) اندر جاتے اور کبھی باہر نکلتے کبھی آگے جاتے کبھی پیچھے ہٹتے۔ جب بارش برسنے لگ جاتی تو آپؐ سے اس کا اثر ختم ہو جاتا۔ عائشہ رضی اللہ عنہا آپؐ کی حالت معلوم کر کے آپؐ سے دریافت کرتیں۔ آپؐ فرماتے' "اے عائشہ! شاید یہ بات اسی طرح ہے جیسا کہ قومِ عاد نے کہا (جب انہوں نے ان کے علاقوں کی جانب) بادل آتا ہوا دیکھا تو انہوں نے کہا یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔" اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ جب بارش دیکھتے تو فرماتے اس کو رحمت بنا (عذاب نہ ہو) (بخاری' مسلم)

۱۵۱۴ - (٤) **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ خَمْسٌ»، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ، وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ﴾ الْآيَةَ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

۱۵۱۴ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمکنار نہ ہو قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش بھی ہو لیکن زمین پر سبزہ نہ اُگے۔

۱۵۱۵ - (٥) **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَّا تُمْطَرُوا؛ وَلٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئاً». رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

۱۵۱۵ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' قحط سالی یہ نہیں ہے کہ تم بارش سے ہمکنار نہ ہو بلکہ قحط سالی تو یہ ہے کہ بارش ہو (پھر) بارش ہو لیکن زمین پر سبزہ نہ اُگے (مسلم)

اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

١٥١٦ - (٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: «الرِّيْحُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ تَعَالٰى ، تَأْتِيْ بِالرَّحْمَةِ وَبِالْعَذَابِ، فَلَا تَسُبُّوْهَا، وَسَلُوْا اللّٰهَ مِنْ خَيْرِهَا، وَعُوْذُوْا بِهٖ مِنْ شَرِّهَا». رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَأَبُوْ دَاوُدَ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعْوَاتِ الْكَبِيْرِ».

دوسری فصل

۱۵۱۶: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا' ہوا اللہ کی طرف سے آتی ہے کبھی رحمت لاتی ہے اور کبھی عذاب۔ اس کو برا نہ کہو بلکہ اللہ سے اس کی بھلائی کا سوال کیا کرو اور اس کے شر سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

(شافعی' ابوداؤد' ابن ماجہ' بیہقی الدّعوات الکبیر)

١٥١٧ - (٧) وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: «لَا تَلْعَنُوْا الرِّيْحَ ، فَإِنَّهَا مَأْمُوْرَةٌ، وَإِنَّهٗ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهٗ بِأَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ. وَقَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

۱۵۱۷: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہوا پر لعنت کی۔ آپؐ نے فرمایا' ہوا پر لعنت نہ کرو' ہوا تو اللہ کے حکم کی پابند ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کا استحقاق نہیں رکھتی تو لعنت بھیجنے والے کی جانب لعنت واپس آجاتی ہے (ترمذی)
امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

١٥١٨ - (٨) وَعَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: «لَا تَسُبُّوْا الرِّيْحَ ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهٖ». رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

۱۵۱۸: اُبَیّ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' ہوا پر لعنت نہ کرو جب تم ناپسندیدہ چیز کا مشاہدہ کرو تو یہ دعا کرو' "اے اللہ! ہم تجھ سے اس ہوا کی خیر اور اس میں جو خیر ہے اس کا اور جس خیر کا اس کو حکم دیا گیا ہے اس کا سوال کرتے ہیں اور ہم تیرے ساتھ اس ہوا کے شر سے اور اس شر سے جو اس میں ہے اور جس شر کے ساتھ اس کو حکم دیا گیا ہے پناہ طلب کرتے ہیں۔"
(ترمذی)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں سلیمان اعمش اور حبیب بن ابی ثابت راوی مدلس ہیں اور لفظ عَنْ سے روایت کرتے ہیں (الجرح و التعدیل جلد ۴ صفحہ ۶۳۰' میزانُ الاعتدال جلد ۱ صفحہ ۴۵۱)

۱۵۱۹ - (۹) **وَعَن** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا هَبَّتْ رِيحٌ قَطُّ إِلَّا جَثَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رُكْبَتَيْهِ، وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً، وَلَا تَجْعَلْهَا عَذَاباً، اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَلَا تَجْعَلْهَا رِيحًا». قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا﴾ وَ﴿أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ﴾ وَ﴿أَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ﴾ وَ﴿أَنْ يُرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرَاتٍ﴾ . رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، وَالْبَيْهَقِيُّ فِي «الدَّعَوَاتِ الْكَبِيرِ».

۱۵۱۹: ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ جب کبھی ہوا چلتی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور دعا کرتے' "اے اللہ! اس کو رحمت بنا اس کو عذاب نہ بنا۔" اے اللہ! اس کو ریاح رحمت بنا اس کو ریح عذاب نہ بنا۔ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں اللہ کی کتاب میں ہے کہ "ہم نے تند و تیز سرد ہوا بھیجی" "اور ہم نے ان پر عذاب والی ہوا بھیجی" "اور ہم نے ہواؤں کو بھیجا جو بادلوں کو اٹھانے والی ہیں" "اور اس نے خوشخبری دینے والی ہواؤں کو بھیجا" (شافعی' بیہقی الدّعوات الکبیر)

وضاحت: یہ حدیث ضعیف ہے اس کی سند میں علاء بن راشد راوی غایت درجہ ضعیف ہے۔
(مشکوٰۃ علامہ ناصرُالدین البانی جلد ۱ صفحہ ۴۰۲)

۱۵۲۰ - (۱۰) **وَعَن** عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَبْصَرْنَا شَيْئاً مِنَ السَّمَاءِ - تَعْنِي السَّحَابَ - تَرَكَ عَمَلَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ، وَقَالَ: «اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيهِ»، فَإِنْ كَشَفَهُ حَمِدَ اللهَ، وَإِنْ مَطَرَتْ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ سَقْياً نَافِعاً». رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ، وَالنَّسَائِيُّ، وَابْنُ مَاجَهْ، وَالشَّافِعِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ

۱۵۲۰: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ جب ہم آسمان پر بادل دیکھتے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مصروفیات ترک کرتے اور بادل کی طرف منہ کر کے دعا کرتے' "اے اللہ! نفع رساں بارش برسا" (ابوداؤد' نسائی' ابن ماجہ' شافعی) الفاظ شافعی کے ہیں۔

۱۵۲۱ - (۱۱) **وَعَن** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ، قَالَ: «اللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ». رَوَاهُ أَحْمَدُ، وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

۱۵۲۱: ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گرج چمک کی آواز سنتے تو آپؐ دعا کرتے' " اے اللہ! ہم کو اپنے غضب کے ساتھ قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ساتھ برباد نہ کر اور ہمیں اس سے پہلے عافیت کی موت نصیب فرما (احمد' ترمذی) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو غریب قرار دیا ہے۔

وضاحت: اس حدیث کی سند میں ابُومطر راوی مجہول ہے (میزانُ الاعتدال جلد۴ صفحہ ۵۷۴' مشکوٰۃ علامہ ناصرُ الدین البانی جلدا صفحہ ۴۸۲)

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

۱۵۲۲ - (۱۲) عَنْ [عَامِرِ بْنِ] عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ تَرَكَ الْحَدِيْثَ، وَقَالَ: سُبْحَانَ الَّذِىْ يُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلَائِكَةُ مِنْ خِيفَتِهٖ. رَوَاهُ مَالِكٌ.

تیسری فصل

۱۵۲۲: عامرؒ بن عبدُاللہؓ بن زُبیر کے بارے میں مروی ہے کہ جب وہ گرج (کی آواز) سنتے تو بات ترک کر دیتے اور فرماتے " اللہ پاک ہے۔ رَعْد (فرشتہ) اللہ کی تعریف کرتے ہوئے سُبحان اللہ کے کلمات کہہ رہا ہے اور فرشتے بھی اس کے ڈر سے سُبحان اللہ کہہ رہے ہیں" (مالک)

وضاحت: مشکوٰۃ کے نسخوں میں عن عبدِاللہ بن زُبیر ہے مگر مؤطا امام مالک میں عن عامرؒ بن عبداللہؓ بن زبیر ہے نیز رَعْد کے فرشتہ ہونے کی کوئی صحیح دلیل نہیں۔ ترمذی واحمد میں مروی حدیث میں بکیر بن شہاب کوفی راوی لینُ الحدیث ہے (میزانُ الاعتدال جلدا صفحہ ۳۵۱)

فہرست آیات

جلد اول

۲۱۰	الحشر	۱۹
۲۱۴	فاطر	۲۸
۳۶۱	العلق	۶ـ۷
۳۶۱	فاطر	۲۸
۲۷۲	صٓ	۸۶
۳۶۹	التوبہ	۱۰۸
۵۴۵	البقرہ	۲۲۲
۵۷۵	ھود	۱۱۴
۶۰۴	طٰہٰ	۱۴
۶۳۲	الاسراء	۷۸
۶۳۷	البقرہ	۲۳۸
۶۸۴	طٰہٰ	۱۴
۷۲۳	التوبہ	۱۸
۷۶۵	الانعام	۷۵
۱۰۲۸	الانعام	۸۴ـ۹۰
۱۱۷۶	النّور	۴۹
۱۱۷۶	قٓ	۴۰
۱۱۷۷	النّحل	۴۸
۱۱۹۵	آلِ عمران	۱۹۰
۱۱۹۶	آلِ عمران	۱۹۰
۱۲۰۵	المائدہ	۱۱۸
۱۲۰۹	آلِ عمران	۱۹۱
۱۲۰۹	آلِ عمران	۱۹۴
۱۲۴۰	طٰہٰ	۱۳۲
۱۲۸۸	آلِ عمران	۱۲۸
۱۳۲۴	آلِ عمران	۱۳۵
۱۳۳۵	النساء	۱۰۱
۱۳۶۸	المائدہ	۳
۱۳۹۶	الانعام	۱۶۰

حدیث کی اصطلاحات

(اصولِ حدیث کی چند اصطلاحات جن سے قارئینِ کرام کو آگاہ کرنا ضروری ہے)

مُرتّبہ: عبدالحفیظ مدنی (فاضلِ مدینہ یونیورسٹی)
نائب مدیر ضیاءُ السُّنہ' ادارۃُ التّرجمہ و التّالیف' فیصل آباد

اصولِ حدیث: ان قوانین کو کہتے ہیں جن کے ساتھ سند اور متن کے احوال معلوم کئے جاتے ہیں۔

متن: حدیث کے الفاظ کا نام متن ہے۔

سند: راویوں کا وہ سلسلہ ہے جو متن تک پہنچاتا ہے۔

صحابی: وہ انسان ہے جس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی صحابی سے بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر ہی فوت ہوا۔

تبع تابعی: وہ انسان ہے جس کی کسی تابعی سے بحالتِ اسلام ملاقات ہوئی اور وہ اسلام پر فوت ہوا۔

حدیث قُدسی: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہو لیکن اس کی نسبت اللہ تبارک و تعالیٰ کی طرف ہو۔

مسند: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو مرفوع ہو' اور اس کی سند میں ظاہراً" اتصال ہو۔

من السُّنَّۃِ کَذَا: اس سے مراد مرفوع حدیث ہے۔

صحیح حدیث: جس کی سند میں اتّصال ہو یعنی کوئی راوی گرا ہوا نہ ہو اور تمام راوی عادل ہوں' نیز ان میں ضبط کا وصف ہو' شذوذ اور علّت بھی موجود نہ ہو۔

عادل: عادل سے مقصود یہ ہے کہ راوی مُنصف مزاج' مسلمان' عاقل اور بالغ ہو نیز کبائر کے ارتکاب سے محفوظ ہو۔

ضبط: راوی نے جس حدیث کو سنا اس کو اپنے سینے میں محفوظ کیا یا اسے تحریر کر لیا اور اسی حالت میں اس حدیث کو آگے پہنچایا۔

شذوذ: ثقہ راوی اپنے سے زیادہ ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

علّت: اس پوشیدہ سبب کو کہتے ہیں کہ جو سند میں پایا جاتا ہے' اس سے حدیث کی صحت متاثر ہوتی ہے۔

مرفوع حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو' سند میں اتّصال ہو یا انقطاع۔

موقوف حدیث: جس کی نسبت کسی صحابی کی طرف ہو' سند میں اتّصال ہو یا انقطاع۔

مقطوع حدیث: وہ اثر ہے جس کی نسبت تابعی کی طرف ہو نیز سند میں اتّصال ہو۔

اثر: صحابہ کرامؓ اور تابعین کے اقوال کو اثر کہتے ہیں اور اثر کا لفظ حدیث کے مترادف بھی ہے۔

متواتر: ایسی حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کو بیان کرنے والے رُواۃ کثیر تعداد میں ہوں اور یہ تعداد شروع سے آخر تک ایک جیسی ہو' ان کا کذب بیانی پر موافقت کرنا ناممکن ہو' نیز ہر راوی حدیث کو واضح صیغہ کے ساتھ بیان کرے۔

خبر واحد: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں متواتر کی شرطیں نہ پائی جائیں۔

غریب: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں کسی جگہ کوئی راوی تعداد میں ایک ہو۔

حسن: جس حدیث کی سند میں اتّصال ہو اور راوی بھی وصفِ عدالت کے ساتھ موصوف ہو لیکن وصفِ ضبط صحیح حدیث جیسے راویوں والا نہ ہو۔

ضعیف: جس حدیث میں صحیح اور حسن حدیث والی شرطیں موجود نہ ہوں۔

منقطع: جس حدیث کی سند میں مختلف مقامات سے ایک یا ایک سے زیادہ راوی گرے ہوئے ہوں۔

معضل: جس حدیث کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی ایک جگہ سے مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مرسل: تابعی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل بیان کرے اور درمیان میں کسی صحابی کا ذکر نہ کرے۔

معلق: وہ حدیث ہے جس کی سند کے شروع میں ایک یا ایک سے زیادہ رواۃ مسلسل گرے ہوئے ہوں۔

مضطرب: سند کے رُواۃ یا رُواۃ اور متن دونوں میں اختلاف ہو اور ترجیح کی صورت نہ ہو۔

معلل: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں کسی پوشیدہ علّت پر اطلاع حاصل ہو جائے جب کہ حدیث بظاہر اس سے محفوظ ہو۔

مُنکَر: جس حدیث میں ضعیف راوی، ثقہ راوی کی مخالفت کرے۔

مُدرَج: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کے اصل متن میں یا سند میں ایسا اضافہ کر دیا گیا ہو جو اصل حدیث میں نہ ہو اور اس طرح سے متن یا سند میں تبدیلی واقع ہو جائے۔

مُدلَّس: جس حدیث کی سند میں کوئی راوی مدلّس ہو، یعنی راوی کا سماع اس کے استاذ سے ممکن ہو لیکن اس روایت کو اس نے نہ سنا ہو۔ یا کسی راوی کا اپنے استاذ سے سماع ممکن ہونے کے باوجود اس کی بیان کردہ روایت میں سماع ثابت نہ ہو۔

موضوع: وہ حدیث ہے جو من گھڑت اور جھوٹی ہے۔

تابع: ایسی حدیث کو کہتے ہیں ہے جو غریب حدیث کے موافق ہو اور دونوں کا صحابی ایک ہو۔

شاہد: ایسی حدیث کو کہتے ہیں جو غریب حدیث کے موافق ہو، البتہ صحابی میں اتّحاد نہ ہو۔

اِختلاط: کسی راوی کی عقل کے فاسد ہو جانے، بڑھاپا طاری ہو جانے، نابینا ہو جانے یا کتابوں کے ضائع ہونے کی وجہ سے اس کی بیان کردہ احادیث کی صحت یا عدمِ صحت کا فیصلہ نہ ہو سکے۔

سندِ عالی: ایسی حدیث جس کی دو اسناد ہوں اس میں سے جس سند کے رُواۃ تعداد میں کم ہوں عالی سند کہلاتی ہے اور وہ سند جس کے رواۃ تعداد میں زیادہ ہوں وہ سندِ نازل کہلاتی ہے۔ چنانچہ محدّثین سندِ عالی کے حصول کے لئے دشوار گزار اور دور دراز علاقوں کا سفر کرتے تھے۔

روایت بالمعنیٰ: رواۃ نے اپنے استاذ سے روایت کے جو الفاظ سُنے ہیں انہیں بعینہٖ ادا نہ کرے بلکہ اس روایت کا معنی بیان کرے، اس کا جواز اس راوی کے لئے ہے جو الفاظ کے معانی کا فہم رکھتا ہو، نیز الفاظ کی تبدیلی معانی پر اثر انداز نہ ہو۔

تعدیل کے مراتب اور اُن کی وضاحت

۱۔ **اوثقُ النّاس، اثبتُ النّاس، الیہِ المنتھی فی التَّثَبُّت:** ان اوصاف کے ساتھ جن راویوں کو موصوف کیا جائے گا ان کی بیان کردہ احادیث قابلِ حجّت ہوں گی اور ان کا شمار درجہ اول میں ہو گا۔

۲۔ **ثِقَۃٌ ثِقَۃٌ، ثَبَتٌ ثَبَتٌ:** ان اوصاف کے ساتھ جو راوی متّصف ہوں گے تو وہ دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۳۔ ثِقَةٌ حُجَةٌ، ثِقَةٌ حَافِظٌ، ثِقَةٌ عَدلٌ: جب کسی راوی کے یہ اوصاف ہوں گے تو اس کی بیان کردہ احادیث قابلِ حُجّت ہوں گی البتہ وہ تیسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۴۔ صُدُوقٌ، محلّہ صِدقٌ، لابَأسَ بہ: ان اوصاف کے ساتھ جو روای متّصف ہوں گے ان کی بیان کردہ احادیث کو تحریر کیا جائے گا اور ان پر غور و فکر کیا جائے گا۔ یہ راوی دوسرے درجہ میں شمار ہوں گے۔

۵۔ شیخ: جب کسی راوی کے بارہ میں شیخ کا وصف مذکور ہو تو اس کا شمار تیسرے درجہ میں ہو گا، البتہ اس کی حدیث کو تحریر کیا جائے گا اور غور و فکر کیا جائے گا۔

۶۔ صالحُ الحدیث: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو اس کی بیان کردہ حدیث تحریر کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی تحقیق بھی کی جائے گی۔

جرح کے مراتب اور ان کی وضاحت

۱۔ أَكْذَبُ النَّاس، اليہِ المُنتَهیٰ فِي الكِذْب، هُوَ رُكنُ الكِذب، هُوَ مَنبَعُ الكِذْب: یہ الفاظ شدید جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۲۔ دجّال، کذّاب، وضّاع: یہ الفاظ مذکورہ الفاظ کی نسبت کم جرح پر دلالت کرتے ہیں۔

۳۔ لینُ الحدیث یا فیہِ مَقَالٌ: جب کسی راوی کو اس وصف کے ساتھ موصوف کیا جائے تو اس حدیث کو تحریر کیا جائے لیکن اس حدیث کے بارہ میں تحقیق کی جائے۔

۴۔ لیسَ بِقَوِیّ: جب کسی راوی کے بارہ میں یہ وصف مذکور ہو تو وہ راوی دوسرے درجہ میں ہے۔ اس کی حدیث پر بھی غور و فکر کیا جائے۔

متروکُ الحدیث، ذاہبُ الحدیث، کذّاب: جب کوئی راوی ان اوصاف کے ساتھ متّصف ہو تو اس کو بیان کرنا چاہئے، حدیث کو تحریر میں نہ لایا جائے، ایسی حدیث نا قابلِ اعتبار ہے۔

۵۔ فُلانٌ لَا یُحتَجُّ بہ، ضعیفٌ، مُنکرُ الحدیث: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ متصف ہو اس کی روایت قابل حجت نہیں البتہ حدیث کو تحریر کیا جائے اور تحقیق کی جائے۔

۶۔ فُلَانٌ یُکتَبُ حَدِیثُہٗ، فُلَانٌ ضَعِیفٌ جِدًّا فُلَانٌ لَا تَحِلُّ الرِّوَایَۃُ عَنْہُ: جو راوی ان اوصاف کے ساتھ موصوف ہو تو اس کی روایت تحریر نہ کی جائے۔

۷۔ فُلَانٌ مُتَّهَمٌ بِالْکِذبِ، مُتَّهَمٌ بِالوَضعِ، یَسرِقُ الحَدِیث: اس صورت میں نہ ان کی بیان کردہ حدیث کو لکھا جائے اور نہ ان کو قابلِ حجّت سمجھا جائے نہ ان کا اعتبار کیا جائے۔

کُتبِ حدیث کی اقسام

جامع: وہ کتاب ہے جس میں تمام قسم کی احادیث مروی ہیں، جیسے جامع امام بخاریؒ، جامع امام ترمذیؒ۔

سُنن: وہ کتاب ہے جس میں احکام کی احادیث مروی ہیں جیسے سُنن نسائی۔

مُسنَد: وہ کتاب ہے جس میں ہر صحابی سے مروی احادیث ایک مقام میں جمع ہوں جیسے مسند امام احمد بن حنبلؒ، مسند امام شافعیؒ

جُزء: وہ کتاب ہے جس میں ایک مسئلہ کی احادیث جمع ہوں جیسے جُزء رفعُ الیدین۔

مُستَدرَک: وہ کتاب ہے جس کو ایسی کتاب سامنے رکھ کر ترتیب دیا گیا ہو جس کی بیان کردہ شرائط کے مطابق جو احادیث اس کتاب میں درج نہیں ہوئیں ان کو اس کتاب میں درج کیا جائے۔ جیسے "مستدرک حاکم علی الصَّحِیحَین" یعنی بخاری اور مسلم نے اپنی کتابوں میں احادیث ذکر کرنے کی جو شرائط متعین کی ہیں، ان شرائط پر پورا اترنے والی سب احادیث کو انہوں نے ذکر نہیں کیا۔ چنانچہ امام حاکمؒ نے ان احادیث کو "مُستدرک" میں جمع فرمایا۔

مُستَخرَج: وہ کتاب ہے جس میں کسی دوسری کتاب کی احادیث کو دوسری اسانید سے ذکر کیا ہے جیسی "مُستخرج الاسماعیلی البغدادی"

مُعجَم: وہ کتاب ہے جس میں اس کے مؤلف نے احادیث کو اساتذہ کے ناموں پر حروفِ تہجی کی ترتیب کے ساتھ جمع کیا ہو جیسے امام طبرانیؒ کی تالیف کردہ کتابیں اَلْمُعْجَمُ الصَّغِیرُ، اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر اور اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط ہیں۔

اَلْاَطْرَاف: جس میں حدیث کا ایک ٹکڑا نقل کیا جائے جو بقیہ حدیث پر دلالت کرے اس کے ساتھ ساتھ متن کی تمام اسانید کو یا بعض کو ذکر کیا جائے جیسے تُحفَۃُ الاشراف بمعرفۃِ الا طراف لِلمِزّیؒ۔

مشکوٰۃ المصابیح

جو تمام مکاتب فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے۔
اس کا جدید ادبی انداز میں اردو ترجمہ اور اس کے تمام
مسائل کی تحقیق مرعاۃ المفاتیح، مرقاۃ، التعلیق الصبیح
فتح الباری شرح صحیح بخاری و دیگر متداول شروح حدیث سے اخذ کر کے
پیش کی جا رہی ہے اور سنن کتابوں سے ماخوذ روایات کی اسنادی
تحقیق کے لیے رجال کی کتابوں بالخصوص علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ
کی کتب اور تنقیح الرواۃ کی تحقیق سے مزین فرما کر
ضعیف حدیثوں سے قارئین کو باخبر رکھنے کا خصوصی
خیال رکھا گیا ہے، تاکہ صحیح اور ضعیف احادیث میں
امتیاز ہو سکے۔

مکتبہ محمدیہ
مکتبہ محمدیہ
چک ۱۹/۱۱-ایل چیچہ وطنی ضلع ساہیوال